نضر الله امرأ سمع مقالتي فوعاها فأداها كما سمعها

الحديث

تذكرة الحفاظ

تالیف

امام ابو عبد الله شمس الدین محمد الذہبی

اردو ترجمہ

شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق ظہ

تقدیم و تہذیب

منیر احمد السلفی

اسلامک پبلشنگ ہاؤس

لاہور، پاکستان

(۲) دوست! موت سے پہلے دو چیزیں تندرستی اور فراغت کو غنیمت جان!

(۱) واھا لدنیا ولمغرورھا کم شابت الصفو بتکدیرھا
(۲) ای امرئ امن فی سربہ ولم ینلہ من سوء مقدورھا
(۳) وکان فی عافیۃ جسمہ من مس بلواھا وتغییرھا
(۴) وعندہ بلغۃ یوم فقد حیزت الیہ بحذافیرھا

(۱) دنیا اور اس کے فریب میں پھنسنے والے پر تعجب ہے۔ کتنی دفعہ اس نے صاف پانی کو گدلا کیا ہے۔
(۲) کون ہے وہ جسے اپنے گھر میں امن میسر ہے۔ اور اسے اس کی تقدیر کے ہاتھوں کوئی تکلیف نہیں پہنچی؟
(۳) اور اس کا جسم اس کے مصائب اور حوادثات کا شکار نہیں ہوا۔
(۴) اور اس کے پاس دن بھر کی خوراک بھی موجود ہے تو یوں سمجھو کہ اسے پوری پوری دنیا حاصل ہے۔

حافظ عبدالحق نے ابوالقاسم بن عطیہ سے صحیح مسلم کا سماع کیا ہے۔ ابوالقاسم نے اپنی سند یوں بیان کی ہے انا محمد بن بشر انا ابوعلی الصدفی انا ابن دلھاث العذری عن المرازی اور صدفی اور موید طوسی برابر ہیں اس لحاظ سے ہم صحیح کی سند میں حافظ عبدالحق سے ایک درجہ اعلیٰ ہیں۔

مجھے آپ کی کتاب "الاحکام الصغری" تونس سے ابومحمد بن ہارون طائی نے نقل کر کے بھیجی تھی اور اپنی سند یوں لکھی تھی انا بھا ابوالحسن بن ابی نصر بسماعہ من المصنف۔

ابن زبیر کہتے ہیں شعر و شاعری میں آپ چوٹی کے شعراء کا مقابلہ کرتے تھے۔ لیکن کبھی حدِ اعتدال سے تجاوز نہیں کیا۔

۱۱۰۱ $\frac{۵}{۱۷}$ امام قاضی ابن حُبَیش مُرِّی اَندلسی

آپ کی کنیت ابوالقاسم، نام عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ انصاری ہے آپ نزیل مرسیہ، اندلس کے رہنے والے گرامی قدر حافظِ حدیث ہیں۔ اپنے ماموں حبیش کی طرف نسبت کی وجہ سے ابن حبیش کہلاتے ہیں۔ ۵۰۴ھ میں مریہ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے فنِ قرأت اور مختلف روایات کا علم احمد بن عبدالرحمٰن قصبی، ابوالقاسم بن ابورجار بلوی اور اصبغ بن یسع سے حاصل کیا اور فقہ کا علم ابوالقاسم بن وردان اور ابوالحسن بن نافع سے حاصل کیا۔ علمِ حدیث کا سماع مؤخر الذکر دونوں اساتذہ کے علاوہ ابوعبداللہ بن وضاح، عبدالحق بن غالب، علی بن ابراہیم انصاری اور ابوالحسن بن موہب سے کیا۔ پھر قرطبہ جا کر یونس بن مغیث، جعفر بن محمد بن مکی، قاضی جماعت محمد بن المبیغ اور قاضی ابوبکر ابن العربی سے تکمیل کی۔ علمِ ادب محمد بن ابوزید نحوی سے سیکھا اور علم نحو میں بھی کمال پیدا کیا۔

جب ۵۴۲ھ میں رومیوں نے مریہ پر قبضہ کیا۔ تو آپ وہاں سے مرسیہ چلے گئے پھر جزیرہ شقر میں سکونت

Marfat.com

اختیار کر لی اور ۱۲ سال تک وہاں منصب خطابت اور عہدۂ قضا پر متمکن رہے۔ پھر مرسیہ کے خطیب بن کر واپس چلے آئے اور ۵۷۵ھ میں وہاں کے قاضی مقرر ہوئے۔ باوجود اس کے کہ آپ درشت مزاج تھے۔ عوام آپ کے فیصلوں سے خوش تھے۔

مرتبہ و مقام آپ اندلس میں علم حدیث کے چوٹی کے عالم تھے۔ غریب الحدیث کو خوب جانتے تھے علم الرجال میں تو کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ابار کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان بن حوط اللہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے میں نے امام ابو القاسم بن جنیش کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک وقت ایسا تھا کہ مجھے احمد بن ابو خیثمہ کی تاریخ پوری یا اس کا اکثر حصہ ازبر یاد تھا۔ آپ کے عمدہ عمدہ اور نفیس خطبے کتاب کی صورت میں جمع شدہ موجود ہیں۔ ابن زبیر کہتے ہیں آپ صنعتِ حدیث میں اپنے طبقہ میں سب سے بڑے عالم تھے اور دوسرے علوم میں شرکت کے ساتھ ساتھ اس فن میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ آپ عالمِ باعمل تھے۔ لوگوں نے آپ سے بیحد اکتساب فیض کیا ہے ابو عبداللہ بن عباد کہتے ہیں آپ فنِ قرأت کے عالم، علمِ حدیث کے امام، عللِ حدیث کے واقف اور علم الرجال کے ماہر تھے۔ اندلس میں کوئی شخص ان فنون میں آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ معاصرین آپ کے اس تفوق اور برتری کے معترف تھے۔ نحو اور ادب میں آپ کو تقدم حاصل تھا۔ دوسرے علوم میں بھی آپ کی مہارت قابلِ رشک تھی۔ علم بلاغت اور علم بیان میں بھی آپ کو خاص درک حاصل تھا۔ اس کے احکام میں آپ کا فیصلہ حرفِ آخر کا حکم رکھتا تھا۔ قرآن کی تعلیم دینے، حدیث پڑھانے اور عربیت سکھانے میں آپ منصبِ صدارت پر متمکن تھے۔ استفادہ کے لیے لوگ دور دراز ممالک سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ نے بڑی طویل عمر پائی ہے۔ اور اپنی تصنیف "کتاب المغازی" متعدد جلدوں میں اپنی یادگار چھوڑی ہے لوگ بڑے اشتیاق سے اس کتاب کو آپ سے حاصل کرتے تھے۔

ابار کہتے ہیں آپ نے مرسیہ میں ۱۴ صفر ۵۸۴ھ میں ۸۰ سال عمر پا کر داعیٔ اجل کو لبیک کہا آپ کے جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا کہ کندھے سے کندھا چھلتا تھا۔

تلامذہ میں کہتا ہوں۔ آپ سے بہت لوگوں نے علم حاصل کیا تھا۔ قابل ذکر چند نام درج ذیل ہیں: احمد بن محمد طرطوسی، ابو سلیمان بن حوط اللہ، محمد بن وہب فہری، محمد بن حسن لخمی دانی، محمد بن ابراہیم صلتان، محمد بن احمد بن حیون مرسی، محمد بن محمد بن ابو السداد، نذیر بن وہب، عبداللہ بن حسن مالقی، ابن القرطبی، عمر بن وحیہ اور ان کے بھائی، علی بن یوسف بن شریک اور علی بن ابو العافیہ قسطلی اور ان کے علاوہ استاد ابو علی شلوبین آپ سے بالاجازت روایت کرتے ہیں۔

اس سال درج ذیل مشاہیر اللہ کو پیارے ہوئے۔

حامل لواء الابطال شاعر شام امیر کبیر مؤید الدولہ ابو المظفر اسامہ بن مرشد کنانی شیرازی، ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ محدث مفید ابو محمد عبداللہ بن علی تکریتی بوڑھے ہو کر فوت ہوئے۔ ابو القبائل عشیر بن علی بن

Marfat.com

احمد بن جبلی ثم المصری ۱۰۲ سال کی عمر پاکر دنیا سے رخصت ہوئے۔ بخارا کے شیخ الحنفیہ عماد الدین ابو جعفر عمر بن ابوبکر انصاری زرنگری جو علامہ شمس الائمہ کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ۷۰ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ امام محدث تاج الدین محمد بن عبدالرحمٰن مسعودی خراسانی صوفی دمشق میں ۶۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے، شاعر عراق ابوالفتح محمد بن عبیداللہ تعاویذی، مسند ابوعبداللہ محمد بن علی تاجر حرانی اور مسند عالم ابوالفرج یحیی بن محمود ثقفی اصفہانی۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حافظ قرآن کی مثال ان اونٹوں کے مالک کی سی ہے جن کے زانوں بندھے ہوئے ہیں۔ اگر خیال رکھے گا تو قابو میں رہیں گے۔ اور اگر چھوڑ دے گا تو چلے جائیں گے۔

۱۱۰۲ ۶/۱۷ امام ابن الفخار مالقی اندلسی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن ابراہیم بن خلف ہے۔ اندلس کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور اپنے زمانہ کے دریکدانہ ہیں۔ ۵۱۱ھ میں پیدا ہوئے حافظ ابوبکر ابن العربی کے تلمیذ خاص ہیں سالہا سال ان کی صحبت میں رہ کر حدیث کا سماع کیا ہے۔

ان کے علاوہ ابوجعفر بطروجی، ابوعبداللہ بن احمر، شریح بن محمد، ابومروان بن مسرۃ، محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن قرشی اور اس طبقہ کے دوسرے اہل علم سے بھی انہوں نے اکتساب فیض کیا ہے۔

مرتبہ و مقام حافظ ابار کہتے ہیں آپ حافظ حدیث ہیں۔ پیشوائی اور صدارت کے درجہ پر فائز تھے۔ متون اور اسانید کو بڑی روانی سے پڑھتے تھے۔ علم الرجال اور غریب الحدیث کے بہت ماہر تھے۔ آپ سے بڑے بڑے علماء نے سماع کیا ہے اور ائمہ کبار نے آپ سے حدیث بیان کی ہے۔ میں نے ابوسلیمان بن حوط اللہ سے سنا ہے وہ امام ابن الفخار کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جوانی میں پوری سنن ابوداؤد حفظ کی تھی لیکن جب میری ملاقات ان سے ہوئی اس وقت ان کو صحیح مسلم زبانی یاد تھی۔ آپ بڑے پرہیزگار اور صاحب علم و فضل تھے۔ آپ کی جلالت، ثقاہت اور عدالت مسلم تھی۔ سلطان مراکش نے خصوصی دعوت بھیج کر آپ کو اپنے ہاں بلایا تاکہ آپ سے حدیث کا سماع کرے۔ چنانچہ آپ نے وہیں ۵۹۰ھ میں انتقال فرمایا۔

میں کہتا ہوں اس سال مندرجہ ذیل مشاہیر نے بھی انتقال فرمایا۔

مشہور واعظ امام ابوالخیر احمد بن اسماعیل طالقانی ثم القزوینی، آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں بغداد میں انتقال فرمایا، محدث امام ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ انصاری بلنسی زاہد، آپ حافظ سلفی کے شاگرد ہیں اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ابوالمظفر عبدالخالق بن فیروز ہمدانی جوہری الواعظ، محدث مفید ابومحمد عبدالوہاب بن علی بن جبقبق قرشی دمشقی، آپ مشہور محدثہ کریمہ کے والد ہیں، شیخ القراء امام ابومحمد قاسم بن فیرہ رعینی شاطبی، آپ نے مصر میں ۵۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور فقیہ ابوعبداللہ محمد بن احمد اصفہانی المعروف مصلح جو حداد

Marfat.com

کے تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے بھی اسی سال انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

مذکورہ بالا مغربی محدثین کی حدیث ہمیں سند نازل سے ہی ملتی ہے ویسے پہلے بھی وہ سند نازل سے ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔ لہذا نزول در نزول ہی باقی رہ جاتا ہے۔ واللہ المستعان

۱۱۰۳ ۷/۱۷ مفید بغداد امام شیرازی صوفی

آپ کی کنیت ابو یعقوب اور نام یوسف بن احمد بن ابراہیم ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں، رباطِ ارجوانی میں شیخ الصوفیہ تھے۔ آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے اور اربعین بلدیہ نامی کتاب تصنیف کی۔ ۵۲۹ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔

بچپن میں آپ کے والد نے آپ کو اسماعیل بن سمرقندی، یحییٰ بن طراح، ابوالحسن بن عبدالسلام اور حافظ ابوسعد بن بغدادی سے حدیث کا سماع کرایا۔ اور ہوش سنبھالنے کے بعد اپنے آپ بغداد میں کروجی، ابن ناصر اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے، کوفہ میں ابوالحسن بن غبرہ، کرمان میں ابوالوقت عبدالاول سے، بصرہ میں عبداللہ بن عمر بن سیلنج سے، واسط میں قاضی احمد بن بختیار مندائی سے، ہرات میں عبدالجلیل بن ابوسعید، نیشاپور میں ابوبکر محمد بن علی طوسی، بلخ میں ابوشجاع بسطامی، اصفہان میں عمر رسیدہ شیخ اسماعیل بن علی، حمامی ہمدان میں نصر بن منظفر برمکی اور دمشق میں ابوالمکارم بن ہلال سے کسبِ فیض کیا۔ آپ نے اپنی کتاب الاربعین بہت عمدہ لکھی ہے اور اس میں اپنے حافظہ اور یادداشت کا کافی ثبوت فراہم کیا ہے۔

عام حالات اکتسابِ علم کے لیے آپ نے دور دراز شہروں کی طرف رحلت فرمائی اور ہر چشمہ شیریں سے اپنی پیاس بجھائی۔ آپ ثقہ اور راست گو تھے۔ آپ سے حافظ ابوالمواہب نے حدیث لکھی ہے اور ابن دبیثی نے آپ کی توثیق کی ہے۔ آپ خوش طبع اور حاضر جواب تھے۔ حکومتِ وقت سے آپ کے بڑے اچھے مراسم تھے۔ آپ متعدد دفعہ خلیفہ کی طرف سے سفیر بن کر گئے۔ اس سے آپ کا درجہ بلند ہو گیا اور آپ کی دولت و ثروت میں بڑی ترقی ہوئی۔ آپ کو حدیث بیان کرنے کا موقعہ بہت کم ملا ہے اس لیے آپ کی روایات برائے نام ہیں۔ ہمیں آپ سے بالاجازت روایت ملی ہے۔

آپ نے اپنے عہد کہولت کے شروع ہوتے ہی رمضان المبارک ۵۸۵ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

اس سال مندرجہ ذیل اہل علم نے بھی دنیائے دوں سے عالم جاودان کی طرف کوچ کیا۔

مسند اصفہان ابوالعباس احمد بن ابومنصور، آپ شیخ الصوفیہ تھے۔ اور ۹۰ سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے۔ آپ ابومطیع صحاف سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ محدث دمشق ابوالحسین احمد بن حمزہ موازینی دمشقی، آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی، فقیہ ابوالفضل احمد بن عبدالرحمٰن حضرمی اسکندرانی برادر قاضی محمد اور

شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شرف الدین ابوسعد عبداللہ بن ابو عصرون تمیمی شافعی، آپ نے دمشق میں انتقال فرمایا۔

مجھے آپ کے واسطہ سے حضرت جابرؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعوذ بوجهك "اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ" تو آپ نے فرمایا اعوذ بوجهك "اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ" تو آپ نے فرمایا یہ پہلے کی نسبت آسان اور ہلکا ہے۔

یہ صحیح حدیث ہے اور ثقفیات وغیرہ میں اس سے اعلیٰ سند کے ساتھ مروی ہے۔ یہ حدیث امام بخاری نے علی بن عبداللہ عن ابن عیینہ سے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

ایک دوسری سند سے ان کے ذریعے حضرت انس کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جو چوزے کی طرح کمزور ہو چکا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا تم نے کوئی دعا بھی کی ہے؟ بولا جی ہاں! میں نے یہ دعا کی ہے کہ یا اللہ! تو نے مجھے جو سزا آخرت میں دینی ہے وہ دنیا ہی میں دے لے۔ آپ نے فرمایا تم پر تعجب ہے تم اس طرح کیوں نہیں کہا: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رواہ مسلم)

۱۱۰۴ ۸/۱۷ محدث اور مفید دمشق امام ابوالمواہب تغلبی

آپ کی کنیت ابوالمواہب اور نام حسن بن ابوالغنائم ہبۃ اللہ بن محفوظ ہے۔ دمشق کے رہنے والے ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔ آپ دراصل کسی دوسرے شہر کے باشندے تھے۔ پھر دمشق منتقل ہو گئے۔ آپ ۵۳۷ھ میں پیدا ہوئے۔ پہلے آپ کا نام نصر اللہ تھا پھر اس کو بدل کر حسن نام رکھا۔

اپنے شہر میں آپ نے اپنے دادا ابوالبرکات، نصر اللہ بن محمد مصیصی جو آپ کے سب سے بڑے استاذ ہیں، عبدان بن رزین، علی بن حیدر، ابوالقاسم بن البان اسدی، نصر بن احمد سوسی، ابویعلی حمزہ بن جوبی اور ابویعلی حمزہ بن کروس سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ حافظ ابن عساکر کی خدمت میں عرصہ تک رہے۔ ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا اور ان سے ہی سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ نے فنِ حدیث بڑی توجہ اور کوشش سے حاصل کیا۔ عالی اور نازل ہر قسم کی احادیث جمع کیں اور بعد میں اپنی تصنیفات میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیں۔

اپنے شہر سے فراغت کے بعد مزید تعلیم کے لیے آپ نے رختِ سفر باندھا اور حماۃ میں ابن ظفر، حلب میں ابوطالب بن عجمی، موصل میں حسن بن علی کبی اور سلیمان بن محمد بن خمیس، بغداد میں ہبۃ اللہ دقاق اور ابن بطی، ہمدان میں حافظ ابوالعلاء عطار، اصفہان میں محمد بن احمد بن ماشاذہ اور تبریز میں ان کے پوتے محمد بن اسعد سے اکتسابِ فیض کیا۔

اور آپ سے آپ کے صاحبزادے امین الدین سالم اور معمر دے چند طلبا نے حدیث کا علم حاصل کیا ہے۔

Marfat.com

آپ چھوٹی عمر میں انتقال کر گئے تھے۔ اس لیے آپ کو روایت بیان کرنے کا موقعہ کم ملا تھا۔

تصنیفات آپ نے اپنی معجم ۱۱۶ اجزاء میں پوری کی اس کے علاوہ "فضائل الصحابہ" "فضائل بیت المقدس" "عوالی ابن عیینہ" اور "رباعیات التابعین" آپ کی مفید تصانیف ہیں۔ جب کلاسہ میں آگ لگی تو آپ کی سب کتابیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ حافظ ابو عبداللہ دبیثی اور دوسرے محدثین نے آپ کی توثیق کی ہے آپ بڑے نرم طبیعت، سخاوت پسند، شریف، عقیل اور صلح جو تھے۔ بڑے خوشخط تھے۔ آپ نے عمر کی صرف ۴۹ بہاریں دیکھی تھیں۔

آپ دوسری مرتبہ اپنے صاحبزادے سالم کو ساتھ لے کر بغداد گئے اور اس کو ابن شاتیل اور اس طبقہ کے دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کرایا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقرب حاصل کرنے کے لیے تین مسجدوں کے علاوہ کسی جگہ کی طرف سفر نہ کیا جائے اور وہ یہ ہیں:۔ میری مسجد، بیت الحرام اور مسجد بیت المقدس۔

مجھے آپ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی عمرو بن حارث اُم المؤمنین جویریہ کے بھائی کی یہ حدیث بھی ملی ہے کہ آنحضرتؐ نے بوقت وفات اپنے پیچھے دینار و درہم، لونڈی غلام اور کوئی چیز نہیں چھوڑی بجز سفید خچر، اسلحہ اور کچھ زمین کے جس کو آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

یہ حدیث امام بخاری نے ابراہیم بن حارث کے واسطہ سے اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

وفات آپ نے ۵۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال مندرجہ ذیل علماء نے بھی سفر آخرت اختیار فرمایا۔

علامہ ابو القاسم عبدالرحمٰن بن محمد انصاری قرطبی ۷۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے، مقری ابو الطیب عبدالمنعم بن یحییٰ غرناطی المعروف ابن الخلوف، مقری ابو عبداللہ محمد بن جعفر بلنسی، مسند فقیہ ابو عبداللہ محمد بن سعید اشبیلی المعروف ابن زرقون، آپ نے ۸۴ سال عمر پا کر انتقال فرمایا، عمر رسیدہ شیخ علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ اشبیلی فقیہ حافظ ۹۰ سال اور کچھ مہینے کی عمر میں فوت ہوئے۔ اور محدث ابو الفضل مسعود بن علی بغدادی، آپ ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

۱۱۰۵ $\frac{9}{17}$ امام زیدی بغدادی

آپ کی کنیت ابو الحسن اور نام علی بن احمد بن محمد علوی حسینی ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور علماء کے پیشوا ہیں۔ زید بن علی کی اولاد سے ہیں اس لیے زیدی کہلاتے ہیں۔ بڑے بڑے عابد زاہد ائمہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی زندگی پڑھنے پڑھانے لکھنے اور عبادت و ریاضت کرتے

Marfat.com

میں بسر کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قدر و منزلت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی اور خواص و عوام آپ سے محبت کرنے لگے۔ بڑے بڑے علماء آپ کی زیارت کو باعثِ فخر اور ذریعۂ برکت سمجھتے تھے۔ آپ توحید پرست اور تواضع پسند عالم ربانی تھے۔ حسنِ صورت کے ساتھ حسنِ سیرت سے بھی بہرہ ور تھے۔ آپ سخی، شیریں زبان اور مخلوقِ خدا کے ساتھ احسان کرنے والے تھے۔

عام حالات آپ نے حدیث کا بے حد سماع کیا اور اُسے ضبطِ تحریر میں لائے۔ کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق رکھتے تھے۔ اس لیے آپ کے پاس مسانید، اجزاء اور دوسری ہر قسم کی تصانیف کا کافی ذخیرہ موجود تھا۔ یہ سب کتابیں آپ نے اپنی نو تعمیر مسجد میں وقف کر دی تھیں اور اس کارِ خیر میں آپ کے رفیق صلیح بصری آپ کے ساتھ شریک تھے۔ دونوں گہرے دوست تھے اور ایک دوسرے پر جان دیتے تھے۔ آپ نے حافظ ابنِ ناصر، ابن زاغونی، نصر بن نصر عکبری، محمد بن عبید اللہ رطبی، ابوالوقت سجزی اور دوسرے بہت سے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے علاوہ آپ نے ابن حصین اور قاضی ابوبکر کے شاگردوں سے حتیٰ کہ اپنے ہمعصروں بلکہ ان سے بھی نچلے طبقہ کے لوگوں سے حدیث لکھی لیکن خود آپ کو حدیث پڑھانے اور روایت کرنے کا کم ہی موقعہ ملا۔ دوسری طرف آپ سے استفادہ کرنے والوں میں ابراہیم بن شعار، ابوالخطاب علیمی، عمر بن احمد بکروان اور داؤد بن علی بن مسلمہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

اقوالِ زریں عبدالواحد بن مسعود کہتے ہیں میں نے شریف زاہد علی بن احمد زیدی سے بکثرت سنا ہے فرمایا کرتے تھے۔ نوافل کو فرائض کی طرح اہم، گناہوں کو کفر کی طرح خطرناک، اتباعِ شہوات کو زہرِ قاتل اور لوگوں سے میل ملاپ کو آگ سمجھو اور غذا کو دوا کی طرح بوقتِ ضرورت استعمال کرو۔

پیدائش اور وفات ابوالبرکات عمر بن احمد کہتے ہیں میرے بھائی ابوالحسن ۵۲۶ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ ابوالمحاسن عمر بن علی قرشی لکھتے ہیں۔ جو لوگ شوال ۵۷۵ھ میں بعارضہ طاعون فوت ہوئے۔ شریف زاہد ابوالحسن علی بن احمد زیدی بھی ان میں شامل ہیں۔ آپ عالم، حافظِ حدیث اور عارف باللہ تھے۔ عبادت اور ریاضت میں بڑے گرم تھے۔ صاحبِ کرامت تھے۔ اگر آپ کی کرامت اور نوادرات کا جو میرے دیکھنے اور سننے میں آئی ہیں استقصا کیا جائے تو ان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔ آپ سالہا سال سماعِ حدیث میں میرے رفیق رہے ہیں۔ آخر تقریباً ۷۴ سال کی عمر میں بروز منگل ۱۶ شوال ۵۷۵ھ میں دنیائے فانی سے عالمِ جاوید کی طرف رحلت فرمائی۔ اور رات کے وقت اپنی مسجد کے پاس اُس جگہ جو آپ نے خود قبرستان کے لیے وقف کی تھی سپردِ خاک کر دیئے گئے۔

مرتبہ و مقام ابنِ دبیثی کہتے ہیں میں نے اپنے شیخ ابن اخضر سے سنا ہے وہ آپ کی عظمت کی شہادت دیتے اور آپ کی مدح و ثنا میں رطب اللسان رہتے تھے نیز آپ کے زہد اور تدین کو سراہتے تھے آپ اپنے والدین کی زندگی ہی میں انتقال فرما گئے تھے۔

Marfat.com

دنیا سے بے رغبتی کہتے ہیں وزیر عضد الدولہ بنی مسلمہ نے دوبارہ قلمدان وزارت سنبھالنے پہ ایک ہزار اشرفی امام ابوالحسن زیدی کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کی خلیفہ مستقفیٰ اور اس کی والدہ بنفشہ بیگم کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے بھی ایک ایک ہزار اشرفی آپ کی نذر کی مگر آپ نے اس زر کثیر سے اپنی ذات پر ایک پائی بھی خرچ نہیں کی بلکہ اس سے ایک مسجد تعمیر کرائی اور بہت سی کتابیں خرید کر عوام الناس کے استفادہ کے لیے وقف کر دیں۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گذر ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارہ میں نصیحت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا حیا ایمان کا فعل ہے۔
اس حدیث کی صحت پر سب ائمہ کا اتفاق ہے۔

۱۱۰۶ ۱۰/۱۷ امام حازمی ہمدانی

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن موسیٰ بن عثمان بن حازم ہے۔ آپ ہمدان کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث اور علم الانساب کے باکمال ماہر ہیں۔ ۵۴۸ھ میں پیدا ہوئے۔
بچپن میں حافظ ابوالوقت سجزی کے حلقۂ درس میں بغرض تبرک حاضر ہوئے اور ہوش سنبھالنے کے بعد اپنے شہر میں شہردار بن شیرویہ دیلمی، ابوزرعہ مقدسی، حافظ ابوالعلاء ہمدانی اور معمر بن فاخر سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر مزید تعلیم کے لیے رختِ سفر باندھا اور بغداد میں ابوالحسین عبدالحق بن یوسف اور عبداللہ بن عبدالصمد عطار، موصل میں خطیب ابوالفضل طوسی، واسط میں ابوطالب محتسب، بصرہ میں محمد بن طلحہ مالکی اور اصفہان میں ابوالفتح خرقی، ابوالعباس ترک اور حافظ ابوموسیٰ کے خرمنہائے علم سے خوشہ چینی کی۔ علاوہ ازیں حرمین، شام اور جزیرہ کے علماء سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔ نیز اپنے قلم سے بہت کچھ لکھا اور قراءت کے بعد بڑی عمدہ اور مفید کتابیں تصنیف کیں۔

مرتبہ و مقام ذہبی کہتے ہیں بغداد آئے تو یہیں کے ہو رہے یہاں ہی شافعی مذہب کی فقہ سیکھی اور اسی مسلک سے وابستہ ہو گئے۔ علماء کی مجالس میں مسلسل حاضر رہے اور فہم و فراست سے کام لے کر اس قدر استعداد بہم پہنچائی کہ فنِ حدیث، اسانید اور علم الرجال میں سب سے بڑے حافظ بن گئے ان فنون میں آپ کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ زہد و عبادت اور ذکر و ریاضت میں بھی بلند مقام حاصل کیا۔ آپ نے فنِ حدیث میں متعدد کتابیں لکھیں اور بہت سی مجالس میں حدیث املاء کرائی۔ آپ کے محفوظات ان گنت تھے اور مذاکرہ قابل تعریف تھا۔ احادیثِ احکام میں آپ کو معرفت تامہ حاصل تھی۔ آپ نے "مہذب" میں درج شدہ احادیث کے جملہ طرق جمع کرنے شروع کیے تھے۔ مگر افسوس! کتاب پوری نہ ہو سکی۔
ابن نجار نے آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے آپ کا شمار اُن ائمہ حدیث میں ہوتا ہے جو فقہِ حدیث اس کے

معانی اور رجال کو خوب جانتے ہیں۔ آپ نے کتاب "الناسخ والمنسوخ"، کتاب "عجالۃ المبتدی" اور کتاب المؤتلف والمختلف فی اسمار البلدان لکھی ہیں۔ اور امام ابو اسحاق کی کتاب "المہذب" کی احادیث کی اسانید بیان کرنے کے لیے ایک کتاب ضمناً تصنیف کی ہے۔

آپ ثقہ، حجت، عابد و زاہد، پرہیزگار اور عقلمند تھے، خلوت نشینی، تصنیف و تالیف اور علم کی نشر و اشاعت کے لیے وقف ہو چکے تھے۔ آپ کو نوجوانی ہی میں موت نے اپنی آغوش میں لے لیا۔ میں نے حافظ محمد بن محمد بن غانم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمارے شیخ حافظ ابو موسیٰ مدینی امام ابوبکر حازمی کو حافظ عبدالغنی مقدسی پر ترجیح دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے کوئی نوجوان ان سے بڑا حافظِ حدیث نہیں دیکھا۔

آپ نے ۵۸۴ھ میں انتقال فرمایا۔

ابن نجار کہتے ہیں میں نے بعض آئمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ امام حازمی کو "الاکمال" فی المؤتلف والمختلف جیسی ضخیم کتاب زبانی ازبر یاد تھی اور طلبہ آپ سے یہ کتاب بار بار پڑھتے تھے۔ ابوالخیر قزوینی لکھتے ہیں کہ مسئلہ پوچھتے وقت لوگ امام حازمی سے یوں سوال کرتے تھے "مایقول سیدنا الامام الحافظ فی کذا وکذا؟ یہ سن کر امام موصوف نہایت عمدہ جواب دیتے تھے۔

محنت و کوشش کی انتہا ابن نجار کہتے ہیں ہمارے ہمسائے ابوالقاسم مقری (جو ایک صالح اور نیکوکار انسان تھے) کا بیان ہے کہ امام حازمی شیخ بدیع کی سرائے میں مقیم تھے۔ رات ہوتے ہی اپنے کمرے میں داخل ہو جاتے اور صبح صادق تک لکھنے پڑھنے میں مصروف رہتے ایک دن شیخ نے اپنے ملازم سے کہا آج رات ان کو چراغ میں جلانے کے لیے تیل نہ دینا تاکہ یہ آج رات آرام کر لیں۔ چنانچہ رات آنے پر خادم نے تیل دینے سے معذوری ظاہر کی اور کہا آج تیل ختم ہے۔ اور اس کے ملنے کا کوئی امکان نہیں۔ آپ یہ سن کر اپنے کمرے میں گئے اور وضو کر کے مصلے پر کھڑے ہو گئے اور ساری رات تلاوت کرنے اور نماز پڑھنے میں گذار دی حتیٰ کہ صبح صادق کی روشنی نمودار ہو گئی۔ شیخ رات کو اٹھ کر آپ کا حال معلوم کرنے کے لیے آئے تو انہیں نماز میں مصروف پایا۔

مجھے آپ کے واسطہ سے ابوسلمہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے؟ بولے آپ مجھ سے وہ بات پوچھ رہے ہیں جو مجھے یاد نہیں اور نہ ہی تم سے پہلے کسی نے یہ بات مجھ سے پوچھی ہے۔ میں نے کہا کیا آنحضرتؐ جہرتے میں نماز پڑھ لیتے تھے؟ فرمایا ہاں!

۱۱۰۷ ۱۱/۱۷ امام ابوالمحاسن قُرَشی دِمَشقی

آپ کی کنیت ابوالمحاسن، نام عمر بن علی بن خضر زبیری اور لقب محدثِ بغداد ہے۔ دمشق کے رہنے

والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔

آپ نے اپنے شہر دمشق میں ابوالدر یاقوت بن عبداللہ رومی اور ابوالقاسم بن البن، حلب بن ابوطالب عبدالرحمٰن بن حسن بن عجمی اور بغداد میں ابوالوقت سجزی، ابوجعفر عباس، ابوالمظفر بن ترکی، ابومحمد بن مادح اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا، نیز قاضی ابوبکر اور ابن السمرقندی کے تلامذہ سے بھی مستفید ہوئے۔ پھر مزید تعلیم کے لیے شیخ ابوالنجیب سہروردی اور قاضی القضاۃ روح بن حدیثی کی صحبت میں بھی رہے۔ مؤرخ الذکر نے حریم طاہری کی قضاء پر آپ کو اپنا قائمقام مقرر کیا تھا۔ علاوہ ازیں آپ اپنی نوجوانی میں جب کہ آپ کی عمر تیس سال بھی نہیں ہوئی تھی۔ دیوانِ عزیز کی جانب سے شام کے بادشاہ نورالدین کی طرف سفیر بن کر گئے۔ اور آپ سے قاضی ابوبکر باقداری، احمد بن احمد بندنیجی، ابوالفتوح بن حصری اور آپ کے لڑکے ابوبکر عبداللہ بن عمر نے حدیث کا سماع کیا۔

مرتبہ و مقام ابن دبیثی نے اپنی تاریخ میں آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے: آپ ثقہ اور حافظ تھے۔ آپ نے حدیث پڑھنے، سماع کرنے اور لکھنے میں خصوصی توجہ مبذول فرمائی اور حلب، حران، موصل، حرمین شریفین اور بغداد جیسے دور دراز شہروں میں جاکر تعلیم مکمل کی۔ آپ کو حدیث سمجھنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق نصیب ہوئی تھی۔ آپ نے مجھے اپنی تمام مرویات کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ آپ ۵۲۶ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے اور ذی الحج ۵۷۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

اس سال درج ذیل مشاہیر نے بھی انتقال کیا۔

امیر المؤمنین مستضی بامر اللہ حسن بن مستنجد باللہ یوسف عباسی، مسندۃ بغداد ام عتب تجنی وہبانیہ، محدث ابوالحسین عبدالحق بن عبدالخالق یوسفی اور مسند واعظ ابوالمعالی ابن خلدون، آپ نے دمشق میں وفات پائی۔

۱۱۰۸ ۱۲/۱۷ امام ابنِ خیر لمتونی اشبیلی

آپ کی کنیت ابوبکر، نام محمد بن خیر بن عمر بن خلیفہ اور لقب شیخ القرائے ہے۔ اشبیلیہ کے رہنے والے جلیل القدر اور ممتاز حافظِ حدیث ہیں۔

آپ نے فنِ قرأت اور تجوید میں امام شریح بن محمد سے مہارت حاصل کی۔ ان کے ساتھ آپ کی وابستگی خاص نوعیت کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ اپنے اہلِ شہر کے سردار بن گئے۔ اپنے شہر میں آپ نے حدیث کا سماع بھی اپنے اسی شیخ سے کیا۔ ان کے علاوہ ابومروان باجی اور قاضی ابوبکر ابن العربی سے بھی آپ مستفید ہوئے۔ پھر مزید تعلیم کے لیے قرطبہ میں ابوجعفر بن عبدالعزیز، ان کے چچازاد بھائی ابوبکر، ابوالقاسم بن بقی، ابن مغیث، ابن ابی الخصال اور دوسرے اہلِ علم کے سامنے بھی زانوئے تلمذ تہ کیا اور اپنی تعلیم کی تکمیل کی۔

مرتبہ و مقام ابار کہتے ہیں آپ نے طلبِ علم میں انتہائی جدوجہد سے کام لیا اور سو سے زیادہ رفقاء

اور شیوخ سے استفادہ کیا۔ آپ کے طبقہ میں آپ جیسا کوئی آدمی ہمارے علم میں نہیں ہے۔ قرآن پڑھانے اور حدیث کی تعلیم دینے کے لیے آپ اشبیلیہ میں مرتبۂ صدارت پر فائز تھے۔ لوگوں نے آپ سے بیحد علمی فیوض حاصل کیے۔ آپ بہترین قاری اور صاحبِ ضبط و اتقان محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ادیب، نحوی اور لغوی بھی تھے آپ کے معلومات بہت وسیع تھے۔ آپ کی ذات پر سب کو اعتماد تھا اور سب ہی آپ سے بہت خوش تھے۔ آپ کی کتابیں خوشخطی میں بے نظیر تھیں اس لیے آپ کی وفات کے بعد انتہائی گراں قیمت پر فروخت ہوئیں۔ آپ کو علم اللسان میں بھی بڑا درک حاصل تھا۔

آپ نے ربیع الاوّل ۵۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا جنازہ قابلِ دید تھا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔

۱۱۰۹ ۱۳/۱۷ امام ابوعمر بن عیاذ اُندلسی

آپ کی کنیت ابوعمر اور نام یوسف بن عبداللہ بن سعید تھا۔ اندلس کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث جلیل القدر محدّث اور ممتاز معلمِ قرآن تھے۔ آپ کا شمار چوٹی کے علماء میں ہوتا تھا۔ آپ نے نفسِ قرأت ابوعبداللہ بن ابواسحاق سے سیکھا۔ پھر ۵۲۸ھ میں بلنسیہ آئے اور وہاں کے سربرآوردہ قاریوں مثلاً ابومروان بن صقیل، ابوالحسن بن ہذیل اور ابوالحسن بن نعمت سے اس فن کی تکمیل کی اور ابوالولید بن دباغ، طارق بن نفیس اور متعدد دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ حافظ ابوالقاسم بن وردان اور حافظ ابومحمد بن عطیہ نے بھی آپ کو اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

عام حالات آپ کو فنِ حدیث سے خصوصی لگاؤ تھا۔ کتبِ حدیث اور دواوینِ عرب جمع کرنے کے دلدادہ تھے۔ آپ پختہ کار اور زیادہ علم حاصل کرنے والے رواۃ میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے عالی اور نازل ہر طرح کی احادیث جمع کیں اور بڑے بڑے علماء کی صحبت میں رہ کر استفادہ کیا۔ اگر آپ شروع عمر میں اس طرف متوجہ ہوتے تو اپنے ہمعصروں اور اپنے ساتھیوں سے گوئے سبقت لے جاتے آپ کو مشائخ کے حالات خوب یاد تھے۔ آپ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ ان کی چھان پھٹک، وفیات کے ضبط اور عجیب و غریب واقعات کی تحریر میں صرف کر دیا۔ آپ نے علامہ ابن بشکوال کی کتاب "صلۃ ابن بشکوال" کی ذیل لکھنا بھی شروع کی تھی۔ اس کے علاوہ "کتاب الکفایہ فی مراتب الروایہ"، "کتاب المرتضی فی شرح المنتقی" "لابن الجارود"، "شرح الشہاب"، "الاربعین فی الحشر" اور "الاربعین فی العبادات" وغیرہ بھی آپ کی تصانیف میں شامل ہیں۔

آپ سے آپ کے صاحبزادے ابومحمد، ابوالحجاج بن عبدہ، ابومحمد بن غلبون اور کچھ دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ تواضع پسند، نیکوکار اور صاحبِ علم تھے۔

Marfat.com

ابار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ آپ نے اس وقت جب دشمن آپ کے شہر ریہ پر قبضہ کر رہا تھا۔ بعمر ۷۰ سال عید کے دن ۵۷۵ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۱۱۱۰ ۱۴/۱۷ امام قاسم دمشقی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ اور لقب بہاء الدین ہے۔ دمشق کے رہنے والے حافظِ کبیر ابن عساکر کے صاحبزادے اور مایۂ ناز حافظِ حدیث ہیں۔ "فضائل قدس" نامی کتاب کے مصنف ہیں ۵۲۷ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنے والد ماجد، اپنے چچا ضیاء ہبۃ اللہ، اپنے والدین کے دادا ابو الفضل یحیی بن علی قرشی، جمال الاسلام علی بن مسلم سلمی، یحیی بن بطریق طرطوسی، ابو طالب علی بن عبد الرحمن صوری، احمد بن محمد ہاشمی، ہبۃ اللہ بن طاؤس، ابو الدر یاقوت رومی، ابو الفتح نصر اللہ بن محمد مصیصی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا اور حافظ ابو عبد اللہ فراوی، حسن بن عبد الملک خلال اور اس طبقہ کے دوسرے اہلِ علم نے آپ کو اجازت دی۔

مرتبہ و مقام آپ محدث اور صدوق تھے۔ معلومات متوسط درجہ کے رکھتے تھے، بیرونی طلبہ اور غیر ممالک سے آنے والے عوام کی بہت عزت کرتے تھے۔ آپ کا خط کمزور اور روی قسم کا تھا۔ حافظ منذری کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ ابن المفضل سے پوچھا کہ میں سند بیان کرتے وقت حدثنا القاسم بن علی الحافظ حافظِ پر کسرہ پڑھوں جس کا مطلب یہ ہے کہ قاسم حافظ علی کے بیٹے ہیں۔ خود حافظِ حدیث نہیں ہیں یا ضمہ پڑھوں جس کا معنی یہ ہے کہ قاسم حافظِ حدیث ہیں فرمانے لگے ضمہ پڑھو۔ ایک دفعہ میری ان سے مدینہ منورہ میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے متعدد احادیث زبانی املا کرائیں۔ پھر میرے پاس اپنی کتابیں بھیجیں۔ میں نے ان کا مقابلہ کیا تو بالکل درست پایا۔ کہتے ہیں آپ دانا، خوش طبع اور مذاق پسند تھے۔ عرنسا یہ کہتے ہیں آپ کو مزاح بہت مرغوب تھا۔ ابن نقطہ کہتے ہیں آپ ثقہ تھے لیکن آپ کا خط ایسا نہیں تھا جیسا اہلِ ضبط کا ہونا چاہیئے۔

آپ نے اپنے والد کی پوری تاریخ کبیر اپنے قلم سے نقل کی تھی نیز آپ نے جہاد کے عنوان پر ایک کتاب لکھی تھی اور کئی مجلسوں میں حدیث املا کرائی تھی۔ علاوہ ازیں "الابدال العالیہ" نام کی ایک کتاب لکھی، جو دراصل ان کے والد کی کتاب کی تلخیص اور تہذیب تھی۔ آپ کو امام ابو الحسن اشعری کے نظریہ کی صحت پر اصرار تھا۔ حالانکہ خود انہیں اس کی تحقیق نہیں تھی۔ آپ اپنے والد کے بعد تا زیست "الدیار النوریہ" کے شیخ الشیوخ رہے مگر اس پر وقف جائیداد سے اپنی ذات پر کچھ خرچ نہیں کیا۔ ساری آمدنی باہر سے آنے والے طلبہ پر صرف کرتے تھے۔

تلامذہ آپ سے استفادہ کرنے والے طلبہ میں حسب ذیل قابلِ ذکر ہیں۔

Marfat.com

ابوالمواہب بن صصری، ابوالحسن بن مفضل، ابومحمد رہاوی، یلدانی، ابن الخلیل، شیخ عزالدین بن عبدالسلام، تاج عبدالوہاب بن زین الامناء، عبدالغنی بن بنین قتالی، قاضی عمادالدین بن عبدالکریم، حافظ زین الدین خالد، فراس عسقلانی، مجدالدین محمد بن عساکر، تقی الدین بن ابوالیسر، ابوبکر بن نسبی اور کمال عبدالعزیز بن عبد۔ ان کے علاوہ آپ نے احمد بن سلامہ اور مسلم بن علان کو اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

آپ نے ۹ صفر ۶۰۰ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال درج ذیل علماء واصل بحق ہوئے۔

امام منتخب الدین ابوالفتوح اسعد بن محمود عجلی اصفہانی شافعی، آپ ۸۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ مسند ابو معمر بقا بن عمر ازجی دقاق، مسند ابوالقاسم شجاع بن معالی قصبانی، ۸۰ سال سے زیادہ عمر پاکر فوت ہوئے۔ علامہ مسند ابوسعد عبداللہ بن عمر صفار نیشاپوری شافعی، ۹۲ سال کی عمر میں وفات پائی، حافظ کبیر عبدالغنی مقدسی، صاحب الطریقہ علامہ رکن الدین طاؤسی، ان کا اصلی نام عراقی بن محمد بن عراقی ہے۔ ہمدان میں فوت ہوئے۔ فن مناظرہ میں ضرب المثل تھے۔ مسندہ ام عبدالکریم فاطمہ بنت سعد الخیر انصاریہ مصر میں فوت ہوئیں، ابوالمعالی محمد بن صافی نقاش ۸۲ سال کی عمر میں انتقال کیا اور مسند ابوطاہر لاحق بن ابوالفضل حریمی صوفی انہوں نے ۸۸ سال عمر پائی اور ساری مسند ابن الحصین سے پڑھی تھی۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت نعمان بن بشیر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب گندم، جو، انگور اور شہد سے بنتی ہے اور میں ہر نشہ دینے والی چیز سے منع کرتا ہوں۔

یہ حدیث بہت غریب ہے ابن ماجہ نے اس کو محمد بن رمح عن اللیث کے واسطہ سے ذکر کیا ہے اور سنن اربعہ میں ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ ابراہیم بن مہاجر وغیرہ رواۃ اس کو شعبی سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، مگر ایک دوسری جماعت اس کو شعبی سے بواسطہ ابن عمر حضرت عمر کا قول بتاتی ہے اور یہی صحیح ہے۔

۱۱۱۱ $\frac{۱۵}{۱۷}$ امام ابن عبیداللہ مُرّی اَندلسی نزیل سَبتہ

آپ کی کنیت ابومحمد، نام عبداللہ بن محمد بن علی بن عبیداللہ اور لقب شیخ المغرب ہے۔ آپ اندلس کے رہنے والے صاحب ضبط و اتقان حافظِ حدیث اور نامور معلم قرآن ہیں۔ ۵۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ابوعبداللہ بن زعینہ سے صحیح مسلم کا سماع کیا۔

ان کے علاوہ اپنے شہر میں ابوالقاسم بن ورد، ابوالحسن بن لوان اور ابوالحسن بن موہب حدانی، قرطبہ میں ابوالقاسم بن بقی، ابوالحسن بن مغیث، ابن مکی، حافظ ابوجعفر بطروجی اور ابوبکر ابن العربی اور اشبیلیہ میں ابوالحسن شریح اور احمد بن عبداللہ بن صالح مقری سے علم حدیث حاصل کیا۔ ابار کہتے ہیں آپ نے ۵۳۴ھ میں امام شریح سے صحیح بخاری پڑھی۔ اس وقت آپ کے ساتھ تین سو افراد حلقۂ درس میں شریک ہوتے تھے۔ امام

Marfat.com

شریح اپنے والد اور ابن منظور سے اور وہ دونوں حافظ ابوذر سے روایت کرتے ہیں آپ نے محمد بن عبدالعزیز کلابی، جعفر بن محمد برجی، یحییٰ بن خلف بن خاوف، ابراہیم بن مردان اور یوسف بن علی قضاعی سے بھی اکتساب فیض کیا۔ آپ کو فنِ حدیث سے بڑی محبت تھی اور اس کی تحصیل میں انتہائی توجہ مبذول فرمائی۔ آپ پرہیزگاری، نیکوکاری اور عدالت و ثقاہت میں بہت اونچے درجے پر فائز تھے۔ ابار آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ آپ مرسیہ کی جامع مسجد کے خطیب تھے اور پانچ وقت کی نماز بھی آپ ہی پڑھایا کرتے تھے۔ فنِ تجوید کے امام تھے۔ آپ کو عہدۂ قضا کی پیشکش کی گئی جسے آپ نے قبول نہ کیا۔ آپ کے شہر مریہ پر دشمن کے قبضہ کے بعد آپ مرسیہ چلے آئے تھے۔ پھر کچھ عرصہ بعد فاس منتقل ہو گئے اور وہاں سے سبتہ چلے آئے اور ہمیشہ کے لیے یہاں سکونت اختیار کر لی اور قرآنِ حکیم اور حدیثِ پاک کی تعلیم کے لیے وقف ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ میں آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اور طلبہ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ علمِ حدیث میں بڑی بصیرت رکھتے اور عمدہ ترین فہم و فراست کے حامل تھے۔ سلطانِ مراکش نے آپ کو اپنے ہاں مراکش بلایا اور آپ سے حدیث کا سماع کیا۔ عالم بن جلہ نے ہمیں آپ سے حدیث بیان کی ہے۔

تلامذہ میں کہتا ہوں درج ذیل علما نے آپ سے حدیث میں کمال پیدا کیا۔
ابوعمرو محمد بن محمد بن عیشون، محمد بن احمد اندرشی، محمد بن محمد یحصبی، محمد بن عبداللہ بن صفار قرطبی، شرف محمد بن عبداللہ مرسی، محمد بن احمد بن مجرز، عبدالرحمٰن بن قاسم سراج، ابوالخطاب بن دحیہ، ان کے بھائی عثمان، علی بن فخار سریشی، یوسف بن محمد اندی، ابوالحسن علی بن محمد شاری، ابراہیم بن عامر طوسی، محمد بن جرج نزیل سرحد اور محمد بن عبداللہ اردی۔ میرا خیال ہے کہ مؤخر الذکر آپ کے آخری شاگرد ہیں اور ۶۶۰ھ تک زندہ رہے ہیں۔

حافظ ابوالربیع بن سالم کا بیان ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ملک پر ایک ہولناک قحط مسلط تھا جب آپ کو سپردِ خاک کرنے کے لیے چارپائی قبر پر رکھی گئی تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور ہر طرف پانی سیلاب کی صورت بہنے لگا۔ اور ہفتہ تک لوگ کیچڑ اور پانی سے گذر کر آپ کی قبر تک پہنچتے رہے۔

وفات میں کہتا ہوں آپ نے شریح، یحییٰ بن خلوف اور ابوجعفر بن باذنش جیسے نامور قاریوں سے فنِ قرأت سیکھا اور آپ سے ابوالحسن شاری نے یہ فن حاصل کیا۔ ابنِ فرتون کہتے ہیں آپ سے بہت سی کرامات سرزد ہوئی تھیں۔ آخر محرم ۵۹۱ھ میں آپ نے سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔

اس سال مندرجہ ذیل مشاہیر نے دنیا کو خیرباد کہا۔
ابوالعباس احمد بن ابومنصور اصفہانی آپ ۹۱ سال کی عمر میں فوت ہوئے مسند ابوالقاسم ذاکر بن کامل خفاف، مقری مصر ابوالحسن شجاع بن محمد مدلجی، مقری عراق ابوجعفر عبداللہ بن احمد واسطی آپ مشہور محدث ابوعبداللہ بارع کے تلمیذ ہیں، مسند ابوالمحاسن محمد بن حسن تاجر اصفہانی المعروف اصفہبذ تقریباً ۸۰ سال

عمر پائی اور مقری مغرب تلمیذِ شریح ابوالحسن نجیبہ بن یحییٰ رعینی اشبیلی۔
مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابنِ عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی یوں سمجھو اس کا اہل و مال سب کچھ تباہ ہو گیا۔

۱۱۱۲ ۱۶/۱۷ محدثِ اسلام امام حافظ عبدالغنی مقدسی حنبلی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبدالغنی، ولدیت عبدالواحد بن علی بن سرور لقب تقی الدین۔ آپ بیت المقدس کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ دمشق میں مستقل سکونت اختیار کر لینے کی وجہ سے دمشقی کہلاتے ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ اور آپ کے خالہ زاد بھائی شیخ موفق ۵۴۱ھ میں جماعیل نامی بستی میں پیدا ہوئے۔ اوائل عمر میں عرصہ تک تعلیم حاصل کرنے اور مختلف شہروں کی طرف سفر کرنے میں دونوں بھائی اکٹھے رہے۔

اساتذہ آپ نے مختلف شہروں میں مختلف اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ چنانچہ دمشق میں ابوالمکارم بن ہلال، بغداد میں ہبۃ اللہ بن ہلال، ابن البسطی اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے اور سرخس میں حافظ ابوطاہر سلفی سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ان کی خدمت میں برابر تین سال رہے اور ان سے تقریباً ایک ہزار اجزاء پر مشتمل احادیث لکھیں۔ ان کے علاوہ موصل میں ابوالفضل طوسی، ہمدان میں عبدالرزاق بن اسماعیل قومسانی اصفہان میں حافظ ابوموسیٰ مدینی اور ان کے اقران اور مصر میں علی بن ہبۃ اللہ سے استفادہ کیا اور اس قدر علم ضبط کیا جس کا اندازہ مشکل ہے۔ آپ نے اپنی ساری عمر حدیث پڑھانے، عبادت کرنے، تصنیف و تالیف اور کتابیں نقل کرنے میں صرف کر دی۔

دوسری طرف مندرجہ ذیل اصحاب نے آپ کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی کی۔
آپ کے دونوں صاحبزادے ابوالفتح اور ابوموسیٰ، عبدالقادر رہاوی، شیخ موفق الدین، ضیاء، ابن خلیل فقیہ یونینی، ابن عبدالدائم، عثمان بن مکی شارعی، احمد بن حامد ارتاحی، اسماعیل بن عزون، عبداللہ بن علاق، محمد بن مہلہل جیتی۔ یہ آپ کے آخری شاگرد ہیں اور ۶۷۴ھ تک زندہ رہے ہیں۔ اور ہمارے شیخ احمد بن ابوالخیر ان سے بعد تک زندہ رہے ہیں مگر انہیں آپ سے اجازت حاصل تھی۔ ان سے براہِ راست نہیں پڑھا۔

عام حالات ابن نجار کہتے ہیں آپ نے حدیث بڑی کثرت سے بیان کی اور اس فن میں بڑی اچھی اور عمدہ کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کا حافظہ اور اتقان و ضبط قابلِ رشک تھا۔ حدیث کے تمام فنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ ابنِ نجار آگے چل کر لکھتے ہیں آپ بڑے پرہیزگار، عبادتگذار، اور سلف صالحین کی طرح متبع سنت تھے۔ آپ نے قرآنِ حکیم اور صفاتِ باری میں وہ کلام کیا جو تاویل پسند

Marfat.com

فقہاء کو پسند نہ آیا۔ انہوں نے آپکے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا اور دمشق میں بادشاہ کے محل میں مناظرہ کے لیے آنے پر مجبور کیا۔ آپ اپنے نظریہ پر قائم رہے اور فقہاء نے آپ کے قتل کا فتوے دے دیا۔ لیکن بعض کُرد امراء کی سفارش پر آپ کو شہر بدر کر دیا گیا۔ اور اس طرح آپ قتل سے بچ گئے۔ اس کے بعد آپ مصر چلے گئے۔ اور تازیست گمنامی کی زندگی بسر کی۔

حافظ ابو موسیٰ مدینی فرماتے ہیں۔ اصحاب الحدیث سے ایسے لوگ ہمارے پاس کم ہی آئے ہیں جو اس فن کو امام تقی الدین عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی کی طرح جانتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ آپ کو حافظ ابو نعیم کی کتاب "معرفۃ الصحابہ" میں واقع ہونے والے اغلاط کی نشاندہی کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔ حافظ ابو موسیٰ مزید فرماتے ہیں۔ اگر آج امام دارقطنی اور ان کے اقران زندہ ہوتے تو آپ کو اس شاہکار پر خراج تحسین پیش کرتے، جن چیزوں پر آپ کی نظر ہے۔ ہمارے اہلِ زمانہ اس کو کم ہی سمجھتے ہیں۔

حافظ ضیاء لکھتے ہیں۔ جس وقت آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے اصفہان کا رُخ کیا۔ اُس وقت خرچ کرنے کے لیے آپ کے پاس کوئی رقم نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک شخص بہم پہنچایا جو آپ کو اپنے ساتھ لے گیا اور تمام اخراجات کی کفالت اس نے اپنے ذمہ لے لی۔ چنانچہ آپ عرصہ دراز تک اصفہان میں رہے اور تعلیم کے ساتھ ساتھ بہت سی عمدہ عمدہ کتابیں بھی جمع کر لیں۔

حُلیہ آپ کا رنگ قدرے سانولا تھا۔ کاغذ کی طرح سفید نہیں تھا۔ آپ کے دانت بڑے خوبصورت اور چمکیلے تھے۔ داڑھی بھاری اور پیشانی کشادہ تھی۔ با اخلاق ملنسار اور قد و قامت کے لحاظ سے پورے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کے چہرے سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ آخر میں کثرتِ گریہ اور ہر وقت لکھنے پڑھنے میں مصروف رہنے کی وجہ سے آپ کی بینائی کمزور پڑ گئی تھی۔

تصانیف آپ ایک منجھے ہوئے اور شہرۂ آفاق مصنف ہیں آپ نے بیسیوں عمدہ اور ضخیم کتابیں لکھی ہیں جن میں سے چند ایک جو قابلِ ذکر ہیں درج ذیل ہیں۔

(۱) "المصباح" یہ صحیحین کی احادیث پر مشتمل کتاب ہے جو ۴۸ اجزاء میں ختم ہوئی ہے۔ (۲) "نہایۃ المراد" یہ بھی فنِ حدیث میں قریباً ۲۰۰ اجزاء پر حاوی ہے۔ مگر آپ اس پر نظرِ ثانی نہیں کر سکے۔ (۳) "کتاب المواقیت" ایک جلد (۴) "کتاب الجہاد" ایک جلد (۵) "الروضہ" ۴ جزء (۶) "فضائل خیر البریہ" ایک جلد (۷) "الذکر" ۲ جزء (۸) "الاسرار" ۲ جزء (۹) "التہجد" ۲ جزء (۱۰) "المحنۃ" ۳ جزء (۱۱) "صلات الاحیاء الی الاموات" ۲ جزء (۱۲) "الصفات" ۲ جزء (۱۳) "الفرج" ۲ جزء (۱۴) "فضل مکۃ" ۴ جزء (۱۵) "غنیۃ الحفاظ فی مشکل الالفاظ" ۲ جلد (۱۶) "الحکایات" سو جزء سے زیادہ۔ ان کے علاوہ آپ کی بہت سی تصانیف ایسی ہیں جو ایک ایک جزء پر مشتمل ہیں۔

Marfat.com

درج ذیل تصانیف میں آپ نے ہر بات پر اپنی سند ذکر نہیں کی۔
(۱) "العمدہ" ۲ جزء (۲) "الاحکام" ۶ جزء (۳) "دارالاثر" ۹ جزء (۴) الکمال ۱۰ جلد
اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے حافظ ضیاء کہتے ہیں اگر کوئی شخص آپ سے کوئی حدیث پوچھتا تو آپ نہ صرف یہ کہ وہ حدیث بیان کرتے بلکہ اس کے علل و علیہ پر پوری بحث کر ڈالتے اور اگر کوئی کسی راوی کے متعلق سوال کرتا تو فوراً فرماتے وہ فلاں بن فلاں ہے اور اس کا پورا سلسلہ نسب بیان کر دیتے اسی لیے میں کہتا ہوں آپ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ میں نے آپ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ کہ ایک دفعہ حافظ ابو موسیٰ مدینی کے حلقۂ درس میں ایک شخص نے مجھ سے ایک حدیث کے متعلق جھگڑا کیا اور کہنے لگے یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے۔ میں نے کہا یہ صحیح بخاری میں نہیں ہے۔ اس نے یہ حدیث ایک رقعہ میں لکھ کر حافظ ابو موسیٰ کی خدمت میں پیش کی اور اس بارہ میں ان کا فیصلہ حاصل کرنا چاہا۔ حافظ صاحب موصوف نے یہ رقعہ پڑھ کر مجھے دے دیا اور پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یہ حدیث بخاری شریف میں نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر وہ آدمی بڑا شرمسار ہوا۔

حافظہ اور قوت یادداشت حافظ ضیاء کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن ظفر کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے حافظ عبدالغنی سے پوچھا کہ ایک شخص نے اس بات پر طلاق کی قسم کھائی ہے کہ آپ کو ایک لاکھ حدیث بنوک زبان یاد ہے؟ کیا یہ درست ہے؟ آپ نے جواب دیا اگر وہ اس سے اس سے زیادہ بھی کہتا تب بھی وہ سچا تھا۔ اور میں نے جامع دمشق میں کئی دفعہ مشاہدہ کیا ہے کہ حافظ عبدالغنی منبر پر تشریف فرما ہوتے اور حاضرین میں سے کوئی شخص کہتا کہ آج آپ ہمیں کتاب سامنے رکھے بغیر احادیث پڑھائیں تو آپ مطلوبہ احادیث اسانید سمیت زبانی پڑھا دیتے۔ اس پر کہا جاتا کہ آپ ہمیشہ اس طرح کیوں نہیں کرتے اور حدیث زبانی کیوں نہیں پڑھاتے فرماتے اس طرح عجب وغرور میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے آپ کے اسی بے مثال حافظہ کو دیکھ کر تاج کندی فرمایا کرتے تھے کہ امام دارقطنی کے بعد حافظ عبدالغنی مقدسی جیسا کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا۔

مرتبہ و مقام فقیہ محمود بن ہمام کہتے ہیں: میں نے کندی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حافظ عبدالغنی نے اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ربیعہ یمنی کہتے ہیں: میں نے حافظ ابو موسیٰ مدینی کو لکھا ہے مگر یہ حافظ عبدالغنی ان سے بڑے حافظِ حدیث ہیں۔ ضیاء کہتے ہیں: میں نے جن محدثین کو دیکھا ہے سب ہی کہتے تھے ہم نے حافظ عبدالغنی جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ نے ہی مجھے تعلیم حاصل کرنے کے لیے مصر جانے کی ترغیب دی تھی اور ہمارے ساتھ اپنے دس سالہ صاحبزادے عبدالرحمٰن کو بھیجا تھا آپ ہی نے اسماعیل بن ظفر کو خرچ دے کر اصفہان اور خراسان بھیجا اور آپ ہی نے یوسف بن خلیل کو طلبِ علم کے لیے غیر ممالک کے سفر پر آمادہ کیا تھا۔ آپ جمعرات کو اور جمعہ کی نماز کے بعد دمشق میں درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ استفادہ کے لیے بے شمار

Marfat.com

لوگ جمع ہوتے اور آپ کا پُر تاثیر بیان سن کر بکثرت روتے تھے۔ اختتام مجلس پر آپ اہلِ اسلام کے حق میں بہت لمبی دعا کرتے تھے۔

میں نے ابوالحسن بن نجا واعظ کو مسجد قرافہ کے منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ حافظ عبدالغنی یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں وہ حدیث کا درس دیا کریں گے۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ حضرات کم از کم تین دن ان کی مجلس میں ضرور حاضر ہوں۔ اتنے میں ان کی قدر و منزلت آپ پر واضح ہو جائے گی۔ اور آپ ان کے حلقۂ درس میں شریک ہونا سعادت سمجھیں گے۔ چنانچہ میں پہلے دن ہی جامع قرافہ میں حاضر ہوا۔ پہلے آپ نے بہت سی احادیث بالاسناد زبانی بیان کیں اور پھر بہت سی احادیث بلاسند بیان فرمائیں لوگ بہت محظوظ ہوئے اور خوشی خوشی واپس گئے۔ بعد میں میں نے ابن نجا سے سنا فرماتے تھے میرا مقصود تو پہلی مجلس میں ہی حاصل ہو گیا تھا۔

ذوقِ عبادت حافظ ضیاء اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آپ اپنا وقت ضائع نہیں کرتے تھے صبح کی نماز کے بعد عموماً درسِ قرآن اور کبھی دو درسِ حدیث دیتے پھر وضو کر کے نماز میں مصروف ہو جاتے اور سورت فاتحہ اور معوذتین کے ساتھ تین سو رکعت پڑھتے اور فراغت کے بعد نمازِ ظہر سے پہلے تھوڑی دیر استراحت فرماتے۔ نماز ظہر کے بعد مغرب تک حدیث پڑھانے یا کتابیں نقل کرنے میں مصروف رہتے اگر روزے سے ہوتے تو افطاری کے بعد ورنہ معمول کے مطابق عشاء تک نماز پڑھتے۔ پھر آدھی رات یا کچھ بعد تک سو جاتے پھر وضو کر کے نماز پڑھنے لگ جاتے اور یہ سلسلہ صبحِ صادق سے ذرا پہلے تک جاری رہتا۔ اس اثناء میں آپ سات یا زیادہ مرتبہ وضو کرتے اور فرماتے جب تک وضو سے میرے اعضاء تر رہتے ہیں مجھے نماز میں سرور حاصل ہوتا ہے۔ پھر اگر وقت ہوتا تو نماز سے پہلے تھوڑی دیر سو جاتے تا زندگی آپ کا یہی معمول رہا۔

کارِ خیر میں سبقت آپ کے خالہ زاد بھائی شیخ موفق کہتے ہیں آپ طلبِ علم میں میرے رفیق سفر تھے جب ہمیں کوئی نیک کام کرنے کا موقعہ ملتا آپ ہمیشہ اس میں سبقت کرتے اور مجھے پہل کرنے کا شاذ و نادر ہی اتفاق ہوتا۔ اہلِ بدعت کی دشمنی اور ایذا رسانی سے آپ کی فضیلت اور قبولیت میں بہت اضافہ ہوا۔ دولتِ علم سے آپ کو حصہ وافر ملا اور ہزاروں مفید اور نادر کتابیں آپ کے کتب خانہ میں جمع ہو گئیں مگر عمر نے وفا نہ کی اور جیسا کہ آپ چاہتے تھے۔ ان کی تدریس اور نشر و اشاعت میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

تغیرِ منکر حافظ ضیاء کہتے ہیں جب آپ کوئی امر منکر دیکھتے تو اس کو اپنے ہاتھ یا زبان سے مٹانے کی کوشش فرماتے اور رضا الٰہی کے مطابق عمل کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتے تھے چنانچہ میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ آپ نے ایک مے فروش کی شراب زمین

پہ گرا دی وہ تلوار لے کر اُٹھا اور آپ پر حملہ کرنا چاہا مگر آپ مضبوط و توانا تھے خوفزدہ ہونے کی بجائے آگے بڑھے اور اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی۔ اسی طرح آپ گانے بجانے کے آلات ڈھولک اور طنبورے وغیرہ توڑ پھوڑ دیتے تھے۔

بادشاہ ملک عادل کے متعلق آپ کا تاثر

میں نے آپ کی تحریر پڑھی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں میں نے ملک عادل کی جانب سے حسنِ سلوک کا مشاہدہ کیا ہے ایک دفعہ اس نے مجھے دیکھا تو کھڑا ہو گیا بڑے تپاک سے ملا اور مجھ سے معانقہ کیا۔ میں نے اس کے حق میں دُعا کی اور کہا ہم قصوروار ہیں۔ دربار میں حاضری کے سلسلہ میں تقصیر کر بیٹھتے ہیں بولا نہیں! نہیں!! کوئی بات نہیں اس میں نہ آپ کا قصور ہے اور نہ کوئی تقصیر۔ سنت کے مطابق عمل کا ذکر آیا۔ تو کہنے لگا۔ ہم دینی یا دنیاوی لحاظ سے آپ میں کوئی عیب نہیں دیکھتے یہ حاسد ہی ہیں جو بلاوجہ طرح طرح کی الزام تراشیاں کرتے رہتے ہیں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کے بعد علماء کا ذکر آیا تو اس نے کہا۔ میں نے فلاں (یعنی حافظ عبدالغنی) جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔ وہ میرے پاس آئے تو میں نے یوں محسوس کیا جیسے میرے پاس ایک شیر آگیا ہے۔ حافظ ضیاء کہتے ہیں کہ اس ملاقات سے پہلے اہلِ بدعت نے حافظ عبدالغنی کے خلاف ملکِ عادل کو خوب اشتعال دلایا تھا اور آپ پر قسم قسم کے بہتان باندھے تھے۔ حتیٰ کہ بادشاہ کے غصہ کو دیکھ کر بعض بدعتی کہتے تھے۔ اب اس کے بادشاہ کے سامنے آنے کی دیر ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہی قتل کر دے گا۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض بدعتیوں نے حافظ صاحب موصوف کے قتل کرانے کے لیے پانچ ہزار اشرفی صرف کی تھی۔

اہلِ بدعت کی ایک اور سازش

ضیاء لکھتے ہیں میں نے ابوبکر بن احمد طحان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دفعہ اہل بدعت نے مسجد جیرون کی سیڑھی کے پاس بہت سے آلات لہو و لعب اور ڈھولک طنبورے جمع کر دیئے۔ حافظ صاحب آئے تو انہوں نے اکثر دبیشتر توڑ پھوڑ ڈالے اور منبر پر چڑھ کر خطبہ دینے لگے تھوڑی دیر کے بعد قاصد آیا اور کہنے لگا قاضی شہر آپ کو بلاتے ہیں اور دف شبابہ اور دیگر آلاتِ ملاہی کے بارہ میں آپ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا یہ سب چیزیں حرام ہیں اس لیے میں نے توڑ دی ہیں۔ مجھے قاضی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں اگر اسے ضرورت ہے تو یہاں آجائے۔ تھوڑی دیر کے بعد قاصد پھر آیا اور کہنے لگا۔ آپ نے بادشاہ کی دل لگی اور خوش طبعی کا سامان ضائع کر دیا ہے۔ اس لیے آپ کو ضرور آنا پڑے گا۔ اس پر آپ نے غضبناک ہو کر کہا۔ ضرب اللہ رقبتہ و رقبۃ السلطان۔ اللہ تعالیٰ اس کی اور بادشاہ کی گردن مارے۔

یہ سن کر قاصد تو چلا گیا۔ اور ہم کسی عظیم فتنہ کے خوف سے کانپنے لگے۔ مگر پھر کسی نے ادھر کا رُخ نہیں کیا۔

Marfat.com

قبولِ عام حافظ ضیاء کہتے ہیں میں نے اصفہان میں محمود بن سلامہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب حافظ عبدالغنی اصفہان میں اپنے گھر سے باہر نکلتے تو لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے بازاروں میں قطار در قطار کھڑے ہو جاتے تھے لوگوں کی عقیدت اور محبت کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا تھا کہ اگر آپ اصفہان میں رہنا اور اس پہ قبضہ کرنا چاہیں تو بہ آسانی قبضہ کر سکتے ہیں۔ حافظ ضیاء کہتے ہیں کہ مصر میں بھی میرا مشاہدہ ایسا ہی ہے جب ہم آپ کے ساتھ جمعہ کے لیے نکلتے تو آپ کے اردگرد عقیدت مندوں، ملاقاتیوں اور دعائیں کرانے والوں کا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ بازار میں چلنا مشکل ہو جاتا۔

جود و سخا آپ بڑے سخی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے والے تھے۔ اپنی ذات کے لیے درہم و دینار یا کسی دوسری چیز کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے کہتے ہیں آپ رات کے وقت آٹے کے تھیلے لے جاتے۔ حاجتمندوں کے دروازے کھٹکھٹاتے اور دروازہ کھلتے ہی آٹے سے بھرا ہوا تھیلا اندر رکھ کر فوراً واپس ہو جاتے تاکہ کوئی آپ کو پہچان نہ سکے بعض اوقات پھٹے پرانے کپڑے پہن کر اور بھیس بدل کر جاتے تھے۔ میں نے بدر بن محمد جزری کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حافظ عبدالغنی سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا آپ نے کئی دفعہ میرا پورے کا پورا قرضہ ادا کیا ہے اور میں نے سلیمان اشعری سے سنا ہے کہتے تھے۔ کہ ایک دفعہ ملک افضل نے حافظ صاحب کی خدمت میں نقد روپے اور بہت سا غلّہ (گیہوں) بھیجا مگر آپ نے اسی وقت سب کچھ مستحقین میں تقسیم کر دیا اور اپنے لیے ایک دانہ بھی نہیں رکھا ایک آدمی بیان کرتے کہ میں نے مصر کے ریگستان میں حافظ صاحب کو متواتر تین رات اپنا کھانا محتاج کو دیتے دیکھا ہے۔ درآں حالیکہ آپ خود بھوکے رہتے تھے۔ حافظ ضیاء کہتے ہیں کہ آپ کو مصر میں از قسم سونا وغیرہ بہت سے تحائف اور نذرانے ملے جو آپ نے سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔

امام احمد کا سا مقام حاصل ہونے کی آرزو حافظ ضیاء کہتے ہیں میں نے ایک ثقہ عالم عبدالرحمٰن بن محمد سے سنا انہوں نے حافظ عبدالغنی سے سنا فرماتے تھے میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے امام احمد جیسا مقام عطا فرمائے چنانچہ میری دعا منظور ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے امام موصوف جیسی نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ (گویا دعا کا ایک حصہ قبول ہوا) عبدالرحمٰن کہتے ہیں پھر آپ اہل بدعت کے اٹھائے ہوئے فتنوں کے باعث مبتلائے مصائب و آلام ہوئے (اس طرح آپ کی پوری دعا قبول ہوئی)

حافظ ابو نعیم کے اوہام کی نشاندہی حافظ ضیاء کہتے ہیں میں نے امام ابو عبداللہ بن ابوالحسن حیائی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ حافظ عبدالغنی نے حافظ ابو نعیم کی ۲۹۰ غلطیاں پکڑیں جس سے مشتعل ہو کر صدر ابن خجندی نے آپ کو طلب کیا اور آپ کو ہلاک کرنا چاہا مگر حافظ صاحب نے چھپ کر جان بچائی۔ میں نے محمود بن سلامہ سے سنا ہے کہتے تھے ہم نے حیلہ کیا کہ پہچانے نہ جائیں اس لیے

ہم نے اس روز حافظ صاحب کو صرف ایک تہ بند میں وہاں سے نکالا تھا۔

ایک اور مصیبت محمود بن سلامہ کہتے ہیں میں نے حافظ عبدالغنی سے سنا ہے فرماتے تھے ہم شہر موصل میں امام عقیل کی تصنیف "کتاب الضعفاء" پڑھا کرتے تھے اس پر ان کے کسی عظیم پیشوا پر جرح تھی۔ جس سے مشتعل ہو کر اہلِ موصل نے مجھے گرفتار کر لیا اور میرے قتل کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ایک دراز قامت آدمی ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے میرے پاس آیا میں نے محسوس کیا کہ یہ مجھے قتل کر دے گا۔ اور یوں میں روز روز کی مصیبتوں سے نجات پا جاؤں گا۔ مگر اس نے کچھ نہ کیا اور مجھے رہا کر دیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ حافظ صاحب کے ساتھ ان کا ایک ہمخیال ابن برنی بھی یہ کتاب پڑھتا تھا۔ اس کی شرارت سے آپ سے کتاب کا وہ حصہ چھین لیا گیا جس میں ان کے پیشوا کا ذکر تھا۔ انہوں نے پوری کتاب میں ڈھونڈا مگر وہ مقام نہ ملا۔ اس لیے آپ کو رہا کر دیا گیا۔

آپ کے درس کو غیر مؤثر بنانے کی کوشش ضیاء کہتے ہیں حافظ صاحب جامع دمشق میں درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ جس میں لوگ بڑی کثرت سے شریک ہوتے تھے۔ اہلِ بدعت کو یہ بات پسند نہ تھی اس لیے انہوں نے روڑے اٹکانے شروع کیے۔ پہلے آپ کو ایسے وقت درس دینے پر مجبور کیا جس میں لوگ سو جاتے تھے اور کچھ بے توجہی سے سنتے تھے اس پر بھی انہیں صبر نہ آیا تو پھر ایک واعظ کو تیار کیا کہ جب حافظ صاحب جمعہ کے بعد درسِ حدیث دینا شروع کریں وہ قریب ہی قبۃ النسر میں وعظ شروع کر دیا کرے۔ یہ دیکھ کر حافظ صاحب نے عصر کی نماز کے بعد درس دینے کا پروگرام بنایا۔ جب مخالفین نے اپنی تدبیر ناکام ہوتی دیکھی تو انہوں نے بنو عساکر کے ایک دیوانے کو تیار کیا اس نے ایک دن واعظ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تم منبر پر بیٹھ کر جھوٹ بولتے ہو۔ یہ سنتے ہی عقیدتمند مشتعل ہو گئے اور دیوانہ کو زدوکوب کرنے لگے اس بیچارے نے بھاگ کر اور کلاسہ میں چھپ کر جان بچائی۔ اس پر اہلِ بدعت کو بہانہ مل گیا اور حاکمِ شہر کے پاس شکایت کرنے چلے کہ یہ حنابلہ فتنہ پرداز ہیں۔ یہ یوں کرتے ہیں اور یوں کرتے ہیں۔ اور ان کے عقائد ایسے اور ایسے ہیں پھر چند معتبر آدمی قلعہ میں حاکم شہر کے پاس گئے اور مطالبہ کیا کہ حافظ عبدالغنی کو مناظرہ کے لیے یہاں بلایا جائے۔ جب میرے ماموں شیخ موفق، بھائی شمس اور دوسرے فقہاء کو پتہ چلا تو وہ حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کی طبیعت میں تیزی ہے آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں آپ گھر رہیں ہم آپ کی طرف سے ان کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لیے کافی ہیں۔ مگر اتفاق دیکھیے۔ یہ حضرات باہر نکلے تو حکومت کے اہلِ کار آپ کو آ کر لے گئے اور ان کو پتہ بھی نہ چلا۔ اہلِ بدعت نے آپ سے مناظرہ کے لیے ایک جاہل آدمی کو کھڑا کر دیا۔ جس نے دلائل سے اپنا مسلک ثابت کرنے کی بجائے آپ کے خلاف حاضرین کو مشتعل کرنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر آپ طیش میں آ گئے اور انتہائی جرأتمندانہ طریقہ سے اپنے اوپر عاید کردہ الزامات کی تردید کی۔ مخالفین نے آخری حربہ استعمال کیا کہ ایک کاغذ پر اپنے عقائد لکھے اور اس پر ہمخیال علماء کے دستخط حاصل کیے

Marfat.com

پھر یہی تحریر حافظ صاحب کے سامنے پیش کی اور آپ سے اس پر دستخط کرنے کا مطالبہ کیا۔ ظاہر ہے: کہ آپ ان سے اتفاق نہیں کر سکتے تھے لہذا آپ نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر سب بدعتی حاکم شہر سے کہنے لگے۔ دیکھیے! جس چیز کو سب علماء بالاتفاق مانتے ہیں یہ اس کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ سن کر حاکم شہر نے اپنے آدمی بھیج کر آپ کا منبر اور کتابیں مسجد سے نکلوا دیں۔ مخالفین نے مطالبہ کیا کہ جامع مسجد میں شافعیہ کے سوا سب کو نماز پڑھنے سے منع کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کا منبر توڑ دیا گیا۔ اور ہمیں مسجد میں ظہر کی نماز پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اس حکم کے نافذ ہونے پر اس واعظ نے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ شہری اور دیہاتی لوگوں کو جمع کیا اور کہا اگر ہمیں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی گئی تو ہم اجازت کی پرواہ کیے بغیر نماز پڑھیں گے۔ قاضی کو جو ایک فتنہ پرداز آدمی تھا پتہ چلا تو اس نے ان کو نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ حنفی بھی فوج کی ایک دستہ کے ذریعے اپنے مصلّٰی کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

حافظ صاحب اس واقعہ سے دل برداشتہ ہو کر بعلبک منتقل ہو گئے اور عرصہ تک وہاں رہے پھر وہاں سے مصر چلے گئے اور نابلس میں مدت تک قیام کیا۔

مصر میں آپ کی قبولیت آخر میں ضیاء لکھتے ہیں جب ملک افضل نے مصر پر قبضہ کیا اور اسے دوبارہ دمشق کی عملداری میں شامل کیا تو حافظ صاحب سے ملاقات کی اور نہ صرف یہ کہ آپ سے انتہائی تعظیم و تکریم کے ساتھ پیش آیا۔ بلکہ اہلِ مصر کو بھی آپ کے احترام کی ہدایت کی۔ اس کے بعد حافظ صاحب کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی۔ اور آپ کی عزت و حرمت میں بے حد اضافہ ہوا اور آپ کے مخالفین جو مصر میں خاصی تعداد میں موجود تھے بادشاہ کے خوف سے دم نہیں مار سکتے تھے۔ جب ملک عادل کا دور آیا اور اس نے مصر پر قبضہ کیا تو مخالفین نے ایک دفعہ پھر آپ کے خلاف طوفانِ بدتمیزی پیدا کیا اور آپ پر طرح طرح کے الزام لگائے۔ عادل نے آپ کو دربار میں طلب کیا۔ مگر آپ کے خلاف الزامات غلط ثابت ہونے پر آپ کو بڑی عزت و حرمت کے ساتھ واپس کیا۔

حافظ صاحب مصر میں اقامت پذیر تھے۔ مگر آپ کے مخالفین آپ کے خلاف بہتان طرازیوں سے باز نہیں آتے تھے جب ان کی شکایتیں حد سے بڑھ گئیں تو (ملک عادل کے جانشین) ملک کامل نے آپ کے ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور آپ کو آپ کے گھر میں قید کر دیا۔ جس میں آپ ایک ہفتہ نظر بند رہے میں نے تقی احمد بن محمد بن عبدالغنی سے سنا ہے کہتے تھے مجھے امیر شجاع بن ابی ذکری نے بتایا۔ ایک دن مجھے ملک کامل نے کہا یہاں ایک فقیہ رہتے ہیں اہلِ مصر ان کو کافر کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں تو کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتا بولا تم نہیں جانتے۔ وہ تو ایک بڑے محدث بھی ہیں۔ میں نے عرض کیا شاید وہ حافظ عبدالغنی ہوں گے؟ کہنے لگا ہاں ہاں وہی ہیں۔ میں نے کہا بادشاہ سلامت! عالم دو طرح کے ہیں: ایک طالبِ آخرت اور ایک طالبِ دنیا۔ آپ کا قرب دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ یہ فرمائیں

Marfat.com

کبھی وہ آپ کے پاس آئے یا کبھی کوئی درخواست بھیجی ؟ بولا نہیں میں نے عرض کیا بخدا ! یہ لوگ حاسد ہیں حسد سے مجبور ہو کر بہتان طرازیاں کرتے ہیں۔ بولا : اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے۔ آپ نے مجھ پر اصل حقیقت واضح کر دی۔ ضیاء کہتے ہیں : مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ حافظ صاحب کو اپنے عقائد لکھ کر پیش کرنے کا حکم ملا تو آپ نے لکھا میں یہ کہتا ہوں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی یہ حدیث ہے۔ اس طرح آپ نے اپنے عقائد اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین سے مدلل اور مبرہن لکھے۔ جب ملک کامل نے آپ کی تحریر پڑھی تو کہنے لگا یہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سوا کوئی بات نہیں کرتے۔ میں انہیں کیا کہہ سکتا ہوں۔ پھر اس نے آپ کو رہا کر دیا۔

آپ کے متعلق ایک خواب ضیا لکھتے ہیں میں نے احمد بن محمد بن عبدالغنی سے سنا انہوں نے مجھ سے کہا میں نے آپ کے بھائی کمال عبدالرحیم کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا آپ کہاں رہتے ہیں ؟ بولے ! جنتِ عدن میں میں نے کہا وہاں حافظ عبدالغنی کا درجہ بڑا ہے یا شیخ ابوعمر کا ؟ کہنے لگے میں یہ تو نہیں جانتا۔ البتہ حافظ صاحب کے لیے ہر جمعہ عرش کے نیچے کرسی رکھی جاتی ہے جس پر بیٹھ کر حدیث پاک پڑھتے ہیں اور ادھر ان پر موتیوں کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ میں اُن سے یہ اٹھا کر لایا ہوں اور بھری ہوئی جھولی کی طرف اشارہ کیا۔

وفاتِ حسرت آیات میں نے آپ کے صاحبزادے ابوموسیٰ سے سنا ہے وہ کہتے تھے : والد صاحب کئی دن بیمار رہے۔ میں نے ایک دن صبح کے وقت ان کو وضو کرایا اور کہنے لگے عبداللہ ! ہمیں نماز پڑھاؤ لیکن ہلکی نماز پڑھانا۔ چنانچہ میں نے جماعت کرائی اور آپ نے جماعت کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی۔ فارغ ہونے کے بعد کہنے لگے میرے سرہانے بیٹھ کر سورت یٰسین پڑھو میں نے یٰسین پڑھی اور کہا دوائی رکھی ہے پئیں گے تو لاؤں ؟ بولے اب موت میں تو چند لمحے باقی ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کی کوئی خواہش ہے ؟ بولے ہاں ! اللہ کریم کے چہرے کو دیکھنے کی خواہش ہے۔ پھر میں نے پوچھا کیا آپ مجھ سے خوش نہیں ؟ فرمانے لگے کیوں نہیں میں تم سے خوش ہوں۔ اتنے میں کچھ لوگ بیمار پرسی کے لیے آئے اور بیمار پرسی کے بعد ادھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے آنکھیں کھولیں اور کہا یہ کیا ؟ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ پھر درغ نابلسی کوئی کتاب لینے آیا اور میں اس کو کتاب دینے کے لیے مسجد کے ایک کونہ میں گیا۔ واپس آیا تو دیکھا آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ پیر ۲۳ ربیع الاول ۶۰۰ھ کا واقعہ ہے۔

اس سال اُن مشاہیر کا انتقال ہوا جن کے نام حافظ قاسم کے ترجمے میں گذر چکے ہیں۔

حافظ ضیا نے ۴ جزء میں آپ کے حالات لکھے ہیں۔ ان کی یہ تصنیف ہم نے ابن خولان سے اور

Marfat.com

انہوں نے مصنف سے پڑھی ہے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! میں چھپ کر عمل کرتا ہوں۔ لیکن جب کوئی میرے عمل پر اطلاع پاتا ہے تو میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دو اجر کے مستحق ہو چھپ کر عمل کرنے اور ظاہر طور پر عمل کرنے کے۔

اس حدیث کو اعمش نے حبیب سے مرسل طور پر روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب جامع میں محمد بن مثنی عن ابی داؤد کے واسطہ سے ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۳ ۱۷/۱۷ امام باقدَاری بَغدادی

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن ابوغالب بن احمد بن مرزوق ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ عالم اور محدث ہیں۔ آنکھوں سے نابینا تھے۔ بچپن میں ہی باقدار سے بغداد آگئے تھے۔ حفاظ کی ایک جماعت سے قرآن پڑھا اور ابومحمد سبط الخیاط، ابوبکر بن زاغونی، ابنِ ناصر اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا اور دل کھول کر مستفید ہوئے۔

مرتبہ و مقام ابنِ دبیثی کہتے ہیں حدیث کا حفظ اور رواتِ حدیث کا علم اُن پر ختم ہے آپ اس فن میں قابلِ اعتماد ہیں۔ ابوالفتوح ابن حصری کہتے ہیں: آپ حفاظ اور ائمہ حدیث میں سے آخری شخصیت ہیں۔ ابنِ دبیثی کہتے ہیں: میں نے اپنے اکثر شیوخ کو دیکھا ہے کہ وہ ابوبکر باقداری کا تذکرہ بڑے احترام سے کرتے تھے۔ اور ان کو حفظِ حدیث، علمِ روات اور معرفتِ متون کی صفات سے موصوف جانتے تھے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے شیخ حافظ ابنِ ناصر اکثر ان کی طرف مراجعت کرتے تھے اور ان کی بات کو قبول کر لیتے تھے۔ ابومحمد منذری کہتے ہیں کہ آپ حفاظِ بغداد میں واحد شخص ہیں جو نابینا ہونے کے باوجود معرفتِ رجال میں مشہور تھے۔ اور اس فن میں اپنے اقران پر فوقیت رکھتے تھے۔

میں کہتا ہوں آپنے ۵۷۵ھ کے آخر میں بعہد کہولت داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی صاحبزادی عجیبہ پر اس کے زمانہ میں علو اسناد ختم تھی۔

مجھے آپ کے واسطہ سے حضرت انس بن مالک کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب کا انتقال ہوا اور آپ اس کا جنازہ لے کر نکلے تو ہم بھی جنازہ میں شریک تھے۔ آپ پر رنج و غم کے آثار ظاہر تھے۔ آپ اس کی قبر میں اُترے اور باہر نکلے تو آپ کا رنگ متغیر تھا۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا زینب دائم المریض تھی۔ مجھے موت کی سختی اور قبر کی تنگی یاد آئی تھی۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تخفیف اور آسانی کر دی ہے۔

Marfat.com

۱۱۱۴ ۱۸/۱۷ امام مُفید ابنُ الحُصَری حَنبلی

آپ کی کنیت ابوالفتوح، نام نصر بن ابوالفرج محمد بن علی اور لقب شیخ القراء اور برہان الدین ہے۔ بغداد کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کرلی اور حطیم میں امام مقرر ہوئے۔

اساتذہ آپ نے مختلف روایات کے مطابق قاری ابن الشہرزوری سے قرآنِ حکیم پڑھا اور غالباً یہ ان کے آخری شاگرد ہیں۔ اور ابوالوقت، ابنِ زاغونی، ابوطالب علوی، ابومحمد بن مادح، ہبۃ اللہ بن سبل، ابن بطی، ابوزرعہ مقدسی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے فنِ حدیث کی تحصیل میں پوری توجہ مبذول فرمائی اور اس فن کی بے شمار کتابیں نقل کیں۔ آپ قابل اعتماد، دیانتدار اور سمجھدار تھے۔ طلبہ کو فائدہ پہنچانا آپ کا دل پسند مشغلہ تھا۔ ابنِ نجار کہتے ہیں آپ نے مختلف روایات کے مطابق قراء کی ایک جماعت سے جن کے نام انہوں نے ذکر کیے ہیں قرآنِ مجید پڑھا۔ حافظ، حجت، عقلمند اور دینِ اسلام کے چوٹی کے رکن تھے۔ آپ کے معلومات وسیع اور محفوظات ان گنت تھے۔ بڑے عبادت گذار اور تہجد خوان تھے۔ منذری کہتے ہیں: آپ کو ادب عربی میں بھی خاصا ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے اپنے آپ کو ملکی اور غیر ملکی طلبہ کو فائدہ پہنچانے، حدیث پڑھانے اور قرآنِ پاک کی تعلیم دینے کے لیے وقف کر دیا تھا۔ مکہ معظمہ میں بیس سال اسی کام میں مصروف رہے۔ دبیثی کہتے ہیں: آپ کو فنِ حدیث میں معرفتِ تامہ حاصل تھی۔ عبادت اور عدالت کے لحاظ سے بہترین شیخ تھے۔ ابنِ نقطہ کہتے ہیں حافظ ثقہ، متقن اور مکثر تھے۔

تلامذہ میں کہتا ہوں تینوں شاگرد برزالی، ابن الخلیل، تاج الدین علی بن عسقلانی کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ بھی آپ سے روایت کرتے ہیں۔ حافظ ضیاء الدین بھی آپ کے شاگرد ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمارے شیخ حافظ امام الحرم ابوالفتوح نے یمن کی ایک بستی مہجم میں محرم ۵۱۹ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابن مسدی کہتے ہیں: آپ یمن جا رہے تھے۔ ابھی مہجم تک پہنچے تھے کہ ربیع الآخر میں موت نے آلیا اور آگے جانے کی مہلت نہ دی۔ یہی ابن مسدی کہتے ہیں آپ قابلِ اعتماد ائمہ میں سے ایک امام ہیں، اور حفظ میں مشارٌ الیہ تھے۔

میں کہتا ہوں آپ کے شاگردوں میں سے آخری شاگرد ہمارے شیخ مقداد قیسی ابھی تک بقیدِ حیات ہیں انہوں نے آپ سے سنن ابی داؤد وغیرہ کا سماع کیا تھا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن میں جس وقت نیند سے بیدار ہوتے وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے تھے۔

Marfat.com

۱۱۱۵ ۱۹/۱۷ امام مسند ابن الاخضر جنابذی ثم بغدادی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبدالعزیز بن محمود بن مبارک اور لقب محدثِ عراق ہے۔ بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ ۵۲۴ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنے والد ماجد کی توجہ اور راہنمائی میں قاضی ابوبکر انصاری، ابوالقاسم ابن السمرقندی، یحییٰ بن طراح اور عبدالوہاب انماطی سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر اپنے آپ طلبِ علم کے لیے نکلے اور ارموی، ابن ناصر، ابو الوقت، ابن البطی اور بعد کے محدثین سے اکتسابِ فیض کیا کئی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کیں۔ اور بہت سی قیمتی کتابیں بصرفِ زرِ کثیر خریدیں۔ آپ نے علم کا وسیع ذخیرہ جمع کیا۔ تصنیف و تالیف کے ذریعہ خلق خدا کو فائدہ پہنچایا اور تقریباً ساٹھ سال تک حدیث پاک کا درس دیا جامع قصر میں آپ کا حلقۂ درس مرجع خواص و عوام تھا۔ آپ کی تصانیف آپ کے حفظ اور آپ کی معرفت پر شاہد عدل ہیں۔ آپ صالح ثقہ، عفیف اور متدین تھے۔ ابن دبیثی کہتے ہیں: میں نے اپنے شیوخ میں ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ جس کے اساتذہ آپ سے زیادہ ہوں۔ اور جس کا سماع آپ سے وسیع تر ہو۔ آپ عرصہ دراز تک جامع قصر میں حدیث پڑھاتے رہے۔ میں کہتا ہوں آپ کے والد نے امام اسماعیل بن ملہ سے حدیث کا سماع کیا اور چالیس سال کی عمر میں ۵۳۵ھ میں حج کے لیے مکہ معظمہ گئے اور راستہ میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ابن نقطہ کہتے ہیں: ہمارے شیخ ابن اخضر ثقہ، مامون اور پختہ کار تھے۔ آپ کا سماع کثیر، روایات وسیع اور کتابیں بہت صحیح تھیں ہم نے آپ سے علم حاصل کیا اور ہر طرح کا استفادہ کیا۔ اور ہم نے آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

عام حالات ابن نجار کہتے ہیں۔ ہمارے شیخ ابو محمد نے طلبِ علم میں اتنا مبالغہ کیا کہ ہمارے شیوخ سے بھی پڑھتے رہے اور فراغت کے بعد حدیث پڑھایا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے والد اور ابوالحسن بن بکروس کی کوشش سے ۵۳۰ھ میں ہی حدیث کا سماع شروع کر دیا تھا۔ عہدِ شباب میں اپنے لیے اور اجرت پر لوگوں کے لیے بھی کتابیں نقل کیا کرتے تھے۔ عمر بن علی قرشی نے آپ سے حدیث کا سماع کیا ہے اور اپنی معجم میں آپ کی روایات ذکر کی ہیں۔ آپ خان خلیفہ میں بزازی کی دکان کرتے تھے۔ میں اسی دکان میں آپ سے پڑھا کرتا تھا۔ بلکہ آپ نے اپنا سارا حاصل کردہ علمِ حدیث اسی دکان میں بیٹھ کر طلبہ کے سپرد کیا ہے۔ آپ ثقہ، حجت اور عقیل و فہیم تھے۔ ہم نے اپنے اساتذہ میں ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جس نے حضر و سفر میں آپ سے زیادہ سماع کیا ہو۔ اور جو اپنے اساتذہ کے حالات آپ سے زیادہ جانتا ہو جس کا حفظ و اتقان قابلِ رشک ہو اور جس کی کتابیں صحت کے اعلیٰ معیار پر پوری اترتی ہوں۔ آپ امین، عفیف اور متدین تھے۔ گاڑھا لباس پہنتے تھے۔ جب آپ سے قضاۃ کے سامنے شہادت دینے کے لیے کہا جاتا تو آپ اس سے انکار کر دیتے۔ آپ بڑے با اخلاق اور لطیف الطبع تھے۔ بغداد کے

Marfat.com

حسین اور خوش مذاق لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اہلِ مجلس آپ کی ہمنشینی سے بور نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ آپ کے ساتھ مل بیٹھنے میں لذت محسوس کرتے تھے۔

تلامذہ میں کہتا ہوں۔ مندرجہ ذیل اصحاب نے آپ کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی کی۔

ابن دبیثی، ابن نقطہ، ابن نجار، ضیاء، برزالی، ابنِ خلیل، زین نابلسی، احمد بن محمد بن غنیمان ہمدانی، محمد بن نصر بن جیلی، محدث عاقولی کے پوتے علی بن مہران، علی بن عدلان موصلی، علی بن زریق، احمد بن حسین خلیلی، محمد بن سعید نشف، فقیہ یحییٰ بن صیرفی، نجیب عبداللطیف، ان کے بھائی عز، نجیب مقداد قیسی، علم قاسم بن احمد اندلسی، آپ کے اپنے صاحبزادے علی، ابن الاخضر اور دوسرے بہت سے لوگ، آپ سے سب سے آخر میں بواسطہ اجازت روایت کرنے والے کمال عبدالرحمٰن بن مکبر ہیں۔

آپ نے اور حافظ ابن المفضل نے ۶ رشوال ۶۱۱ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے ان کے واسطہ سے بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرتا ہے۔ اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔

یہ حدیث صحیح اور عالی سند کے ساتھ مروی ہے۔ جو امام ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے اس سند کے ساتھ اپنی کتابوں میں ذکر کی ہے۔ عبداللہ بن مبارک و اسماعیل بن علیۃ و یحییٰ بن سعید القطان عن بہز بن حکیم بن معاویۃ بن حیدۃ القشیری عن ابیہ عن جدہ۔ رضی اللہ عنہ

امام ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

میں کہتا ہوں یہ حدیث جھوٹ کی حرمت میں نصِ صریح ہے اگر جھوٹ کی آمیزش کے بغیر لوگوں کو ہنسانے والی ایک آدھ بات کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۱۶ $\frac{۲۰}{۱۷}$ امام عبدالرزاق جیلی

آپ کی کنیت ابوبکر، نام عبدالرزاق بن شیخ ابومحمد عبدالقادر بن ابوصالح اور لقب محدثِ بغداد ہے۔ بغداد کے رہنے والے مایہ ناز حافظِ حدیث ہیں۔ حنبلی مسلک سے وابستہ تھے ۵۲۸ھ میں پیدا ہوئے۔

اوائل عمر میں آپ نے اپنے والد کی راہنمائی میں حدیث کا کافی سماع کیا۔ پھر ہوش سنبھالنے کے بعد اپنی کوشش سے کمال پیدا کیا۔ آپ کو فنِ حدیث سے بڑا لگاؤ تھا۔ اس لیے اس فن کی بنیادی اور اہم کتابیں بڑی مقدار میں جمع کیں۔ آپ نے محمد بن صرما، ابوالفضل اموی، ابوالقاسم بن بتار، حافظ ابوالفضل بن ناصر، ابوبکر بن زاغونی، ابوالکرم بن شہرزوری اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔

حافظ محمد بن عبدالواحد حنبلی لکھتے ہیں: آپ کو بغداد کے ایک مشرقی محلہ حلبہ کی طرف نسبت کی وجہ

Marfat.com

سے حلبی کہا جاتا تھا۔ میں نے بغداد میں آپ جیسا بیدار مغز، معاملہ فہم اور اپنے مقصد کے لیے رواں دواں کوئی شخص نہیں دیکھا۔ امام شہاب الدین ابو شامہ نے اپنی تاریخ میں آپ کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے آپ زاہد، عابد، ثقہ اور تھوڑی چیز پر قناعت کرنے والے تھے۔

میں کہتا ہوں آپ کے چشمۂ شیریں سے فیض حاصل کرنے والے درج ذیل اہل علم قابل ذکر ہیں۔ ابو عبداللہ بن دبیثی یہ آپ سے حدیث روایت کرتے تو آپ کی بہت مدح وثنا بیان کیا کرتے تھے۔ مجدالدین بن ابن النجار، ضیا مقدسی، نجیب عبداللطیف، تقی یلدانی، ان کے صاحبزادے قاضی القضاۃ ابو صالح وغیرہ۔ آپ نے شیخ شمس الدین عبدالرحمٰن بن ابو عمر، ابن شیبان اور ایک جماعت کو اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

آپ نے شوال ۶۰۳ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

اس سال درج ذیل مشاہیر نے بھی سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔

مسند ابو اسمٰعیل داؤد بن محمد بن ماشاذہ اصفہانی، مسند ابو القاسم سعید بن محمد بن عطاف مؤدب بغداد میں فوت ہوئے۔ مسند الوقت ابو جعفر محمد بن احمد صیدلانی۔ انہوں نے اصفہان میں ۹۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور مسند مخلص الدین محمد بن معمر فاخر قرشی انہوں نے اصفہان میں انتقال فرمایا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندہ کی نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکلی تو اس کے باقی عمل قبول کر لیے جائیں گے۔ اور اگر وہ ناقص ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو اگر اس کے نفل ہیں تو اس سے اس کی نماز پوری کر دو۔

اس نقص سے نماز کی تعداد کا نقص اور اس کی کیفیت اور ہیئت کا نقص دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کے نوافل سے دونوں طرح کا نقص دور فرما دے گا۔ اور اس کی نماز کو مکمل کر دے گا۔ فللہ الحمد

۱۱۱۷ ۲۱/۱۷ امام عبدالقادر بن عبداللہ رُہاوی حنبلی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبدالقادر بن عبداللہ اور لقب محدّث جزیرہ ہے۔ موصل کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ ۵۳۶ھ میں رُہا میں پیدا ہوئے اور شہر موصل میں پلے اور جوان ہوئے۔ آپ دراصل ہمیشہ سفر میں رہنے والے کسی موصلی کے غلام تھے۔ اس نے آزاد کر دیا تو طلبِ علم کی طرف متوجہ ہوئے اور علم حدیث کو اپنا مقصود اور مطمحِ نظر بنایا۔ آپ نے اس فن کی تحصیل کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے اور ہر چشمہ شیریں سے اپنی پیاس بجھائی۔ چنانچہ آپ نے اصفہان میں مسعود بن حسن ثقفی، حسن بن عباس رستمی، ابو جعفر محمد بن حسن صیدلانی، رجاء بن حامد، محمود فورجہ، اسماعیل بن شہریار، معمر بن فاخر، عبدالرحیم بن ابو الوفاء، علی بن عبدالصمد بن مردویہ اور ان کے اقران سے، ہمدان میں حافظ ابو العلاء اور محمد بن بنیمان اور ابو زرعہ مقدسی سے، ہرات میں بیبی ہر ثمیہ کے آخری شاگرد عبدالجلیل بن ابو سعد سے، مرو میں مسعود بن محمد مروزی سے، نیشاپور

ہیں ابوبکر محمد بن علی طوسی اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے، سجستان میں ابو عروبہ عبدالہادی بن محمد زاہد سے، بغداد میں ابوعلی احمد بن محمد رجی، ابو محمد خشاب اور دوسرے لوگوں سے، واسط میں ہبۃ اللہ بن مخلد ازدی، اور ابوطالب محتسب، موصل میں ابوالفضل طوسی اور یحییٰ بن سعدون قرطبی سے، دمشق میں حافظ ابوالقاسم اور محمد بن برکت صلحی سے، مصر میں محمد بن علی رجبی اور ابن بری سے اور اسکندریہ میں حافظ سلفی سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ایک ضخیم جلد میں مختلف اسانید کے ساتھ "الاربعین" نامی کتاب تصنیف کی جو آپ کے تبحر اور وسعت علم کا بین ثبوت ہے۔

مرتبہ و مقام ابن نقطہ کہتے ہیں آپ ثقہ، مامون اور نیکوکار عالم تھے۔ مگر مزاج میں کچھ سختی تھی۔ لہذا آپ سے اکثر وہی لوگ زیادہ فائدہ اٹھاتے تھے جو آپ کی صحبت میں عرصہ تک رہتے تھے۔ یوسف بن خلیل کہتے ہیں۔ آپ حافظ، ثبت، کثیر التصنیف اور صاحب اتقان تھے۔ آپ پر علم حدیث ختم ہو گیا ہے ابو محمد منذری کہتے ہیں۔ آپ حافظ اور ثقہ تھے اہل دنیا سے دور رہنا پسند کرتے تھے۔ ابو شامہ کہتے ہیں آپ صالح، پرہیزگار اور پُر ہیبت عابد و زاہد تھے۔ معمولی اور سادہ زندگی پر قانع تھے۔

میں کہتا ہوں آپ سے فیض یافتگان میں مندرجہ ذیل اصحاب قابل ذکر ہیں۔

ابن نقطہ، زکی برزالی، ضیاء، ابن خلیل، صریفینی، اسماعیل بن مظفر، شہاب قوصی، عبدالرحمٰن بن سلم انباری، ابوالعباس بن عبدالدائم، ابوزکریا بن صیرفی، عامر قلعی، عبدالعزیز بن صیقل، فقیہ ابوعبداللہ بن حمدان وغیرہ۔

آپ سے آپ کی کتاب "الاربعین" میں کئی مقام پر اوہام سرزد ہوئے ہیں جن پر میں نے تنبیہ کی ہے آپ حفظ اور معرفت کے ساتھ موصوف تھے مگر دوسرے کئی اصحاب کو آپ پر تقدم حاصل تھا۔ مختلف اسانید ذکر کرنے کے التزام کے باوجود آپ سے ۴ مقامات پر تکرار واقع ہوا ہے۔

وفات حافظ رہاوی کا انتقال ۲ جمادی الاولیٰ ۶۱۲ھ میں حران میں ہوا۔

اس سال مندرجہ ذیل مشاہیر نے بھی دنیائے دوں کو چھوڑ کر عالم آخرت کا سفر کیا۔

مسند احمد بن ازہر بن عبدالوہاب بغدادی سباک صوفی، آپ ماہ شوال میں اچانک فوت ہو گئے آپ نے امام عبدالوہاب انماطی سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ مسند ابوالعباس احمد بن یحییٰ بن برکت بغدادی بزاز، مسند ابوالفضل سلیمان بن محمد موصلی، مسند رحلہ ابومحمد عبدالعزیز بن معالی بن غنیمہ بن منینا، شریف ابوالفضل، عبیداللہ بن احمد ہاشمی منصوری، شیخ الصعید قدوۃ ابوالحسن علی بن حمید بن صباغ، شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالمعالی بن موہوب صوفی، کمال الدین ابوالفتوح محمد بن علی بن مبارک صلاحی سفار، مسند ابوالقاسم موسیٰ بن سعید ہاشمی اور مسند یحییٰ بن یاقوت بن فراش مجاور۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں۔ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں حصول تعاون کے لیے آیا مگر انہوں نے مجھے کچھ نہ دیا۔ میں پھر آیا انہوں نے پھر مجھے کچھ نہ دیا میں پھر حاضر

Marfat.com

ہوا مگر انہوں نے تیسری بار بھی مجھے کچھ نہ دیا۔ میں نے عرض کیا اگر کچھ دینا ہے تو دیں اور اگر بخل سے کام لینا ہے تو آپ کی مرضی۔ فرمانے لگے آپ میرے متعلق بخل کا خیال رکھتے ہیں۔ بخل سے بڑھ کر کون سی بُری بیماری ہے؟ آپ کے ہر دفعہ آنے پہ میرا ارادہ آپ کو ایک ہزار درہم دینے کا ہے۔ چنانچہ مجھے ایک ہزار، ایک ہزار اور ایک ہزار جملہ تین ہزار درہم ادا کیے۔

۱۱۱۸ ۲۲/۱۷ امام ابن عات نفزی شاطبی

آپ کی کنیت ابو عمر اور نام احمد بن ہارون بن احمد بن عات ہے۔ ۵۴۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ اُندلس کے بلند پایہ حفاظِ حدیث میں شمار ہوتے ہیں۔

ابار آپ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے وطن میں علامہ ابو محمد، ابوالحسن بن ہذیل، علم بن عبدالعزیز اور ان کے اقران سے اور اسکندریہ میں حافظ سلفی اور ابن عوف زہری سے حدیث کا سماع کیا۔ ابو محمد منذری کہتے ہیں آپ نے محمد بن یوسف بن سعادۃ، عاشر بن محمد اور مخلوف بن جارہ سے بھی اکتساب فیض کیا۔

مرتبہ و مقام ہمارے شیخ ابن المفضل آپ کے تذکرے میں لکھتے ہیں آپ کا حافظہ بڑا قوی اور یادداشت بہت مضبوط تھی اس لیے آپ کو احادیث بکثرت یاد تھیں۔ علوم و معارف حاصل کرنے کا بہت شوق رکھتے تھے۔ ابار کہتے تھے آپ حفاظِ حدیث میں سے حافظِ حدیث ہیں۔ آپ متون اور اسانید کو اس طرح زبانی فرفر پڑھتے تھے کہ ان میں ایک حرف کی بھی کمی بیشی نہیں ہونے دیتے تھے۔ روایت اور درایت دونوں میں باکمال تھے۔ آپ پر سلف کی طرح کا زہد اور تورع غالب تھا۔ روکھا سوکھا کھاتے اور موٹا جھوٹا پہنتے تھے۔ آپ نے اکثر مختلف مساجد میں مؤذن کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ آپ نے اپنی یادگار میں بہت سی تصانیف چھوڑی ہیں جو آپ کے وسیع معلومات اور کثیر محفوظات پر دلالت کرتی ہیں آپ کو نظم و نثر دونوں پر قدرت حاصل تھی۔ میرے شیوخ نے مجھے آپ سے حدیث بیان کی ہے اور خود آپ نے مجھے اپنی مرویات کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

وفات آپ گھر سے جہاد کے لیے نکلے اور جنگِ عقاب میں جس میں اہلِ اسلام کو شکست ہوئی اور اندلس ان کے ہاتھ سے نکل گیا، شریک ہوئے۔ پھر صفر ۶۰۹ھ میں لاپتہ ہو گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

میں کہتا ہوں مجھے آپ کی کچھ روایات سندِ نازل سے حاصل ہوئی ہیں۔

اس سال آپ کے بعد مندرجہ ذیل علماء نے بھی انتقال کیا۔

اندلس کے شیخ القراء ابو جعفر احمد بن علی دانی حصار، محدث مفید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد قفصی شافعی قفصہ جس کی طرف آپ منسوب ہیں قیروان کے قریب ایک مشہور قصبہ ہے۔ امام محدث جوال ابو نزار ربیعہ بن حسن حضرمی ذماری شافعی ۸۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ مقری محدث ابو شجاع زاہر بن رستم

Marfat.com

بغدادی شافعی آپ نے مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا۔ مسند ہمدان ابوالفضل عبدالرحمٰن بن عبدالوہاب ہمدانی، امام العربیۃ ابوالحسن علی بن محمد بن خروف حضرمی اشبیلی اور محدث مسند ابوالفرج محمد بن علی بن حمزہ حرانی ثم بغدادی آپ ابن القبیطی کے نام سے مشہور ہیں۔

۱۱۱۹ ۲۳/۱۷ امام مُفتی علی بن مُفَضَّل اِسکَندَرَانی

آپ کی کنیت ابوالحسن، نام علی بن مفضل بن مفرج مقدسی اور لقب شرف الدین ہے۔ بیت المقدس کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ مالکی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۵۴۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ثغر میں امام صالح بن بنت معافی، ابوطاہر بن عوف، عبدالسلام بن عتیق سفاقسی اور امام ابوطالب لخمی سے علمِ فقہ حاصل کیا۔ نیز ان سے اور حافظ سلفی سے حدیث کا سماع کیا۔ حافظ سلفی کی خدمت میں عرصہ دراز تک رہے۔ ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ اور ان سے اور ان کے تلامذہ سے سندِ قراءت حاصل کی۔ آپ نے عمر رسیدہ شیخ قاضی ابوعبید نعمت بن زیادۃ اللہ غفاری سے بھی سماع کیا اور انہوں نے آپ کو عیسیٰ بن ابوذر ہروی ثم السروی سے حدیث بیان کی۔ آپ نے ان سے ۵۵۸ھ میں پوری صحیح بخاری پڑھی تھی۔ صرف آخر میں چند اوراق پڑھنے باقی رہ گئے تھے۔ آپ نے مذکورہ بالا اساتذہ کے علاوہ ثغر، فسطاط اور حرمین شریفین کے درج ذیل علماء سے بھی کسبِ فیض کیا تھا۔

بدر خداداذی، عبداللہ بن خلف مقری، عبداللہ بن بری نحوی، علی بن ہبۃ اللہ کاملی اور محمد بن علی رجی وغیرہ۔

عام حالات آپ اسکندریہ میں عرصہ تک نائب اور قائمقام گورنر رہے اور وہاں کے مدرسہ میں فریضہ تدریس بھی انجام دیتے رہے پھر قاہرہ منتقل ہو گئے اور تا زندگی صاحب بن شکر کے جاری کردہ مدرسہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ کا شمار مذہب سے خوب واقفیت رکھنے والے ائمہ اور حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ نے بڑی مفید اور کارآمد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مجھے ۶۸۶ھ میں احکامِ صیام میں آپ کی ایک کتاب دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جس میں آپ نے ہر حدیث اپنی سند سے بیان کی ہے۔ آپ متورع، متدین اور پسندیدہ اخلاق کے حامل تھے۔ ان کے علاوہ دوسری خوبیاں بھی آپ میں بقدرِ ضرورت پائی جاتی ہیں۔

تلامذہ آپ کے تلامذہ کی فہرست خاصی طویل ہے۔ چند قابلِ ذکر نام درج ذیل ہیں۔
امام منذری، برزالی، رشید آوری، علم عبدالحق بن رصاص، شرف عبدالملک بن نصر فہری لغوی، محمد علی بن وہب قشیری مالکی، اسحاق بن بلکویہ صوفی، محمد بن مرتضیٰ بن حاتم، شہاب قوصی، حسن بن عثمان قابسی، محتسب ثغر، جمال محمد بن سلیمان ہواری، قاضی شرف ابوحفص سبکی، نجیب احمد بن محمد سفاقسی،

Marfat.com

محمد بن عبدالخالق بن طرخان اور محی عبدالرحیم بن دمیری وغیرہ۔

حافظ منذری نے آپ کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے آپ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آپ تمام علوم وفنون کے جامع تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض فضلاء نے آپ کا جنازہ دیکھ کر فرمایا تھا۔ ابوالحسن! اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ رحمت سے نوازے۔ آپ نے لوگوں کو بہت سے فرضوں سے سبکدوش کر دیا تھا۔

وفات منذری کہتے ہیں آپ نے اوائل شعبان ۶۱۱ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور قاہرہ کے نواحی پہاڑ المقطم کے دامن میں سپرد خاک کیے گئے۔

اس سال مندرجہ ذیل علماء نے بھی انتقال فرمایا۔

مسند اندلس ابوالقاسم احمد بن محمد بن مطرف فرضی ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ نے علامہ بطروجی سے پوری سنن نسائی کا سماع کیا تھا اور بغداد میں اپنے وقت کے شیخ الحنابلہ ابوبکر محمد بن معالی بن غنیمہ جلاوی نے ۸۰ سال عمر پاکر وفات پائی۔ آپ کو کروجی اور ان کے اقران سے سماع حاصل ہے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لبیک بحجۃ وعمرۃ معًا۔ یعنی میں حج اور عمرہ دونوں کے لیے حاضر ہوں۔

یہ حدیث ان رواۃ سے بہت غریب ہے۔ مجھے احمد بن سلامہ کی کتاب میں یہ حدیث بڑی عالی سند کے ساتھ ملی ہے جو یہ ہے عن احمد بن محمد التیمی انا ابوعلی المقری انا ابونعیم الحافظ نا ابوبکر بن خلاد نا محمد بن الفرج نا عبداللہ بن بکر السہمی نا حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لبیک بحجۃ وعمرۃ....

۱۱۲۰ ۲۴/۱۷ امام ربیعہ بن حسن بن علی حضرمی صنعانی

آپ کی کنیت ابونزار اور نام ربیعہ بن حسن بن علی ہے۔ آپ حضرموت کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور نامی گرامی لغوی ہیں۔ آپ نے طلب علم کے لیے مختلف ممالک کے بڑے طویل سفر کیے اور ہر شہر کے چشمہ صافی سے اپنی تشنگی دور کی۔ ۵۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ علم فقہ اپنے وطن یمن میں حاصل کیا۔ پھر بحری جہاز میں سوار ہو کر جزیرہ کلبش پہنچے اور اصفہان، ہمدان اور بغداد میں حدیث کا سماع کیا۔ اصفہان میں فن فقہ میں مزید کمال پیدا کیا۔

آپ نے قاسم بن فضل صیدلانی، ابوالفضل محمد بن سہل مقری، رجاء بن حامد معدانی، عبداللہ بن علی طائذی، اسمٰعیل بن شہریار، عبدالجبار بن صالحانی، معمر بن فاخر، ابومسعود، عبدالرحیم حاجی اور متعدد دوسرے حضرات سے حدیث میں اکتساب فیض کیا اور بغداد میں خشاب اور شہدہ اور ثغر میں حافظ ابوطاہر سلفی سے مستفید ہوئے۔ اس کے علاوہ دمشق، مصر اور حرمین شریفین کے خرمنہائے علم سے خوشہ چینی کی اور حدیث کا بہت بڑا ذخیرہ اپنے ہاتھ سے ضبط تحریر میں لائے۔ آپ سے استفادہ کرنے والوں میں دو پاک باز امام برزالی اور منذری، ضیا مقدسی،

Marfat.com

ابن خلیل، تقی یلدانی، شہاب قوصی، محمد بن نشبی اور دوسرے بہت سے لوگ شامل ہیں۔

عام حالات منذری کہتے ہیں۔ میں نے آپ سے فن حدیث میں اچھا خاصا مواد لکھا ہے۔ آپ کی اکثر کتابیں پیچھے آپ کے گھر میں تھیں۔ اس فن کو سمجھنے والے جن ائمہ سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک آپ ہیں۔ آپ علم لغت میں بھی خوب ماہر تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت بکثرت کرتے تھے اور عبادت میں بڑے سرگرم تھے۔ آپ کو علیحدگی اور خلوت نشینی پسند تھی۔ میں نے عمر بن حاجب کی تحریر پڑھی ہے لکھتے ہیں: ربیعہ امام، حافظ، عالم، ثقہ، ادیب اور شاعر تھے آپ کا خط بہت عمدہ اور صاف تھا۔ دیندار اور پرہیزگار تھے۔ حضرموت کی نواحی بستی شبام میں پیدا ہوئے تھے۔ قوصی اپنی معجم میں لکھتے ہیں: ابو نزار نے ہمیں اپنے شعر سنائے۔

۱۔ ببیت لهیا بساتین مزخرفة — کانها سرقت من دار رضوان

۲۔ اجرت جداولها ذوب اللجین علی — حصی من الدر مخلوط بعقیان

۳۔ والطیر تهتف فی الاغصان صادحة — کضاربات مزامیر وعیدان

۴۔ وبعد هذا لسان الحال قائلة — ما اطیب العیش فی امن وایمان

آپ نے ۱۲ جمادی اخری ۶۰۹ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرار پہاڑ پر تھے کہ وہ حرکت کرنے لگا آپ نے فرمایا حراء! ٹھیر جاؤ اس وقت تجھ پر یا نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے اور اُس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور سعد بن ابی وقاص تھے رضی اللہ عنہم۔

اس سال آپ کے ساتھ اُن مشاہیر نے سفر آخرت اختیار فرمایا جن کا ابن عات کے ترجمہ میں ذکر آچکا ہے۔

۱۱۲۱ ۲۵/۱۷ امام تُجیبی مُرسی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ، نام محمد بن عبدالرحمٰن بن علی اور لقب محدثِ تلمسان ہے۔ آپ مرسیہ اندلس کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ مختلف قرأت کے ماہر تھے۔ اور یہ فن آپ نے قاری ابو احمد بن معطی، ابو الحجاج ثغری اور ابو عبداللہ بن فرس سے سیکھا۔ علم حدیث کا سماع بھی ان سے کیا اور ابو محمد بن عبیداللہ سے بھی مستفید ہوئے پھر مزید تعلیم کے لیے رختِ سفر باندھا۔ پہلے حج کیا۔ سالہا سال وطن سے باہر رہے حافظ سلفی اور دوسرے ائمہ سے علم کا وسیع ذخیرہ اپنے قلب و دماغ میں محفوظ کیا۔ کہتے ہیں: حافظ سلفی نے ان کے حق میں درازیٔ عمر کی دعا کی تھی اور فرمایا تھا آپ انشاء اللہ مغرب کے محدث بنیں

Marfat.com

گے۔ مذکورہ بالا اساتذہ کے علاوہ آپ نے مکہ مکرمہ میں علی بن حمید اور بجایہ میں حافظ عبدالحق سے بھی حدیث کی سند حاصل کی تھی۔ فراغت کے بعد آپ نے اندلس کے مشہور شہر سبتہ میں ۵۷۴ھ میں پڑھانا شروع کیا۔ اور آپ سے آپ کے شیوخ کی زندگی میں ہی مقامی اور بیرونی طلبہ نے اکتساب فیض کیا۔ پھر آپ نے تلمسان میں مستقل رہائش اختیار کرلی اور احادیث کی تخریج اور تصنیف و تالیف میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے اپنے شیوخ کے حالات میں ایک معجم لکھا جو ایک جلد پر مشتمل ہے۔ دور دور کے محدث آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے استفادہ کیا کرتے تھے۔

مرتبہ و مقام ابار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: آپ عادل، پسندیدہ اطوار اور فنِ حدیث کے حافظ اور ضابط تھے لیکن دوسرے کئی محدثین ضبطِ حدیث میں آپ سے فائق تھے۔ آپ کی عدالت اور سند عالی کے پیشِ نظر نہ صرف ہمارے اقران بلکہ متعدد ہمارے شیوخ بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی جملہ مرویات کی مجھے اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ آپ نے درج ذیل کتابیں لکھی ہیں۔

(۱) اربعین حدیثا فی المواعظ (۲) اربعین حدیثا فی القضاء و فضلہ (۳) اربعین فی الحب فی اللہ (۴) اربعین حدیثا فی الصلوٰۃ علی رسول اللہ علیہ وسلم وغیرہ

وفات آپ ۷۰ سال کی عمر میں جمادی الاولیٰ ۶۱۰ھ میں واصل بحق ہوئے۔
میں کہتا ہوں اس سال درج ذیل علماء نے بھی انتقال فرمایا۔

عز نسابہ کے والد تاج الامناء احمد بن محمد بن حسن بن عساکر، ۶۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ نے اپنے اساتذہ سے مروی احادیث کی بہت اچھی تخریج کی تھی۔ شیخ اندلس اور خطیب قرطبہ ابوجعفر بن یحییٰ حمیری ان کا اصل نام احمد بن ابراہیم ہے۔ آپ نے بڑے بڑے مشائخ سے ملاقات کی۔ اور ۸۰ سال سے زیادہ عمر پاکر وفات پائی۔ شیخ الحنابلہ الفخر اسماعیل بن علی ابن المنی بغداد میں فوت ہوئے۔ عمر رسیدہ بزرگ ابوعبداللہ حسین بن سعید بن شنیف دارقزی ۸۵ سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ مسند عبدالجلیل بن ابوغالب بن مندویہ اصفہانی نزیل دمشق، مسند موصل مہذب الدین علی بن احمد طبیب، عمر رسیدہ خاتون عین الشمس بنت احمد بن ابوالفرج ثقفیہ اصفہانیہ ۹۰ سال کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوئیں اور مفید محدث اصفہان ابوعبداللہ محمد بن مکی حنبلی۔

Marfat.com

اٹھارھواں طبقہ

اس میں ۲۶ ائمہ کے حالات درج ہیں۔

۱۱۲۲ ۱/۱۸ امام مفید ابن القرطبی محدث اور خطیب مالقہ

آپ کی کنیت ابوبکر اور ابو محمد، نام عبداللہ بن حسن بن احمد انصاری اور لقب محدثِ مالقہ ہے۔ مالقہ کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔

آپ نے اپنے والد ابوعلی، ابوبکر بن جد، ابوالقاسم بن جبیش، ابوعبداللہ بن زرقون اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ امام سہیلی کے تلمیذ خاص ہیں ان کی صحبت میں عرصہ تک رہے اور ان سے سندِ فراغت حاصل کی۔ امام ابوالحسن بن ہذیل اور امام ابومروان بن قنزمان نے آپ کو اجازت عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فنِ حدیث بڑی توجہ اور محنت سے حاصل کیا اور نازل اور عالی ہر قسم کی احادیث لکھیں۔

مرتبہ و مقام ابار آپ کے حالات میں لکھتے ہیں۔ آپ کو صنعتِ حدیث میں معرفتِ تامہ اور بصیرتِ کاملہ حاصل تھی۔ آپ صاحبِ حفظ و اتقان تھے۔ خصوصاً علم الرجال میں دوسرے علما پر فوقیت رکھتے تھے۔ فنِ قرأت کو بھی خوب جانتے تھے۔ اور ادبِ عربی میں آپ کے معلومات قابلِ اعتماد تھے۔ آپ نے امام سیبویہ کی کتاب کی مختلف ابحاث پر کئی دفعہ کامیاب مناظرے کیے۔ فنِ حدیث میں کمال اپنے والد سے ورثہ میں پایا تھا۔ حفظ اور جرح و تعدیل میں آپ کے زمانہ میں معدودے چند آدمیوں کے سوا آپ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ ابومحمد بن حوط اللہ کہتے ہیں حقیقی معنی میں اندلس میں محدث تین ہیں ابومحمد قرطبی، ابوالربیع بن سالم پھر خاموش ہو گئے غالباً تیسری شخصیت سے ان کی اپنی ذات مراد تھی۔ ابن القرطبی بلند اخلاق اور پسندیدہ اطوار تھے لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت جاگزین تھی۔ خاص و عام آپ کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا اور بہت فائدہ اٹھایا۔ ابن ابار کہتے ہیں یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں ان سے ملاقات نہیں کر سکا اور استفادہ سے محروم رہا۔

آپ نے ربیع الآخر ۶۱۱ھ میں مالقہ میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔

میں کہتا ہوں آپ ۶۰ سال کی عمر سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے۔ میرے علم میں ان کے واسطہ سے میرے پاس کوئی حدیث نہیں اور اگر کوئی ہوئی تو بذریعہ اجازت ہو گی۔

ابن زبیر کہتے ہیں ابن القرطبی سے مراد حافظ ابومحمد قرطبی، ابوالقاسم بن دحمان، سہیلی اور اپنے والد ماجد

Marfat.com

سے روایت کرتے ہیں مختلف قرأت اور فنون عربیہ کی تعلیم بھی ان سے حاصل کی۔ اور آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اس کے بیان کے لیے ایک دفتر درکار ہے۔ آپ باکمال محدث، حافظ، ضابط، مفید، متقن، امام وقت، نحوی، لغوی، ادیب، کاتب، شاعر، نامور فقیہ، عابد، زاہد، پرہیزگار اور عالم باعمل تھے۔ لوگ دُور دراز ممالک سے استفادہ کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا کرتے تھے۔ اور آپ کی امامت پر اعتماد کرتے تھے۔ بڑھاپے سے پہلے ہی موت نے آپ کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ آپ ذیقعدہ ۵۵۶ھ میں پیدا ہُوئے۔ اور تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں ہی مالقہ میں صدر مدرس کے منصب پر فائز ہو گئے پھر مختلف اوقات میں غرناطہ، اشبیلیہ سبتہ اور مرسیہ میں بھی رہے آخر کار مالقہ کے خطیب مقرر ہُوئے اور یہیں انتقال فرمایا۔

آپ سے محدث ابو عبداللہ بن طراز، ابوالقاسم بن طیلسان اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ نے قرأت نافع میں ایک کتاب لکھی ہے آپ شاعر بھی تھے۔ ابن زبیر نے آپ کے درج ذیل اشعار بطور نمونہ نقل کیے ہیں۔

۱۔ سهرت اعين ونامت عيون — لامور تكون اولا تكون

۲۔ فاطرح الهم ما استطعت عن النفس — فحملانك الهموم جنون

۳۔ ان ربا كفاك بالامس ما كا — ن سيكفيك فى غد ما يكون

۱۔ ترجمہ:۔ ایسے امور کے لیے جو سرانجام پاتے ہیں یا سرانجام نہیں پاتے کچھ آنکھیں جاگتی ہیں اور کچھ سوتی ہیں۔

۲۔ ترجمہ:۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے دل سے فکر دور رکھ کیونکہ تیرا فکرمند ہونا جنون اور حماقت ہے۔

۳۔ ترجمہ:۔ جو رب ماضی میں وقوع پذیر حوادث میں کافی ہُوا تھا وہ آئندہ وقوع پذیر حوادث میں بھی کافی ہوگا۔

۱۱۲۳ ۲/۱۸ امام ابن حَوط اللہ اُندِی اَندلسی اَنصاری

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبداللہ بن سلیمان بن داؤد بن حوط اللہ اور لقب محدثِ اَندلس ہے۔ اَندلس کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ ۵۴۹ھ میں اندۃ میں پیدا ہُوئے۔ اور قرأتِ سبع کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ پھر بلنسیہ جاکر ابن ہذیل سے ورش کی کچھ قرأت سیکھی اور کتاب الایجاز آدھی پڑھی چونکہ پوری قرأت نہیں سیکھی تھی اس لیے سند نہیں لی۔

اساتذہ پھر آپ نے مزید تعلیم کے لیے رحلت فرمائی اور مرسیہ میں امام ابوالقاسم بن حبیش اور ابو عبداللہ بن حمید سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ابن حمید سے نحو اور لغت کے مسائل تحریر کیے۔ ان کے علاوہ مالقہ میں ابو زید سہیلی، غرناطہ میں عبدالمنعم بن فرس اور ابوبکر بن ابو زمنین، اشبیلیہ میں ابوبکر بن جد اور ابو عبداللہ بن زرقون، قرطبہ میں خلف بن بشکوال، سبتہ میں ابو محمد بن عبیداللہ اور مراکش میں ابوالعباس احمد بن مضار

Marfat.com

سے اکتسابِ فیض کیا۔ اور بہت سے محدثین نے آپ کو اجازت بھی عطا فرمائی تھی۔ ان میں سے اسماعیل بن عوف اسکندری اور ابوطاہر خشوعی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

ابار کہتے ہیں ابو محمد بچپن سے بڑھاپے تک طلبِ علم میں سرگرداں رہے اور عالی اور نازل ہر قسم کی احادیث بیان کیں۔ آپ فنِ حدیث میں صاحبِ بصیرت امام تھے۔ ضبط و اتقان میں مشہور اور علم الرجال میں ماہر اور تجربہ کار تھے۔ آپ نے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی کے شیوخ کے حالات میں ایک کتاب لکھی جس کی تحریر میں آپ نے امام ابونصر کلاباذی کا طریقہ اختیار کیا۔ اور وہی مقاصد پیشِ نظر رکھے۔ مگر افسوس مکمل نہ ہو سکی۔ آپ کی زندگی اکثر سفر میں گذری ہے اس لیے آپ کی کتابیں ایک جگہ جمع ہونے کی بجائے مختلف مقامات پر منتشر رہیں اگر آپ کو ایک جگہ جم کر تصنیف و تالیفات کا موقعہ ملتا تو لوگوں کو آپ کی شخصیت سے بیش از بیش نفع حاصل ہوتا۔ آپ کے زمانہ میں آپ اور آپ کے بھائی محدث ابوسلیمان سے زیادہ کسی نے حدیث کا سماع نہیں کیا۔ مگر ادبِ عربی اور دیگر فنون میں آپ کو اپنے بھائی پر تقدم حاصل تھا۔ نیز آپ شعر گوئی، تحریرِ رسائل اور انشائے خطبات میں امتیازی شان کے حامل تھے۔

قرطبہ میں عرصہ تک قرآن مجید اور علمِ نحو پڑھاتے رہے پھر سلطان مغرب منصور نے آپ کو اپنے بیٹوں کا اتالیق مقرر کیا اور آپ مراکش میں ان کی تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دینے لگے۔ اس سے آپ کی عزت و عظمت میں اضافہ اور مالی حالت میں بڑی ترقی ہوئی۔ مختلف اوقات میں اشبیلیہ، قرطبہ اور مرسیہ میں عہدۂ قضا پر بھی فائز رہے۔ زمانہ اقتدار میں آپ کی سیرت انتہائی بے داغ تھی۔ آپ کی زبان و قلم سے کسی کو شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں ہر وقت آپ کی محبت موجزن رہتی تھی۔ آپ کی شخصیت بڑی پُرہیبت اور باوقار تھی۔ حق گوئی میں بے باک تھے جس سے آپ کو بعض اوقات مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ آپ سے لوگوں نے بکثرت علمی استفادہ کیا۔

آپ مرسیہ کے دوبارہ قاضی مقرر ہوئے۔ اور اپنے عہدہ کا چارج لینے کے لیے وہاں جا رہے تھے کہ راستہ میں ربیع الاول ۶۱۲ھ میں بمقام غرناطہ داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

آپ کے بھائی حافظ داؤد بن سلیمان طالب علمی کے زمانہ میں اندلس کے مختلف سرچشموں سے سیرابی حاصل کرنے کے لیے آپ کے رفیقِ سفر تھے۔ دونوں بھائیوں نے انتہائی جانفشانی اور محنت سے کام لیا۔ اور اپنے شیوخ سے اتنا استفادہ کیا کہ ان کے سوا کسی دوسرے نے اتنا استفادہ نہیں کیا۔

ان کے والد قاری ابوداؤد نے سات شیوخ سے قرأت سبع کی تعلیم حاصل کی اور خلف بن نحاس کے تلمیذ خاص قاری محمد بن احمد شیبانی سے حرمیین اور ابوعمرو کی قرأت سیکھی تھی۔

Marfat.com

۱۱۲۴ ۳/۱۸ امام علامہ ابن الاثیر جزری

آپ کی کنیت ابوالحسن، نام علی بن اثیر ابوالکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم شیبانی، لقب عزالدین، جزیرہ ابن عمر کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث، نامور محدث اور جلیل القدر لغوی ہیں۔ شہرۂ آفاق کتب "تاریخ کامل" "معرفۃ الصحابہ" اور "الانساب" وغیرہ کے مصنف اور صاحب "جامع الاصول" علامہ مجدالدین اور صاحبِ کتاب "المثل السائر" وزیر ضیاءالدین نصراللہ کے بھائی ہیں۔

۵۵۵ھ میں جزیرہ ابن عمر میں پیدا ہوئے اور موصل میں خطیب موصل ابوالفضل طوسی اور یحیی الثقفی وغیرہ سے بغداد میں عبدالمنعم بن کلیب، یعیش بن صدقہ اور ابن سکینہ سے اور دمشق میں ابوالقاسم بن صصری اور زین الامناء سے حدیث کا سماع کیا۔ اپنی تصانیف میں ان شیوخ سے روایت کرتے ہیں۔ مختلف اوقات میں موصل، دمشق اور حلب میں حدیث پڑھاتے رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست خاصی طویل ہے۔ قابلِ ذکر درج ذیل ہیں۔

ابن دبیثی، قوصی، مجدالدین عقیلی، شرف الدین ابن عساکر اور سنقر قضائی وغیرہ۔

عام حالات آپ کی ذات مجمعِ فضائل اور آپ کا گھر مجمعِ علماء تھا۔ آپ بہت بڑے عالم، علم الانساب اور علم الرجال کے ماہر اور نامور مؤرخ تھے۔ صحابہ کے حالات میں آپ کے معلومات بالخصوص بڑے مستند تھے۔ تواضع پسند، سخی اور امانتدار تھے۔ آپ ایک دفعہ بحیثیت شاہی ایلچی شام تشریف لائے تھے آپ نے موصل کی ایک تفصیلی تاریخ لکھنا شروع کی تھی لیکن وہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکی۔ آپ کا شہر جزیرہ ابن عمر بقول ابن خلکان اس کے بانی رئیس اعظم عبدالعزیز بن عمر بن قعیدی کی طرف منسوب ہے۔ ابن المستوفی مورخ اربل نے دوسرا قول یہ نقل کیا ہے کہ اس شہر کو عمر بن اوس تغلبی کے دونوں بیٹوں اوس اور کامل نے آباد کیا تھا جو ان کی طرف انتساب کی وجہ سے جزیرہ ابن عمر کہلایا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ گورنر عراق یوسف بن عمر ثقفی کی طرف منسوب ہے۔

علامہ ابن اثیر نے اواخر شعبان ۶۳۰ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال موت کا شکار ہونے والے علماء کے اسماءِ گرامی ابن حاجب کے حالات میں ذکر ہوں گے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت فضل بن عباس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے تا آنکہ جمرہ عقبہ پر کنکر پھینکے۔

یہ حدیث صحیح اور عالی سند سے مروی ہے۔

۱۱۲۵ ۴/۱۸ امام ابن خلفون اندلسی اوبنی نزیل اشبیلیہ

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن اسمٰعیل بن محمد بن خلفون ازدی ہے۔ آپ اندلس کے رہنے والے

Marfat.com

جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ حافظ ابو عبداللہ ابار نے آپ کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ آپ ۵۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے امام ابوبکر بن حد، ابو عبداللہ بن زرقون، ابوبکر میار اور محدثین کی ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ فنِ حدیث میں صاحبِ بصیرت اور فنِ رجال میں صاحبِ اتقان تھے۔ آپ نے رجال حدیث میں ۵ جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "المنتقی" رکھا ہے۔ اس کے علاوہ "المفہم فی شیوخ البخاری ومسلم" اور "کتاب فی علوم الحدیث" وغیرہ بھی آپ کی تصانیف ہیں۔ آپ بعض علاقوں میں عہدۂ قضا پر بھی فائز رہے ہیں۔ اور متعلقہ لوگ آپ کے فیصلوں سے بہت خوش تھے۔ آپ سے ایک جماعت نے علم حاصل کیا ہے اور آپ اس کے اہل تھے۔

آپ ذی قعدہ ۶۳۶ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

عام حالات ابنِ زبیر کہتے ہیں۔ آپ نے حدیث پڑھنے پڑھانے اور کتابیں نقل کرنے کیطرف پوری پوری توجہ مبذول فرمائی اور عمر بھر اسی کام میں منہمک رہے۔ اسانید کے حافظ اور علم الرجال کے ماہر تھے۔ آپ نے بہت سے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ابو جعفر بن طباع آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۶ ۵/۱۸ مفید امام العزّ ابنُ الحافظ مقدسی

آپ کی کنیت ابو الفتح، نام محمد بن حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد اور لقب عزالدین ہے۔ بیت المقدس کے رہنے والے مایۂ ناز حافظِ حدیث اور جلیل القدر محدث ہیں۔ امام احمد بن حنبل کے مسلک سے وابستہ تھے ربیع الاول یا ربیع الثانی ۵۶۶ھ میں پیدا ہوئے۔

والد کی خصوصی توجہ سے بچپن تحصیلِ علم میں گذرا۔ ہوش سنبھالا تو ۱۴ سال کی عمر میں اعلیٰ تعلیم کے لیے بغداد کا سفر اختیار کیا اور حافظ ابو الفتح بن شاتیل، نصر اللہ قزاز اور اس طبقہ کے دوسرے اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا اور ابو الفتح ابن المنی سے علمِ فقہ حاصل کیا۔ ان کے علاوہ دمشق میں ابو المعالی بن صابر، خضر بن طاؤس، فضل بن باتیاسی، محمد بن ابو صقر، ابو الفہم عبدالرحمٰن بن ابو العجائز، اصفہان میں ابو الفضائل عبدالرحیم بن محمد بن کاغذی، مسعود جمال اور ابو المکارم لبان اور مصر میں ابو القاسم بوصیری اور متعدد اور دوسرے مشاہیر سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ سے آپ کے دونوں صاحبزادے تقی الدین احمد اور عزالدین عبدالرحمٰن، حافظ ضیاء الدین، شہاب قوصی، شیخ شمس الدین عبدالرحمٰن بن محمد، شیخ فخر الدین علی اور دوسرے علماء روایت کرتے ہیں۔

عام حالات ابن نجار کہتے ہیں: انہوں نے اپنے قلم سے بڑی مقدار میں حدیث لکھی اور ہم نے ان کی قرأت سے بہت سماع کیا۔ آپ نے بڑی بڑی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کیں اور کچھ قیمتاً خریدیں جو مجھے استفادہ کے لیے عاریۃً دے دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ شیوخ کے فوائد سے بھی مجھے متمتع فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا شمار ائمہ مسلمین میں ہوتا ہے۔ حدیث کے متن اور اسناد کے حافظ، اس کے معانی اور غریب کے

Marfat.com

عالم اور تراجم محدثین کے ماہر تھے آپ کی ثقاہت و دیانت اور مروت و مروت قابلِ داد تھی۔ ضیا مقدسی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ فقیہ، حافظِ حدیث اور مختلف فنون جاننے والے تھے۔ عام طلبار کی نسبت حدیث تیز اور بڑے دلنشین انداز سے پڑھتے تھے۔ ثقہ، متقن اور صاحب جود و سخا تھے۔ تلاوت کرتے وقت بہت رویا کرتے تھے۔ اختلافی مسائل میں دلپذیر بحث فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد حافظ ضیائ نے آپ کے متعدد اچھے اچھے خواب ذکر کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے سعادت مند تھے۔

وفات آپ نے شوال المکرم ۶۱۳ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمیں فقیہ رشید بن کامل نے بتایا میں نے ابوالعرب قوصی سے پڑھا اور ان سے پوچھا کیا آپ کو العز محمد بن حافظ عبدالغنی نے ۶۱۰ھ میں جامع حرہ میں حدیث بیان کی تھی بولے ہاں پھر ایک حدیث ذکر کی۔

اس سال مندرجہ ذیل مشاہیر نے وفات پائی۔

مسند شام علامہ تاج الدین ابوالیمن زید بن حسن کندی مقری نحوی حنفی ۹۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے، جامع حاکم کے خطیب قاضی ثقۃ الملک ابو محمد عبداللہ بن محمد الربلی المصری الشافعی اور شریح سے صحیح بخاری کے راوی مسند اندلس ابو محمد عبدالرحمٰن بن علی بن احمد زہری اشبیلی۔

مجھے ان کے واسطہ سے عبیداللہ بن عائشہ کا یہ قول ملا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کے ڈر کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔ اس سے ڈرنے والوں کے سوا کسی پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ اور اس سے ڈرنے والوں کے سوا کسی کو ثواب نہیں دیا جائے گا۔ اس کا وعظ کرنے والے بہت ہیں لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔

۱۱۲۷ ۶/۱۸ امام ملاحی اندلسی غرناطی

آپ کی کنیت ابوالقاسم اور نام محمد بن عبدالواحد بن ابراہیم بن مفرج غافقی ہے۔ آپ غرناطہ کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث اور نامور محدث ہیں۔ غرناطہ کی ایک بستی ملاحہ کی طرف نسبت کی وجہ سے ملاحی کہلاتے ہیں ۵۵۰ھ سے پہلے پیدا ہوئے۔ آپ کا شمار کبار حفاظ میں ہوتا ہے۔

اساتذہ ابار لکھتے ہیں: آپ نے اپنے والد ماجد، ابوالحسن بن کوثر، ابوخالد بن رفاعہ، عبدالحق بن یونہ القاسم بن سمحون اور دوسرے لوگوں سے علمِ حدیث حاصل کیا اور ابوعبداللہ بن زرقون، ابوزید سہیلی، ابوطاہر خشوعی اور ابوطاہر بن عوف اسکندرانی نے آپ کو اجازت مرحمت فرمائی، آپ نے چھوٹے اور بڑے ہر طرح کے اساتذہ سے علم ضبط کیا۔ اور عمر بھر اس میں اضافہ کے لیے کوشاں رہے۔ آپ رواۃِ حدیث کے حافظ اور ان کے حالات کو جاننے والے تھے۔

تصانیف آپ نے علمائے البیرہ کی تاریخ میں ایک کتاب لکھی ہے۔ ایک کتاب اقوامِ عالمِ عرب و عجم

Marfat.com

کے انساب میں تصنیف کی ہے جس کا نام "کتاب الشجرہ" رکھا ہے اور ایک تیسری کتاب "الاربعین" میں اس طرح چالیس احادیث کا ذکر کیا ہے کہ متقدمین میں سے کسی نے ایسی کتاب نہیں لکھی اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اسماء الرجال میں بڑی دسترس حاصل تھی۔ صحابہ کے حالات میں حافظ ابن عبدالبر کی کتاب پر بھی آپ نے استدراک کیا ہے اور اس میں بعض اوہام کی نشاندہی کی ہے۔

عام حالات آپ نے اپنے مشائخ میں سے امام ابو محمد بن فراس سے بہت استفادہ کیا اور آپ سے بھی لوگوں نے بکثرت علم حاصل کیا جس کے آپ پورے پورے اہل تھے۔

آپ نے شعبان المعظم ۶۱۹ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اس سال مندرجہ ذیل علماء نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

قاضی محدث یکین الدین ابو طالب احمد بن عبداللہ کنانی اسکندرانی، مسند ابو سعد ثابت بن مشرف بن ابی سعد ازجی بناء مقری مسند القراء ابو محمد عبدالصمد بن عبدالرحمٰن بلوی ۸۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ مسند موصل مقری ابو بکر سمار بن عمر بن عویش نیار اور شیخ الیونسیہ شیخ یونس بن صاعد شیبانی قنیی اور قنبہ جس کی طرف آپ منسوب ہیں۔ ماردین کی ایک نواحی بستی ہے۔

۱۱۲۸ ۷/۱۸ مفید الشام امام ابن الاثماطی مصری شافعی

آپ کی کنیت ابو الطاہر، نام تقی الدین اسمٰعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن بن الاثماطی، آپ مصر کے رہنے والے باکمال، حافظِ حدیث ہیں اور تقریباً ۵۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے حسب ذیل علماء کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی کی۔

قاضی محمد بن عبدالرحمٰن حضرمی، ابو القاسم بوصیری، ابن سکینہ، ابو الفتح منداتی، محمد بن عبدالمولیٰ لبنیٰ، شجاع مدنجی، ابو طاہر خشوعی، ابو محمد بن عساکر اور حنبل بن عبداللہ۔

عام حالات ابنِ نجار کہتے ہیں آپ بچپن میں ہی طلبِ علم میں مصروف ہو گئے۔ فقہ اور ادب کی کتابیں اپنے شہر میں پڑھیں۔ پھر مزید تعلیم کے لیے گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور ۵۹۳ھ میں دمشق وارد ہوئے ۶۰۱ھ تک یہیں رہے پھر اسی سال حج کے لیے آئے اور فارغ ہونے کے بعد بغداد چلے گئے۔ آپ کو طلبِ علم کا جتنا شوق اور جس قدر لالچ تھا۔ اس سے کہیں زیادہ محنت اور کوشش سے کام لیا۔ تا آنکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور علم کی تکمیل کی۔ آپ کا حافظہ اور آپ کی مہارت قابلِ رشک تھی۔ فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ نقدِ رجال کے جوہر سے بھی آپ مزین تھے۔ آپ کا قلم رواں دواں تھا۔ نظم و نثر پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ آپ کے زمانہ میں آپ کی نظیر ملنا محال تھی۔ میں نے آپ سے اور آپ نے مجھ سے لکھا ہے۔ مجھ سے فرماتے تھے میں ذیقعدہ ۵۷۰ھ میں پیدا ہوا تھا۔

مرتبہ و مقام عمر بن حاجب کہتے ہیں: آپ امام ثقہ، حافظ اور فصیح و بلیغ تھے۔ جس قدر آپ نے علم حاصل کیا کسی دوسرے نے حاصل نہیں کیا۔ اپنی کتابیں عاریۃً دینے میں فراخ دست واقع ہوئے تھے۔ فقہ اور ادب میں مہارت حاصل کرنے کے بعد وطن واپس آئے۔ ابن حاجب نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ صاف دل اور پاک باطن تھے۔ میں نے ان کے متعلق حافظ ضیاء سے پوچھا تو فرمانے لگے حافظ، ثقہ اور مفید ہیں لیکن بے ریش لڑکوں سے دل لگی اور خوش طبعی کرنے کے عادی تھے۔

آپ سے امام برزالی، قوصی، منذری، کمال ضریر، صدر بکری اور آپ کے صاحبزادے ابوبکر محمد روایت کرتے ہیں۔ آپ کو حدیث روایت کرنے کا موقعہ کم ملا ہے جس کا سبب مقابلۃً چھوٹی عمر میں موت ہے۔

وفات شیخ ضیاء لکھتے ہیں: آپ رات کو اچھے بھلے سوئے تھے۔ صبح اٹھے تو زبان بند تھی۔ کئی دن یہی کیفیت رہی اور بالآخر رجب ۶۱۹ھ میں داغ مفارقت دے گئے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت رویفع انصاری کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے لیے یہ درود پڑھے گا۔ اللھم صل علی محمد وانزلہ المقعد المقرب منک یوم القیامۃ اس کے لیے میری سفارش واجب ہو جائے گی۔

۱۱۲۹ ۸/۱۸ محدث شام شیخ السنہ امام الضیاء المقدسی ثم الدمشقی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عبدالرحمٰن سعدی اور لقب ضیاء الدین ہے آپ بیت المقدس کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور نامور عالم ہیں۔ امام احمد بن حنبل کے مسلک سے تعلق رکھتے ہیں اور بہت سی نفع بخش اور مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۵۶۹ھ میں پیدا ہوئے۔

حافظ ابوطاہر سلفی اور محدث ثمین شہدہ نے آپ کو اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ اور دمشق میں ابوالمعالی بن صابر، ابوالمجد بانیاسی، احمد بن موازینی، عمر بن علی جوینی، یحیی ثقفی اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ سے، مصر میں ابوالقاسم بوصیری اور ان کے طبقہ سے، بغداد میں مبارک بن معطوش، علامہ ابن الجوزی اور ان کے طبقہ سے، اصفہان میں ابوجعفر صیدلانی اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے، ہمدان میں عبدالباقی بن عثمان سے، نیشاپور میں مؤید طوسی اور ان کے طبقہ سے، ہرات میں عبدالعزیز بن محمد بزار سے اور مرو میں ابوالمظفر سمعانی سے حدیث کا سماع کیا۔ اصفہان میں دو دفعہ آئے اور اس قدر سماع کیا جس کا شمار ممکن نہیں آپ نے بہت سی اہم اور بنیادی کتابیں بھی جمع کیں۔

مرتبہ و مقام آپ سریع القلم ناسخ اور منجھے ہوئے مصنف تھے۔ تصحیح و تضعیف اور جرح و تعدیل کے ماہر تھے۔ اس سلسلہ میں آپ کی بات کو حرف آخر سمجھا جاتا تھا۔ آپ کے شاگرد عمر بن حاجب کہتے ہیں۔ ہمارے شیخ ابوعبداللہ اپنے زمانہ کے شیخ اور علم و حفظ اور ثقاہت و دیانت میں اپنی نظیر

Marfat.com

آپ تھے۔ علمائے ربانیین میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی شان اس سے بہت بلند اور ارفع تھی کہ میرے جیسا انسان آپ کی مدح وثنا میں لب کشائی کرے۔ حدیث بیان کرنے میں بڑے محتاط اور عبادت اور ذکر الٰہی میں بے حد سرگرم تھے۔ تواضع پسند اور خلوت نشین تھے۔ اپنی کتابیں مستعار دینے میں بہت فیاض تھے۔ میں نے آپ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے کہ انہوں نے دل کھول کر آپ کی مدح وثنا بیان کی ہے اور آپ کو بےنظیر حفظ اور زہد کا حامل قرار دیا ہے۔ میں نے آپ کے متعلق زکی برزالی سے پوچھا تو بولے آپ ثقہ، علم کا پہاڑ، حافظ اور متدین تھے۔ ابن نجار کہتے ہیں آپ حافظ، متقن، حجت، رجالِ حدیث کے عالم اور متقی و پرہیزگار تھے۔ میں نے نزاہت، عفت اور حسن اخلاق میں آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ شرف ابن نابلسی کہتے ہیں میں نے اپنے شیخ ضیا جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

میں کہتا ہوں آپ کے تلامذہ میں سے درج ذیل اصحاب نے ہمیں آپ سے حدیث بیان کی ہے۔ قاضی تقی الدین، ابن مواز بنی، ابن الفراء، نجم شعروائی، ابن خباز، تقی بن مومن، عثمان نسّاج، ابن خلال، دشتی، ابوبکر بن عبدالدائم، عیسیٰ سمسار اور قاضی سالم وغیرہ۔

میں نے آپ کی سیرت اور آپ کی تصانیف کا مفصل تذکرہ اپنی کتاب تاریخ کبیر میں لکھا ہے۔

آپ نے ۷۴ سال عمر پائی اور جمادی آخری ۶۴۳ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت برار بن عازب کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں جی بھر کر عیش کرتا ہے وہ آخرت میں مرغوب اور دلپسند نعمتوں سے محروم رہے گا۔ جو شخص عیش پرست، خوشحال لوگوں کی زیب وزینت کی طرف لالچی کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ آخرت کی بادشاہت میں ذلیل وخوار منصور ہوگا اور جو شخص تنگی اور عسرت میں صبر جمیل سے کام لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت فردوس میں جہاں وہ چاہے گا آباد کرے گا۔

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل اور کمزور ہے۔ امام طبرانی فرماتے ہیں۔ اسماعیل بجلی اس کے بیان کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۳۰ $\frac{9}{18}$ امام ابن قطّان کُتامی فاسی

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام علی بن محمد بن عبدالملک بن یحییٰ حمیری ہے۔ فاس کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث، بہت بڑے عالم اور ناقد ہیں۔ اور ابن قطان کے لقب سے مشہور ہیں۔

آپ امام ابوعبداللہ محمد بن فخار کی خدمت میں عرصہ تک رہے ہیں اور ان سے بہت بڑی مقدار میں حدیث کا سماع کیا ہے۔ ان کے علاوہ ابوالحسن بن فرات، ابوجعفر بن یحییٰ خطیب، ابوذر خشنی اور اس طبقہ کے دوسرے لوگوں سے بھی اکتساب فیض کیا ہے۔

مرتبہ و مقام

ابار آپ کے حالات میں لکھتے ہیں۔ آپکو صنعت حدیث میں کامل دستگاہ تھی۔ اسماء رجال کے سب سے بڑے حافظ اور روایت بیان کرنے میں سب سے زیادہ محتاط تھے۔ آپ مراکش میں طالبانِ علم کے رئیس تھے۔ آپ نے شاہی ملازمت سے بکثرت دولت و ثروت پیدا کی اور ساتھ ہی حدیث پڑھانے اور تدریسی فرائض سرانجام دینے سے بھی غافل نہیں رہے۔

ابار اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ آپ ابھی سجلماسہ کے منصب قضا پر فائز تھے کہ ربیع الاول ۶۲۸ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

عام حالات

ابن مسدی کہتے ہیں آپ علم حدیث کے امام تھے۔ آپ کا حفظ و اتقان زبان زدِ خاص و عام تھا اصل میں مصر کے رہنے والے تھے۔ پھر ہمیشہ کے لیے مراکش میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ دولت مؤمنیہ میں آپ عامہ کے شیخ الشیوخ تھے لہذا ہر نوع کی کتب کا حصول آپ کے لیے آسان تھا۔ جن سے آپ نے دل کھول کر فائدہ اٹھایا۔ حکومت کے الٹ پھیر کے دوران آپ مختلف المسالک لوگوں کے قاضی رہے۔ جس سے بعض لوگوں کا اختلاف ناگزیر تھا۔ اور اس سے آپ کی عزت و عظمت میں کچھ فرق رونما ہوا۔ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ آپ نے ابو عبداللہ بن زرقون، ابو بکر بن جد اور متعدد دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ مسلسل فتنوں اور مصیبتوں کی وجہ سے میں شرف ملاقات سے محروم رہا اور براہ راست آپ سے استفادہ نہ کر سکا۔ البتہ آپ نے ازراہِ تفضل اپنی تمام مرویات کی مجھے اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

میں کہتا ہوں میں نے آپ کی کتاب "الوہم والایہام" کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتاب آپ نے امام عبدالحق کی تصنیف "الاحکام الکبری" میں واقع ہوتے اوہام کی نشاندہی کے لیے لکھی ہے جو واقعی آپ کے حفظ اور قوت فہم کی بہت بڑی دلیل ہے۔ لیکن اس میں آپ نے بعض رواۃ کے بارہ میں انصاف کے بجائے ناروا تشدد سے کام لیا ہے۔ چنانچہ امام ہشام بن عروہ اور اس پایہ کے دوسرے محدثین کی تضعیف کر ڈالی ہے۔

اس سال درج ذیل مشاہیر نے بھی دنیا سے منہ موڑا اور سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔

مسند ابو نصر احمد بن حسین بن عبداللہ نرسی البیع، آپ نے بغداد میں انتقال فرمایا۔ مسند ابو الفضل عبدالسلام بن عبداللہ واہری خفاف، ابو الرضا محمد بن ابو الفتح مبارک بن عبدالرحمن کندی جدی، شیخ العربیۃ زین الدین یحیی بن عبدالمعطی زواوی اور خطیب بدرالدین یونس بن محمد فاروقی دمشقی۔ رحمۃ اللہ علیہم

۱۱۳۱ $\frac{۱۰}{۱۸}$ امام ابو موسیٰ بن حافظ عبدالغنی

آپ کی کنیت ابو موسیٰ، نام عبداللہ بن عبدالواحد مقدسی اور لقب جمال الدین ہے۔ بیت المقدس کے رہنے والے جلیل القدر حافظ حدیث اور نامور فقیہ ہیں۔ اپنے والد ماجد حافظ عبدالغنی کی طرح امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۵۸۱ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے شہر میں امام عبدالرحمن بن علی خرقی، اسمٰعیل

جنزوی اور ابوطاہر خشوعی سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر مزید تعلیم کے لیے اپنے بھائی حافظ عزالدین کے ساتھ سفر کیا اور مختلف اساتذہ، حافظ عبدالمنعم بن کلیب، مبارک بن معطوش، مسعود جمال، خلیل رارانی، ابوالمکارم لبان اور دوسرے بہت سے لوگوں سے استفادہ کیا اور مصر میں ابوعبداللہ ارتاحی اور سعدالخیر کی دختر سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر دوسری دفعہ عراق کا سفر کیا تو ابوالفتح مندائی اور ان کے اصحاب سے مستفید ہوئے۔ نیشاپور میں علامہ منصور فراوی اور مؤید طوسی سے اور اس کے علاوہ موصل، اربل اور حرمین شریفین کے سرچشموں سے بھی سیرابی حاصل کی اور اپنے ہاتھ سے بہت بڑی مقدار میں حدیث اور دیگر علوم ضبط تحریر میں لائے۔ فراغت کے بعد تصنیف و تالیف اور تعلیم و تدریس کے ذریعے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ آپ نے قرآن حکیم اپنے چچا شیخ عماد سے پڑھا اور فن فقہ شیخ موفق اور ادب عربی ابوالبقا ضریر سے حاصل کیا۔

مرتبہ و مقام میں نے ابن حاجب کی تحریر پڑھی ہے کہ میں نے حافظ ضیا سے ابوموسیٰ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حافظ، ثقہ، دیانتدار اور متقن ہیں اور میں نے زکی الدین برزالی سے پوچھا: تو بولے حافظ حدیث، متدین اور کھرے کھوٹے کو جاننے والے ہیں۔ حافظ ضیاء کہتے ہیں آپ کی قرأت تیز، صحیح اور دلنشین ہوتی تھی۔ ابن حاجب کہتے ہیں ہم نے اپنے زمانہ میں حفظ، معرفت اور امانت میں آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ تواضع پسند، پُرہیبت، باوقار، سخی، نرم خو اور عقلمند تھے۔ لوگوں میں ہر دلعزیز اور عبادت و ریاضت اور تورع اور پرہیزگاری میں نمونۂ اسلاف تھے۔

میں نے حافظ ضیاء کا لکھا ہوا پڑھا ہے کہ آپ نے فقہ اور حدیث کو اتنی توجہ اور محنت سے حاصل کیا کہ آسمانِ علم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکے۔ دوسری دفعہ گھر سے نکلے تو زیادہ تر پیدل ہی سفر کرنا پڑا۔ آپ نے یہ سب صعوبتیں خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ درجۂ پیشوائی پر فائز ہوئے اور آپ کی مجالسِ درس سے لوگوں کو وہ فائدہ پہنچا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ میں کہتا ہوں حافظ ضیاء، شیخ شمس الدین، شیخ فخر، شمس بن حازم، شمس بن واسطی، نصراللہ بن عیاش نابلسی کے دونوں صاحبزادے، نصراللہ اور سعدالخیر اور متعدد دوسرے ائمہ نے بھی آپ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور آپ سے آخر میں بواسطہ اجازتِ حدیث بیان کرنے والے قاضی تقی الدین حنبلی ہیں۔

ابوالفتح بن حاجب کہتے ہیں، حافظ ابوموسیٰ نے جس توجہ اور محنت سے علم حاصل کیا۔ اگر اسی توجہ سے تدریسی اور تعلیمی خدمات بھی سرانجام دیتے تو کسی کو آپ پر سبقت اور تقدم حاصل نہ ہوتا مگر انہوں نے اس طرف زیادہ توجہ نہیں دی۔ میں نے حافظ ابوعبداللہ سے سنا ہے کہ حافظ ابوموسیٰ کو نیشاپور اور اصفہان کے سفر میں انتہائی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سواری تو کجا ان کے پاس پیٹ بھرنے کو کھانا اور تن ڈھانکنے کو کپڑا بھی موجود نہیں تھا۔ ابوالمظفر ابن الجوزی کہتے ہیں ملک صالح اسمٰعیل کے ساتھ راہ و رسم پیدا کرنے سے قبل جمال بن حافظ کے حالات درست اور قابلِ رشک تھے۔ جن میں ان دوستانہ تعلقات کے بعد تغیر رونما ہو گیا۔ اور پہلے کی جیسی

حالت پر نہ رہے۔ صالح کے باغ میں ہی آپ پر مرض کا حملہ ہوا۔ اور وہیں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

محمد بن سلام لکھتے ہیں ایک دفعہ حافظ ابو موسیٰ نے مجلسِ وعظ منعقد کی تو اس میں لوگ جوق در جوق شریک ہوئے۔ آپ کا وعظ بڑا پُر تاثیر اور پُر معز ہوتا تھا اس میں آپ کے خشوع، خشیت الٰہی اور گریہ و بکا سے وہ سماں بندھتا کہ حاضرین پر رقت طاری ہو جاتی اور وہ مجلس سے اٹھنے کا نام نہ لیتے، فقیہ ابو الفرج بن علاء حنبلی کہتے ہیں۔ ابو موسیٰ ملوک و سلاطین سے راہ و رسم پیدا کرنے کے بڑے خواہشمند تھے۔

حافظ ضیاء کہتے ہیں آپ نے بروز جمعہ ۵ رمضان المبارک ۶۲۹ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنے بھائی کی عزت یا جاہ و عظمت میں ظالمانہ دست اندازی کی پھر اُس سے آخرت کے مؤاخذہ سے پہلے معافی مانگ لی، وہاں درہم و دینار کا لین دین نہیں ہوگا۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوئیں۔ تو اس کی نیکیوں سے مظلوم کی حق رسی کی جائے گی۔ اور اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔

یہ حدیث غریب اور صالح الاسناد ہے۔

۱۱۴۲ ۱۱/۱۸ مسندِ شام محدثِ حلب امام ابن خلیل دمشقی

آپ کی کنیت ابو الحجاج، نام یوسف بن خلیل بن عبد اللہ اور لقب شمس الدین ہے۔ دمشق کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے تحصیلِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے اور اس راہ کی تمام مشکلات بطیبِ خاطر قبول فرمائیں۔ ۵۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔ تیس سال کی عمر تک اسبابِ معاش کی تلاش میں رہے اس کے بعد آپ کے دل میں طلبِ حدیث کی لگن پیدا ہوئی اور ہر قسم کے مشاغل سے منہ موڑ کر بالکلیہ ادھر متوجہ ہو گئے اور اپنے ہاتھ سے اتنی مقدار میں علم لکھا کہ اس کا بیان ممکن نہیں۔ چنانچہ اپنے شہر دمشق میں امام یحییٰ ثقفی اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر حافظ عبد الغنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سندِ فراغت حاصل کی۔

ان کے علاوہ بغداد میں یحییٰ بن یوش، ذاکر بن کامل، ابو منصور بن عبد السلام، ابو الفرج بن کلیب سے اصفہان میں خلیل بن بدر، مسعود جمال، محمد بن اسمٰعیل طرطوسی، ابو الفضائل عبد الرحیم کاغذی اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے اور مصر میں ابو القاسم بوصیری اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ کے خرمنہائے علم سے خوشہ چینی کی۔ آپ کے شیوخ کی تعداد ۵۰۰ نفوس تک پہنچتی ہے۔ جن کے تفصیلی حالات آپ نے تین اجزاء پر مشتمل ایک کتاب میں مرتب فرمائے۔ میں نے آپ کی اس تصنیف کا آپ کے تلمیذ حافظ احمد بن محمد سے سماع کیا ہے۔

مرتبہ و مقام امام ابو اسحاق صریفینی سے آپ کے متعلق پوچھا گیا تو کہنے لگے آپ قابلِ اعتماد حافظِ حدیث ہیں۔ آپ کے سامنے جو کچھ پڑھا جاتا ہے اسے خوب جانتے ہیں اور کسی راوی کا نام آپ کے حافظہ سے محو نہیں ہوتا۔ حافظ ضیاء سے پوچھا گیا تو بولے آپ حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے حدیث کا سماع کیا اور بہت علم جمع کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف ممالک کی طرف گئے اور شہر شہر قریہ قریہ گھومے۔ حافظ عمر بن حاجب لکھتے ہیں۔ تحصیلِ علم کے لیے بہت زیادہ سفر کرنے والے اہلِ علم میں سے ایک آپ ہیں بلکہ اگر کہا جائے کہ آپ علم و فضل اور وسعت ارتحال میں سب سے فائق ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ نے اپنی خوشخطی اور خوبصورت تحریر سے اتنا علم لکھا ہے جو حدِ حساب سے باہر ہے۔ آپ ثقہ، حافظ، متقن اور پسندیدہ اخلاق تھے آپ کے طریقہ بود و باش اور میل ملاپ سے سب لوگ خوش تھے۔

میں کہتا ہوں آپ نے ثمانیات، عوالی اور الفوائد نامی کتابیں لکھی ہیں اور ہم نے ان کا سماع کیا ہے ان کتابوں میں درج ہونے والی احادیث صحیح کی شرط پر پوری اترتی ہیں۔ اصفہان کی ویرانی کے بعد آپ بہت سی خصوصیات میں منفرد شخصیت کے حامل تھے۔

آپ نے ۹۲ سال عمر پاکر ۱۰ جمادی اخری ۶۴۸ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال مذکور الذیل مشاہیر نے بھی جان جان آفرین کے سپرد کی۔

محدث اسکندریہ، مسند ابو محمد عبدالوہاب بن ملا فرازدی ۹۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ المسند العدل فخر القضاۃ احمد بن محمد بن عبدالعزیز تمیمی مصری ۸۷ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ مسند بغداد محدث ابو محمد ابراہیم بن محمود ازجی حنبلی ۸۵ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ مسند القائم علی بن سالم یعقوبی ضریر، فقیہ مفتی ابو عبداللہ محمد بن ابو بکر دباس حنبلی ان دونوں کو علامہ ابن شاتیل سے سماع حاصل ہے۔ مسند ابو منصور مظفر بن عبدالمالک فہری، صاحبِ ترجمہ کے بھائی ابو محمد یونس بن خلیل ادمی ماہِ محرم میں ۸۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور محدثِ عالم مجدالدین محمد بن محمد اسفرائینی صوفی ابن صفار آپ نے دمشق میں انتقال فرمایا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل سے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس صورت میں کہ اس نے کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۱۴۳ ۱۲/۱۸ محدثِ عراق امام ابن نُقطہ حنبلی بغدادی

آپ کی کنیت ابو بکر، نام محمد بن عبدالغنی بن ابو بکر بن شجاع ابن نقطہ اور لقب معین الدین ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور صاحبِ حفظ و اتقان امام ہیں۔ اور ابن نقطہ کے نام سے مشہور

ہیں۔ ۵۷۰ھ سے کچھ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صلحائے عراق میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے کمال توجہ سے علم حدیث طلب کیا۔ آپ کو یحییٰ بن یوش سے سماع کا موقعہ ملا ہے۔ لیکن ابن کلیب سے استفادہ نہیں کر سکے۔ پھر ۶۰۰ھ میں بغداد میں عبدالوہاب بن سکینہ، ابن طبرزد، ابوالفتح منداتی اور بعد کے لوگوں سے، اصفہان میں عفیفہ فارقانیہ، زاہر بن احمد، ابوالفخر اسعد بن روح، محمود بن احمد مصری اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے، نیشاپور میں منصور فراوی اور مؤید طوسی سے، حران میں عبدالقادر وہاوی سے، دمشق میں تاج کندی اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے، حلب میں افتخار ہاشمی سے، مصر میں عبدالقوی بن حباب سے اور ثغر میں محمد بن عباد اور دوسرے بے شمار اہل علم سے اکتساب فیض کیا۔

مرتبہ و مقام آپ نے بہت سی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کیں اور کچھ بنیادی اور اہم کتابیں قیمتہً خریدیں اس طرح جب کتابوں کا کافی ذخیرہ جمع ہو گیا اور اس فن میں کمال پیدا کر لیا تو تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے۔ حافظ ضیاء سے آپ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے حافظ، متدین اور صاحب المروۃ والکرم ہیں ابو عبداللہ برزالی کہتے ہیں ثقہ، متدین اور مفید ہیں۔

آپ سے پوچھا گیا جس نقطہ کی طرف انتساب کی وجہ سے آپ ابن نقطہ کہلاتے ہیں وہ کون ہے؟ بولے وہ ایک کنیز ہے جس نے میرے والد کے دادا کو پالا پوسا تھا۔

آپ سے زکی منذری، سیف بن محمد، عبدالکریم بن منصور اثری، شرف حسین بن ابراہیم اربلی، عثمان بن حاجب، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالغنی، عزالدین احمد بن ابراہیم فاروثی اور آپ کے صاحبزادے لیث ابن نقطہ روایت کرتے ہیں۔

عام حالات آپ کتاب "التقیید فی رواۃ الکتب والاسانید" اور کتاب المستدرک علی اکمال ابی نصر بن ماکولا کے مصنف ہیں یہ کتابیں آپ کی امامت اور آپ کے حفظ و اتقان کی شاہد عدل ہیں۔ آپ متقن، محقق اور خوشخط لکھنے والے تھے، باوقار اور با اخلاق تھے۔ دیانت اور قناعت میں مشہور تھے۔ زہد اور تقشف میں اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ میری کسی ایسے عالم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ جو مجھے آپ سے براہ راست روایت بیان کرتا۔

آپ نے ۲۲ صفر ۶۲۹ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

اس سال درج ذیل علماء کا بھی انتقال ہوا۔

ابوالقاسم احمد بن محمد بن ابوغالب بغدادی امیر ابن شمندی، ان کے پاس ابوالجہم کی کتاب تھی۔ امام نظامیہ ابوالمعالی احمد بن عمر بن بکروں نہروانی، قاضی شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم شیبانی ابن الموصلی حنفی ۸۵ سال کی عمر میں دمشق میں فوت ہوئے۔ امام مسند ابوعلی حسن بن مبارک بغدادی حنفی، ابومحمد عبدالصمد بن داؤد بن محمد مصری غفاری، ابومحمد عبدالغفار بن شجاع ترکمانی شروطی، ابومحمد عبداللطیف بن عبدالوہاب طبری بغدادی مؤذن،

Marfat.com

علامہ موفق الدین عبداللطیف بن یوسف بغدادی۔ آپ دراصل موصل کے رہنے والے تھے ۷۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ مسند الوقت ابوحفص عمر بن کرم دینوری البغدادی الحنبلی آپ نے ۹۰ سال عمر پائی۔ اور مقری اسکندریہ ابوالقاسم عیسیٰ بن عبدالعزیز لخمی، آپ ۹۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

مجھے ان کے واسطہ سے عبداللہ بن بسر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے اور صدقہ قبول نہیں کرتے تھے۔

میں اس حدیث کے راوی حسن بن ایوب کو ابھی تک معلوم نہیں کر سکا کہ کون ہے؟

۱۱۳۴ ۱۳/۱۸ امام دَبِیثی واسطی شافعی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد بن ابوالمعالی یحییٰ بن علی اور لقب معدل ہے۔ واسط کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث، قابلِ اعتماد معلم قرآن اور مشہور مؤرخِ عراق ہیں ۵۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے شہر واسط میں ابوطالب کتانی، ہبۃ اللہ بن قسام اور متعدد دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ اور خطیب شافیا اور ابن الباقلانی سے قرأت عشر سیکھی۔ نیز بغداد میں ابن شاتیل، قزاز، ابوالعلاء بن عقیل، عبدالمنعم فراوی اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا اور قراء کی ایک جماعت سے فنِ قرأت اور ابوالحسن بن بوقی سے علم فقہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ اصول، خلافیات اور نحو میں بھی درک پیدا کیا۔ مگر قلبی لگاؤ فنِ حدیث سے ہی رہا اور اس فن کی نازل اور عالی ہر قسم کی احادیث احاطۂ تحریر میں لائے۔ قراءت کے بعد شہر واسط کی ایک مبسوط تاریخ لکھی۔ اسی طرح بغداد کی تاریخ بھی لکھی اور اس کو سمعانی کی تاریخ کا ذیل بنایا۔ اپنے شیوخ کے حالات میں ایک معجم بھی تصنیف کیا۔

عام حالات آپ اپنے زمانہ میں وقفِ عمومی کے ناظم الامور تھے۔ منصب عدالت پر بھی فائز تھے مگر اس سے دل برداشتہ ہو کر جلد ہی مستعفی ہو گئے اور حدیث پڑھانے اور قرآنِ پاک کی تعلیم دینے کا شغل اختیار فرمایا۔ ابن نجار کہتے ہیں آپ بغداد میں مستقل طور پر آباد ہو گئے تھے۔ اور اپنی تصانیف کا درس دیا کرتے تھے۔ آپ نے جو کچھ حوالہ قلم کیا اس کا بیشتر اور زیادہ حصہ آپ کے ذہن میں محفوظ ہوتا تھا۔ آپ کو علم حدیث، ادب اور شعر و شاعری میں ملکہ راسخ حاصل تھا۔ استفادہ کے لیے اہلِ علم کو اپنی کتابیں دینے میں بڑے فیاض واقع ہوئے تھے۔ میں کئی سال آپ کی خدمت میں رہا ہوں۔ میں نے آپ کی ذات میں نیکی، حسنِ سلوک اور دیانتداری کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر انگشت نمائی ہو سکے۔ تاریخ، سیر اور ایام الناس کے حفظ اور یادداشت میں میری آنکھوں نے آج تک آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

تلامذہ میں کہتا ہوں، آپ کے تلامذہ میں مندرجہ ذیل اسماء قابلِ ذکر ہیں۔

ابن نجار، ابن نقطہ، زکی الدین، برزالی، علی بن محمد کازرونی، شیخ عزالدین فاروثی، شیخ

Marfat.com

جمال الدین شہیر لیشی اور تاج الدین عزافی وغیرہ۔ ان کے علاوہ قاضی تقی الدین مقدسی آپ سے بالاجازت روایت کرتے ہیں۔ آپ کے شیوخ میں سے احمد بن طارق کرکی اور ابو طالب بن عبدالسمیع نے آپ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ تحصیلِ علم کے لیے آپ نے پہلی دفعہ ربیع الاوّل ۵۷۶ھ میں سفر کیا۔

ابن نجار کہتے ہیں آپ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ۸ ربیع الآخر ۶۳۷ھ میں انتقال فرمایا اور اپنے پیچھے فنِ حدیث میں اپنا ثانی کوئی نہیں چھوڑا۔

اس سال درج ذیل مشاہیر نے سفرِ آخرت فرمایا۔

قاضیِ دمشق شمس الدین ابوالعباس احمد بن خلیل الاصولی الشافعی، رئیس صفی الدین ابوالعلاء احمد بن ابوالیسر شاکر بن عبداللہ تنوخی دمشقی، مسند اسحاق کے راوی ابوالبقاء اسمٰعیل بن محمد بغدادی المؤدب، مسند شیراز علامہ علاؤالدین ابوسعد ثابت بن احمد خجندی اصفہانی، ۸۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے صحیح بخاری وقت پر پڑھی تھی اور اسی پر علم حدیث کو ختم کر دیا۔ مسند ابوعلی حسین بن یوسف صنہاجی شاطبی ثم اسکندرانی، آپ علامہ دمیاطی کے سب سے پہلے استاذ ہیں۔ العدل امین الدین ابوالغنائم سالم بن حافظ ابوالمواہب تغلبی دمشقی ۶۰ سال کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوئے، حافظ ابوالعلاء کے پوتے قاضی عبدالحمید بن عبدالرشید ہمدانی۔ مسند ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن یوسف دمشقی ثم المصری، امام ربوہ ابومحمد عبدالعزیز بن برکات خشوعی، شیخ بغداد مقری امام عبدالعزیز بن دلف بغدادی الناسخ، مفید امام ادیب شمس الدین محمد بن حسن بغدادی کاتب، ۵۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ شیخ تقی الدین محمد بن طرخان سلمی دمشقی، زاہد ابوطالب محمد بن عبداللہ سلمی دمشقی محتسب دمشق رشید الدین ابوالمفضل محمد بن عبدالکریم قیسی ابن الہادی، فخرالدین ابوعبداللہ محمد بن محمد نوقانی انہوں نے ۸۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ محدث و مؤرخ اربل ادیب امام شرف الدین ابوالبرکات مبارک بن احمد اور صاحب "المثل السائر" علامہ ضیاء الدین ابوالفتح نصراللہ بن محمد بن عبدالکریم المعروف بابن الاثیر جزری۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت عمرؓ کا یہ قول ملا ہے کہ انہوں نے احنف کو خطاب کرتے ہوئے کہا احنف! دیکھو! جو زیادہ غل مچاتا ہے اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے۔ جو کسی چیز کو زیادہ استعمال کرتا ہے اُسی کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے۔ جو مذاق کو عادت بناتا ہے۔ اس کو کم عقل سمجھا جاتا ہے جو زیادہ باتیں کرتا ہے وہ زیادہ غلطی کرتا ہے اور جو زیادہ غلطی کرتا ہے اس میں حیا نہیں رہتی اور جس میں حیا نہیں وہ پرہیزگار نہیں اور جو پرہیزگار نہیں اس کا دل مردہ ہو چکا ہے

۱۱۳۵ ۱۴/۱۸ امام کُلاعی بَلَنْسی

آپ کی کنیت ابوربیع اور نام سلیمان بن موسیٰ بن سالم حمیری ہے۔ آپ اندلس کے رہنے والے حافظ

Marfat.com

حدیث، باکمال عالم اور فصیح و بلیغ محدث تھے ۵۶۵ھ میں پیدا ہوئے۔

ابوعبداللہ ابار کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے شہر بلنسیہ میں ابوالعطار بن نذیر اور ابوالحجاج بن ایوب سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور مختلف شہروں میں ابوالقاسم بن جیش، ابوبکر بن جد، ابوعبداللہ بن زرقون، ابوعبداللہ بن فخار، ابومحمد بن فرس، ابوعبداللہ بن عروس، ابومحمد بن جہور، نجبہ بن یحییٰ اور دوسرے بہت سے علماء سے کسبِ کمال کیا۔ ان کے علاوہ ابوالعباس بن مضا۔ کتاب الاحکام کے مصنف امام ابومحمد عبدالحق ازدی اور دیگر ائمہ نے آپ کو اجازت نامے مرحمت فرمائے۔

آپ کو روایتِ حدیث اور آموختہ علم لکھنے کا بے حد شوق تھا۔ حدیث کے باکمال حافظ اور صاحبِ بصیرت امام تھے۔ جرح و تعدیل کے ماہر اور رواۃ کی پیدائش اور وفات کو خوب جانتے تھے۔ فنِ رجال میں اپنے اہلِ زمانہ پر فوقیت رکھتے تھے۔ خصوصاً متاخرین اور ہمعصروں کے متعلق آپ کے معلومات بہت وسیع تھے۔ آپ نے علم کا بے انداز ذخیرہ سپردِ قلم فرمایا۔ آپ کا خط شگفتہ، مستحکم اور بے نظیر تھا۔ فنِ ادب میں متبحر، علمِ بلاغت میں مشہور اور تحریر رسائل میں منفرد تھے۔ شعر بہت اچھے کہتے تھے۔ فصیح و بلیغ خطیب تھے۔ سیاق و سباق کے لحاظ سے آپ کا کلام انتہائی مربوط اور دلآویز ہوتا تھا۔ بہترین اور قیمتی لباس زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ مختلف مجالس میں بادشاہوں کی نمائندگی کرتے تھے اور وہ جو کچھ منبر پر کہنا چاہتے تھے اسے آپ ہی لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ متعدد دفعہ بلنسیہ میں خطابت کے فرائض انجام دیئے۔

تصانیف آپ نے مختلف علوم و فنون میں متعدد مفید کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) الاکتفاء فی مغازی المصطفیٰ والثلاثۃ الخلفاء ۴ جلد (۲) معرفت الصحابہ والتابعین ایک ضخیم کتاب جو پوری نہ ہو سکی۔ (۳) کتاب مصباح الظلم بشبہ الشہاب (۴) کتاب اخبار البخاری (۵) کتاب الاربعین وغیرہ۔

تحصیلِ علم کے لیے طلبہ کا ہر وقت آپ کی طرف تانتا بندھا رہتا تھا۔ میں نے فنِ حدیث میں آپ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور دیگر علوم و فنون میں بھی آپ سے بہت کچھ سیکھا۔

میں کہتا ہوں قاضی تونس ابوالعباس احمد بن عمار اور ایک دوسری جماعت نے آپ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ابن مسدی کہتے ہیں۔ میں نے شرافت، ریاست، فضیلت اور جلالتِ قدر میں آپ جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا، آپ منقول و معقول اور نظم و نثر میں نمایاں شخصیت کے حامل اور مجموعۂ فضائل تھے۔ علومِ قرآن اور فنِ تجوید میں کامل اور علمِ ادب میں دُرِ یکدانہ تھے۔ آپ کی ذات پر حفاظِ حدیث کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ دیوان انشاء میں ایک معقول اور گرانقدر ملازمت پیش کی گئی۔ جسے قبول کرنے سے آپ نے انکار کر دیا۔ آپ نے مشہور قاری ابنِ ہذیل کے تلامذہ سے مختلف قراءات کا فن سیکھا۔ پھر رختِ سفر باندھا اور شہر مرسیہ میں ابوالقاسم بن جیش کے خاص الخاص تلامذہ میں شریک ہوئے۔ میں نے آپ سے

بہت استفادہ کیا ہے۔

ابار کہتے ہیں امام مرحوم نے ایک خواب دیکھا تھا جس کی وجہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ سترھواں سال میری عمر کا آخری سال ہے۔ اندلس میں سب سے آخر میں پیدا ہونے والے حافظِ حدیث آپ ہی تھے۔ اور آپ پر ہی علمِ بلاغت کا خاتمہ ہو گیا۔ آپ نے شہر مرسیہ سے نو میل دور مقام اینشہ میں دشمن سے لڑتے ہوئے سینہ پر زخم کھا کر ۲۰ ذی الحجہ ۶۳۴ھ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

حافظ منذری لکھتے ہیں: آپ نے دشمن کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرما کر وفات پائی۔ آپ شہر مرسیہ کی ایک نواحی بستی میں شروع رمضان المبارک ۵۶۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ سنِ شعور میں پہنچنے کے بعد بلنسیہ، مرسیہ، اشبیلیہ، غرناطہ، شاطبہ، مالقہ، سبتہ اور دانیہ میں حدیث پاک کا سماع کیا۔ آپ کا وسیع و عریض کتب خانہ گہرے علم، کثرتِ حفظ اور اس فن سے آپ کی انتہائی دلچسپی کا پتہ دیتا ہے۔ آپ نے ۶۱۴ھ میں اپنے ہاتھ سے اجازت نامہ لکھ کر ہمیں عطا فرمایا تھا۔

میں کہتا ہوں اس سال آپ کے ساتھ درج ذیل مشاہیر نے بھی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ محدث یمین الدین احمد بن سلطان صلاح الدین ایوبی، ۵۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے، مشہور قوال ابو محمد اسحاق بن احمد علثی زاہد، محدث مصر وجیہہ الدین ابو الیمن برکات بن ظافر انصاری، فقیہ موفق حمد بن احمد بن صدیق حرانی، ابو طاہر خلیل بن احمد جوسقی صرصری، مسند ابو منصور سعید بن محمد بن یاسین سفار، امام ناصح الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن نجم شیرازی حنبلی انصاری، فقیہ حران ناصح الدین عبد القادر بن عبد القاہر حنبلی، فقیہ شرف الدین بن عبد القادر بغدادی مصری شافعی، ابو القاسم عبد اللطیف بن ادیب شاعر عراق محمد بن عبد اللہ تعاویذی، خطیب بلنسیہ ابو الحسن علی بن احمد، مسند ابو نزار عبد الواحد بن نزار بغدادی تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ مسند ابو الحسن علی بن محمد بغدادی محدث مؤرخ مسند عراق ابو الحسن محمد بن احمد قطیعی نے ۸۸ سال عمر پا کر سفرِ آخرت اختیار فرمایا، مسند ابو الحسن مرتضیٰ بن ابو الجود حاتم حارثی مصری۔ ۸۵ سال عمر پا کر فوت ہوئے۔ مسند ابو بکر ہبۃ اللہ بن عمر حلاج اور عمر رسیدہ خاتون ام عبد اللہ یاسمین بنت سالم بن علی بن بیطار۔

ہمیں ان کے واسطہ سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی تھی جس وقت آپ نے احرام باندھا تھا۔ اور جس وقت آپ حلال ہوئے تھے اس وقت بھی میں نے آپ کو طواف بیت اللہ سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔

۱۱۳۶ ۱۵/۱۸ امام ابنِ دِحیہ کلبی اندلسی

آپ کی کنیت ابو الخطاب اور نام عمر بن حسن بن علی ہے۔ اندلس کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث

Marfat.com

اور نامور عالم ہیں۔ دانیہ میں پیدا ہونے اور سبتہ میں رہائش رکھنے کی وجہ سے دانی اور سبتی کہلاتے ہیں۔ اپنے متعلق "ذوالنسبین بین دحیۃ والحسین" لکھا کرتے تھے۔ یعنی مشہور صحابی دحیہ کلبی اور حضرت حسین دونوں سے رشتہ رکھنے والے۔ ابار کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کرتے تھے کہ وہ دحیہ کلبی کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ابوالبسام حسینی کے نواسے ہیں۔

سن شعور کو پہنچنے کے بعد اندلس میں ابوالقاسم بن بشکوال، ابوعبداللہ بن مجاہد، ابوبکر بن جد، ابوعبداللہ بن زرقون، ابوبکر بن جعفر ملتونی، ابوالقاسم بن جیش اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے حدیث کا سماع کیا۔

مرتبہ و مقام آپ کو علم حدیث میں بصیرت تامہ حاصل تھی۔ اور اس کو احاطۂ تحریر میں لانے کے بہت دلدادہ تھے۔ شب و روز اس کے سماع میں مصروف رہتے تھے۔ بڑے خوشخط اور بڑے حافظ وضابط تھے۔ علم لغت سے حصۂ وافر پایا تھا۔ ادب اور دیگر علوم و فنون سے بھی بہرہ مند تھے۔ دانیہ میں منصب قضا پر فائز ہوئے لیکن جلد ہی اہل شہر کی شکایت پر معزول کر دیئے گئے۔ وہاں سے نکلے اور قاضی تلمسان ابن ابی حیون سے مزید تعلیم حاصل کی۔ پھر ۶۹۵ھ میں تونس میں حدیث پڑھانے لگے وہاں سے حج کرنے کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ تو بلاد مشرق میں عموماً اور اصفہان، عراق اور نیشاپور میں خصوصاً کتابت علم کی طرف متوجہ ہوئے۔

میں کہتا ہوں ابوجعفر صیدلانی، ابوالفتح فراوی اور حافظ ابوالفرج ابن الجوزی سے استفادہ کرنے کے بعد مصر چلے آئے۔ ابار کہتے ہیں وہاں ملک کامل کو علم ادب پڑھایا اور بے اندازہ دولت حاصل کی نیز تصنیف و تالیف اور تعلیم و تدریس میں مصروف رہے۔ آپ کی ایک تصنیف "النص المبین فی المفاضلہ بین اہل صفین" بہت مشہور ہے۔ ۶۱۳ھ میں مجھے اپنے ہاتھ سے لکھ کر اجازت نامہ مرحمت فرمایا۔ میں کہتا ہوں آپ نے مصر میں بوصیری اور اس طبقہ کے دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا۔ واسط میں مندائی سے مسند امام احمد اور صیدلانی سے پوری معجم طبرانی کا سماع کیا۔ ۶۰۰ھ میں مؤطا امام مالک پڑھایا۔ جس کو مشہور محدث ابوعمرو بن صلاح نے بھی ان سے سنا۔ آپ دعوی کیا کرتے تھے کہ انہوں نے پوری صحیح مسلم زبانی اپنے کسی استاذ کو سنائی تھی۔ مگر کان اس دعوی کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں کیونکہ وہ کثیر العلم اور مجموعہ فضائل ہونے کے باوجود اٹکل پچو بات کہتے اور لمبے چوڑے دعوے کرنے کے عادی تھے۔

آپ کے متعلق اہل علم کی جرح حافظ ضیاء کہتے ہیں۔ شہر اصفہان میں میری ان سے ملاقات ہوئی۔ لیکن میں نے ان سے سماع نہیں کیا۔ مجھے ان کا طرز عمل پسند نہیں آیا۔ وہ آئمہ دین کے بارہ میں اکثر نازیبا کلمات استعمال کرتے تھے۔ مجھے ابراہیم سنہوری نے بتایا ہے کہ میں ملک مغرب میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں کے مشائخ نے ان کی تضعیف کی ہے اور ان کو مجروح قرار دیا ہے۔ حافظ ضیاء لکھتے ہیں میں نے ان سے اکثر ایسی چیزیں دیکھی ہیں جن سے علمائے

Marfat.com

مغرب کی تصدیق ہوتی ہے۔

قاضی ابن واصل کہتے ہیں کہ ابوالخطاب وسعتِ علم اور قوتِ حافظہ کے باوجود نقلِ عبارت میں قابلِ اعتماد نہیں تھے۔ اہلِ علم ان پر مجازفت اور اٹکل پچو بات کہنے کی تہمت لگاتے تھے۔ ملکِ کامل کو اس کا پتہ چلا، تو اس نے ان کو شہاب کی کتاب پر حاشیہ لکھنے کا حکم دیا۔ فرمانِ شاہی کی تعمیل میں انہوں نے کتابِ مذکور پر حاشیہ لکھ دیا۔ جس میں اس کی اسانید پر بحث کی اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ملکِ کامل نے کہا مجھ سے وہ کتاب گم ہو گئی ہے۔ مجھے اس جیسا حاشیہ دوبارہ لکھ دیں۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ حاشیہ لکھ کر پیش کر دیا جس میں پہلے سے متضاد باتیں بیان کیں۔ بادشاہ نے معلوم کیا کہ ان کے متعلق اہلِ علم کا نظریہ صحیح ہے۔ انہیں دارالحدیث سے معزول کر دیا۔ اور ان کی جگہ ان کے بھائی امام ابوعمرو لغوی کو متعین کیا۔

دوسرا تجربہ ابن نقطہ کہتے ہیں ابوالخطاب سے میری ملاقات نہیں ہوئی وہ علم و فضل میں مشہور تھے۔ مگر اکثر ایسی چیزوں کا دعویٰ کرتے تھے جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ مجھے ایک قابلِ اعتماد عالم ابوالقاسم بن عبدالسلام نے بتایا کہ ایک دفعہ ابنِ دحیہ میرے مہمان بنے تو کہنے لگے۔ مجھے صحیح مسلم اور جامع ترمذی دونوں ازبر یاد ہیں یہ سن کر میں نے ایک چیز میں ترمذی کی پانچ اور مسند احمد کی پانچ اور موضوعات میں سے پانچ حدیثیں لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کیں تو وہ ان میں سے ایک حدیث بھی معلوم نہ کر سکے۔

تیسرا تجربہ قاضی ابن خلکان لکھتے ہیں: آپ ایک دفعہ اربل میں آئے تو شاہِ اربل کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے "کتاب المولد" لکھی اس میں بادشاہ کی مدح میں ایک قصیدہ درج کیا۔ جس کا پہلا شعر یوں تھا۔ لولا الوشاۃ وھم اعداؤنا وھوا الخ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ پورا قصیدہ دیوان اسعد بن مماتی میں مذکور ہے۔

میں نے ابن مسدی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر پڑھی ہے کہ ابوالخطاب کے والد تاجر تھے اور کلبی کہہ کر پکارے جاتے تھے جو دانیہ کے ایک گاؤں کی طرف نسبت ہے۔ ابوالخطاب اپنے متعلق پہلے اپنے اسی گاؤں اور اپنے نسب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کلبی اور کلبی دونوں الفاظ لکھا کرتے تھے۔ آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم تھے۔

میں کہتا ہوں: مدلس تھے اجازت نامہ میں حدثنا کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ میری کسی ایسے شخص سے ملاقات نہیں ہوئی جو مجھے ان سے براہِ راست حدیث بیان کرے ہاں میں نے حافظ شرف الدین حنبلی سے سماع کیا ہے جن کو ان کی طرف سے اجازت حاصل تھی۔

وفات میں نے پڑھا ہے کہ انہوں نے ربیع الاول ۶۳۳ھ کی چودھویں رات کو انتقال فرمایا۔ اور

Marfat.com

۸۰ سے کچھ زیادہ سال زندہ رہے۔

اس سال درج ذیل علماء نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

جمال ابو حمزہ احمد بن عمر مقدسی انہوں نے عمر کی ۶۴ بہاریں دیکھی ہیں۔ حاکم سبتہ فقیہ ملک ابو العباس بن الخطیب محمد بن احمد لخمی عزفی، مسندہ ام الحیار زہرہ بنت محمد بن احمد آپ نے بغداد میں انتقال فرمایا۔ عمر رسیدہ بزرگ ابو الربیع سلیمان بن احمد شارعی، مقری ابن المغربل تلمیذ کیزانی، فقیہ وجیہ الدین عبد الخالق بن اسمٰعیل تنیسی، مسند شیخ عبد الرحمٰن بن عمر دمشقی نساج، خطیب زملکا عبد الکریم بن خلف انصاری، شیخ عفیف الدین علی بن عبد الصمد مصری نحوی، مسند کبیر ابو الحسن علی بن ابو بکر بن روزبہ بغدادی قلانسی، مسند فخر الدین محمد بن ابراہیم اربلی، ابو بکر محمد بن محمد مامونی مقری ضریر مصر میں فوت ہوئے، مسند ابو الفتح نصر اللہ بن عبد الرحمٰن انصاری دمشقی اور قاضی القضاۃ عماد الدین نصر بن عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر جیلی انہوں نے ستر سال کی عمر پا کر انتقال فرمایا۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

۱۱۳۷ ۱۶/۱۸ امام مفید برزالی اشبیلی

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ، نام محمد بن یوسف بن محمد بن ابو بیدا اس اور لقب زکی الدین اور محدث شام ہے۔ اندلس کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ تحصیلِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے دورے کیے۔ تقریباً ۵۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ ۶۰۲ھ میں حج بیت اللہ کے لیے آئے تو ان کے دل میں سماعِ علم اور کتابت حدیث کا شدید جذبہ پیدا ہوا۔ چنانچہ حافظ ابن المفضل اور ایک جماعت کے علاوہ مکہ معظمہ میں زاہر بن رستم اور یونس ہاشمی، دمشق میں کندی اور اس طبقہ کے دوسرے اہلِ علم، اصفہان میں عین الشمس بنت الثقفی اور موجود علماء، نیشاپور میں منصور ارہل اور موصل کے مشاہیر سے بھی فیضیاب ہوئے۔ ہر آنے جانے والے عالم سے لکھا اور بہت سی کتابیں نقل کیں۔ معجم کبیر تصنیف کی اور بہت سے علماء کے لیے تخریج احادیث کا کام کیا۔ بالآخر دمشق میں سکونت اختیار کر لی اور صاحبِ اولاد ہوئے۔ عرصہ تک مسجد فلوس میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سمجھدار، تواضع پسند، ہر وقت مسکرانے والے اور طلبہ کو فائدہ پہنچانے کے دلدادہ تھے۔ اپنی کتابیں اور دوسری چیزیں عاریتاً دینے میں بڑے فیاض تھے۔

مرتبہ و مقام حافظ زکی الدین منذری لکھتے ہیں، رمضان المبارک کی چودھویں رات کو حافظ ابو عبد اللہ برزالی نے حماۃ میں بعمر کہولت داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ نے بے انداز علم لکھا۔ اور ایک جماعت کے لیے احادیث کی تخریج کی۔ بلند پایہ حافظِ حدیث تھے اور اس فن میں بہت اچھا مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ ہم مدت تک قاہرہ میں اپنے شیخ ابن المفضل کے ہاں اکٹھے رہے میں نے ان سے اور انہوں نے مجھ سے حدیث کا سماع کیا۔

میں کہتا ہوں مندرجہ ذیل علماء نے آپ سے علمی فیوض حاصل کیے۔
امام ابو حامد بن صابونی، عمر بن یعقوب اربلی، ابو المجد بن عدیم۔ جمال الدین محمد بن واصل، ابو الفضل ابن عساکر محمد بن یوسف ذہبی اور ابو علی بن خلال وغیرہ۔
برزالہ جس کی طرف انتساب کی وجہ سے آپ برزالی کہلاتے ہیں ایک چھوٹا سا قبیلہ ہے۔
آپ نے رمضان المبارک ۶۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔
اس سال مندرجہ ذیل علمائے بھی دنیائے دون کو چھوڑ کر سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔
ابو العباس احمد بن علی بن محمد زاہد قسطانی ثم مصری۔ انہوں نے ۷۷ سال عمر پاکر وفات پائی۔ ابو المعالی سعد بن مسلم بن مکی قیسی دمشقی، محدث ابو الخیر بدل بن ابو المعمر تبریزی ۸۴ سال کے ہو کر فوت ہوئے۔ مسند مقری ابو الفضل جعفر بن علی ہمدانی اسکندرانی، شیخ اسکندریہ امام کبیر جمال الدین ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد الحمید صفراوی مالکی ۹۲ سال کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوئے۔ محدث نصیبین شیخ عسکر بن عبد الرحیم عدوی، مسند ابو الفضل محمد بن محمد بن حسن بن سباک اور دمشق کے شیخ الحنفیہ علامہ جمال الدین محمود بن احمد بخاری ابن الحصری۔
مجھے ان کے واسطہ سے حضرت علی کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے ہر مسلمان پر ان سے لڑنا واجب ہے۔

۱۱۳۸ ۱۷/۱۸ امام ابن رُومیہ اُموی اَندلسی

آپ کی کنیت ابو العباس اور نام احمد بن محمد بن مفرج اشبیلی ہے۔ اندلس کے رہنے والے جلیل القدر حافظ اور ناقدِ حدیث ہیں۔ بنو اُمیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور نسبتِ ولا کی وجہ سے اموی کہلاتے ہیں۔ آپ نے ابنِ عدی کی مشہور کتاب الکامل پر ذیل لکھا ہے جس کا نام کتاب الحافل رکھا ہے۔ ظاہری مسلک کے بلند پایہ فقیہ ہیں۔ ۵۶۱ھ میں کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے۔
اپنے ملک اندلس میں ابو عبد اللہ بن زرقون، ابو بکر بن جد، احمد بن جمہور، محمد بن علی تجیبی اور ابو ذر خشنی سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر حج بیت اللہ کے لیے مکہ معظمہ تشریف لائے۔ فراغت کے بعد عراق کا سفر کیا اور امام فراوی اور امام ابو الوقت کے تلامذہ سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔

عام حالات ابار لکھتے ہیں۔ آپ مالکی مسلک چھوڑ کر ظاہری ہو گئے۔ اور علامہ ابنِ حزم کے متعصب حامیوں میں شمار ہونے لگے۔ فنِ حدیث اور علم الرجال میں بصیرتِ تامہ رکھتے تھے۔ انہوں نے کامل ابن عدی پر ایک ضخیم جلد میں مفید اضافے کیے ہیں۔ ادویات اور مختلف جڑی بوٹیوں کے متعلق ان کے معلومات اس قدر وسیع ہیں کہ اس فن میں کوئی ہمعصر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک دوکان میں ان کی

Marfat.com

خرید و فروخت کا کام کیا کرتے تھے۔ ہمارے اکثر مشائخ نے ان سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ حافظ منذری کہتے ہیں: میں نے مصر میں ان سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے اپنی یادداشت سے متعدد احادیث بیان کیں۔ ان کے پاس احادیث کے بہت سے مجموعے تھے لیکن بدقسمتی سے مجھے ان سے ان کے سماع کا اتفاق نہیں ہوا۔

میں کہتا ہوں ابن نقطہ نے ان سے علم حدیث لکھا ہے۔ وہ فرماتے تھے آپ ثقہ، حافظ اور صالح تھے۔

میں کہتا ہوں آپ نے اپنے مشائخ کے حالات میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام کتاب التذکرۃ ہے آپ نے ایک کتاب "المعلم بمازادا لبخاری علی مسلم" بھی تصنیف کی ہے۔ ابن فرقون کہتے ہیں آپ کے بعض تلامذہ نے آپ کی سیرت پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے اس میں بیان کیا ہے کہ آپ نے ربیع الاوّل ۶۳۷ھ کے آخر میں اچانک داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی وفات پر بہت سے شعراء نے مرثیے لکھے۔

تلامذہ میں کہتا ہوں آپ سے ابوبکر مومیائی، ابو اسحاق بلفقی اور ایک دوسری جماعت نے حدیث روایت کی ہے۔ اسی سال آپ کے ساتھ علامہ ابن دبیثی کا بھی انتقال ہوا۔ ان کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے۔

ابن زبیر کہتے ہیں آپ ظاہری مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ دیندار، پرہیزگار، صاحب علم اور ایثار پیشہ تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش ادویات اور جڑی بوٹیوں کا کاروبار تھا۔

۱۱۳۹ ۱۸/۱۸ امام ابن طیلسان قرطبی

آپ کی کنیت ابوالقاسم نام قاسم بن احمد بن محمد انصاری اور لقب محدث اندلس ہے۔ قرطبہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث ہیں۔ بقول ابار تقریباً ۵۷۵ھ میں پیدا ہوئے۔

ابار کہتے ہیں: آپ اپنے نانا ابوالقاسم بن شراط، ابوالعباس بن مقدام، ابو محمد عبدالحق خزرجی، ابوالحکم بن حجاج اور ہمارے شیوخ کی ایک جماعت سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ عبدالمنعم بن فرس اور ابوالقاسم بن سمجون نے آپ کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ آپ کے اساتذہ کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے۔

عام حالات قرآن حکیم کی تعلیم دینے اور حدیث پاک پڑھانے کے لیے مسندِ صدارت پر فائز رہے ہیں۔ مختلف قراءات کے ماہر اور ادب عربی سے خوب واقف تھے۔ صنعتِ حدیث میں آپ کو اپنے معاصرین پر گونہ سبقت حاصل تھا۔

آپ نے متعدد تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ان میں سے چند قابلِ ذکر ہیں۔

(۱) کتاب "ماورد من الامر فی شربۃ الخمر" (۲) کتاب "بیان المنن علی قاری الکتاب والسنن" (۳) کتاب "الجواہر المفصلات فی احادیث المسلسلات" (۴) کتاب "غرائب اخبار المستدین ومناقب آثار المہتدین" (۵) کتاب "اخبار صلحاء الاندلس" ہمارے اکابر شیوخ میں سے ایک جماعت نے ان سے علم حاصل کیا ہے اور ان میں اس کی اہلیت تامہ موجود تھی۔

جب قرطبہ پر فرنگیوں کا قبضہ ہُوا تو آپ وہاں سے نکل کر مالقہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ اور اپنی وفات تک جو ربیع الآخر ۶۴۲ھ میں ہُوئی خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

ابنِ ہارون نے افریقہ سے ہماری طرف لکھا کہ انہوں نے ابن طیلسان سے "کتاب الوعد والانجاز فی عوالی الاحادیث" کا کافی حصہ سنا ہے اور باقی احادیث کا جن کی روایت ان کے لیے جائز تھی اجازت عطا فرمائی اجازت نامہ کے الفاظ یہ ہیں۔

فلاں شخص نے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرے اور اس کو نیکنامی سے نوازے مجھ سے سوال کیا کہ میں اسے اپنی تمام روایات اور اپنی جمع کردہ کل احادیث کی اجازت دے دوں۔ چنانچہ میں نے اس کی خواہش کے پیشِ نظر اس کے سوال کو قبول کرتے ہُوئے ۶۴۱ھ میں اس کو اور اس کے لڑکے احمد کو اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت کرے اور اس کے ساتھ اس کے باپ کی آنکھیں ٹھنڈی کرے اجازت دے دی ہے۔

میں کہتا ہوں اس سال حسبِ ذیل علماء بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہُوئے۔

صدر تاج الدین احمد بن قاضی شمس الدین آپ دمشق میں ۷۱ سال کی عمر میں واصل بحق ہُوئے۔ صدر نجم الدین حسن بن سالم دمشقی ۷۷ سال عمر پا کر فوت ہُوئے۔ شیخ حاطب بن عبدالکریم حارثی مزی، محدث مقری ابوالقاسم سلیمان بن عبدالکریم انصاری دمشقی، مسند ابوالمنصور ظافر بن طاہر اسکندرانی مطرز، شیخ الشیوخ [illegible] ابو محمد عبداللہ بن عمر جوینی آپ نے دمشق میں رحلت فرمائی۔ قاضی عبدالعزیز بن عبدالواحد جیلی دمشق میں قتل کر دیئے گئے۔ شیخ قمر بن ہلال قطیفی، نفیس ابوالبرکات محمد بن حسین انصاری حموی ضریر اور صدر جمال الدین ابوالفضل یوسف بن عبدالمعطی محبلی غسانی اسکندرانی، انہوں نے ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱۴۰ $\frac{19}{18}$ مُفیدِ عراق امام ابن النجّار بغدادی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد بن محمود بن حسن اور لقب محب الدین ہے۔ بغداد کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ مؤرخ ہیں آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ۵۷۸ھ میں پیدا ہُوئے۔ آپ نے بہت سے اساتذہ سے کسبِ کمال کیا ہے اور یحییٰ بن یوش، عبدالمنعم بن کلیب، ذاکر بن کامل، مبارک بن معطوش، ابن الجوزی اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

آپ نے دس سال کی عمر میں حدیث کا سماع شروع کیا اور ۱۵ سال کی عمر میں طلبِ علم سے آپ کی دلچسپی انتہا کو پہنچ گئی چنانچہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے گھر سے نکل کھڑے ہُوئے اور اصفہان میں عین الشمس ثقفیہ اور ایک دوسری جماعت سے، نیشاپور میں مؤید اور زینب سے، ہرات میں ابورُوح سے، دمشق میں کندی اور مصر میں حافظ ابن المفضل اور دوسرے ائمہ سے فیوض حاصل کیے اور علم کے خزانے اپنے قلب و دماغ میں محفوظ کیے اور عالی اور نازل ہر طرح کی اسانید کو قلمبند کیا۔ مدینۃ السلام کی تاریخ مدون کی پھر اس پر ذیل لکھا۔ جس

میں علامہ خطیب کے اوہام کی نشاندہی کی یہ کتاب ۳۰۰ جزء میں مکمل ہوئی۔ آپ کا چوٹی کے قابلِ اعتماد حفاظِ حدیث میں شمار ہوتا ہے۔ دیندار اور اپنے آپ کو ہر قسم کے عیب سے بچانے والے تھے۔ عبادت گذار اور وسیع الروایت اور صاحبِ فہم و فراست تھے۔

تلامذہ آپ سے علمِ حدیث حاصل کرنے والوں کی فہرست کافی طویل ہے چند قابلِ ذکر تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں:۔

ابو حامد ابن الصابونی، ابو العباس فارفثی، ابو بکر شریشی، ابو الحسن عزّافی، ابو الحسن بن بلیان، ابو عبداللہ بن قزاز حدانی وغیرہ۔

ان کے علاوہ ابو العباس بن ظاہری، تقی الدین حنبلی اور ابو المعالی بن بالسی آپ سے بالاجازت روایت کرتے ہیں۔

عام حالات اور تصانیف ابنِ ساعی کہتے ہیں: طلبِ علم کے لیے آپ کی رحلت مسلسل ۲۷ سال جاری رہی اور اس مدت میں آپ نے تین ہزار شیوخ سے استفادہ کیا اور اپنی یادگار مندرجہ ذیل تصانیف چھوڑی ہیں۔

(۱) القمر المنیر فی المسند الکبیر اس میں ہر صحابی کا ذکر کیا ہے۔ اور اس سے مروی تمام احادیث بیان کی ہیں۔ (۲) کنز الامام فی السنن والاحکام (۳) کتاب المؤتلف والمختلف اس کتاب کی ابنِ ماکولا پر ذیل کی حیثیت ہے (۴) کتاب "المتفق والمفترق" (۵) کتاب "انساب المحدثین الی الآبار والبلدان" (۶) کتاب "العوالی" (۷) کتاب "المعجم" (۸) کتاب "جنۃ الناظرین فی معرفۃ التابعین (۹) کتاب "العقد الفائق" (۱۰) کتاب "الکمال فی الرجال" (۱۱) میں نے ان سے تاریخ کی ذیل پڑھی ہے جو ۱۶ جلدوں میں لکھی ہے۔ (۱۲) کتاب "الدرر الثمینہ فی اخبار المدینہ" (۱۳) کتاب "روضۃ الاولیاء فی مسجد ایلیاء" (۱۴) کتاب "نزہۃ الوری فی ذکر ام القری" (۱۵) کتاب "الازھار فی انواع الاشعار" (۱۶) کتاب عیون الفوائد ۶ جلد اور کتاب "مناقب الشافعی" بیان جاری رکھتے ہوئے ابنِ ساعی کہتے ہیں: آپ نے مجھ کو وصیت کی تھی اور اپنا کتب خانہ مدرسہ نظامیہ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ وفات کے بعد حاکم شہر نے مجھے ان کی تجہیز و تکفین کا حکم دیا۔ بہت سے شاعروں نے آپ کے مرثیے لکھے۔ مرحوم دنیا کے محاسن میں سے ایک تھے۔

آپ نے ۵ شعبان المعظم ۶۴۳ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ علم چھپا لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے منہ میں آگ کی لگام دے گا۔

۱۱۴۱ ۲۰/۱۸ شیخ الاسلام امام ابن الصلاح کردی شہرزوری

آپ کی کنیت ابوعمرو اور نام عثمان بن مفتی صلاح الدین عبدالرحمٰن بن عثمان کردی ہے۔ شہرزور کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور نامور مفتی ہیں۔ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ کتاب علوم الحدیث کے مصنف ہیں۔ ۵۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے والد سے علمِ فقہ حاصل کیا پھر عرصہ تک موصل میں تحصیل علم میں مصروف رہے۔ قاضی شمس الدین کہتے ہیں: مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے فقہ کی مشہور کتاب "المہذب" پوری کی پوری مکرر سہ کرر پڑھی اور اس وقت ابھی ان کی مونچھیں بھی نہیں اگی تھیں۔ پھر علامہ عماد بن یونس کے پاس معید مقرر ہوئے (استاد کی بات سامعین تک پہنچانے والے کو معید کہتے ہیں)

میں کہتا ہوں: آپ نے عبیداللہ بن سمین، نصراللہ بن سلامہ، محمود بن علی موصلی اور عبدالمحسن بن طوسی سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر بغداد کی طرف کوچ کیا۔ وہاں ابواحمد بن سکینہ اور عمر بن طبرزد سے، ہمدان میں ابوالفضل بن معزم سے، نیساپور میں منصور، مؤید، زینب اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے، مرو میں ابوالمظفر بن سمعانی اور ایک جماعت سے، دمشق میں قاضی جمال الدین عبدالصمد بن حرستانی، شیخ موفق الدین مقدسی اور شیخ فخرالدین بن عساکر سے، حلب میں ابومحمد بن علوان سے اور حران میں حافظ عبدالقادر سے علم حدیث کی تکمیل کی۔ فراغت کے بعد بیت المقدس میں مدرسہ صلاحیہ میں مسند تدریس کو رونق بخشی۔ جب معظم نے شہر کی فصیل گرادی تو دمشق چلے آئے اور مدرسہ رواحیہ میں پڑھانے لگے۔ پھر دارالحدیث اشرفیہ میں صدر المدرسین مقرر ہوئے۔ ازاں بعد شامیہ صغری میں مسند تدریس انجام دیئے۔ تدریس کے علاوہ آپ تصنیف و تالیف اور فتویٰ نویسی کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ کا شمار دین کے چوٹی کے علماء میں ہوتا تھا۔

مرتبہ و مقام قاضی ابن خلکان فرماتے ہیں آپ تفسیر، حدیث اور فقہ پر اپنے زمانہ میں کامل عبور رکھتے تھے۔ دوسرے علوم و فنون میں بھی آپ کی صلاحیت قابلِ رشک تھی۔ آپ کے فتاوے صحیح اور قابلِ قبول ہوتے تھے۔ آپ میرے استاذ ہیں۔ بسلسلہ تعلیم مدت تک ان کے پاس رہا ہوں اور بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ خصوصاً ۶۳۲ھ میں تو میں نے آپ کے حلقۂ درس سے کبھی غیر حاضری نہیں کی۔ آپ نے مشہور کتاب "الوسیط" پر اہم اعتراضات کیے ہیں۔ ابوحفص بن حاجب اپنی معجم میں لکھتے ہیں۔ آپ اپنے وقت کے امام تھے، پرہیزگار، عقلمند اور کریمانہ اخلاق کے حامل تھے۔ اصول و فروع میں متبحر تھے۔ طلبِ علم میں آپ کی جفاکشی ضرب المثل تھی اور اطاعت و عبادت میں پُرجوش اور سرگرم تھے۔

میں کہتا ہوں سلفی العقیدۃ تھے۔ متکلمین کی دور از کار تاویلات سے متنفر تھے۔ کتاب و سنت کی نصوص پر بلا چون و چرا عمل کرتے تھے۔ بڑے بارعب تھے۔ بہترین لباس زیبِ تن فرمایا کرتے تھے۔ امراء اور سلاطین کے

ہاں معزز تھے۔

تلامذہ امام شمس الدین بن عبدالرحمٰن بن نوح، کمال الدین سلار، کمال الدین اسحاق، تقی الدین بن رزین، قاضی اوران جیسے دوسرے نادرۂ روزگار ائمہ نے آپ سے علمِ فقہ حاصل کیا ہے۔ نیز امام فخرالدین عمر کرخی، مجدالدین بن مختار، شیخ تاج الدین عبدالرحمٰن، شیخ زین الدین فاروقی، قاضی شہاب الدین جوری، خطیب شرف الدین فزاوی، شہاب محمد بن شرف، صدر محمد بن حسن ارموی، عماد ابن الباسی، شرف محمد بن خطیب آبادی، ناصرالدین محمد بن مختار، قاضی ابوالعباس احمد بن علی جیلی، شہاب احمد بن عفیف اور دوسرے لوگوں نے آپ سے فنِ حدیث سیکھا۔

آپ نے ۲۵ ربیع الآخر ۶۴۳ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ آپ کی وفات سے لوگوں کو بے حد صدمہ ہوا۔ آخری دیدار کرنے اور آپ کے جنازہ کو کندھا دینے کے لیے عقیدتمندوں کا اتنا ہجوم تھا کہ پہلے کسی جنازہ پر اتنا ہجوم دیکھنے میں نہیں آیا۔ انتہائی احترام اور وقار کے ساتھ جنازہ کو جامع دمشق میں لایا گیا اور یہیں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ چونکہ خوارزمیہ نے شہر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اس لیے لوگ قبرستان تک نہ جا سکے اور باب الفرج سے واپس آگئے۔ آپ کے تلامذہ میں سے دس آدمی گئے اور آپ کے جسدِ عنصری کو قبرستان صوفیہ میں سپردِ خاک کر دیا۔ آپ کی قبر زیارت گاہِ خواص و عوام ہے۔ آپ نے ۶۶ سال عمر پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اس سال درج ذیل علماء بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

مفتی حنابلہ امام تقی الدین احمد بن محمد بن حافظ عبدالغنی مقدسی آپ نے ۵۲ سال کی عمر میں انتقال فرمایا مسند ابوبکر عبداللہ بن نحال بغدادی، خطیب مقادسہ شرف الدین عبداللہ بن ابوعمرو حنبلی، محدث ابومنصور عبداللہ بن محمد بغدادی، فقیہ ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن حافظ عبدالغنی مقدسی، محدث حران سراج الدین عبدالرحمٰن بن عمر بن شحانہ حرانی، محدث اسکندریہ اسدالدین ابوالقاسم عبدالرحمان بن ... کندی، ادیب امین الدین، عبدالمحسن بن حمود تنوخی، عدل عبدالمنعم بن محمد بن محمد دمشقی آپ نے حماۃ میں وفات پائی۔ عدل ضیاءالدین عتیق بن ابوالفضل سلمانی۔ مسندِ وقت ابوالحسن علی بن حسین نجار مصر میں ۹۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ شیخ القراء علامہ علم الدین علی بن محمد سخاوی دمشق میں واصل بحق ہوئے۔ صدر نسابہ عزالدین محمد بن احمد بن عساکر، امام محدث تاج الدین ابوالحسن محمد بن احمد قرطبی، مسند بغداد ابوبکر محمد بن سعید صوفی، ظہیر الدین محمد بن عبدالرحمٰن مدی مالکی، امام فخرالدین محمد بن عمر حمیری مالکی دمشقی، مفتی حنابلہ ضیا محاسن بن عبدالملک تنوخی حموی، محدث مفید ابوالعز مفضل بن علی قرشی شافعی، علامہ منتخب الدین منتخب بن ابوالعز ہمدانی نحوی دمشق میں فوت ہوئے، ابو غالب منصور بن احمد مرانبی، صاحب شہاب الدین یعقوب بن محمد شیبانی، شیخ العربیہ موفق الدین یعیش بن علی اسدی حلبی اور ان کے علاوہ اور بہت سے مشاہیر نے بھی اس سال انتقال فرمایا۔ تاریخ میں یہ سال خوارزمیہ کا سال کہلاتا ہے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

Marfat.com

عورت خوشبو استعمال کرے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں نہ آئے۔

یہ حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں ایک دوسری سند سے حضرت ابوہریرہؓ کے بجائے زینب ثقفیہ سے روایت کی ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کے لیے خواہ وہ بوڑھی ہی ہو خوشبو لگا کر مسجد میں آنا حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس سے رنگ ظاہر ہو اور مہک نہ آئے۔ اور مردوں کی خوشبو یہ ہے کہ اس سے مہک آئے اور بدن پر رنگ ظاہر نہ ہو۔ رواہ النسائی۔ لیکن اگر عورت کستوری اور عنبر جیسی مہکنے والی خوشبو لگائے تو جب تک اس سے یہ خوشبو مہکتی رہے۔ اپنے گھر سے قدم باہر نہ رکھے۔

۱۱۴۲ ۲۱/۱۸ امام صَرِیفِینی حَنبلی نزیلِ دِمشق

آپ کی کنیت ابواسحاق، نام ابراہیم بن محمد بن ازہر اور لقب تقی الدین ہے۔ دمشق کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث اور نامور عالم ہیں۔ ۵۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ کو فنِ حدیث سے والہانہ لگاؤ تھا۔ سنِ رشد کو پہنچتے ہی اس کی تحصیل کے لیے خراسان، اصفہان، شام اور جزیرہ کے سفر پر نکل کھڑے ہوئے۔ حافظ عبدالقادر رُہاوی کی خدمت میں دیر تک رہے اور ان سے سندِ فراغت حاصل کی۔ ان کے علاوہ مؤید طوسی، عبدالمعز ہروی، علی بن منصور ثقفی، حنبل بن عبداللہ رصافی، عمر بن طبرزد، ابوالیمن کندی، ابومحمد بن اخضر اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے حدیث کا سماع کیا۔ اور آپ سے حافظ ضیاء الدین مقدسی، ابن الحلوانیہ، ابوالمجد ابن العدیم، شیخ تاج الدین فزاری اور ان کے بھائی، شیخ زین الدین فارقی، ابوعلی بن خلال، فخر بن عساکر اور دوسرے مشاہیر حدیثِ پاک روایت کرتے ہیں۔

مرتبہ و مقام اور عام حالات

حافظ منذری فرماتے ہیں: آپ ثقہ، حافظ اور صالح تھے۔ آپ نے متعدد اچھی اچھی کتابیں لکھنا شروع کی تھیں لیکن پوری نہ ہو سکیں۔

حافظ عزالدین ابن الحاجب کہتے ہیں: آپ امام، ثبت، راست گو اور وسیع الروایت تھے، قلتِ مال کے باوجود آپ کی طبیعت سخاوت پسند تھی۔ آپ نے دور دراز ممالک کے سفر کیے۔ سرمایۂ علم کو سپردِ قلم فرمایا۔ اور مخلوقِ خدا کو بے حد فائدہ پہنچایا۔ فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ پرہیزگاری اور تورع سے بھی مالا مال تھے۔ دارالحدیث منبج میں صدر المدرسین مقرر ہوئے۔ پھر وہاں سے حلب چلے گئے اور دیر تک دارالحدیث شدادیہ کے صدر المدرسین کے منصب پر فائز رہے۔ میں نے آپ کے متعلق شیخ ضیاء سے پوچھا تو فرمانے لگے: آپ امام، حافظِ حدیث اور ثقہ تھے۔ رفقاء سے حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آتے تھے۔ علمِ فقہ خوب رکھتے تھے۔ ابن حاجب فرماتے ہیں۔ آپ نے قرآن مجید اپنے والد بزرگوار اور شیخ عوض صریفینی سے پڑھا۔ علمِ فقہ شیخ عبداللہ بن احمد

Marfat.com

تواریخی اور علمِ ادب ہبۃ اللہ بن عمر دوری سے حاصل کیا۔
آپ نے ۶۰ سال کی عمر پاکر دمشق میں جمادی اولی ۶۴۱ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔
اس سال درج ذیل علماء نے سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔
مسندِ عراق شیخ المستنصریہ ابو طالب عبداللطیف بن محمد قبیطی، مسندہ شام ام الفضل بنت محدث عبدالوہاب قرشیہ زبیریہ آپ نے ۵۹ سال عمر پائی۔ مسند ابو محمد اغر بن کرم حربی، آپ ابن اسکاف کے نام سے مشہور تھے اور ۸۶ سال عمر پاکر فوت ہوئے۔ مسند ابو القاسم حمزہ بن عمر انصاری عزال انہوں نے اسکندریہ میں وفات پائی۔ شیخ ضیاء الدین عبدالحق بن خلف دمشقی حنبلی، عدل مخلص الدین ابو المکارم عبدالواحد بن عبدالرحمان ازدی دمشقی، ابو الرضا علی بن زید خیاط جذامی اسکندرانی، عمر رسیدہ بزرگ مسند ابو تمام علی بن ابو الفخار ہاشمی آپ کی عمر ۹۰ سال سے متجاوز تھی۔ قاضی شمس الدین ابو الفتح عمر بن اسعد تنوخی آپ نے ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی اور محدث امام ابو عبداللہ محمد بن قیسی غرناطی ثم اسکندرانی موصوف اسکندریہ میں ۸۰ سال سے زائد عمر پاکر فوت ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہم

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے اور عرب کے بعض قبائل نے کفر اختیار کیا۔ تو حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا تم لوگوں سے کس طرح لڑو گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کر لیں۔ الحدیث

۱۱۴۳ ۲۲/۱۸ امام اَلْاُرْدِی غَرْناطی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام محمد بن عتیق بن علی تجیبی ہے۔ اندلس کے رہنے والے بہت بڑے عالم اور بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں اور الاُردی کے نام سے مشہور ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اپنے والد بزرگوار امام ابو بکر اور ابو عبداللہ بن حمید سے روایت کرتے ہیں۔ ۵۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔
ابو عبداللہ ابار کہتے ہیں۔ آپ نے مسندِ قضا کو رونق بخشی تھی۔ اور بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ جن میں سے قابلِ ذکر درج ذیل ہیں۔
(۱) انوار المصباح فی الجمع بین الکتب الستۃ الصحاح" (۲) "مطالع الانوار فی شمائل المختار" (۳) "النکات الکافیہ" اس میں اختلافی مسائل میں سے استدلال کیا ہے۔ (۴) "منہاج العمل فی صناعۃ الجدل" (۵) المسالک النوریہ فی المقامات الصوفیہ"۔
آپ نے تقریباً ۶۴۶ھ میں انتقال فرمایا۔
رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

۱۱۴۴ ۲۳/۱۸ شیخ الاسلام امام منذری شامی ثم مصری

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبدالعظیم بن عبدالقوی اور لقب زکی الدین ہے۔ آپ شام کے رہنے والے جلیل القدر حافظِ حدیث اور پختہ کار امام ہیں۔ آخر عمر میں مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ شروع شعبان ۵۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ قرآنِ حکیم پڑھنے اور ادب و فقہ حاصل کرنے کے بعد طلبِ حدیث کی طرف متوجہ ہوئے۔

آپ نے ابو عبداللہ ارتاحی، عبدالمجیب بن زہیر، ابراہیم بن بتیت، ابوالجود غیاث بن فارس اور حافظ ابو الحسن مقدسی سے حدیث کا سماع کیا۔ مؤخر الذکر شیخ کی خدمت میں عرصہ تک رہے اور ان ہی سے سندِ فراغت حاصل کی۔ مدینہ منورہ میں حافظ جعفر بن امور سان سے اور دمشق میں عمر بن طبرزد، محمد بن رتف، تاج کندی اور اس طبقہ کے دوسرے علمائے سے کسبِ کمال کیا۔ علاوہ ازیں حران، اسکندریہ، رُہا اور بیت المقدس کے سرچشموں سے بھی علمی تشنگی دور کی۔ ایک جلد میں معجم لکھا۔ صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد کا اختصار کیا اور مذہب کے سلسلہ میں کتابیں تصنیف کیں۔

دوسری طرف ہمارے شیوخ دمیاطی، ابن ظاہری، ابوالحسین یونینی، ابوعبداللہ بن قزاز، اسماعیل بن نصراللہ، علم الدین سنجر دواداری، قاضی القضاۃ تقی الدین ابن دقیق العید، عماد محمد بن جرائدی، اسحاق بن وزیری اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگوں نے آپ سے علمِ حدیث حاصل کیا ہے۔

عام حالات پہلے آپ قاہرہ میں جامع ظافری میں مدرس مقرر ہوئے پھر "دار کاملیہ" میں صدر المدرسین کا عہدہ سنبھالا اور وہاں یکسوئی کے ساتھ بیس سال تک نشر و اشاعتِ علم میں مصروف رہے۔ حافظ شریف عزالدین کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ زکی الدین حدیث اور اس کے مختلف فنون میں اپنی نظیر آپ تھے۔ صحیح اور سقیم کے واقف، معلول اور اسانید کے عالم، احکام اور معانی کے شناسا اشکال حل کرنے اور غریب حدیث، اعراب و ترکیب اور اختلافِ الفاظ کی عقدہ کشائی کرنے والے تھے۔ نیز فنِ حدیث میں امام، حجت اور ثبت تھے۔ جو بات کہتے جانچ تول کر کہتے اور جو روایت کرتے تحقیق اور یقین سے روایت کرتے تھے۔ میں نے ان سے حدیث کا معتد بہ حصہ پڑھا ہے اور ان سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

میں کہتا ہوں آپ نے مشہور قاری ابوالجود کی زندگی میں ان کے ایک شاگرد سے قراءت سبع کی مشق کی تھی۔ اور ۵۹۱ھ میں حدیث کا سماع شروع کر دیا تھا۔ آپ بڑے زہد پسند اور عبادت گذار تھے۔ ہمارے شیخ حافظ عبدالمؤمن فرماتے ہیں۔ آپ میرے استاد ہیں میں نے ان سے سندِ فراغت حاصل کی ہے۔ میں ایک مبتدی طالب علم کی حیثیت سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور جب گیا تو حدیث میں ان کا معید تھا۔

وفات حافظ عبدالمؤمن کا بیان ہے کہ آپ نے ۴ ذی قعدہ ۶۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔
میں کہتا ہوں اس سال بغداد میں بہت سے لوگ تاتاریوں کے ہاتھوں موت کے گھاٹ

Marfat.com

اترے خلیفہ وقت معتصم باللہ بھی ان میں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل علماء کرام بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

محدث علامہ ابوالعباس احمد بن عمر انصاری قرطبی آپ اسکندریہ میں ۷۸ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ محدث مفید رحال صدرالدین ابوعلی حسن بن محمد بکری تیمی صوفی، علامہ شرف الدین ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم اربلی لغوی آپ نے دمشق میں وفات پائی۔ خطیب بیت الابار عمادالدین داؤد بن عمر مقدسی۔ ناصر داؤد بن معظم، الصاحب البہار زہیر بن محمد مہلبی شاعر، ابوالفضل عبدالعزیز بن عبدالوہاب کفرطابی دمشقی، مسند ابوعمرو عثمان بن علی الناسخ، شیخ زاہد ابوالحسن علی بن عبداللہ شاذلی مغربی، محدث مفید شمس الدین علی بن مظفر نسبی دمشقی، الادیب البلیغ موفق الدین ابوالمعالی قاسم بن ہبۃ اللہ مدائنی، مقری علامہ شعلہ ابوعبداللہ محمد بن احمد موصلی حنبلی آپ ۴۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ محدث ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم تلمسانی موصوف نے اسکندریہ میں انتقال فرمایا، مسند خطیب مرو فقیہ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل مقدسی حنبلی، شیخ القراء ابوعبداللہ محمد بن حسن فاسی آپ نے حلب میں وفات پائی۔ عمر رسیدہ بزرگ مقری مسند عفیف الدین مرجا بن حسن واسطی تاجر، انہوں نے ۹۵ سال کی عمر میں وفات پائی، محدث فاضل نجیب الدین ابوالفتح نصراللہ بن ابوالعز شیبانی دمشقی صفار، علامہ ادیب سید الشعراء جمال الدین یحییٰ بن یوسف صرصری حنبلی ضریر اور علامہ محی الدین یوسف بن شیخ امام جمال الدین ابوالفرج ابن الجوزی۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت عائشہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے اپنا سر میرے نزدیک کر دیتے تھے میں اس میں کنگھی کرتی تھی۔ اور آپ بغیر ضرورتِ انسانی کے گھر نہیں آتے تھے۔

۱۱۴۵ ۲۴/۱۸ امام یونینی بعلبکی حنبلی

آپ کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد بن ابوالحسین احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ حنبلی اور لقب تقی الدین ہے، بعلبک کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ فقیہ ہیں۔ ۵۷۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اور شیخ عبدالقادر کے خلیفہ شیخ عبداللہ بطائحی سے خرقۂ تصوف زیبِ تن فرمایا۔ شیخ عبداللہ یونینی کی صحبت میں رہے اور شیخ موفق سے علمِ فقہ حاصل کیا۔

ان کے علاوہ شیخ ابوطاہر خشوعی، ابوتمام قلانسی، صنبل رصافی، حافظ عبدالغنی، ابوالیمن کندی اور دوسرے ائمہ سے علمِ حدیث کا سماع کیا۔ اور آپ سے آپ کے دونوں صاحبزادے حافظ ابوالحسین اور مؤرخ قطب الدین ابوعبداللہ بن ابوالفتح موسیٰ بن عبدالعزیز ادی۔ ابراہیم بن حاتم زاہد، محمد بن محب، علی بن شاطبی، ابوعبداللہ بن زراد، عبدالرحیم بن حبال، ابواسحاق بن قرشیہ اور دوسرے بہت سے لوگ حدیث پاک روایت کرتے ہیں۔

Marfat.com

عام حالات آپ کے والد بزرگوار پہلے بعلبک پھر دمشق میں مرخم تھے اور صاحبِ ترجمہ کے بچپن ہی میں داغ مفارقت دے گئے تھے۔ امام موصوف نے اپنی والدہ کے زیرِ سایہ بحالت یتیمی کشمکش میں تربیت پائی۔ غالباً تنگدستی کے پیشِ نظر والدہ نے آپ کو تیر بنانے والے ایک کاریگر کے سپرد کیا۔ لیکن آپ کی طبع رسا نے اس پر قناعت نہ کی۔ دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے۔ پہلے قرآن کریم حفظ کیا پھر کتابت میں مہارت حاصل کی اور جمع بین الصحیحین للحمیدی پوری کی پوری زبانی یاد کر لی۔ حافظ عمر ابن الحاجب نے آپ کے تذکرے میں یہ باتیں ذکر کی ہیں انہوں نے آپ کی تعریف و توصیف میں مفصل بیان کیا ہے۔ اور بڑے عجیب و غریب حالات لکھے ہیں۔ لکھتے ہیں فقہ اور حدیث کی طرف متوجہ ہوئے تو ان فنون میں امام اور حافظ بنے۔ اور اتنا کمال پیدا کیا کہ اپنے زمانہ میں اپنے جیسا کامل اور فاضل کوئی نہیں دیکھا۔ علم شریعت اور علم حقیقت دونوں کے جامع تھے۔ حسنِ ظاہر اور حسنِ باطن سے مالا مال تھے۔ مخلوق خدا کو نفع پہنچانے میں لذت محسوس کرتے تھے اور تکلف اور ظاہر داری سے کوسوں دور تھے۔ آپ کو جمع بین الصحیحین للحمیدی زبانی یاد تھی۔ مجھے بتاتے تھے کہ انہوں نے پوری صحیح مسلم چار مہینے میں حفظ کر لی تھی۔ مجھے اکثر مسند امام احمد زبانی سنایا کرتے تھے ایک مجلس میں ۷۰ حدیثیں یاد کر لیتے تھے۔ آپ کے صاحبزادے قطب الدین لکھتے ہیں۔ آپ کو جمع بین الصحیحین زبانی یاد تھی اور صحیح مسلم کو چار مہینے میں حفظ کر لیا تھا۔ سورت انعام ایک دن میں اور مقامات حریری کے تین مقامے دن کے کچھ حصہ میں یاد کر لیے تھے۔ ملک اشرف آپ کی بڑی تعظیم کرتا تھا۔ اسی طرح ان کا بھائی ملک صالح بھی بڑے احترام سے پیش آتا تھا۔ ایک دفعہ اپنی آخری عمر میں دمشق تشریف لائے تو ملک ناصر یوسف نے شہر سے باہر نکل کر زاویہ فرتتی میں آپ کا استقبال کیا اور انتہائی تعظیم و تکریم کا مظاہرہ کیا۔

میں کہتا ہوں شیخ مذکور بڑے جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ کی کرامات اور آپ کے احوال زبان زدِ عوام تھے۔ جب امام قزوینی، امام بہاء مقدسی اور امام ابن رواحہ حموی جیسے ممتاز محدث بعلبک تشریف لائے اور اہل شہر کی خواہش کے پیشِ نظر درسِ حدیث دیتے تو ان کے سامنے آپ ہی قرأت کا فریضہ بجا لاتے تھے۔ میں نے آپ کے حالات اور روزمرہ کے معمولات تاریخ اسلام میں بالتفصیل درج کیے ہیں۔

آپ نے ۱۹ رمضان المبارک ۶۵۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

اسی سال درج ذیل علمائے کرام و مشاہیر عظام نے سفرِ آخرت اختیار فرمایا

قاضی القضاۃ صدر الدین احمد بن قاضی القضاۃ شمس الدین یحیی تغلبی دمشقی بعلبک میں فوت ہوئے۔ مسند ابو اسحاق ابراہیم بن خلیل ادمی برادر حافظ شمس الدین آپ نے حلب کی جنگ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔ مسند ابو طالب تمام بن ابو بکر دمشقی، معظم ابو المفاخر توران شاہ بن سلطان صلاح الدین ایوبی، محدث حافظ مفید اہل الصلاحیہ محب الدین عبد اللہ بن احمد مقدسی کہولت کی عمر میں وفات پائی، مسند ابو محمد عبد اللہ بن برکات بن ابراہیم بن خشوعی، مسند عماد الدین عبد المجید بن عبد الہادی بمقام ساوہ دشمن کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ محدث

Marfat.com

مفید فخرالدین محمد بن یوسف کنجی جامع دمشق میں قتل ہوئے۔ ضیاءالدین ابوعبداللہ محمد بن ابوالقاسم قزوینی حلبی حلب کی جنگ کے دو مہینہ بعد فوت ہوئے اور مسند ابوالکرم بن عبدالمنعم بن قاسم انصاری ارتاحی آپ نے مصر میں انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہم

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوامامہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۹ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔ جب بوڑھے ہوگئے اور بدن بھاری ہوگیا تو سات رکعت وتر پڑھتے تھے۔ وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے ان دونوں رکعتوں میں "اِذَا زُلْزِلَتْ" اور "قُلْ یَا اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ" پڑھتے تھے۔

۱۱۴۶ ۲۵/۱۸ امام رشید قُرَشِی اُموی نابلسی ثم المصری عطار مالکی

آپ کی کنیت ابوالحسین، نام یحییٰ بن علی بن عبداللہ نابلسی اور لقب رشیدالدین ہے۔ نابلس کے رہنے والے جلیل القدر قابلِ اعتماد حافظِ حدیث اور ماہر تجوید قاری تھے۔ آخر میں مصر میں سکونت اختیار کرلی تھی مسلک امام مالک سے وابستہ تھے۔ ۵۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنے والد، اپنے چچا عبدالرحمٰن، ابوالقاسم بوصیری، اسمٰعیل بن یاسین، ابوطاہر بن بنان، علی بن حمزہ کاتب، عبداللطیف بن ابوسعد، شہاب محمد بن یوسف غزنوی، ابن نجا واعظ، ان کی اہلیہ فاطمہ بنت سعد الخیر اور دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے علاوہ دمشق میں کندی، ابن الحرستانی اور متعدد دوسرے اہل علم سے استفادہ کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ثغر میں حصولِ تعلیم میں مصروف رہے۔ اور مشہور حافظِ حدیث امام ابن المفضل سے سندِ قراءت حاصل کی۔ اپنے شیوخ کے حالات میں معجم لکھا۔ احادیث کا انتخاب کیا اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا۔

مرتبہ و مقام آپ کو فنِ حدیث میں اپنے ہمعصروں پر برتری اور تقدم حاصل تھا۔ آپ ثقہ، مامون، متقن اور حافظِ حدیث تھے۔ احسن طریق پر حدیث کی تخریج کیا کرتے تھے۔ شریف عزالدین نے آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ آپ حافظ اور ثبت تھے۔ دیارِ مصر میں فنِ حدیث میں مہارت آپ پر ختم تھی۔ آپ نے اپنی تمام کتابیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کردی تھیں۔ دیر تک آپ کی صحبت میں رہا ہوں۔

میں کہتا ہوں علامہ دمیاطی، ابن ظاہری، ابن یونینی، شعبان اربلی، ابوالعباس بن صصری، قاضی زین عبدالرحیم ساعاتی، عبدالقادر صبیعی، عبدالرحمٰن بن یعیش سبتی، داؤد بن یحییٰ حریری اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ آپ سے حدیث پاک روایت کرتے ہیں۔ آپ "کاملیہ" میں چھ سال تک صدرالمدرسین کے منصب پر بھی فائز رہے۔

آپ نے ۲ر جمادی اولیٰ ۶۶۲ھ میں مصر میں انتقال فرمایا۔

اس سال حسب ذیل اہل علم اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

Marfat.com

محدث ضیاء الدین ابو جعفر احمد بن محمد قیسی مالکی آپ حدیث کے بہت بڑے حافظ تھے۔ حصولِ علم کیلئے دور دراز ممالک کے سفر کیے تھے۔ ۳۷ سال کی عمر میں دنیا سے کوچ کیا۔ ابو طاہر اسماعیل بن صارم کنانی حفاظ مصر میں گلے میں پھندا ڈال کر وفات پائی، شیخ الشیوخ شرف الدین عبدالعزیز بن محمد انصاری حموی شافعی، خطیبِ دمشق قاضی القضاۃ عماد الدین ابو الفضائل عبدالکریم بن عبدالصمد حرستانی، محدث دمشق ضیاء الدین علی بن محمد بالسی آپ بحالتِ سفر مصر میں، ۵۷ سال عمر پا کر فوت ہوئے۔ مسند ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم انصاری بزاز بابشرتی، محدث امام محی الدین یحیی بن محمد انصاری شاطبی، انہوں نے مصر میں ۷۰ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ابو المظفر یوسف بن یعقوب اربلی ذہبی تقریباً ۸۰ سال عمر پائی۔ اور قدوۃ العارفین شیخ اسکندریہ ابو القاسم بن منصوری قباری۔ رحمۃ اللہ علیہم۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام گناہوں سے بڑے گناہ شرک باللہ، کسی کو ناحق قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی شہادت دینا ہیں یا فرمایا جھوٹی بات کہنا۔

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے محمد بن ولید عن غندر عن شعبۃ کی سند سے اپنی اپنی صحیح میں ذکر کی ہے اس زمانہ میں بہت سے محدثین اور طلبہ کو علمِ دین سے بے حد دلچسپی تھی حتی کہ ان میں سے بعض کو حافظ اور امام بھی کہا جاتا تھا لیکن فنِ حدیث میں ان کا سرمایہ علم قلیل تھا۔ اس لیے میں نے اس کتاب میں ان کا ذکر مناسب نہیں سمجھا جو شخص ان کے حالات معلوم کرنا چاہے وہ میری کتاب "تاریخ کبیر" ملاحظہ فرمائے۔

۱۱۴۷ ۲۶/۱۸ امام بکری نیشاپوری

آپ کی کنیت ابو علی، نام حسن بن محمد بن محمد اور لقب صدر الدین ہے۔ پہلے نیشاپور پھر دمشق میں قیام پذیر رہے۔ نامور محدث اور بلند پایہ عالم تھے۔ طلبِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کرنے والے اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ ۵۷۴ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے۔

آپ نے بچپن میں مکہ مکرمہ میں اپنے نانا ابو حفص میانشی سے حدیث کا سماع کیا۔ اس کے علاوہ دمشق میں حنبل اور ابن طبرزد، نیشاپور میں مؤید بن محمد اور زینب شعریہ، ہرات میں ابو روح عبدالمعز بن محمد جنید، عین الشمس ثقفیہ اور حفصہ بنت حمکا، بغداد میں عبدالعزیز بن اخضر سے اکتسابِ فیض کیا۔ مصر، موصل، ہمدان اور اربل کے سرچشموں سے بھی علمی پیاس بجھائی، آپ کو فنِ حدیث سے گہری دلچسپی تھی۔ فراغت کے بعد "اربعی البلدان" نامی کتاب لکھی۔ ایک کتاب میں حدیث "من کذب علی" کے طرق جمع کیے۔ شہرِ دمشق کی تاریخ اور اس کا ذیل لکھنا شروع کیا۔ وغیرہ

تحصیلِ علم کے بعد آپ نے حدیث کی طویل اور ضخیم کتابوں کا درس دیا۔ شیخ تقی الدین بن الصلاح نے آپ سے حدیث کا سماع کیا۔ علامہ دمیاطی، عماد ابن بالسی، بدر ابن التوزی، ابو الفتح قرشی، ابو عبداللہ بن

Marfat.com

زراد، تاج الدین احمد بن مزین، زین ابوبکر مری اور دوسرے بہت سے لوگ بھی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

عام حالات اور ان پر تنقید

دمشق میں شیخ الشیوخ اور محتسب مقرر ہوئے۔ معظم کی حکومت میں ان کی عظمت عروج پر تھی۔ لیکن قوی نہیں تھے۔ امام عمر بن حاجب نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ اور لکھا ہے آپ فصیح اللسان عالم اور بلند پایہ امام تھے۔ خوبصورت بھی بہت تھے۔ تحصیل علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر بھی کیے تھے مگر اکثر بے ثبوت دعویٰ کرنے کے عادی تھے۔ خوش طبعی اور رند قسم کے آدمی تھے۔ اُمرا سے مراسم پیدا کیے اور ان سے مل کر بہت سے مظالم کی بنیاد رکھی۔ میں نے ان کے متعلق حافظ ابن عبدالواحد سے پوچھا تو کہنے لگے مجھے پتہ چلا ہے کہ یہ مشائخ سے پڑھا کرتے تھے۔ جب کوئی مشکل لفظ آتا تو اس کو چھوڑ جاتے اور اس کے پڑھنے سے گریز کرتے۔ میں نے زکی برزالی سے ان کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے یہ بہت گڑبڑ کرتے اور صحیح اور ضعیف کو خلط ملط کر دیتے تھے۔

میں کہتا ہوں آخر عمر میں ان کی حالت سدھر گئی تھی۔ وفات سے کئی سال پہلے فالج میں مبتلا ہو گئے اور آخر عمر میں مصر چلے گئے اور وہیں ذی الحجہ ۶۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کسی شاعر نے جو سب سے زیادہ سچی بات کہی ہے وہ یہ ہے: "الا کل شیئ ماخلا اللہ باطل" یعنی اللہ تعالیٰ کے ماسوا ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے۔

یہ حدیث غندر عن شعبۃ کے واسطہ سے امام بخاری اپنی صحیح میں لائے ہیں۔

Marfat.com

انیسواں طبقہ

اس میں بارہ اماموں کا ذکر ہے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

۱۱۴۷ ۱/۱۹ امام سیف مقدسی حنبلی

آپ کی کنیت ابوالعباس، نام احمد بن مجد علیلی بن عبداللہ بن احمد اور لقب سیف الدین ہے۔ آپ بیت المقدس کے رہنے والے باکمال حافظِ حدیث ہیں۔ صلاح اور نیکوکاری میں منفرد شخصیت کے حامل تھے۔ حنبلی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور ۶۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے زیادہ تر حدیث کا سماع اپنے جدامجد سے کیا ہے ان کے علاوہ ابوالیمن کندی، ابوالقاسم بن حرستانی، ابوالبرکات ملاعی، احمد بن عبداللہ عطار اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ سے اور بغداد میں فتح بن سلام، علی بن نوردان، ابوعلی جوالیقی نیز علامہ ابن ناصر اور امام ابوالوقت کے تلامذہ سے بھی فیضیاب ہوئے۔ اور نازل اور عالی اسانید کو احاطۂ تحریر میں لائے۔

عام حالات اور فضائل آپ نے علم کا خزانہ جمع کیا اور تصانیف کے اوراق پر پھیلا دیا۔ آپ ثقہ، حافظ، زیرک اور بیدار مغز تھے۔ آپ کی تحریر بڑی صاف اور عمدہ تھی۔ فنِ حدیث کو جاننے اور اس کے مطابق عمل کرنے والے تھے۔ عبادت اور انابت ان کی غذا تھی۔ صاحبِ مروت، نیکی کا حکم دینے والے اور حق کا برملا اعلان کرنے والے تھے۔ اگر عمر نا پائیدار وفا کرتی تو علم اور عمل میں اپنے اہلِ زمانہ کے سردار ہوتے صرف ۴۸ سال زندہ رہنے کا موقعہ ملا۔ آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ رحمہ اللہ ورضی اللہ عنہ

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مصائب اور تکالیف میں گھری ہوئی ہے۔ اور دوزخ من مانی خواہشات میں چھپی ہوئی ہے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اسے امام مسلم عبداللہ بن مسلمہ قعنبی عن حماد کے واسطہ سے اپنی صحیح میں لائے ہیں اور اس کو حماد عن حمید الطویل کے واسطہ سے بھی ذکر کیا ہے۔ حماد اپنے دونوں استادوں حمید اور ثابت سے روایت کرنے میں ثقہ ہیں۔

تصانیف امام سیف مرحوم نے حافظ محمد بن طاہر مقدسی کے رد میں ایک ضخیم کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ کیونکہ انہوں نے راگ اور سماع کو جائز قرار دیا ہے اور اپنی کتاب "صفوۃ اہل التصوف" میں بھی ابنِ طاہر کی کتاب کی جا بجا تردید کی ہے۔ میں نے ایک ربع تک اس کتاب کا اختصار کیا ہے۔ اور

Marfat.com

حافظ سیف الدین کی تعلیقات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

۱۱۴۸ ۲/۱۹ امام خالدین یوسف نابلسی ثم الدمشقی

آپ کی کنیت ابوالبقاء، نام خالد بن یوسف بن سعد بن حسن اور لقب زین الدین ہے۔ دمشق کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور جلیل القدر محدث ہیں۔ ۵۸۵ھ میں نابلس میں پیدا ہوئے اور دمشق میں تربیت پائی۔ دمشق میں آپ نے امام ابو محمد قاسم بن عساکر، محمد بن خصیب، خلیل رصافی، عمر بن طبرزد اور محدثین کی ایک دوسری جماعت سے اور بغداد میں ابو محمد ابن اخضر، حسین بن سنیف، عبدالعزیز بن منینا اور اس طبقہ کے دوسرے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا۔

عام حالات تحصیلِ علم کے لیے آپ نے دور دراز ممالک کا سفر کیا۔ علمی جواہر پاروں کو قلمبند فرمایا۔ اور نفیس اور بہترین کتابیں جمع کیں۔ نیز علم لغت میں کمال پیدا کیا۔ آپ ثقہ، پختہ کار، صاحب حفظ و اتقان اور صاحب فہم و فراست تھے۔ اور شگفتہ مزاج تھے۔ آپ سے بہت سے نوادرات منقول ہیں۔ راویوں کے نام، ان کی کنیتیں اور غریب الفاظ کا وسیع ذخیرہ آپ کے ذہن میں محفوظ تھا۔ آپ صداقت و عبادت اور زہد و امانت کا پیکر تھے۔ متعدد مقامات پر شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے آپ کا رنگ سانولا اور قد درمیانہ تھا۔ اور قدرے لنگڑا کر چلتے تھے۔

شیخ تاج الدین، ان کے بھائی شرف الدین خطیب امام محی الدین نووی، شیخ تقی الدین قشیری، ابو عبداللہ ملقن، برہان ذہبی، کمال ابن النحاس، صالح بن عربشاہ، محی الدین یحییٰ ابن المقدسی اور دوسرے مشاہیر نے آپ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

وفات آپ آخر جمادی اولیٰ ۶۳۳ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

اس سال درج ذیل علماء نے بھی انتقال فرمایا۔

امام معین ابراہیم بن عمر بن عبدالعزیز قرشی دمشقی ۶۰ سال کی عمر میں چل بسے، شیخ نظام الدین عبداللہ بن یحییٰ بانیاسی ۸۰ سال سے زائد عمر پاکر فوت ہوئے، شیخ ابو عمر عبدالرحمٰن بن احمد دمشقی طریفی صفار، نجیب الدین، ابوالعشائر فراس بن علی کنانی عسقلانی ثم الدمشقی انہوں نے ۸۰ سال عمر پائی، قاضی القضاۃ بدرالدین یوسف بن حسن سنجاری شافعی ۸۵ سال کی عمر میں مصر میں انتقال فرمایا۔ اور شیخ بلاد السواق، شیخ ابوالقاسم حواری زاہد۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوامامہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو۔ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں گا۔ جب کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے، اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے، وعدہ کرنے کے بعد خلاف ورزی نہ کرے۔ نظر نیچی رکھو، ہاتھوں کو ظلم سے روکو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

Marfat.com

اس حدیث کے راوی فضّال کو امام ابوحاتم نے ضعیف کہا ہے۔

۱۱۴۹ ۳/۱۹ امام ابن مُسَدّی عَزْناطی

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام محمد بن یوسف بن موسیٰ یوسف بن مسدی ہے۔ آپ اندلس کے رہنے والے مایۂ ناز حافظِ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ آپ نے طلبِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے اور علمِ دین بڑی توجہ سے حاصل کیا اور اپنی عمر کے دوسرے دہاکے میں اندلس کے بہت سے علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔ بیس سال کے ہوئے تو مزید تعلیم کے لیے رختِ سفر باندھا اور حلب میں استاذ ابومحمد بن علوان، دمشق میں ابوالقاسم بن صصری، مصر میں فخر فارسی اور ثغر میں محمد بن عباد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے اور تونس اور تلمسان میں بھی علمی فیوض حاصل کیے

تصانیف فراغت کے بعد تین ضخیم جلدوں میں معجم لکھا۔ میں نے اسے دیکھا ہے اس کا مطالعہ کیا ہے اور اس کے چند جزء نقل بھی کیے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سی تصانیف اپنی یاد میں چھوڑی ہیں۔

آپ کو مختلف علوم میں بڑا درک حاصل تھا۔ نظم و نثر اور فقہ وغیرہ فنون میں آپ کی استعداد غیر معمولی اور لائقِ صد تحسین تھی۔ آپ عقیدۃً شیعہ اور بدعت نواز تھے۔

ان سے امیر علم الدین دوادار، مجدالدین عبداللہ بن محمد طبری اور دوسرے بہت سے لوگوں نے استفادہ کیا ہے۔ ہمارے شیخ دمیاطی بھی ان سے اپنے معجم میں روایت کرتے ہیں۔ مجھے محدث عفیف الدین بن مطری نے بتایا کہ انہوں نے تقی معمر سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن نعمان مزالی سے ابن مسدی کے متعلق پوچھا تو بولے ہمارے نزدیک بجز اس کے کہ اس نے امیر المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ناروا حملے کیے ہیں اور کوئی وجہِ شکایت نہیں۔ بعد میں مجھے عفیف الدین نے بتایا کہ ابن مسدی کے مکہ معظمہ میں زیدی شیعوں سے گہرے مراسم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حرم پاک کی خطابت ان کے سپرد کر رکھی تھی۔ وہ فی البدیہہ فصیح و بلیغ خطاب پر قدرت رکھتے تھے۔ ان کی اکثر کتابیں زیدی شیعوں کی تحویل میں تھیں۔ پھر عفیف الدین نے مجھے تقریباً چھ سو اشعار پر مشتمل ان کا ایک قصیدہ دکھایا جس میں حضرت معاویہ اور ان کے حامیوں کی مذمت اور تنقیص کی گئی ہے۔ میں نے محدثین کی ایک جماعت کو دیکھا ہے جو ان کو حدیث میں ضعیف کہتے ہیں۔ میں نے ان کے معجم میں چند اوہام بھی دیکھے ہیں۔ انہوں نے ابن حمیری کی حدیث کی تخریج کی ہے اور اسے محاملیات کی چوتھی جلد سے شہدہ کے واسطہ سے ذکر کیا ہے جو غلط ہے۔ ابوالیمن بن عساکر اور عفیف الدین بن مزروع ان سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے شیخ رضی الدین بن ابراہیم ان سے روایت کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ مسدی میں میم مفتوح اور یاء ساکن ہے مگر بعض لوگ اسے میم مضموم اور یا کی تنوین کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

وفات علامہ ابن مسدی کو مکہ معظمہ میں ۶۶۳ھ میں بے خبری کے عالم میں قتل کر دیا گیا۔ اور قاتل کا پتہ نہ چلنے کی وجہ سے ان کا خون رائیگاں گیا۔ ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔

امام عبداللہ بن محمد بن محمد مکی نے مجھے لکھا کہ انہوں نے ابن مسدی سے ان کا درج ذیل قصیدہ پڑھا ؎

یاذاالذی لم یزل فی ملکه ازلا ماذاالقول ولا احصی الثناء ولا الخ

۱۱۵۱ ۴/۱۹ امام علامہ ابن سیدالناس الیعمری

آپ کی کنیت ابوبکر، نام محمد بن احمد بن عبداللہ ابن سیدالناس یعمری اور لقب عالم المغرب ہے۔ اندلس کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور عالمِ نامدار ہیں۔ ۵۵۷ھ میں کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔

آپ نے مشہور امام شریح کے تلمیذ ابومحمد زھری سے صحیح بخاری شریف کا سماع کیا۔ اور نافع کی قرأت پر قاری ابونصر بن عظیمہ سے قرآن حکیم پڑھا۔ ان کے علاوہ آپ نے ابوالصبر ایوب فہری اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے بھی حدیث کا سماع کیا۔ شام اور عراق کے محدثین کی طرف سے آپ کو اجازت حاصل تھی۔ آپ کو اجازت دینے والوں میں سب سے بڑے اور سب سے اہم استاد قاضی جمال الدین ابوالقاسم ابن الحرستانی اور علامہ ثابت بن بشرف ہیں۔ آپ نے علم کا وسیع ذخیرہ جمع کیا اور تصانیف کے اوراق میں اسے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔

مرتبہ و مقام اور عام حالات قاضی عزالدین شریف نے اپنی مشہور کتاب وفیات میں آپ کا تذکرہ لکھا ہے فرماتے ہیں آپ کا شمار حدیث کے نامور حفاظ اور شہرت یافتہ فضلاء میں ہوتا ہے۔ مغرب میں علمِ حدیث کا ان پر خاتمہ ہو گیا ہے۔ آپ نے ہمیں تونس سے اجازت نامہ لکھ کر بھیجا۔ اور وہیں رجب ۶۵۹ھ میں انتقال فرمایا آپ کے والد ماجد نے ۶۱۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا تھا۔ میں کہتا ہوں آپ ہمارے استاد حافظ فتح الدین محدث مصر کے دادا ہیں۔ میں نے امام ابوبکر کی کتاب "بیع امہات الاولاد" دیکھی ہے۔ جو ایک جلد میں پوری ہو گئی ہے۔ یہ کتاب آپ کے ذہن رسا، وسیع حافظہ اور جلالتِ قدر پر دلالت کرتی ہے۔ ہمارے شیخ مسندِ مغرب ابومحمد بن ہارون علمِ فقہ اور فنِ مناظرہ سیکھنے کے لیے خطیب ابوبکر کے حلقۂ درس میں عرصہ تک رہے اور ان کے الفاظ میں صحیح بخاری ان سے سنی اور احادیث کثیرہ کی تفسیر کا سماع کیا جو وہ زبانی املا کرایا کرتے تھے۔ آپ بہت بڑے عالم تھے اور اہلِ ظاہر کے مسلک سے وابستہ تھے۔ ابنِ زبیر کہتے ہیں آپ نے انہیں تقریباً چار سو احادیث کی اجازت دی۔ آپ پہلے حصنِ قصر میں رہتے تھے۔ وہاں سے طنجہ منتقل ہوئے اور وہاں کی جامع مسجد میں تدریس القرآن، امامت اور خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پھر اہلِ تونس کی استدعا پر تونس تشریف لے گئے۔ اور مسند درس پر رونق افروز ہوئے۔ آپ ابوالعباس نباتی کے طریقہ پر ظاہری مذہب سے تعلق رکھتے تھے مگر نباتی تورع، فضیلت اور پرہیزگاری میں زیادہ مشہور تھے۔ مجھے امام ابن ہارون کے دونوں صاحبزادوں نے اس سند کے ساتھ اجازت نامہ لکھ کر بھیجا۔ حدثنا ابوبکر الیعمری الحافظ انا ابومحمد الزھری انا ابوالحسن بن شریح انا ابن منظور انا ابوذر بالجامع الصحیح عن مشائخہ الثلاثۃ عن الفربری۔

اس سال مندرجہ ذیل علماء نے بھی انتقال فرمایا۔

Marfat.com

امام ابوالعباس احمد بن حامد ارتاحی مصری حنبلی آپ ۸۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے، مدرس حوریہ محدث فقیہ شرف الدین ابو محمد حسن بن عبداللہ بن حافظ عبدالغنی مقدسی آپ نے ۵۴ سال کی عمر کو پہنچ کر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ شیخ خراسان محدث سیف الدین سعید بن مطہر باخرزی، واعظ نامدار امام جمال الدین عثمانی بن مکی شارعی۔ آپ ۷۰ سال سے زیادہ عمر پاکر فوت ہوئے مسند ضیاء الدین محمد بن حسن نعال بغدادی انہوں نے ۸۴ سال کی عمر میں مصر میں انتقال فرمایا۔ مسند صائن الدین محمد بن عبداللہ تیمجی اسکندرانی، قاضی کمال الدین محمد بن قاضی القضاۃ عبدالملک بن عیسیٰ مارانی مصری شافعی آپ ۸۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے، زکی الدین مکی بن عبدالرزاق مقدسی ثم دمشقی اور سلطان شام ملک ناصر یوسف بن ملک عزیز آپ نے ہلاکو خاں کی قید میں جام شہادت نوش فرمایا۔

علامہ اَبَار قُضَاعِی

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور نام محمد بن عبداللہ بن ابوبکر بلنسی ہے۔ میں نے ممتع میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۱۵۲ $\frac{5}{19}$ امام مُحدِّث رُسْعَنِی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبدالرزاق بن رزق اللہ بن ابوبکر بن خلف حزری اور لقب عزالدین ہے۔ آپ جزیرہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث، بلند قدر مفسر اور بے نظیر عالم ہیں۔ آپ نے طلبِ علم کے لیے مختلف ممالک کے سفر کیے۔ موصوف ۵۸۹ھ میں راس العین میں پیدا ہوئے۔

آپ نے بغداد میں عبدالعزیز بن منینا اور اس طبقہ کے دوسرے لوگوں سے، دمشق میں ابوالیمن کندی اور اس طبقہ کے دیگر محدثین سے اور اپنے شہر میں ابوالمجد قزوینی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ کو فنِ حدیث کے ساتھ بڑی دلچسپی تھی اس لیے آپ نے اس کا وسیع ذخیرہ جمع کیا۔ ایک بہت عمدہ تفسیر لکھی جس میں ہر حدیث اور ہر قول اپنی سند سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے یہ تفسیر دیکھی ہے آپ نے ایک کتاب "مقتل الشہید الحسین علیہ السلام" بھی تصنیف کی ہے۔ آپ صاحبِ حفظ و اتقان امام تھے۔ مختلف علوم و فنون میں ماہر تھے۔ خصوصاً ادبِ عربی میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔

اور آپ سے آپ کے صاحبزادے عدل شمس الدین محمد دمیاطی اپنے معجم میں اور دوسرے بہت مشاہیر حدیث روایت کرتے ہیں۔ ابوالمعالی ابرقوہی کو آپ سے اجازت حاصل تھی۔ عبدالغنی بن عروہ ماجن نے آپ سے انصاری کی ایک کتاب کا سماع کیا۔ یہ آپ کے بعد دیر تک زندہ رہے۔ شاہِ موصل ملک بدرالدین آپ کا بے حد احترام کرتا تھا۔

عام حالات میں نے حافظ ابن مجد کی ایک تحریر پڑھی ہے جس میں لکھتے ہیں کہ عبدالرزاق رسعنی نے میرے دادا کی تصنیف "المقنع" زبانی یاد کی تھی اور دمشق وغیرہ شہروں میں کندی، خضر بن کامل ابوالقاسم

Marfat.com

بن حرستانی، ابوالفتوح بن جلاجلی اور ابن قدامہ سے اور بغداد میں داہری اور عمر بن مکرم سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ میں کہتا ہوں آپ نے حلب میں افتخار عبدالمطلب سے بھی سماع کیا تھا۔ ایک دفعہ شاہی ایلچی کی حیثیت سے دمشق تشریف لائے تو جمال الدین محمد بن صابونی نے آپ سے ایک کتاب پڑھی، آپ بڑے عمدہ شعر کہتے تھے موصل کے مدرسہ دارالحدیث میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر بھی آپ فائز رہے ہیں۔ آپ علم کا خزانہ اور مجسمہ خیر تھے۔

وفات آپ نے ۶۶۱ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال مندرجہ ذیل علماء نے بھی سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔

نسخہ وکیع کے راوی امام فخر الدین احمد بن محمد بن ابراہیم حنفی، مسند ابوعلی حسن بن علی کتبی فاسی ثم اسکندرانی، شیخ الحرم خطیب ابوالربیع سلیمان بن خلیل بن ابراہیم کنانی۔ آپ دراصل عسقلان کے رہنے والے تھے۔ ۵۸۰ھ سے ذرا پہلے اپنے نانا محدث عمر میانشی کی وفات سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ مفتی جمال الدین عبدالرحمٰن بن سالم حنبلی انباری ثم دمشقی، شیخ القراء تقی الدین ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن مرہف فاشری شافعی آپ ماہِ شوال میں فوت ہوئے تھے مسند کبیر اثیر الدین عبدالغنی بن سلیمان ناسخ قبانی مصری انہوں نے ۸۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا، مسند ابوالحسن علی بن اسماعیل حنبلی مقدسی ثم دمشقی، شیخ القراء بقیۃ السلف کمال الدین علی بن شجاع عباسی مصری آپ نابینا تھے۔ اور ۸۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور شیخ القراء سیف المناظرین علم الدین قاسم بن احمد لورقی اندلسی آپ نے دمشق میں ۸۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوذر کی یہ حدیث ملی ہے کہ وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ آیت "ھذان خصمان اختصموا فی ربھم" جنگ بدر میں ایک دوسرے کا چیلنج قبول کرنے والے دو فریق حمزہ، علی، عبیدہ بن حارث اور ربیعہ کے دونوں بیٹے عتبہ شیبہ اور ولید بن عتبہ کے بارہ میں اتری ہے۔ ہمیں یہ حدیث محاملیات جلد ثانی میں چار درجے عالی ملی ہے۔ سند یوں ہے حدثنا محمود بن خداش ثنا ہشیم بہذا۔

علی بن عبدالعزیز کہتے ہیں امام عزالدین عبدالرزاق بن رزق اللہ نے ہمیں اپنے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

حفظت لفظا عظیم الوعظ یوقظ من ظلماء لظی وشواظ الحظ والوسن الخ

۱۱۵۳ ۶/۱۹ امام ابن الحاجب دمشقی

آپ کی کنیت ابوالفتح، نام عمر بن محمد بن منصور امینی اور لقب عزالدین ہے۔ دمشق کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث، ممتاز عالم اور طلبہ کو نورِ علم سے منور کرنے والے تھے۔

آپ نے دمشق میں علامہ ابن ملاعب کی وفات کے بعد ہبۃ اللہ بن خضر، موسیٰ بن عبداللہ، موسیٰ بن عبدالقادر ابن ابی لقمہ اور اس طبقہ کے دوسرے اہلِ علم سے، بغداد میں فتح بن عبدالسلام اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے اور مصر میں عبدالقوی بن حباب وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا۔ اس کے علاوہ اسکندریہ، اربل، موصل، حلب اور

Marfat.com

حرمین شریفین کے خرمنہائے علم سے خوشہ چینی کی۔ عالی اور نازل ہر قسم کی احادیث لکھیں اور بہت سی کتابیں اپنے کتب خانہ کی زینت بنائیں۔ اپنے ۱۱۸۰ مشائخ کے حالات میں ایک معجم لکھا اور ایک معجم میں ان شہروں کے تفصیلی حالات قلمبند کیے جہاں سماعِ حدیث کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے طلبِ علم میں انتہائی جانفشانی سے کام لیا اور "الاربعین المصافحات" کتاب تصنیف کی۔

مرتبہ و مقام اور عام حالات امام ابو محمد منذری لکھتے ہیں: علماء کا بیان ہے کہ آپ ۴۰ سال کی عمر تک نہیں پہنچے تھے۔ آپ بڑے بیدار مغز عالی ہمت اور سمجھدار تھے۔ آپ نے کتابوں کے بڑے قیمتی مجموعے اکٹھے کر رکھے تھے۔ آپ نے شہر دمشق کی تفصیلی تاریخ لکھنا شروع کی تھی۔ جسے تاریخ ابن عساکر کا ذیل بنانا چاہتے تھے۔ سیف بن مجد نے آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ آپ نے میرے ماموں حافظ ضیاء سے سندِ قراءت حاصل کرنے کے بعد مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے دوسرے شہروں کی طرف سفر کیا اور جی بھر کر علم کو اپنے قلب و دماغ میں جمع کیا۔ اور آپ سے زکی برزالی، ابو موسیٰ رعینی اور جمال ابن صابونی نے حدیث کا سماع کیا۔ آپ مشائخ کے انتخاب میں بڑے محتاط تھے۔ ابن مجد کہتے ہیں جب ابن حاجب بغداد آئے تو میں نے ان سے ملاقات کی اور جب ان سے کہا گیا فتح ابھی باقی ہے تو انہوں نے پہلے دن روزہ رکھا اور آپ طلبِ علم میں مدد لینے کے لیے اکثر روزہ رکھا کرتے تھے۔ بغداد میں چند ماہ رہے یہ دن آپ کے بڑے مصروف دن تھے۔ حدیث کا سماع کرنے اور اس کو احاطۂ تحریر میں لانے میں سستی و کاہلی کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیا۔ اہلِ بغداد آپ کی اس قدر جانفشانی اور آپ کے کثرتِ معلومات سے تعجب کیا کرتے تھے۔

وفات میں نے حافظ ضیاء کا لکھا ہوا پڑھا ہے کہ ہمارے نوجوان دوست حافظ عمر بن حاجب نے جو ابھی ۴۰ سال کے بھی نہیں ہوئے تھے ۲۸ شعبان المعظم ۶۳۰ھ میں دمشق میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ آپ بڑے متدین، نیک خو، پختہ کار اور بیدار مغز تھے۔ آپ نے علم کو سمجھ کر پڑھا اور جمع کیا تھا۔

میں کہتا ہوں آپ سے حدیث پاک کا سماع کرنے والوں میں آپ کے شیخ حافظ ابراہیم صریفینی بھی شامل ہیں آپ کے دادا منصور بن مسرور، والیٔ بصری امین الدولہ کے حاجب تھے (اسی نسبت سے آپ ابن الحاجب کہلاتے ہیں)

اس سال حسبِ ذیل مشاہیر نے بھی انتقال فرمایا۔

قاضی بہاء الدین ابراہیم بن ابی الیسر تنوخی معری ثم الدمشقی، آپ ۶۵ سال کی عمر پاکر فوت ہوئے۔ شمس الدین اسماعیل بن سلیمان حنفی دمشقی انہوں نے ۸۸ سال کی عمر میں وفات پائی، امام سلفی کے تلمیذ عابد زاہد ابو علی حسن بن احمد بن یوسف اوقی آپ نے بیت المقدس میں انتقال فرمایا۔ امام ابن ناصر کے شاگرد مسند ابو محمد حسن بن امیر سید علی علوی بغداد میں فوت ہوئے۔ مسند صفی الدین ابو بکر بن عبد العزیز بن باقا تاجر بغدادی، مصر میں ۷۵ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ مسند ابو القاسم علی بن علامہ ابن الجوزی ناسخ بغدادی، آپ نے

۸۹ سال کی عمر میں وفات پائی، اندلس کے شہر اوریولہ کے خطیب ابوالحسن علی بن محمد بن بقی انصاری، حج کے لیے تشریف لے گئے اور حافظ سلفی سے حدیث کا سماع کیا۔ شاہِ اربل ملک مظفر الدین کوکبری ابن علی ترکمانی انہوں نے ۸۱ سال کی عمر میں وفات پائی، امام محدث مفید ابو عبداللہ محمد بن حسن دمشقی انہوں نے امام حاکم کی کتاب علوم الحدیث حفظ کی تھی اور حافظ ابن ملاعب سے حدیث پڑھی تھی آپ ۲۱ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ مسند ابوبکر محمد بن عمر نحال بغدادی، وقت کے شاعر ادیب ابوالمحاسن محمد بن نصر اللہ بن عنین نے دمشق میں انتقال کیا۔ مسند ابو محمد معانی بن اسمٰعیل موصلی شافعی اور ظہیر ابو جعفر یحییٰ بن جعفر بن قاضی القضاۃ ابو عبداللہ ابن الدامغانی صوفی حنفی آپ حلب میں ۷۸ سال عمر پاکر فوت ہوئے۔

مجھے حافظ محمد بن علی نے ان کی سند سے حدیث بیان کی ہے۔ پھر یونین کی کتاب سے ایک حدیث ذکر کی بعد میں میں نے ابن حاجب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر پڑھی ہے کہ ان کی ولادت ۵۹۳ھ میں ہوئی تھی اس سے ثابت ہوا کہ وہ ۳۷ سال زندہ رہے۔

۱۱۵۴ ۷/۱۹ امام رُعَینی رُندی مالقی

آپ کی کنیت ابو موسیٰ اور نام عیسیٰ بن سلیمان بن عبداللہ اندلسی ہے۔ آپ اندلس کے رہنے جلیل القدر امام اور صاحبِ ضبط و اتقان حافظِ حدیث ہیں۔ آپ نے شہر رُندہ میں نشو و نما اور تربیت پائی۔ آپ نے مالقہ میں ابو محمد قرطبی، ابو العباس بن خیار سے اور حصن اصطبہ میں ابراہیم بن علی خولانی سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر حج کے لیے تشریف لے گئے۔ فراغت کے بعد مزید تعلیم کے لیے مختلف ممالک کی طرف سفر کیا۔ چنانچہ دمشق میں ابو محمد بن البن اور اس طبقہ کے دوسرے اہلِ علم سے بہت استفادہ کیا۔ ابار نے آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے آپ حافظ اور صاحبِ اتقان تھے، علم کا بے شمار ذخیرہ قلمبند فرمایا تھا۔ ابتدائے عمر میں دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور جو قیمتی کتابیں ممالکِ غیر سے اپنے ہمراہ لائے تھے ضائع ہو گئیں بعد میں مالقہ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے مجھے اپنی تمام مرویات کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

ربیع الاول ۶۳۲ھ میں آپ نے ۵۱ سال کی عمر پاکر انتقال فرمایا۔

مرتبہ و مقام امام عمر بن حاجب کہتے ہیں آپ محدث، حافظ اور ادیبِ نبیل تھے۔ مختلف علوم و فنون میں دستگاہ رکھتے تھے۔ بڑے وقار اور عزت کے ساتھ پُرسکون زندگی بسر کی۔ ہر قسم کے عیوب سے کنارہ کش رہے بڑے عقلمند تھے اور نقل میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ میں نے ان کے متعلق حافظ ضیاء سے پوچھا تو بولے: آپ بے مثال عالم اور بیدار مغز حافظِ حدیث تھے۔ میں نے اس زمانہ کے طلبہ میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور مجھے ابو عبداللہ برزالی نے بتایا۔ آپ ثقہ اور ثبت تھے۔ اپنی یادداشت سے ہمیں اس سند کے ساتھ مؤطا امام مالک کی ایک حدیث بیان فرمائی: اخبرنا ابراہیم بن علی انا ابو مروان

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن قزمان ثنا محمد بن فرج بن الطلاع۔ الخ

ابن زبیر کہتے ہیں آپ نے مکہ معظمہ میں یونس عصار سے تعلیم حاصل کی اور اس علاقہ میں بیس سے زیادہ سال تعلیم میں مصروف رہنے کے بعد وطن واپس تشریف لائے اور ہمارے اکثر بڑے بڑے مشائخ نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ حافظ، ضابط اور نقاد تھے۔ رجال اور اسانید سے خوب واقف تھے۔ آپ نے ایک معجم لکھا اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں ایک کتاب بھی تصنیف کی اور اپنے ساتھ ایسی کتابیں لائے جو ابھی تک مغرب میں نہیں پہنچی تھیں ۶۳۱ھ کے آخر میں مراجعت فرمائے وطن ہوئے اور سبتہ میں ابن فرتون نے آپ سے تعلیم حاصل کی۔ پھر مالقہ میں جامع مسجد کے امام بن کر آئے مگر کام شروع کرنے سے پہلے بیمار ہو کر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ان سے ابو عبداللہ طنجالی اور حمید زاہد نے علمی استفادہ کیا ہے مجھے ان کا ایک مکتوب ملا ہے۔ جس میں ان کے یونس ہاشمی سے علم حاصل کرنے کا ذکر ہے۔

میں کہتا ہوں اس سال آپ کے ساتھ مندرجہ ذیل مشاہیر نے بھی انتقال کیا۔

دمشق میں ابو صادق حسن بن یحییٰ مخزومی مصری معدل، اسکندریہ میں ابو عبداللہ محمد بن عماد بن محمد تاجر حزرجی حرانی، قاضی شرف الدین علی بن اسمٰعیل تجیبی محلی، ابوالحسن علی بن حسن بزاز بغدادی، دمشق میں تقی الدین علی بن مبارک واسطی شافعی، شیخ الشیوخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد عمویہ بکری سہروردی آپ ۹۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے امام ابوالوقت کے شاگرد شیخ وجیہ الدین محمد بن ابو غالب شعرانہ اصفہانی، جزء مامون کے راوی امام ابو عبداللہ محمد بن عبدالواحد مدینی، سیف الدولہ محمد بن عثمان انصاری آپ دمشق میں ۸۰ سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔ ابوالوفاء محمود بن ابراہیم بن حافظ ابو عبداللہ بن مندہ آپ اصفہان میں بے شمار لوگوں کے ساتھ دشمن کی خون آشام تلوار کا شکار ہوئے۔ ان میں ۸۷ سالہ امام ابوالفتح محمد بن محمد دتابی اصفہانی بھی شامل ہیں اور ابوالقاسم جامع بن اسمٰعیل صوفی جریالہ کے لقب سے مشہور تھے۔ اسی سال حلب کے قاضی القضاۃ امام علامہ بہاء الدین یوسف بن رافع اسدی شافعی بھی ۹۳ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

۱۱۵۵ ۸/۱۹ امام ابنِ جوہری دمشقی

آپ کی کنیت ابوالعباس، نام احمد بن محمود بن ابراہیم اور لقب شرف الدین تھا۔ دمشق کے رہنے والے بلند پایہ حافظِ حدیث اور نامور محدث ہیں۔ آپ نے طلبِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے اور آپ نے دمشق میں ابوالمجد قزوینی، مسلم بن احمد مازنی اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے، بغداد میں عمر بن کرم، محمد بن احمد قطیعی اور اس طبقہ کے دوسرے مشاہیر سے حدیث کا سماع کیا۔

آپ اپنے ہمراہ شیخ ابوالفضل جعفر بن علی ہمدانی کو لائے اور حلب میں علامہ ابنِ خلیل سے بکثرت استفادہ کیا اور اتنی کتابیں نقل کیں جن کا شمار مشکل ہے۔ آپ نے ورثہ میں ملنے والا اپنا سارا مال تحصیلِ علم میں صرف کر دیا۔

Marfat.com

آپ راست گو، حافظ، ضابط اور مُتیقّظ تھے۔ آپ کی کتابیں بڑی صاف ستھری اور خوشخط تھیں جن سے مخلوقِ خدا کو بڑا فائدہ پہنچا۔ مسندِ درس سنبھالنے سے پہلے راہی ملکِ عدم ہوئے۔ اس لئے انہیں حدیث پڑھانے کا موقعہ نہیں ملا۔

آپ نے صفر ۶۴۳ھ میں انتقال فرمایا اور یہ سال خوارزمیہ کا سال کہلاتا ہے۔

۱۱۵۶ $\frac{9}{19}$ امام ابنُ الکمّاد سبتی ☆

آپ کی کنیت ابو اسحاق، نام ابراہیم بن محمد بن احمد بن ہارون اور لقب محدث المغرب ہے آپ اندلس کے رہنے والے حافظ، حجت، واعظ اور نامور پیشوا ہیں۔ اور تقریباً ۵۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے امام ابو عبداللہ تجیبی، ابو الحجاج بن شیخ، ابوذر خشنی اور اس طبقہ کے دوسرے اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا۔ حافظ ابن زبیر اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں۔ مجھے جن علماء سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان میں ابو اسحاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔ ہمارے شیخ ابو الخطاب ابن خلیل نے جو خود ایک جلیل القدر محدث اور عمر رسیدہ بزرگ ہیں مجھے بتایا ہے کہ ان کی بھی کسی ایسے آدمی سے ملاقات نہیں ہوئی جو ابن کماد سے بڑا حافظ ہو اور وہ حفظِ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک نشان ہیں ابنِ ذہبی کہتے ہیں غرض یہ ہے کہ ان کو متنِ حدیث خوب یاد ہوتا تھا۔

بدعات کی تردید اور سنت کی ترویج ابنِ ذہبی کا بیان ہے ایک دفعہ جب مشہور واعظ ابو نعیم بن رافیہ مشرق سے اندلس آیا اور گانے اور راگ کی صورت میں وعظ کہنا شروع کیا۔ جس میں گویوں کی طرح رقت انگیز شعر پڑھتا اور خاص نسم کے تربیت یافتہ قاری اس کے سامنے تلاوت کرتے تو عام بدعات کی طرح عوام نے اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ جسے واعظ مذکور نے جلبِ زر کا ذریعہ بنایا اس نے مختلف شہروں کے کامیاب دورے کئے۔ حتیٰ کہ جب اشبیلیہ میں اس نے اس طرز کی مجالسِ وعظ منعقد کیں تو حافظ ابن کماد نے جو اس وقت وہاں اقامت پذیر تھے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا اور اسے بدعت قرار دیا۔ اور اس کی شدّ و مد سے تردید کی۔ پھر خود منبر پر سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق وعظ کہنے کا آغاز کیا۔ جسے آخر وقت تک پابندی کے ساتھ بیٹھا یا۔ میں اکثر آپ کی مجالسِ وعظ میں حاضر ہوتا تھا۔ پہلے آپ احادیثِ پاک پڑھتے پھر اس سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل بیان فرماتے اس کے بعد اگر ضرورت محسوس کرتے تو اختلافی مسائل کا تذکرہ اس انداز سے کرتے کہ اس سے حالات سدھرنے میں مدد ملتی۔

وجہ معاش آپ کے اخراجاتِ زندگی بھائیوں کی نظرِ کرم اور ان کے نذرانوں اور تحائف سے پورے ہوتے تھے۔ آپ نے ۶۶۳ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

Marfat.com

عام حالات صاحب "صلۃ الصلہ" اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: آپ اپنے اہلِ زمانہ میں سب سے بڑے حافظِ حدیث تھے اور تاریخ، رجال اور جرح و تعدیل کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ آپ کو صحاح ستہ میں سے پانچ کتابوں (صحیحین، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی) پر بڑا عبور حاصل تھا۔ ان کی سندوں اور متنوں پر کامیاب بحث کرتے اور فقہاء کے اختلاف کو بالاستیعاب بیان فرماتے تھے۔ شوافع اور حنابلہ کی طرف مائل تھے۔ بدعت کی تردید میں بڑے سرگرم تھے۔

میں کہتا ہوں آپ کو سنن ابوداؤد ازبر یاد تھی۔ اور آپ سے ابوجعفر ابن زبیر، ابواسحاق خافقی اور دوسرے علماء روایت کرتے ہیں۔ اسی سال آپ کے ساتھ امام زین الدین خالد نے انتقال فرمایا۔ ان کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۱۱۵۷ ۱۰/۱۹ امام ابوشامہ مقدسی ثم دمشقی

آپ کی کنیت ابوالقاسم، نام عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل بن ابراہیم اور لقب شہاب الدین ہے۔ آپ دمشق کے رہنے والے گرامی قدر حافظِ حدیث ہر فن مولا مجتہد اور بہت بڑے عالم تھے۔ بلند پایہ قاری اور نامور نحوی بھی تھے۔ ۵۹۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اور نوعمری میں ہی شیخ علم الدین سخاوی سے تمام قراءت مکمل کر لی تھیں۔

آپ نے امام داؤد بن ملاعب اور احمد بن عبداللہ سلمی سے صحیح بخاری اور شیخ موفق الدین مقدسی سے مسند شافعی کا سماع کیا۔ اسکندریہ میں عیسیٰ بن عبدالعزیز مقری سے فیضیاب ہوئے۔ ۶۳۰ھ سے چند سال بعد آپ کو تحصیلِ حدیث کا شوق پیدا ہوا پہلے کرمیہ، ابواسحاق خشوعی اور ایک دوسری جماعت سے اس فن کو سیکھا۔ علم الانسان میں مہارت اور قراءت میں کمال پیدا کیا اور مشہور کتاب شاطبیہ کی عمدہ اور نفیس شرح لکھی اور تاریخ دمشق کا دو دفعہ اختصار کیا۔

تصانیف آپ منجھے ہوئے مصنف ہیں اور بہت سی مفید کتابیں آپ نے اپنی یادگار میں چھوڑی ہیں۔ ان میں سے کتاب "الروضتین فی اخبار الدولتین" اور اس پر کتاب "کتاب الذیل" مشہور ہیں۔ آپ "التربہ الاشرفیہ" میں شیخ القراء اور "الدار الاشرفیہ" میں شیخ الحدیث کے اونچے منصب پر فائز رہے۔

آپ سے شیخ احمد لبان، برہان الدین اسکندرانی، شرف الدین فزاوی خطیب، شہاب الدین کفری، علی بن مہیار اور آپ کے اپنے صاحبزادے ابوالہدیٰ احمد روایت کرتے ہیں۔ آپ جملہ علوم و فنون میں تقدم اور کمال کے باوجود بڑے تواضع پسند اور منکسر المزاج تھے۔ تکلف سے کوسوں دور اور نقل میں قابل اعتماد تھے۔ آپ کے بائیں ابرو پر تل کا ایک بڑا نشان تھا (عربی میں تل کو شامہ کہتے ہیں اس وجہ سے آپ ابوشامہ کہلائے)

وفات آپ نے ۱۹ رمضان المبارک ۶۶۵ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اس سال مندرجہ ذیل مشاہیر بھی رہ نوردِ عالم آخرت ہوئے۔

امام کمال الدین احمد بن نعمہ شافعی نابلسی شافعی۔ آپ دمشق کے خطیب تھے اور ۸۶ سال کی عمر میں فوت

Marfat.com

ہوئے، قدوۃ زاہد ابو محمد اسماعیل بن محمد کورانی، قاضی القضاۃ تاج الدین عبدالوہاب بن خلف علامی، مفتی تاج الدین علی بن قسطلانی، شیخ ضیاء الدین یوسف بن عمر مقدسی، آپ نے ۸۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور شیخ شمس الدین یوسف بن مکتوم حورانی دمشقی آپ ۸۱ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ شریف کے در و دیوار کو دیکھتے تو خوشی کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز تیز ہانکتے۔

اس حدیث کی سند قوی ہے۔

۱۱۵۸ $\frac{11}{19}$ امام نابلسی دِمَشْقی

آپ کی کنیت ابو المظفر، نام یوسف بن حسن بن بدر نابلسی اور لقب شرف الدین ہے۔ دمشق کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ ادیب ہیں مسلک امام شافعی سے تعلق رکھتے ہیں، طلبہ کو فائدہ پہنچانے میں بڑے سرگرم تھے۔ سنہ ۶۰۳ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ کو عراق سے ابو الفتح مندائی، ابو حفص بن طبرزد اور ایک دوسری جماعت نے اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ ان کے علاوہ ابن البن، ابو المجد، مجد قزوینی، ابو القاسم بن صصری، زین الامناء اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے اور بغداد میں عبدالسلام زھری، عمر بن کرم، ابن قطیعی اور ان کے طبقہ سے حدیث کا سماع کیا۔ حلب اور مصر کے سرچشموں سے بھی سیرابی حاصل کی۔ اور علم کثیر ضبطِ تحریر میں لائے۔

عام حالات سرمایۂ علم جمع کرنے کے بعد تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور بہت سی مفید کتابیں بطور یادگار اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ آپ کا خط بہت عمدہ اور دلپسند تھا۔ آپ نے اپنے لیے "موافقات" کی تخریج کی اور آپ سے ہمارے ابن ابی الفتح نے ابن عقیل کی کتاب الزہاد روایت کی ہے۔ امام دمیاطی، نجم ابن خباز، ابو الحسن بن عطار، ابو الحسن بن بصیر اور دوسرے لوگوں نے آپ سے علمی فیوض حاصل کیے ہیں۔ اور محدث ابو اسحاق بن کیال نے آپ سے معقول استفادہ کیا ہے۔ آپ ثقہ، حافظ، بیدار مغز، پسندیدہ اخلاق اور حدیث دانی میں مشہور تھے۔ آپ کا مذاکرہ علمیہ اور آپ کی دیانتداری زبان زدِ عوام تھی۔ آپ "دار الحدیث النوریہ" کے شیخ الحدیث بھی رہے ہیں۔

آپ نے محرم سنہ ۶۷۱ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال درج ذیل علماء نے بھی سفر آخرت اختیار کیا۔

امام ابو البرکات احمد بن عبداللہ بن نحاس انصاری اسکندرانی۔ ۸۰ سال سے زیادہ عمر پاکر فوت ہوئے محدث مفید کمال الدین احمد بن ابو الفضل انہوں نے ہندوستان میں انتقال فرمایا، صاحب التعبیر علامہ تاج الدین ابو القاسم عبدالرحمن بن محمد موصلی خطیب جامع مقیاس مسند ابو الفتح عبدالہادی بن عبدالکریم قیسی مصری، مفتی بغداد کمال

Marfat.com

الدین علی بن محمد حنبلی، فقیہِ مغرب علامہ ابوالحسن علی تنیوی مالکی، محدث رحال شمس الدین محمد بن عبدالمنعم حرانی آپ نے دمشق میں ۶۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور خطیب بیت آبار موفق الدین محمد بن عمر بن یوسف مقدسی۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے کہا ہے جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی اس نے مجھ سے اعلانِ جنگ کیا اور میرا بندہ کسی ایسی چیز کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کر سکتا جو مجھے فرائض ادا کرنے سے زیادہ محبوب ہو جب میرا بندہ بذریعہ نوافل میرا تقرب حاصل کرنا اپنا معمول بنا لیتا ہے تو مجھے اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ پھر وہ اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کو دیتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں مجھے کسی چیز کے کرنے میں اتنا تردد کبھی نہیں ہوا جتنا کسی مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسے دکھ دینا پسند نہیں کرتا۔ لیکن اس کے لیے موت کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں۔

یہ حدیث امام بخاری نے محمد بن عثمان بن کرامہ کے واسطہ سے ذکر کی ہے ہم نے ان کی موافقت کی ہے صحیح بخاری میں یہ بہت عمدہ حدیث بیان ہوئی ہے۔ اور یہ حدیث قاضی محاملی اور ابوالعباس سراج نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹ ۱۲/۱۹ امام ابن صابونی محمودی

آپ کی کنیت ابوحامد، نام محمد بن علی بن محمود بن احمد اور لقب جمال الدین ہے۔ آپ نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ محدث ہیں۔ آپ کی ذات سے طلبہ کو بے حد فائدہ پہنچا ہے۔ مشہور درسگاہ "الدارالنوریہ" کے شیخ الحدیث رہے ہیں۔ آپ ۶۰۴ھ میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔

آپ نے قاضی ابوالقاسم بن حرستانی، ابوالبرکات ابن ملاعب، ابوعبداللہ بن بنار صوفی اور ابوالمحاسن بن سید سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر فنِ حدیث میں مزید مہارت حاصل کرنے کے لیے آپ مختلف ائمہ کے حلقہ ہائے درس میں حاضر ہوئے اور سعیِ بلیغ سے کام لیتے ہوئے علامہ ابن الیمن، ابن صصری، موفق عبداللطیف، ابن باقا، علی بن رحال، علی بن حمل اور اس طبقہ کے دوسرے مشاہیر سے اکتسابِ فیض کیا۔ بہت سا ذخیرہ علم قلمبند کیا اپنے کتب خانہ کے لیے قیمتی کتابیں فراہم کیں اور بہت سے علماء کے لیے حدیث کی تخریج کی۔ آپ بہت خوشخط لکھتے تھے اور آپ کی نقل غلطیوں سے مبرا ہوتی تھی، آپ نے ابن نقطہ کی کتاب "المؤتلف والمختلف" کے موضوع پر ایک جلد میں مفید ذیل لکھا۔ آپ اس فن میں کچھ زیادہ باکمال نہیں تھے۔ پھر انتقال سے ایک یا دو سال پہلے آپ کا حافظہ کمزور ہو گیا۔ اور میری اطلاع کے مطابق بعد میں مزید نقص واقع ہو گیا تھا۔ ہمارے

شیخ ابن ابوالفتح کہتے ہیں۔ وفات سے ایک سال پہلے ان کی یادداشت میں بہت فتور آگیا تھا مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ کا شمار بڑے بڑے عدول ائمہ میں ہوتا تھا۔

آپ سے امام دمیاطی، مزی، برزالی، قاضی القضاۃ ابن صصری، ابوالحسن بن عطار، ابواسحاق ذہبی اور ان کے علاوہ ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ آپ نے ۶۷۳ھ میں مجھے اپنی جملہ مرویات کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان میں زیادہ کامل وہ شخص ہے جو بلحاظ اخلاق سب سے اچھا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حسنِ خلق ثواب میں نماز اور روزہ کا درجہ رکھتا ہے۔

اس حدیث کے بیان کرنے میں یحییٰ بن زکریا طائی متفرد ہے اور میں اس کے حالات سے ناواقف ہوں۔

آپ نے ۱۵ ذیقعدہ ۶۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔ اور کوہِ قاسیون کے دامن میں سپردِ خاک کیے گئے۔

اس سال درج ذیل علمائے انتقال فرمایا۔

موصل میں اپنے زمانہ کے امام اور پیشوا شیخ موفق الدین احمد بن یوسف شیبانی کواشی آپ ممتاز مفسر قرآن تھے۔ ۵۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ شیخِ اندلس خطیب مقری ابوجعفر احمد بن علی غرناطی۔ آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ صحیح بخاری کے راوی مسند امین الدینی قاسم بن ابوبکر اربلی، مسند کمال الدین عبدالرحیم بن عبدالملک مقدسی آپ نے ۸۰ سے کچھ زیادہ سال عمر پاکر وفات پائی، قاضی القضاۃ تقی الدین محمد بن حسین عامری، قاضی القضاۃ نجم الدین ابوبکر محمد بن احمد دمشقی، مسندِ عراق شہاب الدین محمد بن ابودشنہ انہوں نے ۹۱ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور مسند دمشق محی الدین ابوالغنائم مسلم بن محمد کاتب قیسی ۸۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

اس زمانہ میں مصر اور دمشق وغیرہ شہروں میں چند ایسے محدثین بھی انتقال کر گئے۔ جو کسی حد تک طلبِ حدیث اور تحصیل علم میں شہرت یافتہ تھے میں نے تاریخ اسلام میں ان کے حالات ذکر کیے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

Marfat.com

بیسواں طبقہ

اس میں دس حفاظِ حدیث کا ذکر ہے۔

۱۱۶۰ ۱/۲۰ امام ابن العَمّادِیہ ھَمْدانی اِسکَندرانی

آپ کی کنیت ابوالمظفر، نام منصور بن سلیم بن منصور اور لقب وجیہ الدین ہے۔ اسکندریہ کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ امام ہیں۔ آپ نے طلبِ علم کے لیے دور دراز ممالک کے سفر کیے اور طالبانِ علم کو بہت فائدہ پہنچایا۔ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور سرحد میں محتسب کے عہدہ پر فائز تھے۔ ۶۰۷ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے اپنے شہر میں محمد بن عماد، صفراوی، جعفر ہمدانی اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ پھر مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے رختِ سفر باندھا اور دُور دراز شہروں کی طرف گئے۔ چنانچہ دورانِ سفر علامہ ابنِ رزیبہ، قطیعی، ابن خازن اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے، مصر میں علی بن مختار اور بابہ سے، دمشق میں مکرم سے، حماۃ میں ابن رواحہ سے، حلب میں یعیش نحوی سے، حران میں حمد بن صدیق سے اور مکہ مکرمہ میں ابوالنعمان تبریزی سے کسبِ کمال کیا۔

تصانیف و تدریس فراغت کے بعد جہاں آپ نے تدریسی اور تعلیمی فرائض سنبھالے وہاں تصنیف و تالیف کی طرف بھی متوجہ ہوئے اور ایک معجم، اربعین بلدانیہ، ۲ جلد میں اپنے شہر کی تاریخ اور ان کے علاوہ متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ آپ کو علمِ فقہ، فنِ حدیث، اس کے متعلقہ فنون اور علمِ رجال سے گہری دلچسپی تھی، آپ دیانت، ثقاہت اور مروت کے ساتھ مشہور تھے اور بیرونی ممالک سے آنے والے طلبہ کے محسن اور ان کے حق میں بڑے نرم خو تھے۔

آپ سے امام دمیاطی، عزالدین حسینی، قاضی سعدالدین حارثی اور دوسرے لوگوں نے علمِ حدیث لکھا ہے۔ آپ نے علاقہ سرحد میں اپنے جیسا کوئی آدمی نہیں چھوڑا۔ میں نے آپ کے دو مادرزاد بھائیوں ابوالقاسم اور وجیہہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوسعید کی یہ حدیث ملی ہے کہ جب عبدالقیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم عرب کے مشہور قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفارِ مضر کا علاقہ پڑتا ہے۔ اس لیے حرمت والے مہینوں کے

سوا ہم کسی اور وقت آپ کے پاس نہیں آسکتے۔ الحدیث
یہ حدیث ابوسعید کے واسطے سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔

وفات آپ نے ۱۲ شوال ۶۷۷ھ میں انتقال فرمایا۔
اس سال مندرجہ ذیل علماء نے بھی سفرِ آخرت اختیار کیا۔
محدث ابواسحاق ابراہیم بن محمد قرشی دمشقی ۶۵ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے، محدث صاحب شرف الدین اسماعیل بن احمد آمدی آپ تاریخ آمد کے مؤلف ہیں اور ابن تیتی کے نام سے مشہور تھے۔ شیخ القراء رشید الدین ابوبکر بن ابودر مکینی دمشقی، فقیہ زہیر بن عمر حنبلی اپنے کھیت میں ۸۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے، شیخ الحنفیہ قاضی القضاۃ شمس الدین عبداللہ بن محمد اذرعی آپ نے ۸۰ کی عمر میں وفات پائی، امام حنبل سے مسند امام احمد کے راوی اجل نجم الدین علی بن عبدالرحمان شیرازی، فخر عثمان بن محمد بن منصور حاجب امینی مصر میں فوت ہوئے۔ ان کے بھائی نے ہبۃ اللہ بن طاؤس اور دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا تھا، شیخ تقی الدین عمر بن یعقوب اربل ذہبی صوفی، علامہ اوحد قاضی غرناطہ ابوالحسین محمد بن یحییٰ اشعری اندلسی اور شیخ شرف الدین نصر بن عبدالمنعم حنفی تنوخی دمشقی۔ رحمۃ اللہ علیہم
مجھے ان کے واسطے سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا اور اس کا دانت توڑ دیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا۔

۱۱۶۱ ۲/۲۰ امام ابن ساعی بغدادی

آپ کی کنیت ابوطالب، نام علی بن انجب بن عثمان اور لقب تاج الدین ہے۔ آپ بغداد کے رہنے والے باکمال مورخ ہیں اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں نیز کتب خانہ مستنصریہ کے ناظم رہے ہیں۔ علامہ ابن نجار کی صحبت میں ایک زمانہ گذارا اور محدثین کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔

تصانیف آپ نے کامل ابن اثیر پر ذیل لکھا اور اپنے زمانہ کے شعراء کی تاریخ مرتب کی۔ اس کے علاوہ ذیل کی تصانیف اپنی یادگار چھوڑیں۔
(۱) "مناقب الخلفاء" (۲) "تاریخ الوزراء" (۳) "تاریخ نساء الخلفاء" (۴) "سیرۃ الخلیفۃ الناصر" وغیرہ
آپ کو ان کتابوں کی تدوین پر سرکار کی طرف سے نہایت معقول اور گرانقدر وظیفہ ملتا تھا۔ آپ نے ۸۲ سال کی طویل عمر پائی جس کی وجہ سے آپ کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔
آپ نے رمضان المبارک ۶۷۴ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ محدثین کے زمرہ میں شمار ہونے کے بجائے آپ کا شمار تاریخ دانوں میں ہوتا ہے۔ ظہیر کازرونی نے آپ کا مفصل تذکرہ لکھا ہے اور آپ کی تصانیف کی طویل فہرست دی ہے نیز لکھا ہے کہ انہوں نے شہرہ آفاق صوفی پیشوا علامہ سہروردی سے خرقہ تصوف

Marfat.com

پایا ہے۔

اس سال درجِ ذیل علماء نے جانِ جانِ آفرین کے سپرد کی۔

مشہور مؤرخ سعد الدین بن تاج الدین عبداللہ بن عمر حموی ثم دمشقی ۸۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ مسند زمانہ ابوالفتح عثمان بن ہبۃ اللہ زہری مالکی آپ ابن موقا کے آخری شاگرد ہیں اور اسکندریہ میں انتقال فرمایا۔ مفتی زاہد ظہیر الدین محمود بن عبداللہ زنجانی صوفی ۷۰ سال کی عمر میں دمشق میں فوت ہوئے اور محدث امام مکین الدین ابوالحسن بن عبدالعظیم مصری جو ابن الحصنی کے نام سے معروف ہیں۔ انہوں نے ۷۴ سال کی عمر میں سفرِ آخرت اختیار کیا۔ رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۱۶۲ ۳/۲۰ شیخ الاسلام امام نووی الحزامی

آپ کی کنیت ابوزکریا، نام یحییٰ بن شرف بن مری حورانی اور لقب محی الدین ہے۔ حوران کے رہنے والے بے نظیر پیشوا اور جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں۔ مسلک امام شافعی سے تعلق رکھتے ہیں اور بہت سی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ محرم ۶۳۱ھ میں کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر رونق افروز ہوئے۔ ۴۹ھ میں دمشق تشریف لائے اور مدرسہ "رواحیہ" میں داخل ہوئے۔ وہیں سے آپ کھانا کھاتے تھے۔ آپ نے ساڑھے چار مہینہ میں مشہور کتاب "التنبیہ" زبانی یاد کر لی اور باقی سال میں اپنے استاذ کمال اسحاق بن احمد سے "المہذب" کا ایک چوتھائی حصہ پڑھا اور اسے حفظ بھی کر لیا۔ پھر اپنے والد ماجد کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لائے اور مدینہ منورہ میں ایک ماہ پندرہ دن قیام کیا۔ اس سفر کے دوران اکثر بیمار رہے۔

دورانِ تعلیم آپ کے معمولات ہمارے شیخ ابوالحسن بن عطار فرماتے ہیں کہ امام محی الدین نے انہیں بتایا کہ وہ خوب سوچ سمجھ کر روزانہ اپنے اساتذہ سے بارہ اسباق پڑھا کرتے تھے۔ کتاب "الوسیط" کے دو سبق، "المہذب" کا ایک سبق "الجمع بین الصحیحین" کا ایک سبق، صحیح مسلم کا ایک سبق، اصلاح منطق کا ایک سبق، صرف و نحو کا ایک سبق، اصولِ فقہ کا ایک سبق، اسماءِ رجال کا ایک سبق اور اصولِ دین کا ایک سبق، فرماتے ہیں۔ میں پڑھتے وقت مشکل الفاظ کی تشریح، پیچیدہ عبارت کی توضیح اور ضبطِ لغت کے ساتھ تعلق رکھنے والی تمام ضروری باتیں نوٹ کر لیا کرتا تھا۔ میرے اوقات بڑے اطمینان سے گذر رہے تھے اور سلسلۂ تعلیم دلجمعی کے ساتھ جاری تھا کہ یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ علمِ طب پڑھنا اور اسے ذریعۂ کسبِ معاش بنانا چاہیئے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے فنِ طب کی مشہور کتاب "القانون" خرید بھی لی مگر معاً ہی محسوس ہوا کہ میرے دل میں ایک طرح کی تاریکی چھا گئی ہے جس کے باعث میں کئی دن تک پڑھنے پڑھانے کا کام نہ کر سکا یہ حالتِ تنبیہ تھی کہ یہ پیشہ میرے لیے مناسب نہیں چنانچہ میں نے "القانون" کو بیچ دیا۔ اس کے بعد میرا دل بدستور منور ہو گیا۔

اساتذہ میں کہتا ہوں کہ آپ نے امام رضی بن برہان، شیخ الشیوخ عبدالعزیز بن محمد انصاری، زین الدین بن عبدالدائم، عمادالدین عبدالکریم بن حرستانی، زین الدین خالد بن یوسف، تقی الدین بن ابو الیسر، جمال الدین بن صیرفی، شمس الدین بن ابو عمر اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے مختلف شیوخ سے صحاح ستہ، مسند امام احمد، مؤطا امام مالک، شرح السنہ للبغوی، سنن دار قطنی اور دوسری بہت سی کتابیں پڑھیں۔ حافظ عبدالغنی کی کتاب "الکمال" زین خالد کو سنائی، صحیحین کی منتخب احادیث کی شرح محدث ابو اسحاق ابراہیم بن عیسیٰ مرادی سے سیکھی اور علم اصول قاضی تفلیسی اور علم فقہ کمال اسحاق مغربی، شمس الدین عبدالرحمٰن بن نوح، عزالدین عمر بن سعد اربلی اور کمال سلار اربلی سے حاصل کیا۔ علم نحو شیخ احمد مصری وغیرہ سے اخذ کیا۔ اور مشہور نحوی امام ابن مالک سے بھی اس فن میں ان کی تصنیف کردہ ایک کتاب پڑھی۔

عام حالات فراغت کے بعد آپ تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف، نشر و اشاعت علم، عبادت و ریاضت صیام و صلوٰۃ اور ذکر و اذکار میں اس طرح مصروف ہوئے کہ بس اسی کے ہو رہے۔ زندگی نہایت سادگی سے گذاری۔ موٹا جھوٹا پہننے اور روکھا سوکھا کھانے پر قناعت کی۔ آپ کا لباس معمولی کپڑوں اور کھدر کی ایک چھوٹی سی پگڑی پر مشتمل ہوتا تھا۔ ایسی سادہ زندگی کی کسی دوسری جگہ مثال نہیں ملتی۔

آپ کی شب و روز کی کوششوں اور سعی جمیل کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے حلقۂ درس سے نادرۂ روزگار علماء اور فضلائے محدثین نے سندِ فراغت حاصل کی۔ ان کی فہرست کافی طویل ہے چند خصوصی نام درج ذیل ہیں۔ خطیب صدرالدین سلیمان جعفری، امام شہاب الدین احمد بن جعوان، شہاب الدین اربدی اور علاءالدین بن عطار، ان کے علاوہ حافظ ابن ابو الفتح، حافظ مزی اور ابن عطار آپ سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت انس کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقِ دل سے شہادت طلب کرتا ہے اگر اسے شہادت نہ بھی نصیب ہو تو اسے شہادت کا درجہ مل جاتا ہے۔

اس حدیث کو شیبان کے واسطہ سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

مرتبہ و مقام ابن عطار کہتے ہیں۔ ہمارے شیخ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے بجز پڑھنے پڑھانے کے دن اور رات میں کبھی وقت ضائع نہیں کیا۔ حتیٰ کہ راستہ چلتے ہوئے بھی اسی شغل میں مصروف رہتے اور برابر چھ سال تک یہی معمول رہا پھر تعلیم و تصنیف، عوام کی بھلائی اور احقاقِ حق کو اپنے پر لازم کر لیا اور عمر بھر قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

میں کہتا ہوں روح کو معصیت کی آلائشوں اور گناہوں کی آلودگیوں سے پاک رکھنے کے لیے انتہائی تورع، مسلسل جہاد با النفس اور لگاتار ریاضتوں میں مصروف رہنے کے باوجود آپ نامور حافظِ حدیث، اس کے جملہ فنون کے عالم، فنِ رجال کے ماہر اور صحیح اور ضعیف کو خوب جاننے والے تھے۔ تحقیقِ مذاہب میں تو آپ کا جواب نہیں تھا۔

Marfat.com

نازونعم کی زندگی سے تنفر ہمارے شیخ رشید ابن المعلم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ شیخ محی الدین کو حمام میں غسل نہ کرنے اور کھانے، پہننے اور جملہ حالات میں تنگدستی پر قناعت کرنے کے سلسلہ میں ملامت کی اور کہا اس طرح آپ بیمار پڑ جائیں گے اور یہ تمام کارہائے خیر جو آپ نے شروع کر رکھے ہیں دھرے کے دھرے رہ جائیں گے تو اس کے جواب میں آپ نے صرف اتنا کہا کہ فلاں بزرگ نے اتنے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ کی اس قدر عبادت کی کہ بدن پر ان کا چمڑا بھی خشک ہو گیا۔ آپ پھل خصوصاً کھیرا کھانے سے بہت گریز کرتے تھے اور فرماتے تھے اس سے جسم میں رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بکثرت نیند آتی ہے۔ عموماً آپ دن اور رات میں صرف ایک دفعہ سحری کے وقت کھانا کھاتے تھے۔ اور اسی وقت ایک دفعہ پانی پیتے تھے۔ ابن عطار کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آپ سے پھلوں کے استعمال کے متعلق گفتگو کی تو فرمانے لگے کہ دمشق میں اکثر اوقاف کے باغ ہیں اور ان کی پیداوار حاصل کرنے میں مساقات کا طریق رائج ہے جس کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے ایسی صورت میں میری طبیعت ان کے کھانے کی طرف کیسے راغب ہو سکتی ہے؟ ابن عطار نے چھ ہزار اجزاء پر مشتمل آپ کی سیرت اور سوانح عمری مرتب کی ہے۔

تصانیف آپ ایک شہرۂ آفاق مصنف بھی ہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے چند قابل ذکر حسب ذیل ہیں۔

(۱) شرح صحیح مسلم (۲) ریاض الصالحین (۳) الاذکار (۴) الاربعین (۵) الارشاد فی علوم الحدیث (۶) التقریب یہ ایک مختصر کتاب ہے (۷) کتاب المبہمات (۸) تحریر الالفاظ للتنبیہ (۹) العمدہ فی تصحیح التنبیہ (۱۰) الایضاح فی المناسک ایک جلد۔ آپ نے اس کے علاوہ مناسک میں تین اور کتابیں لکھی (۱۱) التبیان فی آداب حملۃ القرآن (۱۲) فتاوے ایک مختصر جلد (۱۳) الروضۃ ۴ جلد (۱۴) شرح المہذب باب المصراۃ تک ۴ جلد (۱۵) شرح قطعۃ من البخاری (۱۶) شرح قطعۃ من الوسیط (۱۷) قطعۃ من الاحکام (۱۸) الاسماء واللغات کے متعلق بہت سا مواد (۱۹) مسودۃ فی طبقات الفقہاء (۲۰) التحقیق فی الفقہ باب صلوٰۃ المسافر تک۔

تحائف اور نذرانوں سے اجتناب آپ کسی سے ہدیہ یا نذرانہ قبول نہیں کرتے تھے ہاں شاذ و نادر جس کا ہدیہ طبیعت پر گراں نہ گذرتا قبول کر لیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک فقیر نے وضو کے لیے آپ کو ایک لوٹا تحفتہً دیا تو اُسے قبول کر لیا۔ ایک دفعہ شیخ برہان الدین اسکندرانی نے آپ کو اپنے ہاں روزہ افطار کرنے پر مجبور کیا تو آپ نے فرمایا کھانا یہاں سے آئیں۔ سب مل کر روزہ افطار کریں گے۔ چنانچہ آپ نے وہ کھانا کھایا جو دو قسم کے کھانوں پر مشتمل تھا۔ بعض اوقات آپ بھی دو قسم کا کھانا تیار کروا لیتے تھے۔

اعلانِ حق آپ حق کا برملا اعلان کرنے کے عادی تھے۔ ملوک و سلاطین اور ظالم امراء کے مظالم کا ان کے منہ پر رد کرتے تھے۔ کبھی بذریعہ مکتوب انہیں خوفِ خدا یاد دلاتے تھے۔ ایک دفعہ لکھا یہ مکتوب

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے بندے یحییٰ نواوی کی طرف سے ملک الامراء بدرالدین کے نام ہے۔ ان پر سلامتی، رحمت اور برکت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے خیرات اور برکات کو ہمیشہ قائم رکھے۔ انہیں حسنات سے نوازے اور ان کی آرزو کے مطابق انہیں دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمائے۔ آمین۔ بندہ آپ کے علم میں یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہے کہ بروقت بارش نہ ہونے کی وجہ سے اہلِ شام سخت مصائب میں مبتلا ہیں اور دن بدن ان کی حالت کمزور اور پتلی ہوتی جارہی ہے پھر اس کی تفصیلات بیان کیں اور اسی ضمن میں ایک مکتوب ملک ظاہر کے نام بھی تحریر فرمایا لیکن اس نے اس کا جواب تکلیف دہ اور انتہائی درشت لہجہ میں دیا جس سے ایک جماعت کے دل سخت پریشان ہوئے۔

آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں ملک ظاہر کو کئی خطوط لکھے ہیں۔ ہمارے استاذ ابن فرح جو شیخ سے شرحِ حدیث کا سبق لیتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ شیخ محی الدین میں ایسی تین خوبیاں بدرجہ کمال پائی جاتی تھیں کہ اگر ان میں سے ایک ہی کسی شخص میں پائی جائے تو اس کی طرف عقیدت مندوں اور مستفیدین کے تانتے بندھ جائیں۔ اور وہ ہیں علم، زہد اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

وفات شیخ نے آخری مرتبہ دمشق سے رختِ سفر باندھا اور بیت المقدس کی زیارت کے بعد اپنے گاؤں نویٰ کی طرف مراجعت فرمائی۔ وہیں اپنے والد ماجد کے ہاں بیمار ہوئے اور اسی جگہ آخری وقت آ پہنچا اور ۲۴ رجب ۶۷۶ھ میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ آپ کو شہر کے باہر سپردِ خاک کیا گیا۔ جہاں آپ کی قبر زیارت گاہِ خواص و عوام ہے۔

شیخ قطب الدین یونینی آپ کے تاریخی حالات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں آپ عبادت، ورع اور علم میں درجۂ یکتا نہ تھے۔ بہت سادہ اور انتہائی متقشفانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ نے لذائذ اور تمتعاتِ دنیا سے بہت کم فائدہ اٹھایا۔ ملک عادل کو کئی دفعہ عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا۔ چنانچہ وہ کہا کرتا تھا۔ مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔ آپ دارالحدیث دمشق میں شیخ الحدیث کے ممتاز عہدے پر سرفراز تھے۔ میں کہتا ہوں آپ امام ابوشامہ کے بعد ۶۶۵ھ میں وہاں کے شیخ الحدیث مقرر ہوئے اور وفات تک اسی عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ شیخ شمس الدین بن فخر حنبلی کہتے ہیں۔ آپ باکمال امام اور صاحبِ اتقان حافظ تھے۔ آپ نے بہت سے علوم ضبط کیے اور بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ آپ کا تورع اور زہد ضرب المثل تھا۔ آپ نے ہر قسم کے مرغوب اور پرتکلف کھانے ترک کر دیئے تھے۔ آپ کے والد ماجد آپ کے لیے جو خشک روٹی اور انجیر مہیا کرتے صرف اسی پر گذر بسر کرتے تھے۔ آپ انتہائی سادہ اور پیوند لگا ہوا لباس پہنتے تھے۔ کبھی غسل کرتے کے لیے حمام میں داخل نہیں ہوئے اور کبھی نذرانوں، تحائف اور صدقات کا ایک درہم بھی قبول نہیں کیا۔ آپ نے تمام قسم کے پھل ترک کر دیئے تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اس سال درج ذیل علماء اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔

شیخ القراء کمال الدین ابواسحاق ابراہیم بن احمد تمیمی اسکندرانی دمشقی آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں انتقال

Marfat.com

فرمایا، ام مسند زکی الدین زکی بن حسن بیلقانی متکلم یمن میں فوت ہوئے، شیخ الائمہ مقری مجدالدین عبدالصمد بن احمد بغدادی حنبلی، واعظ کامل نجم الدین علی بن علی بغدادی، انہوں نے دمشق میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور شیخ شمس الدین قاضی القضاۃ ابوبکر محمد بن عماد مقدسی حنبلی، آپ نے ۷۴ سال کی عمر پاکر مصر میں انتقال فرمایا۔ رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۱۶۳ ۴/۲۰ امام محدّث مُحِبّ طَبَرِی ثم مکّی

آپ کی کنیت ابوالعباس، نام احمد بن عبداللہ بن محمد اور لقب محب الدین ہے۔ آپ طبرستان کے رہنے والے فقیہِ حرم اور نامور حافظِ حدیث ہیں۔ ایک ضخیم کتاب "الاحکام الکبریٰ" کے مصنف ہیں۔ ۶۱۵ھ میں پیدا ہوئے سنِ رشد کو پہنچنے کے بعد تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور امام ابوالحسن بن مقیر، ابن الجمیزی، شعیب زعفرانی، عبدالرحمٰن بن ابو حرمی اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔ علاوہ ازیں علمِ فقہ میں بھی درک پیدا کیا۔ فراغت کے بعد مسندِ درس کو رونق بخشی اور زندگی بھر طلبہ کی تعلیم اور عوام کی تربیت میں وقف رہے۔ ساتھ ساتھ فتوےٰ نویسی اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اپنے وقت میں شیخ الشافعیہ اور محدثِ حجاز تھے۔

آپ سے علامہ دمیاطی، ابوالحسن بن عطار، ابومحمد بن برزالی اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ آپ صالح، زاہد اور عظیم الشان امام تھے۔ آپ سے آپ کے صاحبزادے جمال الدین محمد قاضی مکہ اور پوتے امام مجدالدین قاضی مکہ بھی حدیث بیان کرتے ہیں۔ آپ نے مجھے اپنی تمام مرویات لکھ کر بھیجیں اور انہیں روایت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

وفات جمادی آخریٰ ۶۷۴ھ میں آپ کی روح قفسِ عنصری کو چھوڑ کر ملأ اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔
اس سال درج ذیل مشاہیر نے انتقال فرمایا۔

امام کبیر عزالدین احمد بن ابراہیم مصطفوی فاروثی، شہر واسط میں فوت ہوئے، شیخ الشافعیہ خطیب دمشق شرف الدین احمد بن احمد مقدسی، صدر مورخ عزالدین محفوظ بن معتوق آپ نے ۶۰ سال سے کچھ زیادہ سال عمر پا کر انتقال فرمایا، شیخ منین ابوالرجال بن مری زاہد، مسند ابوالفہم بن احمد سلمی اور صدر نجم الدین ابوبکر محمد بن عیاش تمیمی جوہری۔

آپ کو اپنے مدرسہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہم۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت جابر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مٹی کھانے سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ قریب قریب موضوع ہے۔ اس کے روایت کرنے والے راوی ثقہ اور قابل اعتماد نہیں ہیں۔

Marfat.com

تذکرۃ الحفاظ ۔۔۔

آپ نے اپنے شہر میں علی بن مختار عامری، حسن بن دینار صائغ، یوسف بن مجلی، ابن مقیر اور ابن رواح وغیرہ سے، اسکندریہ میں ہبۃ اللہ بن محمد مقدسی، حمزہ غزال اور سبط سے اور دمشق میں رشید بن مسلمہ اور ایک دوسری جماعت سے حدیث کا سماع کیا۔

عام حالات آپ نے علم کا وسیع ذخیرہ قلمبند فرمایا۔ تخریج، اسماء الرجال، عالی اور موافقت میں کمال پیدا کیا۔ ایک جماعت کی تصانیف کا انتخاب کیا۔ میں نے آپ کی تصنیف "مشیخۃ القاضی ابن الخوی" کا مطالعہ کیا ہے اور اس سے بہت سی کارآمد اور مفید چیزوں کے نوٹ لیے ہیں۔ آپ ثقہ اور صالح تھے۔ ہمارے شیخ ابن ظاہری ان کی بہت تعریف کرتے تھے اور انہیں تمام طلبہ سے برتر اور فائق سمجھتے تھے۔ آپ سے امام ابن ظاہری اور ان کے صاحبزادے عثمان، حارثی اور ان کے صاحبزادے امام شمس الدین، مزی، جلبی، برزالی، یعمری، اور ابن اسامہ نے اکتساب فیض کیا ہے۔

آپ نے شعبان ۶۹۲ھ میں ۷۰ سال کی عمر پاکر داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

اس سال درج ذیل علماء نے سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔

مسند کمال الدین احمد بن محمد بن عبدالقادر نصیبی حلبی آپ حلب میں فوت ہوئے۔ شیخ القراء جمال الدین ابو اسحاق ابراہیم بن داؤد بن ظافر عسقلانی فاضلی آپ دمشق میں ۷۰ سال کی عمر پاکر فوت ہوئے۔ امام، قدوہ مسند وقت تقی الدین ابراہیم بن علی بن احمد واسطی صالحی حنبلی، شیخ زاہد ابراہیم بن شیخ عبداللہ بن یونس ارمنی ثم صالحی، صاحب محی الدین عبداللہ بن عبدالظاہر کاتب جذامی، سرحد کے شیخ القراء مکین الدین ابو محمد عبداللہ بن منصور لخمی جو اسمر کے نام سے معروف ہیں۔ جامع ابو عیسیٰ ترمذی کے راوی ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم مازنی مصری ۹۰ سال کی عمر میں راہ گرائے عالم آخرت ہوئے۔ قاضی عزالدین ابو الفتح عمر بن محمد اسدی حلبی ۱۰۱ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ عمر رسیدہ بزرگ ناصر الدین علی بن قرقین شہر بعلبک میں ۹۲ سال کی عمر پاکر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ اور مسند سیف الدین علی بن رضا حنبلی صالحی انہوں نے ۷۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

۱۱۶۶ — ۷/۲۰ امام دمیاطی شافعی

آپ کی کنیت ابو محمد، نام عبدالمؤمن بن خلف بن ابو الحسن تونی اور لقب شرف الدین ہے۔ دمیاط کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث، حجت، فقیہ، نسابہ، شیخ المحدثین اور بہت بڑے عالم ہیں۔ مسلک امام شافعی سے تعلق رکھتے ہیں اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۶۱۳ھ کے آخری ایام میں پیدا ہوئے۔ اپنے شہر دمیاط میں علمِ فقہ حاصل کرنے اور اس میں کمال پیدا کرنے کے بعد آپ نے طلبِ حدیث کے لیے رختِ سفر باندھا سب سے پہلے اسکندریہ گئے اور علی بن زید نساری، ظافر بن شجم، منصور بن دباغ اور دوسرے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے علاوہ مصر میں ابن مقیر، علی بن مختار، یوسف بن مجلی اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ سے، بغداد میں ابو نصر

Marfat.com

بن علیق، ابراہیم بن خیر اور دوسرے لوگوں سے، حلب میں ابوالقاسم بن رواحہ اور ایک جماعت سے سماع کیا۔ اور علامہ ابن خلیل سے اس قدر استفادہ کیا کہ کتابوں اور مختلف اجزاء سے ایک اونٹ لاد کر لائے۔ نیز حماۃ میں صفیہ قریشیہ ماردین میں عبدالخالق نشتبری اور حران میں عیسیٰ حنباط سے اکتساب فیض کیا۔ آپ نے علم کا عظیم ذخیرہ جمع کیا عالی اور نازل ہر قسم کی حدیث احاطۂ تحریر میں لائے اور آخر میں دمشق میں تشریف لائے اور ابن مسلمہ وغیرہ علماء سے بے حد فائدہ اٹھایا۔ آپ نے اپنے معجم میں اپنے ایک ہزار تین سو شیوخ کے حالات قلمبند کیے ہیں۔

مرتبہ و مقام آپ راست گو، حافظ اور متقن تھے۔ ادب عربی اور علم لغت میں ماہر تھے۔ فقہ میں اپنے معاصرین پر فوقیت رکھتے تھے۔ اور علم النسب میں تو آپ کا جواب نہیں تھا۔ علمی کمالات کے ساتھ ساتھ دیانتدار عقلمند اور تواضع پسند تھے۔ آپ کے چہرہ پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ طالب علم آپ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔ آپ کے سفید بال بڑے بھلے معلوم ہوتے تھے غرض ہر لحاظ سے آپ جلیل القدر اور عظیم المرتبت شخصیت کے حامل تھے۔ میں نے آپ سے بہت سی کتابوں کا سماع کیا ہے۔ ان میں "سراجیات خمسہ" آپ کی اپنی تصنیف کردہ "کتاب الخیل" اور کتاب "الصلوۃ الوسطی" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ہمارے استاذ ابوالحسین یونینی نے ہمیں اپنے شیوخ میں سے امام دمیاطی، قاضی القضاۃ علم الدین بن اخنائی، قاضی القضاۃ علاؤالدین علی قونوی اور محدث ابوالثناء بنبجی سے حدیث بیان کی ہے۔

تلامذہ آپ سے امام ابوحیان اندلسی، امام ابوالفتح یعمری، امام علم الدین برزالی، امام قطب الدین عبدالکریم، امام فخر نویری اور امام تقی الدین سبکی نے اکتساب فیض کیا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

آپ حدیث پاک کا درس دے کر ابھی فارغ ہی ہوئے تھے کہ اچانک حرکتِ قلب بند ہوگئی۔ چنانچہ آپ کو غشی کی حالت میں درس گاہ سے گھر لایا گیا مگر جان بر نہ ہو سکے۔ ۷۰۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا آپ کے جنازہ پر عقیدت مندوں اور مستفیدین کا بڑا اژدحام تھا۔ آپ قرأتِ سبع کے عالم تھے اور آپ نے یہ فن کمال عباسی ضریر سے حاصل کیا تھا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر کے نام درج ذیل ہیں۔

مفتی بلاد حلب قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن محمد دمشقی شافعی ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی، مسند اسکندریہ عمر رسیدہ بزرگ شرف الدین ابوالحسین یحیی بن احمد جذامی مالکی آپ فن قرأت میں دریکدانہ تھے، ماہ شعبان میں ۹۶ سال کی عمر پاکر انتقال فرمایا، شہر حماۃ کے شیخ القراء بدرالدین محمد بن ایوب حنفی حلبی ابوعبداللہ فاسی کے تلمیذ ہیں آپ ۷۷ سال کی عمر پاکر فوت ہوئے، خطیب دمشق شرف الدین احمد بن ابراہیم فراوی شافعی جو محدث نحوی اور مقری تھے، ۷۵ کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے، محدث حمص قاضی بدرالدین محمد بن مسعود حلبی توزی، مسندۃ مصر ام عبداللہ زینب بنت سلیمان بن ابراہیم اسعردیہ، انہوں نے ۸۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پاکر داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابوایوب کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے تین قسم کی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں: گھوڑ دوڑ، تیر اندازی اور خاوند کا اپنی بیوی سے کھیلنا۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبداللہ لیثی ہیں جو مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ امام ابوحاتم نے ان کی تضعیف کی ہے۔

۱۱۶۷ ۸/۲۰ امام ابن ظاہری

آپ کی کنیت ابوالعباس، نام احمد بن محمد بن عبداللہ بن قیماز اور لقب جمال الدین ہے۔ حلب کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث، بلند پایہ محدث اور ہمارے جلیل القدر استاذ ہیں۔ آپ بڑے عابد زاہد تھے، آپ کی ذات سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچا، ملک ظاہر غازی بن یوسف کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ شوال ۶۲۶ھ میں حلب میں پیدا ہوئے۔ آپ نے امام ابن اللتی، اربلی، کریمیہ، ابن رواحہ، ابن یعیش، صفیہ حمویہ، ضیاء مقدسی، شعیب زعفرانی، اسکندریہ اور حمص میں بہت سے ائمہ حدیث سے استفادہ کیا۔ آپ نے "اربعی البلدان" کے علاوہ بہت سی کتابیں لکھیں اور علماء کی ایک بڑی جماعت کے لیے احادیث کی تخریج کی۔

عام حالات آپ سے آپ کے صاحبزادوں اور شاگردوں نے حدیث کا سماع کیا۔ آپ کو امام زکریا علبی، ابن زروزبہ، اسماعیل بن باتکین اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے اجازت حاصل تھی۔ آپ ثقہ، پسندیدہ اطوار اور حافظِ حدیث تھے۔ کلام کا انتخاب ایسا عمدہ کرتے تھے کہ دوسرا کوئی آدمی اس میدان میں اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ لکھتے وقت آسان عبارت اور سہل تر الفاظ استعمال فرماتے تھے۔ فقہ حنفیہ کے عالم اور موافقات اور مصافحات کو جاننے والے تھے۔ نیز پُروقار اور پُرسکون شخصیت کے حامل تھے۔ خوش شکل اور پاکباز تھے۔ جود وسخا اور شرم وحیا کا مجسمہ تھے۔ دنیا سے تعلق توڑ کر آخرت کے ہو رہے تھے۔ میں نے ان جیسا دوسرا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آخر دم تک حدیث کے علاوہ کسی فن میں دلچسپی نہیں لی۔ آپ کے شیوخ کی تعداد سات سو تک پہنچتی ہے۔ میں مفس میں آپ کی صحبت میں رہا ہوں اور آپ سے اور آپ کے کتب خانہ سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

آپ سے حافظ علم الدین نے دو سو سے زیادہ کتابوں کا سماع کیا ہے اور ان کے علاوہ حافظ مزی، حلبی، یعمری اور باہر سے آنے والے طلبہ نے اکتسابِ فیض کیا ہے۔

وفات آپ نے ۲۶ ربیع الاول ۶۹۶ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ فتنہ حلب میں آپ کی گردن پر تلوار کا زخم لگا تھا جس کے صدمہ سے آپ مقتولوں میں گر پڑے۔ جان سے تو بچ رہے مگر اس زخم کی وجہ سے گردن میں کجی پیدا ہو گئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

اس سال وفات پانے والے علماء کے نام درج ذیل ہیں۔

مسند زین الدین احمد بن عبدالکریم اعلاقی مصر میں ۸۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے، علامہ ضیاء الدین جعفر بن محمد حسینی شافعی نے ۸۷ سال عمر پاکر انتقال فرمایا۔ قاضی تاج الدین عبدالخالق بن عبدالسلام معری ثم بعلی شافعی آپ ہمارے شیخ ہیں اور ۹۳ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے ہیں۔ امام محدث عفیف الدین بن عبدالسلام بصری مدینہ منورہ میں راہی ملکِ عدم ہوئے۔ قاضی القضاۃ عزالدین عمر بن عبداللہ مقدسی حنبلی۔ انہوں نے مصر میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی، محدث امام ضیاء الدین بن عیسیٰ صوفی انصاری سبتی ۸۳ سال کی عمر میں قاہرہ میں سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔ امام شمس الدین محمد بن حازم مقدسی صالحی حنبلی ۷۶ سال کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوئے، مفتی مکہ ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر اموی شافعی ۶۳ سال کی عمر میں عالم بالا کو سدھارے۔ فقیہ محی الدین یحییٰ بن محمد سلمیٰ زبدانی مقدسی آپ نے ۶۴ سال کی عمر میں بیت المقدس میں وفات پائی، عدل بدرالدین یوسف بن عبداللہ ازرعی ثم صالحی انہوں نے ۷۷ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور عمر رسیدہ بزرگ ابوتغلب احمد تاجر فاروثی نے دمشق میں ۹۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث ملی ہے فرماتے ہیں کہ سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نیزہ گاڑا جاتا تھا جس کی طرف منہ کرکے آپ نماز پڑھتے تھے۔

۱۱۶۸ ۹/۲۰ شیخ الاسلام علامہ ابن دقیق العید قشیری منفلوطی

آپ کی کنیت ابوالفتح، نام محمد بن علی بن وہب بن مطیع اور لقب تقی الدین ہے منفلوط کے رہنے والے نامور فقیہ، مجتہد اور بلند پایہ حافظِ حدیث اور جلیل القدر محدث ہیں۔ آپ مالکی اور شافعی دونوں مسلکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہت سی نافع اور مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ حجاز کے مشہور شہر ینبع کے قریب شعبان ۶۲۵ھ میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔

آپ نے علامہ ابن المقیر سے استفادہ کیا تھا لیکن ان سے تعلیم حاصل کرنے کی کیا صورت تھی اس میں انہیں تردد تھا ان کے علاوہ امام ابن الجمیزی، سبط السلفی، حافظ زکی الدین اور ایک مختصر جماعت سے اور دمشق میں علامہ ابن عبدالدائم اور ابوالبقاء خالد بن یوسف سے علمِ حدیث حاصل کیا اور اپنے لیے "اربعین تساعیہ" کی تخریج کی۔

تصانیف آپ شہرہ آفاق اور سلجھے ہوئے مصنف ہیں۔ آپ کی تصانیف میں "شرح العمدہ" اور کتاب "الالمام" کافی مشہور ہیں "کتاب الامام فی الاحکام" لکھنا شروع کی تھی اگر مکمل ہوجاتی تو ۱۵ جلدیں ختم ہوتی "علوم الحدیث" کے عنوان سے بھی ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ اذکیائے زمانہ میں شمار ہوتے تھے، بڑے وسیع العلم تھے اور کتابوں کا عظیم ذخیرہ اپنی تحویل میں رکھتے تھے۔ شب زندہ دار تھے اور ہر وقت تعلیم و تعلم میں مصروف رہتے تھے۔ پُروقار اور پُرسکون زندگی بسر کرتے تھے۔ تورع اور پرہیزگاری میں ان کا جواب نہیں تھا ان جیسے فاضل بزرگ لوگوں نے کم ہی دیکھے ہوں گے میں نے ان سے ۲۰ حدیثیں سنی ہیں۔ اور ایک حدیث

Marfat.com

آپ نے ہمیں املا کرائی تھی۔ اصول اور معقولات کے ماہر تھے۔ اور منقولات اور ان کے علل کو خوب جانتے تھے۔ کئی سال تک دیارِ مصر میں عہدۂ قضا پر فائز رہے اور اسی حالت میں راہی ملکِ بقا ہوئے۔ پانی اور وضو کے بارہ میں انتہائی وسوسہ میں مبتلا تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بہت سے لوگوں نے آپ سے علمی فیوض حاصل کیے ہیں ان میں سے چند قابلِ ذکر شخصیتوں کے نام درج ذیل ہیں۔ قاضی القضاۃ علاء الدین قونوی، قاضی القضاۃ علم الدین بن اخنائی اور حافظ قطب الدین وغیرہ ان کے علاوہ بہت سے ائمہ حدیث نے آپ سے سندِ فراغت حاصل کی ہے۔

مرتبہ و مقام حافظ قطب الدین حلبی فرماتے ہیں شیخ تقی الدین اپنے اہل زمانہ کے امام تھے۔ علم اور زہد میں اپنے معاصرین پر گوئے سبقت لے گئے تھے۔ شافعی اور مالکی دونوں مسلکوں کے عالم بے بدل اور امام بے نظیر تھے۔ عبادت میں سرگرم اور خشیتِ الٰہی میں ضرب المثل تھے۔ ذکر و فکر میں مصروف رہتے تھے۔ سوتے بہت کم تھے اور رات مطالعۂ کتب، ذکرِ خدا اور تہجد میں بسر ہوتی تھی۔ شب بیداری آپ کی فطرتِ ثانیہ بن گئی تھی۔ ہر وقت افادہ اور استفادہ میں لگے رہتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں آپ جیسا کوئی آدمی دیکھنے میں نہیں آیا آپ نے متعدد جلیل القدر کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب الامام کا مسودہ مکمل کرنے کے بعد ایک حصہ پر نظر ثانی بھی کر چکے تھے۔ اصولِ فقہ میں مقدمہ مطرزی کی شرح لکھی تھی۔ ایک کتاب "الاربعون فی الروایۃ عن رب العالمین" ہے۔ ایک اور کتاب "الاربعون" ہے جس میں آپ نے علماء سے ہی روایات درج کی ہیں "الامام" کے ایک حصہ کی بڑی طویل اور مفصل شرح لکھی ہے۔ اور فقہِ مالک میں مختصر ابن حاجب کے ایک حصہ کی ایسی نفیس شرح رقم فرمائی ہے۔ کہ میں نے کتبِ فقہ میں ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ آپ نے عہدۂ قضا سے کئی دفعہ استعفیٰ دیا مگر ہر دفعہ آپ سے درخواست کی گئی اور دوبارہ یہ عہدہ قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ایک دفعہ سلطان حسام الدین کے سامنے نمودار ہوئے تو اس نے تخت سے اتر کر آپ کا استقبال کیا وہ علمِ حدیث پڑھنے پڑھانے والوں سے بڑی شفقت سے پیش آتا تھا اور ان پر بڑا احسان کرتا تھا۔ آپ نے ابن الجمیزی، ابن رواح، احمد بن محمد بن حباب اور سبط سے حدیث کا سماع کیا تھا اور وہ آپ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی۔ فرمانے لگے میں جب تک اس کو دیکھ نہ لوں پڑھانے سے معذور ہوں میں دوبارہ حاضر ہوا تو بولے یہ تو یقین ہو گیا ہے کہ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے مگر یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس کا سماع کیا ہے۔ یقین سے نہیں کہہ سکتا، حافظ قطب الدین اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ شیخ امام محقق تقی الدین ابن المقترح آپ کے نانا تھے اور آپ طہارت کے بارہ میں وسوسہ کی حد تک مبالغہ کرتے تھے۔

وفات آپ نے صفر ۷۰۲ھ میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔
اور اس سال درج ذیل علماء نے سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔
ہمارے شیخ مفتی نابلس فخر الدین علی بن عبد الرحمٰن حنبلی، مسند عبد الحمید بن احمد بن خولان بناء، زملکانی میں

Marfat.com

۸۰ سے کچھ زائد سال عمر پاکر فوت ہوئے۔ بقیۃ السلف مسند شرف الدین ابو حفص عمر بن محمد فارسی ثم دمشقی آپ کی عمر ۸۹ برس تھی۔ مسند ابن بدر الدین ابو علی حسن بن علی دمشقی آپ کی عمر ایک ماہ ۷۳ سال تھی۔ شیخ العالیہ محدث علامہ نجم الدین موسیٰ بن ابراہیم صفراوی حنبلی، شیخ القراء خطیب برہان الدین ابراہیم بن فلاح جذامی اسکندرانی شافعی، آپ نے دمشق میں انتقال فرمایا مسند مقری شمس الدین بن محمد دمشقی ۸۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور مسند بلادِ مغرب ابو محمد عبداللہ بن محمد طائی قرطبی آپ کی عمر ۹۹ سال تھی۔

مجھے ان کے واسطہ سے یہ حدیث ملی ہے عاصم کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم مقرر فرمایا ہے؟ بولے ہاں مدینہ منورہ حرم ہے۔ جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرم مقرر کیا ہے۔ اس کا گھاس کاٹنا منع ہے جو اس کے مطابق عمل نہ کرے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی طرف سے لعنت ہے۔

یہ حدیث شیخین نے عاصم احول کے واسطہ سے ذکر کی ہے۔

۱۱۶۹ $\frac{۱۰}{۲۰}$ امام ابن زُبَیر غرناطی

آپ کی کنیت ابو جعفر اور نام احمد بن ابراہیم بن زبیر ثقفی نحوی ہے۔ اندلس کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث اور بہت بڑے عالم ہیں۔ بلاد اندلس کے شیخ القراء والمحدثین ہیں۔ علم نحو میں کافی درک رکھتے تھے ۶۲۷ھ میں پیدا ہوئے۔ سن رشد کو پہنچنے کے بعد قاری ابن عبید اللہ حجری کے شاگرد قاری ابو الحسن علی بن محمد شاری اور قاری محمد بن حسنون حمیری کے تلمیذ قاری ابو الولید اسماعیل بن یحییٰ عطار ازدی سے قرأتِ سبع کے ساتھ قرآن مجید پڑھا اور ۶۴۵ھ اور بعد کے سالوں میں امام سعید بن محمد حفار، ابو زکریا یحییٰ بن ابو الفضل، اسحاق بن ابراہیم طوسی، محمد بن عبد الرحمٰن بلنسی، ابو اسحاق ابراہیم بن محمد کماد اور دوسرے بہت سے محدثین سے حدیث کا سماع کیا اور امام نسائی کی سنن کبیر ابو الحسن شاری سے پڑھی۔ اور انہوں نے ابو محمد بن عبید اللہ سے اس کا سماع کیا تھا۔ آپ کو اس فن سے گہری دلچسپی تھی اور اسماء الرجال سے بھی قلبی لگاؤ تھا۔

عام حالات قراءت کے بعد تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے احادیث کی تخریج کی اور صلۃ ابن بشکوال پر ذیل لکھا جس میں علمائے اندلس کے حالات تحریر کیے۔ لوگوں کو مختلف قرأت کی تعلیم دی اور ان کے علل اور طرق سے آگاہ کیا۔ ادب عربی میں آپ کی استعداد قابلِ رشک تھی۔ مدت تک مدرسہ کے فرائض بطریق احسن انجام دیتے رہے اور بہت سے شاگرد آپ سے فارغ التحصیل ہوئے۔

اگرچہ آپ سے اکتسابِ فیض کرنے والے طلبہ کی فہرست کافی طویل ہے تاہم چند خصوصی نام درج ذیل ہیں۔ امام ابو حیان نحوی، ابو القاسم محمد بن محمد بن سہل، ابو عبداللہ محمد بن قاسم بن رمان، ابو عبداللہ بن مرابط، ہمارے استاذ ابو القاسم بن عمران حضرمی سبتی وغیرہ۔ میں نے قرأتِ سبع کا وہ اجازت نامہ دیکھا ہے۔ جو آپ نے ابن

سہل کو عطا فرمایا تھا۔ اس کے شروع میں ایک حسین اور بلیغ خطبہ تحریر کیا ہے جو آپ کی فصاحت اور زباندانی کا شاہکار ہے۔

وفات آپ نے ۶۰۸ھ میں غرناطہ میں انتقال فرمایا۔

اس سال درج ذیل مشاہیر نے بھی دنیا سے کوچ کیا۔

بقیۃ المسندین ابو جعفر محمد بن علی بن حسین سلمی آپ ۹۴ سال کی عمر میں دمشق میں فوت ہوئے، عمر رسیدہ خاتون مسندہ ام عبداللہ فاطمہ بنت سلیمان انصاریہ انہوں نے تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں دمشق انتقال فرمایا، مسند جمال الدین احمد بن اسماعیل مصر میں فوت ہوئے۔ آپ نے ۶۲۵ھ میں حدیث کا سماع کیا تھا۔ مسند عراق شیخ المستنصریہ شرف الدین اسماعیل بن علی ازجی آپ کی عمر ۸۷ سال چھ ماہ تھی، مسند جمال الدین ابراہیم بن علی ثعلبی مصر میں جان بحق ہوئے، محدث قاہرہ امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن طائی مقدسی حنبلی آپ نے ادھیڑ عمر میں انتقال فرمایا۔ شیخ القراء جمال الدین ابراہیم بن غالی بدوی حمیری انہوں نے تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں دمشق میں وفات پائی، ابن رواج کے شاگرد مسند شہاب بن علی محسنی، مسند فخر الدین یوسف بن احمد مشہدی صوفی آپ لمبی عمر پاکر مصر میں فوت ہوئے اور ام عمر خدیجہ بنت عمر بن احمد انہوں نے ۸۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پاکر حماۃ میں انتقال فرمایا۔

اس وقت ساتویں صدی ہجری کے اختتام پر مشرق اور مغرب میں علم حدیث کی تحصیل اور اس کی معرفت میں دلچسپی لینے والے لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ بلادِ مشرق میں تو اس کا دروازہ تقریباً بند ہو چکا ہے لیکن مغرب اور باقی ماندہ اندلس میں درایت تو درکنار روایت میں بھی کماحقہٗ شاذ و نادر ہی دلچسپی لیتے ہیں۔ واللہ المستعان والیہ المشتکی۔

Marfat.com

اکیسواں طبقہ

اس میں آٹھ محدثین کا ذکر ہے۔

اِمام نوَوِی

شیخ الاسلام امام محی الدین نووی اس طبقہ کے رئیس ہیں۔ ان کی موت پہلے واقع ہونے کی وجہ سے میں نے ان کو بیسویں طبقہ میں ذکر کر دیا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۷۰ ۱/۲۱ شیخ المحدثین امام ابنِ فرح لخمی اِشبیلی

آپ کی کنیت ابو العباس، نام احمد بن فرح بن احمد اور لقب شہاب الدین ہے۔ اندلس کے رہنے والے مشہور زاہد، بلند پایہ حافظِ حدیث اور چوٹی کے عالم ہیں۔ مسلک امام شافعی سے تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد دمشق میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ سنہ ۶۲۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ایک دفعہ فرنگیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور رہائی پانے کے بعد حج کے لیے تشریف لے گئے۔

سن رشد کو پہنچے تو مصر میں شیخ الشیوخ عبدالعزیز انصاری، امام عزالدین بن عبدالسلام اور اس طبقہ کے دوسرے علماء اور دمشق میں امام ابن عبدالدائم، کرمانی، فراس عسقلانی، ابن ابو الیسر اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔

مرتبہ و مقام آپ نے فنِ حدیث بڑی توجہ سے حاصل کیا۔ ضبطِ الفاظ، فہم متون اور تفصیل مذاہب میں آپ کے معلومات قابلِ رشک تھے۔ حدیث اور متعلقہ علوم کی تدریس کے لیے آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا جس میں شریک ہونے کا مجھے بھی فخر حاصل ہے۔ علم، فضل، دیانت اور وقار میں بلند مقام رکھتے تھے، ثقہ، راست گو، عفیف اور میانہ رَو تھے۔ علم کا سمندر تھے اور بوقتِ ضرورت استحضار پر قادر تھے، آپ نے فقہ اور حدیث کا عظیم ذخیرہ اپنے ہاتھ سے قلمبند فرمایا تھا۔ طلبہ کی ایک بڑی جماعت نے آپ سے سندِ فراغت حاصل کی تھی آپ نے تربتِ اُمِ صالح میں واقع اپنے مکان میں ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر جمادی اخری سنہ ۶۹۹ھ میں انتقال فرمایا۔ اس سال قازان نے دمشق پر قبضہ کیا تھا۔ اس لیے تاریخ میں یہ سال "قازان کا سال" کہلاتا ہے افادہ کے پیشِ نظر لوگ آپ کے بڑے مداح تھے اور ہر وقت آپ کی تعریف و ثنا میں رطب اللسان رہتے تھے۔

اس سال مختلف شہروں میں عالمِ اسلام کے بے شمار مشاہیر نے جان جان آفرین کے سپرد کی۔

Marfat.com

دمشق میں انتقال کرنے والوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

علامہ شمس الدین محمد بن عبدالقوی مقدسی حنبلی نحوی ۷۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے، مقری زاہد شیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ آپ نے ۷۰ سال سے زیادہ عمر پاکر وادی خزندار میں قازان کی فوجوں سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا، شیخ شہاب الدین احمد بن عبداللہ یونینی آپ نے بھی ۸۰ سال سے زیادہ عمر میں صالحیہ میں شہادت پائی، عمر رسیدہ بزرگ امیر الحاج عماد الدین یوسف بن ابونصر شقاری دمشقی ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور مقام نیرب میں سپرد خاک کیے گئے۔ مفتی حنابلہ شیخ تقی عبداللہ بن محمد مرداوی، انہوں نے صالحیہ میں انتقال فرمایا۔ ہدیہ بنت عبدالحمید، ابراہیم بن عنبر اسمر مارداتی مسجد جراح کے مؤذن ابوحامد بن محمد حرانی، عمر رسیدہ بزرگ امیر تواشی حسام الدین بلال مغیثی اسود، شام کے قاضی القضاۃ امام الدین عمر بن عبدالرحمٰن قزوینی شافعی آپ مصر گئے ہوئے تھے اور وہیں انتقال کیا، قاضی القضاۃ حسام الدین حسن بن احمد رازی ثم رومی حنفی جنگ کے بعد گم ہو گئے اور تلاش کے باوجود ان کا پتہ نہ چلا، شیخ عبدالدائم بن احمد مجی صالحی، دونوں بھائی علی اور عمر امام زین الدین احمد بن عبدالدائم کے صاحبزادے، عبدالرحمٰن بن عمر دیر قانونی، شیخ احمد بن زید حمال صالحی، عماد عبدالولی بن علی سماقی، مسند شام شرف الدین ابوالفضل احمد بن ہبۃ اللہ بن عساکر ۸۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ مؤدب صالح عیسیٰ بن برکت صالحی، شیخ احمد بن نوال رصافی، شیخ علی بن مطر مجی بقلی، عمر رسیدہ خاتون صفیہ بنت عبدالرحمان منادی فزاء اور ان کے شوہر اور چچا کے بیٹے معمر ابراہیم بن ابوالحسن فزاء، شیخ احمد بن محمد یہ علامہ ابن صصری سے روایت کرتے ہیں خدیجہ بنت تقی الدین محمد بن محمود، شمس محمد بن مظفر بن قاٹمار سقطی، مسند ابوالعباس احمد بن سلیمان حرانی ثم صالحی یہ ابن روزبہ سے صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

امام عزالدین عبدالعزیز بن عبدالحق المعدل، خطیب کبیر موفق الدین ابوالمعالی محمد بن محمد نہرانی حموی ۸۰ سال کے قریب عمر پاکر فوت ہوئے مسندہ بعلبک زینب بنت عمر دمشقیہ، نقیب سبع محدث لغوی کمال الدین عبداللہ بن علی کرکی، سپہ سالار افواج محدث علم الدین سنجر تر کی دوادار کی انہوں نے حصن اکراد میں انتقال کیا۔ اجل مؤید الدین علی بن ابراہیم خطیب عقربا، عماد الدین ابراہیم بن قاضی نجم الدین الصالحی الماسح، موفق الدین محمد بن یوسف مقدسی حنبلی شاہد، علامہ نجم احمد بن مکی بعلبکی شیعی، کاتبہ عالمہ خدیجہ بنت یوسف بغدادی، مدرس عصرونیہ امام شمس الدین محمد بن سلیمان مقدسی، مفتی شہاب الدین احمد بن محمد بن جعوان شافعی انہوں نے حالت کہولت میں انتقال فرمایا۔ بدر حسن بن علی بن یوسف اندلسی زاہد آپ تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ عدل شرف الدین عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن ازدی، خطیب بیت الآبار شیخ محی الدین ابوبکر بن عبداللہ، مفتی شمس الدین محمد بن فخر بعلبکی، عمر رسیدہ بزرگ شریف شمس الدین محمد بن ہاشم بن بہاء عباسی آپ ۹۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے، طبیب نجم الدین احمد بن ابوبکر ہمدانی ثم دمشقی، مدرس قلیجیہ شیخ بہاؤ الدین ایوب بن ابوبکر حنفی آپ نے ۸۰ سال سے زیادہ عمر پاکر انتقال فرمایا۔ الشیخ انضال کے والد مفتی جمال الدین عبدالرحیم بن عمر باجربقی شافعی،

Marfat.com

بہاء الدین محمد بن یوسف بن حافظ برزالی ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے، شیخ الادباء جمال الدین عمر بن ابراہیم ۹۴ سال کے ہو کر وفات پائی، محدث تقی الدین محمد بن سعید السمرمدی انہوں نے قاہرہ میں انتقال فرمایا، ہمارے شیخ حسام آقوش افتخاری، زین الدین محمد بن عبدالغنی ذہبی آپ نحوی کے لقب سے مشہور ہوئے ۷۰ سال سے زیادہ عمر پائی، مشہور عالم علی بن صباح کی صحبت میں حاضر ہوئے تھے، مدرس عزیزیہ قاضی عزالدین عبدالعزیز بن قاضی القضاۃ محی الدین بن زکی آپ نے لمبی عمر پائی وفات پائی، مفتی کبیر شمس الدین محمد بن صدر سلیمان بن ابوالعز حنفی یہ اپنے والد کے نائب تھے اور ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے، شیخ جمال عبیداللہ بن جمال مقدسی علاف، مسند بقیہ شمس الدین محمد بن علی واسطی صالحی، قاضی ابوطالب محمد بن حسن عنسانی تدمری آپ ۸۷ سال کی عمر پاکر راہی ملکِ بقا ہوئے۔ تدمر میں انتقال کرنے والے قابلِ ذکر محدث یہی ہیں۔ اسی طرح تونس میں شیخِ زمانہ ابومحمد عبداللہ بن محمد مرجانی واعظ نے انتقال فرمایا۔ اور مسند شیخ صدر زین الدین محمد بن عبدالوہاب سعدی، مسند شمس محمد بن مکی قرشی رقام، عمر رسیدہ بزرگ مسند وہبان محفوظ جزری مؤذن، ابوالسعود محمد بن عبدالکریم منذری، ہمارے شیخ بقیہ السلف محدث شرف الدین حسن بن علی لخمی مصری ابن صیرفی ان سب حضرات نے مصر میں انتقال فرمایا اور سبتہ میں شیخ الادب علامہ ابوالحکم مالک بن عبدالرحمان مالقی نے ۹۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ قیروان میں انتقال کرنے والے امام محدث ابوزید عبدالرحمان بن محمد بن علی انصاری آپ تاریخ قیروان کے مصنف ہیں اور ۹۴ سال عمر پاکر فوت ہوئے۔

شاہ تتار قازان کے سال جن مشاہیر کی تاریخ وفات میں نے لکھی ہے اور ان کے نام اپنی کتاب تاریخ کبیر میں درج کیے ہیں ان کی تعداد تقریباً دو سو نفوس پر مشتمل ہے اور ایک سال میں انتقال کرنے والے مشاہیر کی اتنی طویل فہرست تاریخ کبیر میں دوسری کوئی نہیں ہے۔

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت "قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابًا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعًا" کے متعلق فرمایا کہ اس آیت میں جس حادثہ کا ذکر ہوا ہے وہ ہو کر رہے گا لیکن ابھی تک نہیں ہوا۔ یہ حدیث امام ترمذی نے ابنِ عرفہ کے واسطہ سے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے۔

۱۱۷۱ ۲/۲۱ امام علی بن عبدالکافی ربعی دمشقی

آپ کی کنیت ابوالحسن، نام علی بن عبدالکافی بن عبدالملک اور لقب نجم الدین ہے۔ آپ دمشق کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ فقیہ تھے۔ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے علمِ حدیث کی تحصیل میں انتہائی کوشش سے کام لیا۔ ذخیرۂ علم کو قلمبند فرمایا۔ حواشی لکھے اور احادیث کی تخریج کی۔ آپ کا ان معدودے چند اذکیاء میں شمار ہوتا ہے جو انگلیوں پر گنے جاتے ہیں۔

Marfat.com

آپ نے درج ذیل اساتذہ کا انتخاب فرمایا اور ان سے حدیث کا سماع کیا۔

امام ابن عبدالدائم، عمر کرمانی، امام خشوعی کے تلامذہ، ابن طبرزد، ابن ملاعب اور ابن اللتی وغیرہ آپ نے ہر قسم کی نازل اور عالی احادیث لکھیں۔ آپ بڑی صحیح قرأت کرتے اور شگفتہ اور خوشخط لکھتے تھے۔ لکھنے میں آپ کا قلم بغایت رواں دواں تھا۔ آپ ابتدائے شباب میں ہی انتقال کر گئے اور اعلیٰ تعلیم کے لیے مصر جانے کی حسرت دل ہی میں لے گئے۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھے۔

وفات آپ نے ربیع الآخر ۶۷۲ھ میں ۲۶ سال کی عمر میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اگر آپ کی زندگی وفا کرتی تو اپنے معاصرین پر گوئے سبقت لے جاتے اور کسی کو آپ پر برتری حاصل نہ ہوتی۔

اس سال درج ذیل مشاہیر عظام اور فضلائے کرام نے بھی سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔

زعیم القراء جمال الدین احمد بن علی مجلی ضریر، قاہرہ میں آپ نے لمبی عمر پاکر انتقال فرمایا۔ رئیس اعظم مؤید الدین اسعد بن مظفر اسعد تمیمی دمشقی انہوں نے ۷۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ کبیر المحدثین مسند امام تقی الدین اسمٰعیل بن ابوالیسر تنوخی دمشقی آپ ۸۳ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ امیر کبیر اتابک مستعرب فارس الدین اقطاحی صالحی ۷۰ سال سے زیادہ عمر پاکر مصر میں جان بحق ہوئے۔ کبیر المشائخ الاتحادیہ صدر الدین محمد بن اسحاق قونوی آپ نے روم میں انتقال فرمایا۔ رصدگاہ کے موجد کبیر الفلاسفہ خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد طوسی۔ کبیر المسندین نجیب الدین عبداللطیف بن عبدالمنعم حرانی انہوں نے ۸۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔ اور مصر میں فوت ہوئے۔ مسند کمال الدین عبدالعزیز بن عبدالمنعم، کبیر الاصولیہ قاضی کمال الدین عمر بن بنداز تفلیسی شافعی ۷۰ سال کی عمر پاکر مصر میں لقمۂ اجل بنے۔ شیخ ارض مقدس کبیر الفقراء پیشوا عبداللہ بن شیخ غانم بن علی، علامہ بوصیری کے آخری تلمیذ ابوعیسیٰ عبداللہ بن عبدالواحد انصاری مصری، کبیر الزہاد شیخ اسکندریہ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان شاطبی، کبیر النحاۃ حجۃ المغرب قدوہ جمال الدین محمد بن عبداللہ طائی اندلسی شافعی ۷۰ سال سے زیادہ عمر پاکر دمشق میں واصل بحق ہوئے۔ شہنشاہِ اندلس سلطان مجاہد ابوعبداللہ محمد بن یوسف ان کی مدتِ حکومت ۴۳ سال تھی اور مسند سیف الدین یحییٰ بن ناصح عبدالرحمٰن بن نجم دمشقی۔

۱۱۷۲ ۳/۲۱ امام ابنِ جَعْوَان شَافِعی

آپ کی کنیت ابن جعوان، نام محمد بن محمد بن عباس بن جعوان انصاری اور لقب شمس الدین ہے۔ آپ دمشق کے رہنے والے صاحبِ حفظ واتقان حافظِ حدیث اور بلند پایہ نحوی ہیں۔ شافعی مسلک سے وابستہ ہیں جن لوگوں نے مشہور امام نحو علامہ ابن مالک سے عربیت میں کمال حاصل کیا ان میں ایک آپ بھی ہیں۔ علمِ نحو کی تکمیل کے بعد فنِ حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے شہر میں امام ابن عبدالدائم، ابنِ ابوالیسر، محمد نشبی، احمد بن ابوالخیر، یحییٰ بن صیرفی اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے حدیث کا سماع کرنے کے علاوہ مصر میں عامر قلعی، عز

Marfat.com

ابن الصیقل اور ایک دوسری جماعت سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔ آپ نے ذخیرۂ علم قلمبند کیا اور صحیح احادیث کا انتخاب فرمایا نیز آپ نے علامہ ابو الغنائم بن علان سے مسند امام احمد سبقاً سبقاً پڑھی۔ آپ کی قرأت بڑی شیریں، فصیح اور دلپذیر ہوتی تھی۔ پوری مسند میں آپ کی ایک غلطی بھی نہیں پکڑی گئی ہاں سبقتِ لسانی سے کسی جگہ کوئی لفظ غلط پڑھا گیا ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ بڑے خوبصورت، خوش لباس اور ملنسار تھے اور بات کو تول کر منہ سے بولتے تھے۔

آپ سے معدودے چند طلبہ نے ذخیرۂ علم قلمبند فرمایا ہے۔

آپ نے بعالم شباب ۱۶ جمادی اولی ۶۸۲ھ میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

اس سال مندرجہ ذیل علمائے مستفیدین کو داغِ مفارقت دیا۔

شیخ الاسلام امام شمس الدین عبدالرحمان بن ابو عمر ابن قدامہ حنبلی آپ ۸۵ سال کی عمر میں اللہ تعالےٰ کو پیارے ہوئے۔ مسند امام احمد کے راوی اسماعیل بن ابو عبداللہ بن حماد عسقلانی صالحی، محدث امام جمال الدین عبداللہ بن یحییٰ بن جیون عنسانی جزائری، شیخ القراء عماد الموصلی، ابو الحسن علی بن یعقوب شافعی آپ نے ساٹھ سال سے کچھ زیادہ عمر پاکر انتقال فرمایا، مسند محی الدین ابو الحظاب عمر بن محمد بن علامہ ابو سعد بن ابو عصرون تمیمی دمشقی آپ ۸۳ سال چند ماہ زندہ رہ کر فوت ہوئے، مدرس شامیہ مفتی شمس الدین محمد بن احمد بن نعمہ مقدسی، مسند شرف الدین محمد بن عبدالمنعم بن عمر طائی دمشقی، خطیبِ بدیع کے موجد صدر عماد الدین محمد بن قاضی شمس الدین محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی طلبِ علم میں دنیا کا گوشہ گوشہ پھرنے والے محدث شمس الدین محمد بن محمد بن عبدک کنجی صوفی نے بیت المقدس میں رحلت فرمائی۔ رشید محمد بن ابو بکر عامری دمشقی، رئیس محی الدین یحییٰ بن علی تمیمی قلانسی آپ ۶۶ سال عمر پاکر فوت ہوئے، مقری عراق ابو اسحاق ابراہیم بن جامع فقصی ضریر ۷۶ سال کی عمر میں داصل بحق ہوئے اور فقیہ عباس بن عمر بن عبدان بعلی حنبلی عقیبہ نامی جگہ میں پیوندِ خاک ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہم

۱۱۷۳ ۴/۲۱ علامہ ابن فوطی شیبانی

آپ کی کنیت ابو الفضائل، نام عبدالرزاق بن احمد بن محمد اور لقب کمال الدین ہے۔ آپ مختلف علوم میں باکمال عالم، محدث، مفید، مؤرخِ آفاق اور فخرِ اہلِ عراق ہیں۔ اپنے نانا کی طرف انتساب کی وجہ سے ابن الفوطی کہلاتے ہیں اور امیر معن بن زائدہ کی طرف انتساب کی وجہ سے ابن صابونی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ اصل میں مرو کے رہنے والے تھے۔ محرم ۶۴۲ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ عالم جوانی میں ایک جنگ میں دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور رہائی پانے کے بعد اپنے استاذ خواجہ نصیر الدین طوسی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فلاسفہ قدیم کے علوم حاصل کیے۔ ان کے علاوہ دوسرے اساتذہ سے ادب، تاریخ ماشعر اور ایام الناس میں کمال پیدا کیا۔ آپ نظم، نثر، مشاہیر کے خوشنما تراجم تحریر کرنے کے ماہر تھے۔ نیز بڑے ذکی، خوشنویس اور فضائل کثیرہ کے

Marfat.com

حامل تھے۔

عام حالات آپ نے طلبِ علم کے لیے انتہائی توجہ مبذول فرمائی۔ حدیث کا بکثرت سماع کیا، آموختہ کو احاطۂ تحریر میں لائے اور ہر جگہ اور ہر طرف سے علمی کتابیں جمع کیں۔ پھر خلقِ خدا کو فائدہ پہنچانے کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ کیا عجب کہ یہی مساعی جمیلہ آپ کے لیے تکفیرِ سیئات اور رفع درجات کا باعث بن جائیں۔ آپ نے تاریخ میں اتنا مواد قلمبند فرمایا ہے جو حد بیان سے باہر ہے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتابیں ایک اونٹ بمشکل اٹھا سکتا تھا۔ دس سال سے زیادہ عرصہ تک رصدگاہ سے تعلق رکھنے والی کتابیں جمع کرنے میں مصروف رہے۔ اور نفیس ترین کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے علاوہ فنِ تاریخ میں اتنی کتابیں فراہم کیں کہ اس سے زیادہ جمع کرنا انسانی قدرت سے باہر ہے۔ پھر آپ نے مراغہ سے نقل مکانی کر کے بغداد میں سکونت اختیار کر لی اور کتب خانہ مستنصریہ کے ناظم مقرر ہوئے اور تادم واپسیں اس عہدہ پر سرفراز رہے مراغہ اور بغداد کے ان دونوں کتب خانوں سے زیادہ کتابیں دنیا کے کسی کتب خانہ میں موجود نہیں۔

تصانیف آپ نے اپنے زیرِ تحویل کتب خانوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور بہت سی طویل اور مفید کتابیں مرتب فرمائیں چنانچہ آپ نے ایک مبسوط کتاب "تاریخ کبیر" لکھی جس پر نظرِ ثانی کا موقعہ نہ ملا اور وہ مسودہ سے مبیضہ میں تبدیل نہ ہو سکی۔ اس کے بعد اس سے چھوٹی کتاب پچاس جلدوں میں تحریر فرمائی اور اس کا نام "مجمع الآداب فی معجم الاسماء علی معجم الالقاب" رکھا ایک اور بہت بڑی کتاب "دارالاصداف فی غرر الاوصاف" تواریخ، دواوین اور انساب وغیرہ کی ایک ہزار کتابوں سے ۲۰ جلدوں میں لکھی جس کی صرف پانچ جلدوں پر نظرِ ثانی ہو سکی۔ علاوہ ازیں آپ کی مندرجہ ذیل کتابیں خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔

(۱) کتاب "المؤتلف والمختلف" یہ کتاب نقشوں اور جدولوں کی صورت میں مرتب فرمائی۔

(۲) کتاب التواریخ علی الحوادث۔

(۳) کتاب حوادث المائۃ السابقۃ والی ان مات۔

(۴) کتاب "الدارالناصعۃ فی شعراء المائۃ السابعۃ" یہ کتاب متعدد جلدوں میں مکمل ہوئی۔

موصوف فرمایا کرتے تھے میرے اساتذہ کی فہرست پانچ سو شیوخ پر مشتمل ہے اور ان میں سے ایک صاحب محی الدین یوسف بن الجوزی ہیں۔

میں کہتا ہوں آپ نے مراغہ میں ۶۶۶ھ میں مبارک بن خلیفہ مستعصم سے سماع کیا اور بغداد میں محمد بن ابو وثنہ اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے بھی مستفیض ہوئے۔ جو کچھ تحریر فرماتے اس کے اثبات میں خوب زورِ قلم صرف کرتے اور تاریخوں اور ان کے حامیوں کی تعریف میں بے حد مبالغہ سے کام لیتے تھے۔ بعض فضلاء نے ان کی عدالت میں کلام کیا ہے اور ان کو غیر معتبر قرار دیا ہے۔ بعض اوقات شراب اور دوسری نشہ آور چیزیں بھی استعمال کر لیتے تھے۔ ہمارے شیخ عفیف الدین ابن المطری نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ ابن الفوطی

Marfat.com

باقاعدہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور مختلف گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ مختصر یہ کہ وہ ایک وسیع العلم مؤرخ ہیں جو ابوالفرج اصفہانی سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ ان دونوں میں بہت سے مشترک اوصاف پائے جاتے ہیں۔ آپ ظریف، تواضع پسند اور اخلاقِ حسنہ سے متصف تھے واللہ یسامحہ۔

وفات آپ نے محرم ۷۲۳ھ میں بغداد میں ۸۱ سال عمر پاکر انتقال فرمایا۔
آپ نے اپنی تمام مرویات کی اجازت لکھ کر ہمیں بھیجی تھی۔

اس سال درج ذیل مشاہیر عالمِ آخرت کو سدھارے۔

قاضی القضاۃ نجم الدین احمد بن محمد بن حافظ ابوالمواہب بن صصری تغلبی دمشقی شافعی، آپ ۶۸ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ محدث لغوی امام صفی الدین محمود بن ابوبکر ارموی قرافی صوفی، دمشق میں ۷۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ شیخ محمد بن احمد قصاص موصلی ثم صالحی مسند وقت بہاء الدین قاسم بن مظفر طبیب دمشقی ۹۴ سال کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔ مسند شام شمس الدین ابونصر محمد بن محمد مزنی آپ نے ۹۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور عمر رسیدہ بزرگ تاج الدین احمد بن علی قشیری قوص میں فوت ہوئے۔ آپ نے اپنے بھائی کی مدد سے علامہ ابن الجمیزی سے بکثرت حدیث کا سماع کیا۔ اور ۸۷ سال زندہ رہے۔

۱۱۷۴ ۵/۲۱ قاضی القضاۃ امام حارثی مصری

آپ کی کنیت ابومحمد، نام مسعود بن احمد بن مسعود اور لقب سعد الدین ہے۔ آپ عراق کے رہنے والے صاحبِ حفظ و اتقان حافظِ حدیث اور جلیل القدر فقیہ تھے۔ طلبہ کے ہمدرد اور انہیں فائدہ پہنچانے میں بڑے سرگرم تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ ۶۵۲ھ میں پیدا ہوئے اور طلبِ علم میں ہی نشوونما پائی۔

آپ نے اپنے شہر میں ابن برہان، نجیب حرّانی، ابنِ علّاق اور دوسرے اہلِ علم سے، ثغر میں عثمان بن عوف اور ابنِ فرات سے اور دمشق میں احمد بن ابوالخیر، ابوزکریا بن صیرفی اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ دین سے حدیث کا سماع کیا۔ علم کا کافی ذخیرہ قلمبند فرمایا اور بے حد بنیادی کتابیں جمع کیں، آپ کو فنِ حدیث میں تقدم حاصل تھا علماء کی ایک جماعت کے لیے تخریج کا کام کیا۔ حدیث، رواتِ حدیث اور تراجم علماء پر ایسی بحث فرمائی کہ اصحابِ فن خوش ہو گئے۔ آپ کا خط بڑا صاف ستھرا اور بصارت نواز تھا۔ ثقہ، متقن، مذہب سے باخبر، معاصی سے دامن کشاں اور عیوب سے دور رہنے والے تھے، خوبصورت تھے، فصیح و بلیغ گفتگو کرتے تھے اور حسین و جمیل لباس زیبِ تن فرماتے تھے، آپ کی جلالت و عظمت مسلّم تھی، کئی حج کیے، سنن ابی داؤد کے ایک حصہ کی شرح لکھی۔ نیز مختلف مقامات پر درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیئے اور دو سال چھ ماہ عہدۂ قضا پر بھی فائز رہے۔ آپ نے ذی الحجہ ۷۱۱ھ میں انتقال فرمایا۔

اس سال درج ذیل علماء نے اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں جگہ حاصل کی۔

Marfat.com

ہمارے استاد عمر رسیدہ بزرگ شیخ عمر بن عبد البصیر سہمی قوصی، آپ ۹۶ سال عمر پاکر فوت ہوئے مسند فخر الدین اسماعیل بن نصر اللہ بن تاج الامناء بن عساکر دمشقی ۸۲ سال کی عمر میں جان بحق ہوئے، مسندہ اُم محمد فاطمہ بنت ابراہیم بعلبکیہ عمر کی ۸۶ بہاریں دیکھ کر دنیا سے رخصت ہوئیں، قاضی حماۃ عز الدین عبد العزیز بن محمد حنفی آپ نے ۷۸ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ہمارے شیخ قدوہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ۷۴ سال کی عمر پاکر دمشق میں واصل بحق ہوئے۔ ہمارے استاذ عماد الدین بن احمد ابراہیم واسطی، مسند عدل عماد الدین ابو المعالی بن محدث ضیاء الدین نابلسی انہوں نے ۷۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔ شیخ مقصورۃ الحلبیین زاہد ابو البرکات شعبان بن ابو بکر اربلی آپ نے ۸۷ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ منشی فاضل جمال الدین محمد بن جلال مکرم انصاری مصری ۸۲ سال عمر پا کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے اور ادیب محدث، فقیہ رشید الدین رشید بن کامل حرستی رقی شافعی آپ نے ۸۶ سال کی عمر میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمۃ اللہ علیہم

مجھے ان کے واسطہ سے حضرت ابن عمر کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنبی اور حیض میں مبتلا عورت قرآن حکیم میں سے کچھ بھی نہ پڑھیں۔

امام ترمذی نے یہ حدیث ابن عرفہ کے واسطہ سے ذکر کی ہے۔

۱۱۷۵ ۶/۲۱ شیخ الاسلام، علامہ، حافظ، فقیہ، مجتہد، مفسّر علَم الزہاد نادرۃ العصر ابن تیمیہ حرّانی

آپ کی کنیت ابو العباس، نام احمد بن مفتی شہاب الدین عبد الحلیم بن امام مجتہد شیخ الاسلام مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ حرانی اور لقب تقی الدین ہے۔ آپ حران کے رہنے والے عالم بے بدل، زاہد بے نظیر اور حافظِ حدیث بے مثال ہیں چوٹی کے علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ ربیع الاوّل ۶۶۱ھ میں رونق افروزِ عالم رنگ و بو ہوئے اور ۶۷ھ میں اپنے خاندان کے ہمراہ دمشق چلے آئے اور پھر تحصیلِ علم میں مصروف ہوئے۔ اور علامہ ابن الدائم، ابن ابو الیسر، کمال بن عبد، ابن صیرفی، ابن ابو الخیر اور بہت سے دوسرے ائمہ دین سے سماع کیا۔ فنِ حدیث کی طرف خصوصی توجہ دی، انتہائی اشتیاق سے کتابیں نقل کیں، ہر شمع علم کی طرف پروانہ وار لپکے اور چیدہ چیدہ اصحابِ فنون سے کسبِ کمال کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسماءِ رجال، علل حدیث، فقہ حدیث، علوم اسلام، علمِ کلام اور دیگر فنون میں وہ استعداد بہم پہنچائی کہ ان میں آپ کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ تخریجِ احادیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔

مرتبہ و مقام آپ علم کا بحرِ ناپیدا کنار تھے اور ان معدودے چند اذکیا میں شمار ہوتے تھے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ آپ کا زہد بے نظیر، آپ کی شجاعت و بسالت قابلِ تقلید اور سخاوت و کرم

گستری لائقِ صد تحسین تھی۔ دوست اور دشمن، موافق اور مخالف آپ کی مدح وثنا میں رطب اللسان تھے۔ آپ نے تقریباً ہر فن میں ایسی پر مغز اور مفید کتابیں تصنیف فرمائیں جنہیں علماء نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور آپ کی زندگی میں دیکھتے ہی دیکھتے چار دانگِ عالم میں پھیل گئیں۔ آپ کی یہ تصانیف تین سو جلد پر مشتمل ہیں۔

عام حالات اور وفات فراغت کے بعد آپ نے دمشق، مصر اور سرحد وغیرہ مقامات میں تدریسِ حدیث کے فرائض سرانجام دیئے اور اپنی بے مثال حق گوئی کی پاداش میں بارہا مصائب و آلام کا شکار ہوئے اور مصر، قاہرہ اور اسکندریہ کے قلعوں میں قید کیے گئے۔ دمشق کے قلعہ میں دو دفعہ محبوس ہوئے۔ اور بالآخرہ اسی قلعہ کے ایک کمرہ میں بحالتِ نظر بندی ۲۰ ذیقعدہ ۷۲۸ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور مستفیدین کو ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے۔ تجہیز و تکفین کے بعد آپ کا جنازہ قلعہ سے باہر لایا گیا۔ اور آخری دیدار کے لیے جامع اموی میں رکھا گیا۔ عقیدت مندوں اور جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا اتنا ہجوم تھا کہ ان کی حقیقی تعداد تو ان کا خالق ذوالجلال ہی جانتا ہے ہاں! ایک سرسری اندازہ کے مطابق ساٹھ ہزار افراد نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی اور آپ کو قبرستان صوفیہ میں آپ کے بھائی شرف الدین عبداللہ کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ رحمہا اللہ تعالیٰ

آپ کی وفات کے بعد لوگوں نے آپ کے متعلق اچھے اچھے خواب دیکھے۔ شعراء نے مرثیے اور قصائد لکھے جن میں آپ کی خدماتِ جلیلہ کے پیشِ نظر دل کھول کر آپ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ آپ چند فتووں میں منفرد تھے جن کو آپ کی بے حرمتی کا بہانہ بنایا۔ آپ پر مظالم کے پہاڑ توڑے گئے اور آپ کو پابندِ سلاسل بنا کر جیل میں ڈالا گیا حالانکہ آپ کی علمی خدمات کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے اور آپ پر مغفرت و رضوان کی بارش برسائے میں نے اپنی زندگی میں ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ اُمت کے ہر فرد کا قول قبول بھی کیا جاتا ہے اور رد بھی کر دیا جاتا ہے۔ اگر آپ کے کسی قول سے کسی کو اتفاق نہیں تو اس میں کون سی قیامت ٹوٹ پڑی ہے؟

آپ کے واسطہ سے مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث ملی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت میں تم کوئی پرندہ دیکھو گے اور اسے کھانا چاہو گے تو وہ اسی وقت بھنا ہوا تمہارے سامنے آگرے گا۔

اس سال مندرجہ ذیل مشاہیر اسلام نے انتقال فرمایا۔

مسند اسکندریہ امام ابواسحاق عزالدین ابراہیم بن احمد حسینی عزانی آپ کی عمر ۹۰ سال تھی، مسندِ عراق شیخ مستنصریہ عفیف الدین محمد بن عبدالمحسن واعظ ازجی حنبلی آپ تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے، قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن عثمان انصاری دمشقی حنفی آپ، مصر میں واصل بحق ہوئے، قاضی عدل جمال الدین یوسف بن مظفر قاضی حران و دمشق میں ۸۲ سال کی عمر میں انتقال فرمایا، مفتی عراق علامہ کبیر جمال الدین عبداللہ بن محمد بن عاقولی شافعی موصوف دارالعلوم مستنصریہ کے مدرس تھے اور ۹۰ سال تین ماہ کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ آپ ۷۱ سال تک سائلین کے فتووں کا جواب لکھتے رہے۔ اور عمر رسیدہ فقیہ جمال الدین ابو محمد عبدالرحمٰن بن احمد صالحی حنبلی آپ

Marfat.com

۸۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہم

۱۱۷۶ ۷/۲۱ محدثِ شام امام مزّی کلبی دمشقی

آپ کی کنیت ابوالحجاج اور نام یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف قضاعی کلبی ہے۔ آپ دمشق کے رہنے والے نامور حافظِ حدیث اور بلند پایہ عالم ہیں اور فنِ حدیث میں منفرد علمی شخصیت کے حامل ہیں۔ حلب کے نواح میں ۶۵۴ھ میں پیدا ہوئے۔ مزہ میں پرورش پائی۔ قرآنِ حکیم حفظ کیا اور فقہ میں معمولی سوجھ بوجھ پیدا کرنے کے بعد علمِ حدیث کی طرف متوجہ ہوئے۔

سب سے پہلے ۶۷۵ھ میں اپنے استاذ علامہ ابن ابوالخیر سے کتاب الحلیہ سبقاً سبقاً پڑھی پھر ان سے مسند امام احمد، صحاح ستہ، معجم طبرانی، اجزاء طبرزدیہ اور اجزاءِ کندیہ کی تعلیم حاصل کی اور علامہ اربلی سے صحیح مسلم کا سماع کیا۔ ۶۸۴ھ میں مزید طلبِ علم کے لیے سفر پر نکلے اور عز حرانی، ابوبکر ابن انماطی، غازی اور اس طبقہ کے دوسرے اساتذۂ فن سے استفادہ کیا، ان کے علاوہ حرمین شریفین، حلب، حماۃ، بعلبک وغیرہ شہروں کے علماء سے بھی فیوض حاصل کیے۔

عام حالات آپ نے اپنے پختہ اور خوبصورت خط سے اپنے لیے اور دوسروں کے لیے بہت سی کتابیں نقل کیں علمِ لغت کی طرف متوجہ ہوئے تو اس میں مہارت حاصل کی پھر علمِ صرف اور علمِ ادب میں کمال پیدا کیا۔ اسماء الرجال میں تو آپ کا جواب نہیں تھا اور نہ اس فن میں آنکھوں نے آپ جیسا کوئی دوسرا آدمی دیکھا ہے۔ آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "تہذیب الکمال" ۲۵۰ جلدوں میں لکھی پھر کتاب الاطراف ۸۰ سے زیادہ جلدوں میں مکمل کی، اپنے لیے احادیث کی تخریج کی اور املاء حدیث کے لیے مختلف مجلسیں منعقد کیں جن میں علمِ حدیث اور علم الرجال کے وہ وہ پیچیدہ عقدے حل کیے جو پہلے لاینحل سمجھے جاتے تھے۔ ثقہ اور حجت تھے، آپ کے معلومات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ نیز اخلاقِ حسنہ کا مجموعہ تھا۔ کثیر السکوت اور قلیل الکلام تھے۔ صدق اور راست گوئی آپ کا شعار تھا۔ نوجوانی کی کوئی لغزش آپ سے نہیں ہوئی۔ ہر وقت مطالعہ میں مصروف رہتے تھے بعض اوقات حدیث پڑھاتے وقت کچھ لکھتے بھی جاتے تھے مگر آپ کی توجہ کا یہ عالم تھا کہ پڑھنے والے کی کوئی متن یا اسناد کی کوئی غلطی آپ پر مخفی نہیں رہتی تھی۔ آپ اتنی عمدگی سے اس کی اصلاح فرماتے کہ حلقہ درس میں حاضر ہونے والے علماء اور فضلاء دنگ رہ جاتے، آپ تواضع پسند، بردبار اور صابر تھے۔ خوراک و لباس میں میانہ روی اختیار فرماتے اور اپنے کام کاج دوسروں سے کرانے کے بجائے خود کرتے تھے۔ سماعِ حدیث اور طلبِ علم میں آپ امام ابن تیمیہ کے رفیق تھے۔ طریقۂ سلف کے مطابق سنت کی تائید کرتے اور مباحث نظری اور قواعد کلامی سے اس کو تقویت پہنچاتے تھے۔ اس سلسلہ میں ہمارے اور ان کے درمیان کئی مناظرے اور مجادلے ہوئے جن کا تذکرہ لاحاصل ہے۔

آپ کو معقولات میں بھی کافی دسترس حاصل تھی اور اس کی تعلیم و تدریس میں کوشاں بھی رہے لیکن بحمداللہ اس میں آپ کی نیت اسلام کی تائید اور تقویت ہی کی تھی۔ دوسرے عام لوگوں کی طرح آپ نے ان علوم سے کوئی بُرا اثر قبول نہیں کیا۔ جہاں تک مجھے علم ہے آپ نے ان فنون میں کوئی تصنیف نہیں چھوڑی۔

اہلِ بدعت سے نفرت ایک دفعہ آپ عرصہ تک عفیف تلمسانی کی صحبت میں رہے جب معلوم ہوا کہ اس نے عقیدہ سلف سے انحراف کیا ہے اور وحدۃ الوجود کا پرچار کرنے لگا ہے تو نہ صرف یہ کہ الگ ہو گئے بلکہ اس کے خلاف سینہ سپر ہو گئے اور اس کے مسلک کی تردید اور ابطال کے لیے تابڑ توڑ حملے کیئے۔ آپ جوانمرد اور سخی تھے تھوڑے مال پر قناعت کر لیتے تھے۔ مستفیدین کو اپنی کتابوں اور اپنے فوائد سے نوازتے تھے اور اپنی ذات سے نفع پہنچانے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔

آپ کی شخصیت مرقع محاسن تھی۔ بدی کا جواب نیکی سے دیتے تھے۔ ایک دفعہ ابوالحسن بن عطار نے آپ سے بدسلوکی کی اور آپ کو گالیاں دیں مگر میں نے دیکھا کہ آپ اس کے اور دوسرے تکلیف دینے والوں کے خلاف حرفِ شکایت زبان پر نہیں لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے درگذر فرمائے اور ہمارا اور آپ کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مجھ تک ان کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے امام مسلم نے اس کو صفار کے واسطہ سے بیان کیا ہے ہم نے بسندِ عالی اس سے موافقت کی ہے۔ سعید، علی اور صفار کی صحیح مسلم میں اس کے سوا کوئی حدیث نہیں۔

وفات آپ نے ۱۲ صفر ۷۴۲ھ میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

بفضلہٖ تعالیٰ اس ترجمہ پر کتاب تذکرۃ الحفاظ ختم ہو گئی اور بہت ممکن ہے کہ جن محدثین کو ہم نے غفلت یا نسیان کی وجہ سے ذکر نہیں کیا وہ علم اور حفظ میں اُن لوگوں کے ہم مرتبہ ہوں جن کا ذکر کیا گیا ہے میں نے اس کتاب کے علاوہ ایک اور معجم بھی لکھا ہے جس میں خاص طور پر میرے اُن شیوخ اور رفقاء کا ذکر ہے جنہوں نے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور اس علم کی تھوڑی بہت خدمت کی تو اس معجم میں میں نے ان [illegible] حالات لکھے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبِ تذکرۃ الحفاظ ــــ امام ذہبیؒ ــــ کے اساتذہ

۱ میں بعلبک میں اپنے استاذ امام حافظ ابوالحسین علی بن شیخ فقیہ شہید کی خدمت میں تقریباً ۷۵ دن رہا۔ ان سے بہت فائدہ اُٹھایا اور ان سے سندِ قراءت بھی حاصل کی۔ آپ قوانینِ روایت کو خوب

Marfat.com

جانتے تھے۔ درایتِ حدیث میں آپ کے معلومات قابلِ رشک تھے اور رجال ولغت میں بھی آپ کی استعداد غیر معمولی تھی۔ آپ نے رمضان المبارک ۷۱۰ھ میں ۸۱ سال عمر پاکر جان جان آفرین کے سپرد کی۔

موصوف علامہ ابن زبیدی، ابن اللتی، مکرم، جعفر، ابونصر بن شیرازی اور دوسرے ائمہ حدیث سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے تحصیلِ علم کے لیے مختلف شہروں کی طرف سفر کیا۔ بہت سی علمی کتابیں اور اجزاء جمع کیے آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔

۲ شیخ امام ابوالحسن علی بن مسعود بن نفیس موصلی کی صحبت میں بھی عرصہ تک رہا اور ان سے حدیث کا بہت کچھ سماع کیا۔ آپ نامور محدث تھے۔ آپ کی ذات سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ آپ صوفی مزاج، عفیف، نیکوکار اور پابند شرع تھے۔ اتنی کتابیں پڑھیں جن کا شمار مشکل ہے۔ آپ کو کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ بھوکا رہنا پسند کرتے لیکن کتاب خریدنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے پاس ایک وسیع کتب خانہ جمع ہوگیا۔ آپ نے مصر وشام جیسے دور دراز ممالک میں رہ کر علمِ حدیث کا سماع کیا۔ ۷۰ سال زندہ رہے اور ۷۰۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ بعد میں ایک کتاب ملی جس سے پتہ چلا کہ آپ نے وہ نصف تک مشہور محدث ابوالقاسم بن رواحہ سے پڑھی تھی۔

۳ میں نے امام محدث صفی الدین محمود بن ابوبکر ارموی ثم قرافی سے بھی حدیث کا سماع کیا۔ آپ تصوف پسند تھے۔ طلبہ کو فائدہ پہنچانا آپ کا شعار تھا۔ علمِ لغت کے ماہر تھے۔ آپ نے مختلف مشائخ سے علمِ کثیر حاصل کیا۔ آپ فصیح وبلیغ اور ماہر فن تھے۔ اپنے ہاتھ سے وسیع ذخیرۂ علم قلمبند فرمایا۔ فنِ حدیث پر خاص توجہ مبذول فرمائی اور علم اللسان میں کمال پیدا کیا۔ آپ تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا کام بھی کرتے تھے۔ نجیب حرانی اور کمال بن عبد سے روایت کرتے ہیں۔ ۷۰ سے زائد سال عمر پاکر ۷۲۳ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۴ میں نے محدث شام امام شرف الدین احمد بن ابراہیم فزاری شافعی سے صحیح بخاری کا سماع کیا۔ قرأت آپ خود کرتے تھے۔ آپ کی قرأت بڑی شیریں، دلآویز اور اغلاط سے پاک ہوتی تھی۔ آپ زبان دان اور قادر الکلام تھے۔ اسماء الرجال اور مفرد الفاظ کے متعلق آپ کے معلومات کافی وسیع تھے۔ ادبِ عربی میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ تواضع پسند اور عقلمند تھے۔ فصیح وبلیغ خطیب اور ماہر نحوی تھے۔ ۷۰۵ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں آپ واصل بحق ہوئے۔ امام سخاوی اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں پڑھی تھیں رحمہ اللہ تعالیٰ

۵ میں نے امام، عالم، حافظ، مفید الآفاق، مؤرخ عصر علم الدین ابومحمد قاسم بن محمد بن یوسف بن حافظ زکی الدین برزالی سے حدیث کا بہت کافی سماع کیا۔ پڑھاتے وقت قرأت خود کرتے تھے۔ آپ کی بہترین قرأت اور فصاحت وبلاغت ضرب المثل تھی اس کے ساتھ ساتھ آپ کی فضیلت، حفظ واتقان اور تواضع پسندی بھی مسلم تھی۔ بڑے ہنس مکھ اور ملنسار تھے آپ کے پاس بنیادی اور اہم کتابوں کا وسیع ذخیرہ موجود تھا۔ ۶۶۵ھ میں

Marfat.com

آپ پیدا ہوئے تھے۔ امام ابن عبدالدائم اور اس طبقہ کے دوسرے علمائے آپ کو اجازت نامے مرحمت فرمائے تھے۔ اور شیخ شمس الدین اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے آپ نے حدیث کا سماع کیا تھا۔ آپ نے طلبِ علم میں اپنی عمرِ عزیز کے ۵۰ سے کچھ زیادہ سال صرف کیے تھے۔ موصوف نے ۴ ذی الحجہ ۷۳۹ھ میں بحالتِ احرام انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۶ میں نے بقیۃ السلف شیخ امام، فقیہ، محدث شمس الدین ابو عبداللہ بن محمد بن ابوالفتح بعلبکی حنبلی سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ آپ فقہ اور نحو کے بہت بڑے عالم تھے۔ علم الرجال اور علم معانی سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ نے حدیث کا بہت زیادہ سماع کیا تھا۔ کتابیں نقل کیں، احادیث کی تخریج کی اور فراغت کے بعد مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں سرگرم عمل رہے۔ آپ فقیہ یونینی، ابن عبدالدائم اور ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ۷۰۹ھ میں قاہرہ میں بحالتِ سفر داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۷ میں نے امام، محدث، عابد، مفیدالجماعۃ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن سامہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ انہیں فنِ حدیث کے ساتھ گہرا لگاؤ تھا۔ بڑی صاف ستھری قرأت کرتے تھے۔ آپ کے شیوخ کی فہرست کافی طویل ہے اور آپ کے سفروں کا دائرہ بھی بہت وسیع ہے۔ نیکوکار، صالح اور تواضع پسند تھے۔ آپ علامہ ابن عبدالدائم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ابن طبرزد کے تلامذہ اور بعد کے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ۷۰۸ھ میں ۴۶ سال کی عمر میں آپ نے رحلت فرمائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۸ میں نے مصر اور عرفات میں شیخ، امام، عالم، مقری قطب الدین بن عبدالکریم بن عبدالنور حلبی ثم مصری سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نامور حافظِ حدیث ہیں۔ مصر میں آپ سے استفادہ کرنے والوں کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ آپ نے تحصیلِ علم کے لیے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں۔ دن رات کی محنتِ شاقہ کے نتیجہ میں حصولِ مقصد میں کامیاب ہوئے۔ بہت سی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کیں اور بہت سی خرید کر اپنے کتب خانہ کی زینت بنائیں۔ آپ نے ابنِ طبرزد کے تلامذہ اور بعد کے محدثین سے علم حاصل کیا تھا اور فراغت کے بعد متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ آپ متدین، پسندیدہ اطوار اور تواضع پسند تھے۔ علمِ حدیث آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اسی کی خدمت میں عمرِ عزیز کا لمحہ لمحہ صرف فرمایا۔ آپ ۶۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور رجب ۷۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۹ میں نے شیخ علامہ محدث شمس الدین ابوالعلاء بن محمود بن ابوبکر بخاری حنفی کے ساتھ مل کر حدیث کا سماع کیا۔ آپ کا ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے علمِ حدیث حاصل کرنے میں خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔ مختلف ممالک کا سفر کیا اور ہر چشمۂ شیریں سے سیرابی حاصل کی۔ آپ نے ذخیرۂ علم قلمبند فرمایا اور متعدد تصانیف اپنی یادگار چھوڑیں۔ میں نے ان سے حدیث کا سماع کیا ہے آپ نے اپنی کتابیں خانقاہ کے مدرسہ کے لیے وقف کر دی تھیں۔ آپ نے بغداد میں ابنِ ابی دثنہ اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے، دمشق

Marfat.com

میں علامہ فخر اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے اور مصر میں ابن الخطیب المزہ سے علم حاصل کیا۔ اس کے علاوہ حرمین شریفین، بخارا، ماردین اور خراسان کے خرمنہائے علم سے بھی خوشہ چینی کی۔ آپ صاحب حفظ و اتقان عالم تھے۔ آپ کی تحریر بہت خوشنما تھی۔ آپ نے ۷۵ سال کی عمر میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۰ میں نے امام، مفید، محدث، عادل کبیر شمس الدین محمد بن ابراہیم مہندس ابن مہندس حنفی شروطی کے ساتھ مل کر حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے ابن طبرزد کے تلامذہ سے کافی حد تک سماع کیا تھا، پھر مصر تشریف لے گئے۔ وہاں بڑی بڑی ضخیم کتابیں نقل کیں اور چیدہ چیدہ علماء سے اکتساب فیض کیا۔ ہم نے ان سے سماع کیا ہے۔ آپ ۶۶۵ھ میں پیدا ہوئے اور ماہ شوال المکرم ۷۳۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۱ میں نے شیخ، امام، محدث، مقری، بقیۃ السلف، شیخ حرم فخر الدین بن محمد بن عثمان توزری ثم مصری مالکی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے مصر میں پڑھتے وقت عرصہ تک طلبہ کی طرف سے قرأت کے فرائض سرانجام دیئے بڑی بڑی ضخیم اور طویل کتابیں پڑھیں اور ذاتی مطالعہ کے لیے بنیادی اور اہم کتابیں خریدیں، ابن وثیق اور کمال بن شجاع سے قرأت سبعہ کی تکمیل کی۔ اور ابن جمیزی، سبط اور بعد کے ائمہ حدیث سے بھی سماع کیا۔ کہتے ہیں آپ نے ایک ہزار اساتذہ سے استفادہ فرمایا۔ ربیع الآخر ۷۱۳ھ میں ۸۳ سال عمر پاکر مکہ معظمہ میں واصل بحق ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۲ میں نے شیخ، علامہ، محدث، حافظ فتح الدین ابو الفتح محمد بن سید الناس کے ساتھ مل کر حدیث کا سماع کیا۔ آپ مصر میں سکونت رکھتے تھے مگر دراصل اندلس کے رہنے والے تھے۔ باکمال ادیب اور بہت سی مفید کتابوں کے مصنف تھے۔ ۶۷۱ھ کے آخر میں پیدا ہوئے اور امام عز، غازی اور دوسرے بہت سے ائمہ سے حدیث کا سماع کیا۔ دمشق میں ابن المجاور، محمد بن مومن اور ابن الواسطی کی صحبت میں رہ کر کسب کمال کیا۔ اپنے انداز کتابت و تحریر میں وسیع ذخیرۂ علم قلمبند فرمایا۔ بلاشبہ آپ اپنی نقل میں قابل اعتماد اور اپنی تحریر میں صاحب بصیرت تھے۔ میں نے آپ سے کسی کتاب کا سماع نہیں کیا۔ آپ ۱۱ شعبان ۷۳۴ھ میں حرکت قلب بند ہونے سے اچانک انتقال فرما گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۳ میں نے شیخ، محدث، عالم، مفید شہاب الدین ابو العباس احمد بن مظفر نابلسی کے ہمراہ حدیث کا بہت سماع کیا۔ آپ مشہور حافظ حدیث زین الدین خالد کے پوتے ہیں۔ ۶۷۵ھ میں پیدا ہوئے اور زینب بنت مکی، فخر بعلبکی، ابن بلیان، ابن الواسطی، تاج عبد الخالق اور بعد کے لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ نے مجھے فوائد جلیلہ سے فوائد انہیں قلمبند کرنا میں نے ضروری سمجھا۔ آپ کے اساتذہ کی تعداد سات سو سے زیادہ ہے آپ میں یہ کمزوری تھی کہ لوگوں سے کچھ متنفر تھے۔ ان سے دور دور رہتے تھے اور بعض اوقات تشدد پر اتر آتے تھے مگر آپ کی تحقیق پسند طبیعت اور قوی یادداشت نے بہت حد تک اس کی تلافی کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ربیع الاول ۷۵۸ھ میں آپ نے دمشق میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

۱۴ میں نے شیخ، ادیب، علامہ علاؤالدین علی بن مظفر بن ابراہیم کندی دمشقی کے ساتھ مل کر حدیث کا سماع کیا۔ آپ امیر ابن وداعہ کے کاتب تھے۔ فصیح و بلیغ تھے۔ اور ساتھ ساتھ محدث بھی تھے۔ ۶۴۰ھ کے اختتام پر پیدا ہوئے۔ قاری ابوالقاسم علم سے قرأت سبعہ کی تکمیل کی اور ابن ابوالحسن، ابراہیم بن خلیل، ابن عبدالدائم اور دوسرے اہلِ علم سے فیضیاب ہوئے۔ بہت سے اجزاء اپنے ہاتھ سے لکھے اور کچھ کتابیں قیمتاً خریدیں۔ انشا پردازی کو ذریعہ معاش بنایا اور سرکاری ملازمت اختیار کر لی۔ دین کے معاملہ میں سست تھے۔ نماز پابندی سے نہیں پڑھتے تھے اور عقیدہ بھی درست نہیں تھا۔ ہاں نقل میں قابلِ اعتماد تھے۔ میں نے بھی ان سے کئی فوائد نوٹ کیے ہیں۔ آپ ۶۱۶ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۵ میں نے شیخ محدث، مفید، فاضل، نجم الدین اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے اپنی ساری عمر حدیث بیان کرنے اور حدیث لکھنے میں صرف کر دی اور ہر آنے جانے والے سے علم سیکھا اور قیمتی کتابیں خرید کر اپنے کتب خانہ میں اضافہ کیا۔ آپ نے ہم سے شیخ ضیا اور عبدالحق بن خلف سے روایت بیان کی ہے۔ آپ کا خط خراب اور ردی تھا۔ اور بات بھی ذرا دیر سے سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے ۶۷۳ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۶ میں نے شیخ، عالم، محدث شہاب الدین احمد بن نصر بن بناء الدقوقی مصری سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے اپنے قلم سے بہت سی کتابیں نقل کیں۔ اور بڑی دل لگی کے ساتھ سماع میں مصروف رہے لیکن کما حقہ درجہ کمال تک نہ پہنچ سکے، امام ابنِ رواح سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ۶۹۹ھ میں تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں آپ نے انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۷ میں نے شیخ، امام، محدث، مفید بقیۃ المشائخ ضیاء الدین عیسیٰ بن یحییٰ بن احمد سبتی سے حدیث کا سماع کیا۔ ۶۹۶ھ میں ۸۳ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ دلجمعی کے ساتھ عرصہ دراز تک علمِ حدیث کی تحصیل میں مصروف رہے اور امام ابن المجتلی، ابن صفراوی، ابن مقیر اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔ پڑھتے وقت قرأت آپ ہی کرتے تھے۔ بڑے عالم نہیں تھے اور ماہر بھی نہیں تھے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۸ میں نے شیخ، امام، محدث، مفید شرف الدین حسن بن علی بن عیسیٰ لخمی ابنِ صیرفی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے ابنِ رواح، ساوی اور ابن قمیرہ سے علم حاصل کیا تھا۔ ۶۹۹ھ کے آخر میں انتقال فرما گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۹ میں نے شیخ، عالم، محدث، مفتی، بقیۃ السلف ابوالحسن علی بن ابراہیم بن داؤد عطار دمشقی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں اور امام محی الدین نووی کے تلمیذِ خاص ہیں۔ آپ ہی نے میرے لیے اور میرے والد کے لیے علامہ ابنِ صیرفی، علامہ ابنِ ابوالخیر اور متعدد دوسرے ائمہ فن سے اجازت حاصل کی تھی۔ آپ کو اپنے فن میں معرفتِ تامہ حاصل تھی۔ بہت سے اجزاء اور قیمتی کتابیں آپ کے کتب خانہ کی زینت تھیں۔

Marfat.com

میں نے آپ کی احادیث کی تخریج میں ایک جلد پر مشتمل ایک معجم لکھی ہے۔ آپ کئی سال مرض فالج میں مبتلا رہے اور ۷۲۴ھ میں ۷۰ سال کی عمر میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۰ میں نے فقیہ کامل، محدث، ادیب نجم الدین موسیٰ بن ابراہیم شعراوی حنبلی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں پڑھی تھیں اور عظیم المرتبت شیوخ کے حلقہ ہائے درس میں حاضر ہو کر فوائد جلیلہ قلمبند فرمائے تھے۔ حافظ ضیاء اور امام اسماعیل بن ظفر جیسے فضلاء سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کے علاوہ علامہ ابن الدائم اور ابن ابی عمر جیسے نادرۂ روزگار شیوخ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ بڑے ظریف اور خوش مزاج تھے۔ آپ سے بہت سے نوادر منقول ہیں۔ آپ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ مگر اسانید کو خلط ملط کر دیتے تھے۔ آپ ۷۰۲ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱ میں نے محدث، عالم، عادل، مفید شرف الدین یعقوب بن احمد بن الصابونی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ امیر حکم کے کاتب تھے اور امام احمد بن علی دمشقی، نجیب، ابن علاق، ابن ابی الخیر اور دوسرے بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں آپ نے اپنے ہاتھ سے بہت سی کتابیں نقل کی تھیں۔ شروط کے سلسلہ میں آپ کی سیادت مسلم تھی۔ آپ نے ۷۲۰ھ میں مصر میں ۷۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲ میں نے قاضی القضاۃ، امام، قدوہ، زاہد محدث شمس الدین محمد بن مسلم بن مالک سے حدیث کا سماع کیا۔ میں نے آپ سے بہت سی کتابوں کا سماع کیا ہے۔ جن میں دوسرے طلباء قرأت کرتے تھے۔ آپ فقہ اور نحو میں امامت کے درجہ پر فائز تھے اور عادل اور انصاف کرنے والے قاضیوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے ۷۲۶ھ میں ۶۵ سال کی عمر پا کر مدینہ طیبہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ شرفہا اللہ تعالیٰ

۲۳ میں نے فقیہ، محدث، زاہد، برکت ابوالحسن علی بن محمد ترکی ختنی شافعی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے فقہ میں کمال پیدا کیا تھا۔ حدیث کا بہت زیادہ سماع کیا اور متعدد کتابیں نقل کیں۔ آپ نے امام فخر علی اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے استفادہ فرمایا تھا۔ بحالت کہولت ۷۱۷ھ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۴ میں نے امام، محدث، اوحد، اکمل، فخر الاسلام صدر الدین ابراہیم بن محمد بن مؤید خراسانی جوینی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ شیخ الصوفیہ ہیں۔ ہمارے ہاں علم حدیث پڑھنے کے لیے آئے اور ہم سے مؤید طوسی کے دو شاگردوں سے روایت بیان کی۔ آپ کو علم حدیث پڑھنے اور کتابیں خریدنے کا بڑا شوق تھا۔ خوبصورت اور بارعب شخصیت کے حامل تھے۔ دیندار اور صالح تھے۔ حدیث کی قرأت بڑے دلنشین انداز سے کرتے تھے۔ ملک غازان آپ ہی کے ہاتھ پر حلقہ بگوش اسلام ہوا تھا۔ ۷۲۲ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں موصوف نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۵ میں نے شیخ، عالم، محدث، صادق، مرتضیٰ شمس الدین محمد بن محمد بن حسن بن نباتہ مصری سے حدیث

Marfat.com

کا سماع کیا۔ آپ کو علمِ حدیث سے پوری دلبستگی تھی اور اس میں معرفتِ تامہ حاصل تھی۔ آپ نے بہت سی کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کیں اور کچھ قیمتاً خریدیں۔ آپ امام غازی، عز حرانی، ابنِ خطیب المزہ اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ کثیر المحاسن اور تواضع پسند ہیں۔ آپ کی دیانتداری قابلِ رشک تھی۔ آپ ۶۶۶ھ میں پیدا ہوئے تھے[1] رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۶ میں نے امام، محدث، صادق، مفید الجماعہ محب الدین عبداللہ بن احمد محب مقدسی حنبلی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ ۶۸۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اور امام ابن البخاری اور اس طبقہ کے دوسرے علماء سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ پھر مطالعہ سے حدودِ علم کو وسیع کیا۔ بہت سی کتابیں نقل کیں اور عالی اور منازل ہر طرح کی احادیث پڑھیں۔ فراغت کے بعد خواص و عوام کو فائدہ پہنچایا۔ آپ کی نیکوکاری، اخلاص، صلاحیت اور فضیلت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت موجزن تھی۔ آپ ربیع الاول ۷۳۷ھ میں جان بحق ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۷ میں نے شیخ، محدث، عالم، رئیس زین الدین عمر بن حسن بن عمر دمشقی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ حلب میں فرو کش تھے۔ اور وہاں محتسب کے عہدہ پر فائز تھے۔ ۶۶۳ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے شہر میں ابن بلبان، ابن شیبان اور ابن البخاری سے حدیث کا سماع کیا۔ اور مزید طلبِ علم کے لیے سفر کیا اور علامہ ابن حمدان اور ابرقوہی سے مستفید ہوئے۔ آپ بڑے دانا تھے۔ آپ نے بہت علم لکھا اور سلسلہ میں کافی صعوبتیں برداشت کیں۔ میں نے ایک معجم میں پانچ سو سے زیادہ اساتذہ سے آپ کی احادیث کی تخریج کی ہے۔ آپ نے ۷۲۶ھ میں بحالتِ سفر مراغہ میں انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۸ میں نے محدث، عالم فخر الدین عثمان بن بلبان مقاتلی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے تحصیلِ علم کے لیے سفر کی تکلیفیں برداشت کیں۔ مختلف حلقہ ہائے درس میں حاضر ہو کر ذخیرۂ علم قلمبند فرمایا اور اپنے علم میں بے پناہ اضافہ کیا۔ مالی لحاظ سے تنگدست تھے۔ لیکن فہم و فراست سے مالا مال تھے اس لیے جی بھر کر علمِ حدیث میں کمال پیدا کیا۔ ۴۲ سال کی عمر میں ۷۱۷ھ میں مصر میں وفات پائی۔ آپ امام عمر بن قواس کی ایک دوسری جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۹ میں نے محدث، مفتی، فاضل فخر الدین عبدالرحمٰن بن محمد بن فخر بعلبکی حنبلی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے امام ابن البخاری اور ابن الواسطی سے علمِ حدیث حاصل کیا پھر کتابیں جمع کیں اور ذاتی مطالعہ سے اپنے علم کو وسعت دی۔ بے شمار کتابیں پڑھیں اور تخریجِ احادیث میں مصروف رہے۔ آپ نہایت دیندار اور گناہوں کی آلائشوں سے دور رہنے والے باکمال عالم تھے۔ ۷۳۲ھ میں ۴۰ سال سے زیادہ عمر پا کر انتقال فرمایا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۰ میں نے علامہ، ذوالفنون، قاضی القضاۃ تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ شافعی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بہت سی کتابوں کے مصنف تھے۔ ۶۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے

---

[1] درر کامنہ میں لکھا ہے کہ ۷۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

Marfat.com

شہر میں ابن صواف اور دمیاطی سے اور دمشق میں ابو جعفر بن موازینی اور اس طبقہ کے دوسرے ائمہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ آپ راست گو، صداقت شعار، تیز فہم اور صاحبِ دیانت و امانت تھے۔ علم کا خزانہ اور مجموعۂ فضائل تھے۔ آپ نے ۷۵۳ھ میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۱ میں نے شیخ، امام، مفید الطلبہ امین الدین محمد بن ابراہیم بن محمد الوانی دمشقی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ مؤذنوں کے رئیس اور رئیس زادہ تھے۔ اپنے شہر میں علامہ ابن النفراء اور ابو الفضل بن عساکر سے اکتسابِ فیض کیا۔ پھر علمِ حدیث میں مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ۶۷۰ھ میں دور دراز ممالک کا سفر کیا۔ موصوف ۶۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۳۵ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۲ میں نے امام مفتی محدث صلاح الدین ابو سعید خلیل بن کیکلدی علائی سے حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے قاضی تقی الدین اور اس طبقہ کے دوسرے اہلِ علم سے بہت زیادہ استفادہ کیا نیز بہت سی کتابیں جمع کیں۔ پھر مدۃ العمر تخریجِ احادیث اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہے (۷۶۱ھ میں انتقال فرمایا[۲]) آپ آج کل بیت المقدس کے سربرآوردہ عالم ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۳ میں نے امام فقیہ، محدث، زاہد، پیشوا بہاء الدین ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن ابو بکر بن خلیل کی شافعی سے علمِ حدیث کا سماع کیا۔ آپ نے فقہ، علم القرأت، اصول اور نحو سے فراغت کے بعد علمِ حدیث کی طرف توجہ دی اور مصر، دمشق اور حلب کا سفر کیا اور امام بیبرس عدیمی، دشتی اور قاضی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ ۶۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور مصر میں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ کے ذرائع معاش غیر محدود تھے۔ بالآخر سب کچھ چھوڑ کر ثغر میں گوشہ نشین ہو گئے۔ اور باقیماندہ زندگی عبادتِ الٰہی میں بسر کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۴ میں نے فقیہ، مفتی، محدث، صاحبِ فضائل عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر بصروی شافعی کے ہمراہ حدیث کا سماع کیا۔ آپ ۷۰۰ھ میں یا اس کے بعد پیدا ہوئے اور ابن شحنہ، ابن زرّاد اور ایک دوسری جماعت سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ آپ کو رجال، حلِ متون اور علمِ فقہ سے خصوصی دلچسپی تھی۔ فراغت کے بعد تخریجِ احادیث، مناظرہ بازی اور تصنیف و تالیف میں عمر بسر کی۔ نیز قرآنِ حکیم کی تفسیر لکھی اور ہمعصروں پر سبقت لے گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۵ میں نے محدث، عالم، مفید تقی الدین محمد بن سعد الدین بن سعد کے ساتھ ملکر حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے قاضی، اپنے والد ماجد، ابو بکر بن عبد الدائم اور دوسرے ائمہ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ آپ نے

---

[۱] قوسین کے درمیان والی عبارت مدرج ہے۔ امام ذہبی کی تحریر نہیں کیونکہ امام ذہبی تو ۷۴۸ھ میں وفات پا گئے تھے۔ اس لیے تاریخ وفات تو یقیناً مدرج ہے اور اس سے پہلی عبارت بھی۔ (مصحح)

[۲] قوسین کے درمیان عبارت ملحق ہے (مصحح)

Marfat.com

طلبِ علم کے لیے سفر کیے۔ اور ذخیرۂ علم قلمبند کیا، پھر تخریجِ احادیث اور صحیح اور سقیم کی تمیز میں عمرِ گرانمایہ کا لمحہ لمحہ صرف کر دیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۳۶ میں نے امام، فریدِ عصر، حافظ، ذوالفنون شمس الدین محمد بن احمد بن عبد الہادی سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ ۷۰۵ھ یا ۷۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور قاضی، ابن الدائم اور مطعم سے حدیث پڑھی، علمِ رجال اور عللِ حدیث پر توجہ مرکوز فرمائی اور کمال پیدا کیا۔ بڑا خزانۂ علم جمع کیا۔ پھر زندگی بھر قرآنِ حکیم، حدیث شریف، فقہ، اصولِ فقہ اور نحو پڑھانے میں مصروف رہے۔ دیگر علوم و فنون میں بھی آپ کی استعداد غیر معمولی تھی۔ آپ نے ذہن رسا پایا تھا۔ جمادی اولیٰ ۷۴۴ھ میں جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین [1]

تذکرۃ الحفاظ کے چوتھے اور آخری جزء کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

---

[1] جمعۃ المبارک بوقتِ عصر ۱۹ جولائی ۱۹۷۴ء کو تذکرۃ الحفاظ کے ترجمہ سے فارغ ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا۔ (محمد اسحاق عفی عنہ)

Marfat.com

Marfat.com

فہارس

۱- فہرستِ احادیث

۲- فہرست

اسمائے حفاظ اور جن مشاہیر کی تاریخ وفات کتاب میں درج ہے

Marfat.com

Marfat.com

فہرستِ احادیث

زیرِ نظر احادیث میں بعض احادیث ضعیف اور موضوع ہیں۔ تحقیق کے لئے متعلقہ ترجمہ کی طرف رجوع کریں۔ امام ذہبیؒ نے کمزور روایات کی کمزوری خود واضح فرمادی ہے۔ (مرتب)

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث	نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱	کیا دادی ورثہ میں حقدار ہے؟	۵	اللہ ہمارا رب، اسلام ہمارا دین ہے۔
〃	کتاب اللہ کی حلال کردہ چیزیں حلال اور حرام کردہ چیزیں حرام ہیں۔	〃	ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کرنا آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے کافی ہے۔
〃	آپ پر جھوٹ باندھنا جہنم میں گھر بنانا ہے۔	۷	روئے زمین پر ابوذر غفاری سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں۔
〃	جھوٹی روایت بیان کرنے والا بذاتِ خود جھوٹا آدمی ہے۔	〃	ذخیرہ شدہ سونا چاندی آگ کا انگارہ ہیں۔
۲	آپ کے بعد اگر نبی ہوتا تو کون ہوتا؟	۸	امت کا سب سے زیادہ حلال وحرام جاننے والا عالم معاذؓ ہے جو میدانِ محشر میں علماء کے پیش رو ہوں گے۔
〃	حضرت عمرؓ کی منقبت وفضیلت۔		
〃	حق حضرت عمرؓ کے قلب پر جاری رہا۔		
〃	تین مرتبہ سلام کہنے پر بھی اہلِ خانہ جواب نہ دیں تو واپس چلے جانا چاہیئے۔	〃	آپ کی معاذؓ سے محبت۔
〃	عورت کے ساتھ اس کے مردہ بچے کا کیا حکم ہے؟	〃	ایک پیشین گوئی۔
		〃	حضرت معاذؓ کو آپؐ کی آخری وصیت۔
۴	آپ کا ارشاد کہ جس کا میں دوست ہوں علیؓ بھی اس کا دوست ہے۔	〃	رونے سے شیطان خوش ہوتا ہے۔
〃	مومن علیؓ سے محبت اور منافق بغض رکھتا ہے۔	〃	روزہ افطار کرنے کی دعا
		۱۰	حضرت ابوموسیٰ کے حق میں رسالت مآب کی دعا۔
〃	باوضو دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد توبہ کرنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔	〃	حضرت داؤد جیسا خوش آواز کون تھا؟
۵	اللہ تعالیٰ سے جو مانگو گے مل جائے گا۔	۱۲	عبداللہ بن سلام کے لئے جنت کی بشارت۔
		〃	یہ جنت میں داخل ہونے والے دس آدمیوں میں سے دسویں ہیں۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱۲	ایک رات قرآن اور ایک رات تورات پڑھنے کی اجازت۔
۱۵	خط و کتابت اور مراسلات کے بارے میں یہود پر آپ کا عدم اعتماد۔ اور زید بن ثابت کو یہودی زبان سیکھنے کی تلقین۔
〃	ضرورت کی حد تک غیر زبان سیکھنے کی اجازت۔
〃	علمِ فرائض کا سب سے بڑا عالم۔
۱۶	حضرت ابوہریرہؓ کی چادر والا واقعہ ایک معجزہ ہے۔
〃	ابوہریرہؓ اور ان کی والدہ کے حق میں آپؐ کی دعا۔
۱۸	ابنِ عباس کے لئے تفسیرِ قرآن کے علم کی دعا۔
۷۳	نواسۂ رسول کے بدلے میں دو دفعہ ستر ہزار آدمیوں کے ہلاک کرنے کی روایت۔
۷۶	کیا بانس یا کانے کی تیز لکڑی سے جانور ذبح کرنا جائز ہے؟
۹۸	قل ھو القادر علیٰ ان یبعث الایۃ کے نزول کیوقت آپؐ نے کیا پڑھا۔
〃	کیا حج کا احرام عمرہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے؟
〃	کیا کبھی آپ کے روئے مبارک پر آثارِ ناراضگی نمایاں ہوئے۔
۱۰۸	اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔
۱۱۵	حضرت آدمؑ اور موسیٰؑ کے درمیان مکالمہ۔
〃	اس مکالمے میں جیت کس کی ہوئی۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱۳۹	دھوکہ باز فرمانروا پر جنت حرام ہے۔
۱۴۰	امت کے دو حصوں میں بٹ جانے کی پیشگوئی۔
〃	حق پر قائم جماعت کے ہاتھوں خارجی (باغی) جماعت کا قتل۔
〃	آپ کے نزدیک محبوب ترین اور مبغوض ترین لوگ کون ہیں؟
۱۵۱	گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔
۱۵۵	کھجور اور جَو کا صدقہ فطر کتنا ہے؟
۱۵۷	کیا شادی اور دعوتِ ولیمہ میں شمولیت کرنی چاہیئے؟
۱۶۱	حضرت عائشہؓ کے نزدیک مدتِ حمل کتنی ہے؟
۱۶۲	اہلِ مجوس کے ساتھ برتاؤ کی نوعیت۔
۱۶۳	کیا صرف ایک ہلکی سی قمیص میں نماز پڑھنا جائز ہے؟
۱۷۶	پورا مہر کس صورت میں واجب الادا ہے۔
۱۷۷	ذاتِ باری تعالیٰ کہاں ہے؟
〃	سفر و حضر میں کون سا لباس سنت اور کون سا بدعت ہے؟
〃	اہلِ عرب کا تاج پگڑی و عمامہ ہے۔
〃	کیفیتِ خشوع۔
〃	بے توجہی اور غیر ارادی طور پر بیوی سے شوہر کی موت واقع ہو جائے تو بیوی پر کیا واجب آتا ہے؟
۱۸۰	کیا کسی صورت میں عزل کا جواز ہے؟
۱۸۳	کیا لقطہ (گری پڑی چیز) کو پانے والا

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	اسے صدقہ وخیرات کر سکتا ہے ؟
۱۹۱	صحابہ کرامؓ اور تابعین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین۔
۱۹۹	مدینہ کا سب سے بڑا عالم کون تھا ؟
۲۰۲	غیر عورت سے بوس وکنار کی سزا ؟
۲۰۳	قبا میں مسنون طریقہ پیدل جانا ہے یا سوار ہو کر ؟
〃	حضرت علیؓ کا مقام ومرتبہ رسالت مآب کی نظر میں۔
〃	کیا آپؐ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے ؟
۲۰۴	بسم اللہ بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ ؟
۲۰۵	وہ کون صاحب ہیں جن کی نماز آپؐ کی نماز سے مشابہ تھی ؟
〃	کیا آپؐ نے غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھی ہے ؟
۲۰۷	کیا آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو کرنا چاہیئے ؟
۲۰۸	آپؐ چت کس طرح لیٹتے تھے ؟
۲۱۶	آپؐ کی وفات کس حجرے میں اور کس کی گود میں ہوئی ؟
۲۲۲	کھانا تناول کرنے کے بعد کون سا عمل مسنون اور باعثِ برکت ہے ؟
۲۲۳	حالتِ حیض میں بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کس طرح لیٹ سکتی ہے ؟
۲۲۶	کیا روزہ کے بدلہ فدیہ دیا جا سکتا ہے ؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۲۲۸	گھر سے وضو کر کے مسجد کی جانب جانا گناہوں کے کفارہ اور بلندی درجات کا موجب ہے۔
۲۲۹	چمڑہ کس طرح پاک ہو سکتا ہے ؟
۲۳۱	اہلِ عمان کا امتیازی وصف۔
۲۳۲	مسلمان کا باغ لگانا یا کھیتی بونا صدقہ ہے۔
۲۳۳	حضرت ابوہریرہؓ نماز کا آغاز بسم اللہ سے کرتے تھے۔
۲۳۴	بیعتِ عقبہ میں انصار کا آپؐ کے ساتھ عہد وپیمان۔
۲۳۶	جو آگ سے پناہ مانگتا ہے آگ بھی اس کے لئے پناہ مانگتی ہے۔
۲۳۷	منافق کی تین بڑی نشانیاں۔
۲۳۸	روزے کی نیت کس وقت معتبر ہے ؟
۲۳۹	اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کس قدر اظہارِ خوشی فرماتا ہے۔
۲۴۲	جابر بن عبداللہ سے کھیتی کو بٹائی پر دینے کی روایت۔
۲۴۳	مامون بندہ کون ہے ؟
۲۴۴	آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کا شانِ نزول۔
۲۴۵	عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔
۲۴۶	اسلام کی ساٹھ یا ستر شاخوں میں افضل ترین شاخ۔
۲۴۷	کیا آپؐ نے کبھی گھر پر آرام فرمایا ہے ؟
۲۴۸	وتر کی تین رکعتوں میں آپؐ کون سی سورتیں

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	پڑھتے تھے۔
۲۴۹	کیا والد اپنی اولاد میں سے کسی ایک بچے کو کوئی خاص چیز ہبہ کر سکتا ہے؟
〃	کیا اولاد کو ہبہ کی ہوئی چیز والد واپس لے سکتا ہے؟
۲۵۰	اپنی مالی پوزیشن کے مطابق لباس زیب تن کرنا چاہیئے۔
〃	مہمان نوازی ہر حال میں کرنی چاہیئے۔
۲۵۱	وہ عورتیں جن کو ایک وقت نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں؟
۲۵۳	کیا دھوکے کی بیع جائز ہے؟
۲۵۴	وہ اعمال جن کا اجر و ثواب مرنے کے بعد بھی برابر ملتا رہتا ہے۔
۲۵۵	جنت عدن میں کیا کوئی چیز بندوں اور اللہ تعالیٰ کے مابین حائل ہوگی؟
۲۵۸	جاہلیت کے لوگوں کو پہلی نبوت کی آخری بات جو بتائی گئی۔
۲۵۹	مومن کو خوش کرنے والے کسی بھی شخص کو آگ نہیں چھوئے گی۔
۲۶۰	ایفائے عہد کا اہتمام۔
۲۶۱	یہود کی مشابہت سے ممانعت۔
۲۶۵	رمل کی حد کہاں سے کہاں تک ہے۔
۲۶۷	ایک شب میں متعدد بیویوں سے شب باشی کرنے کے بعد کتنی مرتبہ غسل جنابت واجب ہے؟
۲۶۹	اپنی اہلیہ کی لونڈی سے جماع کرنے کی

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	صورت میں شوہر کی سزا۔
۲۷۰	حوضِ کوثر پر حضورؐ اپنے اُمتیوں کو کیسے پہچانیں گے۔
〃	کیا غیر امتی اس حوض پر آسکے گا۔
〃	اس حوض کا پانی کیسا ہے۔
۲۷۲	تین نمازی ہوں تو امام کو کہاں کھڑا ہونا چاہیئے۔
۲۷۳	کیا زانی کیلئے اپنے جرم کا خود اقراری ہونا سزا کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔
〃	کیا سزا یافتہ زانی کی نمازِ جنازہ پڑھنی چاہیئے۔
〃	کتنی مرتبہ مجرم زنا اقرارِ جرم کرے تو سزا دی جائے گی۔
۲۸۱	خرید و فروخت کا کون سا عمل انسان کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے۔
۲۹۷	حضورؐ سے اونٹ کا کلام کرنا۔
〃	کن کلمات کے دس مرتبہ پڑھنے کا ثواب دس غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔
۲۹۸	تقرب کے حصول کے لئے کن تین مساجد کی جانب سفر کرنا چاہیئے۔
〃	دنیا میں تین مقدس ترین مساجد کون سی ہیں۔
۳۱۱	وہ صحابی کون ہیں جن کے لئے حضورؐ نے فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں؟
۳۱۳	وہ تین اوقات جن میں نماز پڑھنا اور میت

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	کو دفن کرنا ممنوع ہے۔
۳۱۴	کیا غیر محرم عورت سے مرد مصافحہ کر سکتا ہے؟
〃	تادم زیست آپ نے کسی غیر عورت کے ساتھ مصافحہ نہیں کیا۔
۳۱۵	حضورؐ پر عمداً و قصداً جھوٹ بولنا آگ میں جگہ بنانا ہے۔
۳۱۶	کیا آفتاب و مہتاب کو گرہن کسی کی موت سے لگتا ہے؟
〃	سورج و چاند گرہن کے وقت کرنے کا مسنون عمل۔
〃	امام نماز میں بھول جائے تو عورت کو کیا کرنا چاہیئے۔
۳۱۷	حضورؐ کے ایک خواب کی تعبیر۔
〃	منقبت حضرت عمرؓ۔
۳۱۸	ثقیف کے جدِ اعلیٰ ابو رغال کی قبر میں سونے کی چھڑی مدفون تھی۔
〃	حرم جائے پناہ ہے۔ عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ نہیں ہے۔
〃	قوم ثمود کس طرح ہلاک ہوئی۔
۳۱۹	کیا ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا ضروری ہے؟
۳۲۰	مرغی کا گوشت حضرت علیؓ نے کس طرح کھایا۔
۳۲۱	مسجد نبویؐ میں ایک نماز کا کتنا ثواب ملتا ہے۔
۳۲۲	خلع کی صورت میں عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا۔
〃	خلع کے لئے عورت اپنا مقدمہ عدالت میں لے جا سکتی ہے۔
〃	تفریق عدالت کرے گی۔
〃	کیا دینی اور اخلاقی حالت کے علاوہ کوئی اور چیز وجہِ تفریق بن سکتی ہے؟
۳۲۳	امرت کے پھلوں یا صبح سویرے کئے گئے کاموں میں برکت کے لئے حضورؐ کی دعا۔
۳۲۴	اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار اور سپاس گزار بندہ۔
۳۲۵	خبث الحدید کا دودھ کے ساتھ استعمال (ابن سیرینؒ)
۳۲۷	وقت کے فرمانروا کو ہر وقت، ہر جگہ عوام کی شکایات سن کر ان کا ازالہ کرنا چاہیئے۔
〃	خاتونِ خانہ کی حاکمِ وقت سے سرِ راہ گفتگو۔
〃	سرکارِ دو عالم کا عوامی رابطہ۔
۳۲۸	کیا کسی خوش اعمال شخص سے عولم کی محبت ریاکاری میں شامل ہے؟
〃	مومن کے لئے جلدی ملنے والی بشارت۔
۳۳۱	دابۃ الارض کیا ہے اور اس کا خروج کس مقام سے ہوگا؟
۳۳۳	مسیلمہ کذاب کی حضورؐ سے ملاقات اور آپ کی پیشین گوئی۔
۳۳۵	علم کے بغیر عبادت اصلاح کے بجائے

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	فساد کا سبب ہے۔
〃	بے فائدہ چیزوں میں کلام کرنے سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟
۳۳۹	تصویروں والے کپڑوں کا گھر میں استعمال۔
〃	کیا تصویر سامنے لٹکی ہو تو نماز ہو جاتی ہے
۳۴۰	گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے۔
۳۴۱	زمانے یا گردشِ ایام کو گالیاں دینے کی ممانعت۔
۳۴۳	کیا دھوکا دینے والا آپؐ سے کوئی تعلق رکھتا ہے؟
۳۴۴	کیا حضورؐ نے کسی سے ذاتی انتقام لیا ہے،
〃	آپ کا حسنِ اخلاق۔
〃	آپ کے لباس مبارک کا ایک جزء۔
〃	لباس کے بارے میں آپؐ کا حسنِ انتخاب۔
〃	ایک اعرابی کا آپ کی گردن میں چادر ڈال کر کھینچنا۔
۳۴۶	اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کب ملاقات کرتا ہے؟
〃	آپ کی رات کی نماز کتنی رکعات پر مشتمل ہوتی تھی۔
〃	کیا ایک وتر سنّت سے ثابت ہے؟
〃	نماز فجر کی سنتوں کی تعداد
〃	کیا تہجد سے فراغت کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا مسنون ہے؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۳۴۷	کیا اللہ تعالیٰ نے بیماری کے ساتھ اس کی دوا بھی اتاری ہے؟
〃	علاج توکل کے منافی نہیں۔
۳۴۹	گھنٹی شیطانی باجا ہے۔
۳۵۰	کیا قیامت نزولِ عیسیٰؑ سے پہلے قائم ہوگی؟
〃	حضرت عیسیٰؑ کا مشن کیا ہوگا؟
〃	قریش کی حکومت کب ختم ہوگی؟
〃	کس زمانے میں سجدہ صرف ربِ کائنات کو کیا جائے گا۔
۳۵۵	کیا کوا حلال ہے۔
〃	آپؐ نے اسے فاسق کا نام دیا ہے۔
۳۵۸	ہجرتِ مدینہ میں حضورؐ کے رفیقِ سفر کون تھے؟
〃	حضرت ابوبکر صدیقؓ پوچھنے والے کو کیا جواب دیتے تھے؟
۳۵۹	عہدِ رسالت میں دو متعے۔
〃	کیا متعہ قابلِ تعزیر جرم ہے؟
〃	کیا عمر فاروقؓ متعہ کی سزا دیتے تھے؟
〃	عہدِ فاروقی میں متعہ کا وجود۔
〃	آپؐ نے چلتا پھرتا شہید کسے قرار دیا؟
۳۶۲	کیا حج تمتع سے آپؐ نے منع فرمایا ہے؟
〃	حج تمتع میں صحابہؓ کا اختلاف۔
〃	حج تمتع کسے کہتے ہیں؟
〃	سنتِ رسول کی موجودگی میں دوسرے کسی صحابی کا قول اور رائے معتبر نہیں۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۳۶۳	اذان سن کر جو شخص مسنون دعا پڑھے اُسے قیامت میں آپؐ کی شفاعت حاصل ہوگی۔
۳۶۴	ڈاکہ زنی کرنے والے کی اُمتِ محمدیہ میں کیا حیثیت ہے؟
۳۶۶	کیا صوماً کو صمتاً پڑھنا درست ہے؟
۳۶۷	عراقیوں کے بارے میں فرزدق کی رائے۔
۳۷۰	زندہ لوگوں میں مرا ہوا شخص کون ہے؟
۳۷۱	جابر بن سمرہؓ کی نظر میں حضورؐ کا چہرہ مبارک چاند سے زیادہ خوبصورت اور حسین و جمیل تھا۔
۳۷۳	حضورؐ پیاز کیوں نہیں کھاتے تھے؟
〃	حضورؐ پر وحی کس ذریعہ سے نازل ہوتی تھی؟
۳۷۴	چار اوقیہ مہر باندھنے پر حضورؐ کا ردِ عمل۔
۳۷۶	کیا طوافِ افاضہ قربانی کے دن کیا جا سکتا ہے؟
〃	کیا حائضہ عورت طوافِ افاضہ کر سکتی ہے؟
۳۷۸	اپنے بیمار بھائی کی بیمار پرسی کرنا جنت میں گھر بنانا ہے۔
۳۸۰	عہدِ رسالت میں نمازِ جمعہ کے اوقات۔
۳۸۲	کیا احرام باندھتے وقت اور طوافِ اضافہ سے قبل خوشبو کا استعمال درست ہے؟
〃	کیا حضورؐ خوشبو لگاتے تھے؟
۳۸۳	حضورؐ کا آخری عمل کیا تھا۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۳۸۳	کیا آگ پر تیار شدہ چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیئے؟
۳۸۵	تشہد کے اختتام پر کون سی دعا مسنون ہے؟
〃	کیا عذابِ جہنم اور عذابِ قبر واقعی ہے؟
〃	مسیح دجّال کا شہر۔
۳۸۶	حضورؐ کا ایک خواب جس میں آپ رویت باری تعالیٰ سے مشرف ہوئے۔
〃	کیا مَلَأِ اعلےٰ میں بھی بحث و تکرار ہوتی ہے؟
〃	آیت وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آپ کا استشہاد۔
۳۸۷	میری امت کے غرباء کے لئے مرغیاں بکریاں ہیں اور جمعہ حج ہے۔
۳۸۹	جسے شکر کی توفیق حاصل ہوئی وہ زیادتی سے محروم نہیں رہتا۔
〃	اس امت کے سب سے زیادہ اجر و ثواب پانے والے لوگ کون ہیں؟
〃	قرآن کے دائمی رہنے کی پیشین گوئی۔
〃	کیا قرآن حضورؐ کا تصنیف کردہ مجموعہ ہے؟
〃	حضورؐ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں اور خود ساختہ نبوت و رسالت کے حامل نہیں۔
۳۹۰	سورہ ذاریات کی آیت میں قرأت کا اختلاف۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۳۹۳	آپؐ کی نرینہ اولاد
〃	آپؐ کے بیٹے ابراہیم کو جنت میں دایہ دودھ پلاتی ہے۔
۳۹۵	آپؐ پر دانستہ جھوٹ بولنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے۔
۳۹۷	جسے یہ پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے اسے نمازوں کا باجماعت اہتمام کرنا چاہیئے۔
۳۹۹	کیا رسالت مآب اور خلفاء راشدین نے بالوں پر مہندی لگائی ہے؟
〃	کیا جانور حلق اور لبہ کے علاوہ دوسرے کسی مقام سے بھی ذبح ہو سکتا ہے؟
۴۰۱	حضورؐ نے کس کو اپنا خلیل بنانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا؟
〃	حضرت ابوبکرؓ کا مقام و مرتبہ اور ان کی منقبت۔
۴۰۳	کسی نبی نے جب اپنی قوم کے حق میں بددعا کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے وجہ دریافت کی ہے؟
〃	قومیں تباہ کیوں کی گئیں؟
۴۰۴	حضورؐ کی مرغوب و پسندیدہ سبزی۔
۴۰۵	حضرت حمزہؓ کی لاش پر کھڑے ہو کر آپؐ نے کیا فرمایا؟
〃	مرنے والے کی خوبیاں اور اوصاف بیان کرنے چاہئیں۔
〃	کیا حضرت حمزہؓ کی لاش دیکھ کر حضورؐ نے جزع فزع کیا تھا؟
۴۰۸	شعر میں بھی حکمت کی باتیں ہوتی ہیں۔
۴۱۲	وہ خوش بخت صحابی جس کو قرآن سنانے کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا۔
〃	وہ کون سی سورت تھی جو آپؐ نے ابی بن کعب کو سنائی؟
۴۱۳	نماز باجماعت انفرادی نماز سے کتنے گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔
〃	انفرادی نماز لوگوں کے ساتھ ادا کی گئی نماز سے ۲۵ گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔
۴۱۵	شوہر اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو بدکاری کرتے دیکھے تو وہ کیا کرے؟
〃	حضورؐ کے روبرو لعان کرنے والے مرد و زن کا تذکرہ۔
۴۱۶	کیا کھڑے ہو کر اور شکیزے سے منہ لگا کر پانی پینا جائز ہے؟
〃	حورِ عین کی پیدائش زعفران سے ہوئی ہے۔
۴۱۹	آپؐ کی بعثت کے بعد قیامت کب آئے گی؟
۴۲۱	نمازِ استسقاء کہاں اور کس طرح ادا کی جائے۔
〃	نماز کے بعد دعا کا ثبوت۔
۴۲۳	آپؐ کے کھانے میں کدو کے استعمال کی حکمت۔
۴۲۴	عہدِ رسالتؐ میں احکامِ الٰہی کے دسواں حصہ

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	کا ترک موجبِ ہلاکت تھا۔
۴۲۴	آج احکام الٰہی کے دسویں حصہ پر عمل موجبِ نجات ہے۔
〃	حالتِ نماز میں وضو کے بارے میں شک پیدا ہو جائے تو کیا کیا جائے؟
〃	بسا اوقات کسی کی تعریف اس کی ہلاکت کا موجب بن سکتی ہے۔
۴۲۶	بیع مزابنہ کسے کہتے ہیں۔ کیا وہ جائز ہے؟
〃	تحفہ و ہدیہ قبول کر لینا چاہیئے۔
〃	کیا آپ ہدیہ کا بدلہ دیا کرتے تھے؟
۴۲۸	عمداً و قصداً آپؐ کی طرف جھوٹ بات منسوب کرنے کی سزا۔
۴۲۹	کس جانور کا گوشت کھانے کے بعد وضو ضروری ہے؟
〃	کیا اونٹنی کا دودھ پینا درست ہے اور پینے کے بعد وضو کرنا چاہیئے؟
〃	کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟
۴۳۴	سودی روپیہ کا جمع کرنا بالآخر کمی پر منتج ہوتا ہے۔
۴۳۵	رسالت مآب کا آخری ارشادِ گرامی۔
〃	کیا نمازِ عشار کے بعد وعظ کیا جا سکتا ہے؟
〃	دورِ صحابہؓ کے اختتام کی پیشین گوئی۔
〃	دورِ صحابہؓ کا امتدادِ زمانہ۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۴۳۶	ابو طلحہؓ کی ضیافت کے موقع پر آپ کا ایک معجزہ تھوڑے سے کھانے سے اسّی افراد سیر کیسے ہوئے۔
۴۳۷	آفت زدہ پھلوں کی قیمت کی معافی کیا باغات کو متعدد سالوں کے لئے فروخت کیا جا سکتا ہے؟
〃	
۴۳۸	قیام رمضان اگر دشوار ہو تو حصولِ ثواب کے لئے لیلۃ القدر کی تلاش کس رات میں کرے۔
〃	۲۳ ویں رات کا قیام لیلۃ القدر کی سعادت کا موجب بن سکتا ہے۔
۴۳۹	عرفہ سے واپسی کے وقت کس طرح چلنا چاہیئے؟
۴۴۰	رشتہ طے کر کے پھر جانا نفاق کا تیسرا حصہ ہے۔
۴۴۱	طواف کرتے وقت چھڑی کو حجرِ اسود کی طرف کرنا۔
〃	کیا حضورؐ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا ہے؟
۴۴۲	کیا ہبہ واپس کیا جا سکتا ہے؟
〃	اپنے خادموں سے آپؐ کا حسنِ سلوک۔
۴۴۳	نماز کے لئے صف بندی کس طرح کی جائے؟
〃	نماز میں کندھے سے کندھا اور پیر سے دوسرے کا پیر ملنا چاہیئے۔
〃	کیا آپ پیچھے سے صحابہؓ کو دیکھتے تھے؟
۴۴۵	قیصر اور کسریٰ کی ہلاکت کی پیشین گوئی۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۴۴۶	آپ کا ایک خواب۔
〃	حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی یکے بعد دیگرے خلافت کی جانب اشارہ۔
۴۴۷	حضرت جابرؓ کی بچو کے بارے میں رائے۔
〃	مُحرم اگر بچو کو مار دے تو اس کا بدلہ کیا ہے؟
۴۴۸	غیبت کسے کہتے ہیں، بہتان کی سزا کیا ہے؟
۴۴۹	دن کی بارہ سنتیں پڑھنے والا جنت میں اپنا گھر بنا لیتا ہے۔
۴۵۰	کیا آپؐ نماز کے شروع میں، رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا کرتے تھے۔
۴۵۱	آپؐ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔
۴۵۲	کیا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے اور بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب مساوی ہے؟
۴۵۳	کیا آج کل روزے کی بجائے فدیہ دیا جا سکتا ہے؟
〃	کیا وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین آیت منسوخ ہے؟
۴۵۶	الیوم الموعود، الشاہد اور الیوم المشہود سے کون کون سے دن مراد ہیں؟
〃	کیا جمعہ سے زیادہ فضیلت والا دن اور بھی ہے؟
〃	روز جمعہ میں مقبولیتِ دعا کی گھڑی۔
۴۵۷	بچے کو کس عمر میں نماز سکھانی چاہیئے؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	اور کس عمر میں نہ پڑھے تو سزا دی جائے؟
۴۵۹	کیا سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ہو جاتی ہے؟
۴۶۰	میدانِ بدر میں آپ کا اپنے پروردگار سے ایفائے عہد کا شدید مطالبہ۔
〃	کفارِ مکہ کی معرکۂ حق و باطل میں قتل ہونے کی پیشین گوئی۔
〃	اُس روز آپؐ کا رخِ انور چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔
〃	اگر صحابہؓ کرام کی جماعت غزوۂ بدر میں کام آجاتی تو روئے زمین پر خدائے واحد کی پرستش و عبادت ہوتی؟
〃	مشکل ترین اوقات میں خدا سے دعا کرنی مسنون ہے؟
〃	کیا اپنے حق کا شدید مطالبہ کیا جا سکتا ہے؟
〃	بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنے کا طریقہ۔
۴۶۱	وضو کی دعا جس سے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔
۴۶۲	علیؓ مجھ سے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟
۴۶۳	علانیہ گناہ سے کیا مراد ہے؟ کیا ایسے شخص کی معافی کا امکان ہے؟
۴۶۵	لڑائی دھوکا ہے۔
۴۶۶	کیا وادیٔ محصب میں قدرے آرام کرنا مسنون ہے؟
۴۶۷	اختتامِ صلوٰۃ آپؐ کس دعا سے کرتے تھے؟

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمونِ احادیث
۴۶۸	آیت وانذر بہ الذین یخافون ان یحشروا الیٰ ربہم کی تفسیر۔
〃	قریشی سرداروں کا ابو طالب سے ایک مطالبہ۔
〃	کفار کا مطالبہ کہ محمدؐ اپنی مجلس سے غریب رفقاء کو نکال دے تو ہم مجلس میں بیٹھ سکتے ہیں۔
۴۷۱	سردارِ دو جہاں کی معاشی حالت۔
۴۷۲	حیض والے کپڑے کس طرح پاک ہو سکتے ہیں۔
〃	کیا خواتین براہِ راست مسائل دریافت کر سکتی ہیں؟
۴۷۳	علی الصباح گھر سے معلم یا متعلم کی حیثیت سے نکلنا چاہیئے۔
۴۷۴	مہدی کس کی اولاد سے ہوگا؟
۴۷۵	ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ کی ناسخ آیت کون سی ہے؟
۴۷۶	قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترے جیسی ہے۔
۴۷۷	لوگوں کا مال تلف کرنے والے شخص کے مال کا انجام۔
۴۷۸	اسلام کی ساٹھ یا ستر شاخوں میں سب سے بڑی اور ادنیٰ شاخ کون سی ہے؟
〃	کیا حیا ایمان کا حصہ ہے؟
۴۷۹	اس امت کے اکثر منافق علماء ہیں۔
〃	بعض معرکوں میں آپؐ کے ساتھ صرف

نمبر ترجمہ	مضمونِ احادیث
	تین آدمی تھے۔
۴۸۰	آپ نے خانہ کعبہ میں دو ستونوں کے درمیان کس دیوار کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی؟
۴۸۱	کن کن صورتوں میں دی گئی یا فروخت شدہ چیز قابلِ واپسی ہے؟
۴۸۲	جدِ بنی عامر کو آپ نے خواب میں کس ہیئت میں دیکھا۔
۴۸۳	جب حضورؐ گفتگو فرماتے تو سامنے کے دانتوں سے نور چمکتا نظر آتا تھا۔
۴۸۴	آپؐ نے نہ کسی عورت اور نہ کسی غلام کو کبھی مارا پیٹا۔
〃	گستاخی کرنے والے سے انتقام نہیں لیا۔
〃	فنا نروا کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کی خلاف ورزی کرنے والے سے انتقام لینا چاہیئے۔
۴۸۵	بغیر زکوٰۃ ایک دینار ترکہ چھوڑنا آگ کے داغ کے مترادف ہے۔
۴۸۶	اہلِ سنت اور مرجئہ کے مابین مابہ النزاع امور۔
〃	الحلال بیّن والحرام بیّن۔
۴۸۷	قے کی وہ کون سی صورت ہے جس میں روزے کی قضا ہے۔
۴۸۸	اہل مدینہ کے ساتھ مکاری کرنے والا پانی میں نمک کی طرح پگھل جائے گا۔
۴۸۹	کائنات خود بخود معرضِ وجود میں آئی ہے یا اس کا کوئی خالق ہے؟

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۴۹۰	بری تعلیم بری رگ کی طرح ہے۔
〃	لوگ معادن کی طرح مختلف خوبیوں اور اوصاف کے مالک ہوتے ہیں۔
۴۹۱	عہدِ رسالت مآب میں نماز جمعہ کس وقت پڑھی جاتی تھی؟
〃	قیلولہ صحت کے لئے مفید ہے۔
۴۹۴	منافق کا اسلام لعنت، کھانا حرام، غنیمت خیانت ہے۔
〃	منافق کے شب و روز کے مشاغل۔
۴۹۵	عمار بن یاسر کا سانحۂ شہادت۔
〃	میدانِ جنگ میں مجاہدین کو عمار بن یاسر کا ولولہ انگیز پیغام۔
۴۹۶	عین نماز کے وقت اگر کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھائے یا نماز ادا کرے۔
۴۹۷	حیا ایمان کا جز ہے۔
۴۹۸	حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اہلِ علیین میں سے ہیں۔
〃	اہلِ علیین کو دوسرے جنتی کس طرح نظر آئیں گے؟
۴۹۹	قصداً آپ پر جھوٹ بولنے والا جہنمی ہے۔
۵۰۰	شرع میں کتنی رضاعت معتبر ہے؟
۵۰۲	دنیا کب فنا ہوگی؟
〃	اہلِ بیت میں سے آپ کے ہم نام شخص کے بادشاہ بننے کی پیشین گوئی۔
۵۰۳	کیا حضورؐ نے عرفات میں روزہ رکھا تھا؟
۵۰۴	جو شخص ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	وہ ہم میں سے نہیں۔
۵۰۵	سب سے بڑا خطرہ چرب زبان منافق ہے۔
۵۰۶	جو شخص اچھی آواز سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں۔
۵۰۷	خلع کی صورت میں کتنی عدت ہے۔
۵۰۹	کیا رکوع کے بعد قنوت آپ کا معمول تھا۔
۵۱۰	اسلام کی بنیاد کن پانچ چیزوں پر ہے۔
〃	ابنِ عمر جہاد میں شریک کیوں نہیں ہوتے تھے؟
۵۱۱	حضرت ابوہریرہؓ کا چادر والا واقعہ۔
〃	ہر چیز ان کے سینے میں کیوں محفوظ ہو جاتی تھی؟
۵۱۲	جنت کے بازار کس نوعیت کے ہونگے؟
〃	کیا وہاں ان اشیاء خوردنی اور ملبوسات کی خرید و فروخت ہوگی؟
〃	کیا جنتی بازاروں میں نغمہ سرا ہوں گی؟
〃	نغمہ سرائی کس نوعیت کی ہوگی؟
〃	جنتی حوروں کے ترانے۔
۵۱۴	دو کی صورت میں امام اور مقتدی کس طرح کھڑے ہوں گے؟
〃	اگر تیسری عورت ہو تو وہ کہاں کھڑی ہو گی۔
〃	کیا خواتینِ خانہ عہدِ رسالت میں باجماعت نماز ادا کرتی تھیں؟
〃	دنیا میں شراب قلیل مقدار میں ہو یا کثیر پینے

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	والے کو جہنم کا کھولتا پانی دیا جائے گا۔
۵۱۴	اُم سلیم کی خواہش پر آپؐ نے کیا کلمات کتنی مرتبہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔
〃	حاجات پوری کرانے کے لئے کن کلمات کا اہتمام کیا جائے؟
۵۱۵	وَآخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبہم واما یتوب علیہم میں مذکور لوگ مومن ہیں یا کافر؟
۵۱۷	گائے کا نصاب زکوٰۃ۔
۵۱۸	غسل کب واجب ہوتا ہے؟
۵۱۹	اپنے دائرہ میں ہر شخص سردار ہے۔
〃	اہلِ خانہ کا سردار کون ہے؟
〃	آپ پر عمداً و قصداً جھوٹ بولنے والے کی جگہ آگ ہے۔
۵۲۱	دعائے سفر۔
۵۲۲	بیت الخلاء میں داخلے کی دعا۔
۵۲۳	جمعہ کے بعد کی دو اور بعد از مغرب دو سنتیں آپ کہاں پڑھتے تھے۔
۵۲۴	جب لوگ قبروں سے نکلیں گے اُس وقت حضور اپنی امت کو لے کر کہاں پہنچیں گے؟
〃	اللہ تعالیٰ آپ کی پذیرائی کس طرح کرے گا؟
〃	مقامِ محمود کہاں ہے؟
۵۲۵	کیا قربانی کے اونٹ پر سواری کی جا سکتی ہے؟
۵۲۶	حوضِ کوثر کے آبخوروں کی تعداد کتنی ہو

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	گی؟
۵۲۷	آپؐ مکہ معظمہ میں کس جانب سے داخل ہوئے؟
۵۲۸	کیا نماز کی صفِ اول میں کھڑا ہونا زیادہ ثواب کا موجب ہے؟
۵۲۹	آپؐ کی نظر میں افضل انسان کون ہے؟
〃	قرآن سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب و تحریص۔
۵۳۱	آپؐ کس مقام کا گوشت پسند فرماتے تھے؟
〃	کیا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیئے؟
〃	کیا آپؐ کسی خاتون کی ضیافت پر تشریف لے جاتے تھے؟
۵۳۲	ظالم کو سخت گرفت کے لئے ڈھیل دی جاتی ہے؟
〃	کسی بستی کی گرفت کب ہوتی ہے؟
۵۳۳	حرمِ مدینہ کے بلند و بالا پہاڑ کون کونسے ہیں؟
〃	حرم مدینہ کے حدود۔
۵۳۴	نفاق کے بارے میں امام حسن بصری کا قول۔
۵۳۵	جو چیز قبضے میں نہ ہو اسے فروخت کرنا ممنوع ہے۔
۵۳۷	قیامت کے روز شفاعتِ رسالت مآب کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟
〃	مومن خالص کی بخشش کے لئے آپؐ کی بارگاہِ ایزدی میں استدعا۔
۵۳۸	جنت میں کل درجات کی تعداد کتنی ہے؟

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۵۳۸	اور دو درجوں کے درمیان کتنی مسافت ہے ؟
۵۳۹	کیا روانگیٔ حج سے پیشتر کوئی شرط لگائی جاسکتی ہے ؟
〃	علیؓ کا مرتبہ آپؐ کے نزدیک وہی ہے جو ہارونؑ کا موسیٰؑ کے نزدیک تھا۔
〃	کیا نبوت کا اجراء باقی ہے ؟
۵۴۰	کیا آپؐ نے ظہر، عشاء اور صبح کی آخری رکعت میں قنوت کیا ہے ؟
۵۴۳	کیا علاج کے لئے آپؐ نے ڈاکٹر و طبیب کو بلانے کا حکم دیا ہے ؟
〃	کیا ہر بیماری کی شفاء ہے ؟
۵۴۴	حفظ کیا ہوا قرآنی حصہ بھلا دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔
〃	کیا آپؐ پر امت کے ماجور عمل اور گناہ کا سبب بننے والے عمل پیش کئے گئے ؟
〃	مساجد کی صفائی کی ترغیب و تحریص۔
۵۴۵	قیامت کیسے کردار کے لوگوں پر قائم ہو گی ؟
〃	قربِ قیامت کے وقت لوگوں کے افعال و اعمال کیسے ہوں گے ؟
〃	کیا عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں ؟
۵۴۶	صدق دلی سے شہادتِ الٰہ واحد اور شہادت رسالتِ محمدیہؐ دینا جنت میں حتمی داخلہ کی ضمانت ہے۔
۵۴۷	کامل منافق کے چھ عیوب کی تفصیل۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۵۴۹	کیا سہو کے سجدے تشہد کے بعد کئے جائیں ؟
۵۵۰	کس قوم پر رحمتِ الٰہی کا نزول نہیں ہوتا ؟
۵۵۱	کیا جنگلی زمین پہ قابض کا حسبِ منشاء قبضہ جائز متصور ہو گا ؟
۵۵۲	کیا ولیمہ ضروری ہے ؟
〃	کیا شادی پر کپڑوں میں زرد علامت لگائی جاسکتی ہے ؟
۵۵۴	کیا بیٹے کے ماسوا دوسرا شخص حج بدل کر سکتا ہے ؟
۵۵۵	طوبیٰ نامی درخت کس خطے میں پایا جاتا ہے ؟
〃	کیا جنت میں پھل ہوں گے ؟
۵۵۶	نمازوں کی رکعتوں میں کمی بیشی کب ہوئی ؟
〃	وہ نمازیں کون سی ہیں جن میں ترمیم و اضافہ ہوا۔
۵۵۸	کیا منتظرِ نماز، حالتِ نماز میں شمار ہوتا ہے ؟
۵۶۰	فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کس وقت پڑھی جائیں ؟
۵۶۲	اپنے بھائی کے حق میں غائبانہ دعا کی فضیلت۔
〃	فرشتے کس آدمی کی دعا پر آمین کہتے ہیں ؟
〃	کس قسم کا لباس نماز کے لئے فتنہ کا سبب بن سکتا ہے ؟
〃	کیا دھاری دار کمبل اوڑھنا مسنون ہے ؟
〃	نماز کے لئے سادہ لباس کی اہمیت۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۵۶۳	ابوطلحہ کی ضیافت میں چند افراد کا کھانا ستر افراد کے لئے کافی ہوا ۔
۵۶۴	متعدد بیویوں سے شب باشی کرنے والا غسلِ جنابت کتنی مرتبہ کرے؟
۵۶۵	کیا عہدِ رسالت میں جرمِ زنا پر رجم کی سزا دی گئی ہے؟
۵۶۶	کیا اسلام میں عورت پناہ دینے کی مجاز ہے؟
۵۶۷	کیا روزِ محشر میں بے سینگ کی بکری سینگ والی سے بدلہ لے گی؟
۵۷۵	کیا صور پر مقرر شدہ فرشتہ صور پھونکنے کی اجازت کا منتظر ہے؟
۵۷۸	قربِ قیامت کے دن دنیا کی حالت کیسی ہوگی؟
۵۷۹	کیا اوّل خویش بعد درویش والا معاملہ سنت سے ثابت ہے؟
〃	ایک انسان کے لئے کتنا رزق قابلِ ملامت نہیں؟
〃	دینے والا ہاتھ بہتر ہے یا لینے والا؟
۵۸۰	شعبان کے روزوں کی اہمیت ۔
〃	آپؐ صحابہ کرامؓ کی دینی حالت کا کتنا خیال رکھتے تھے؟
۵۸۳	کس ملک کے باشندوں کا ایمان، فقہ اور حکمت پائیدار ہے؟
۵۸۶	تم رحم کرو اہلِ زمین پر، خدا مہربان ہوگا عرشِ بریں پر۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۵۸۶	قرآن کی سب سے بڑی سورت اور سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟
۵۹۰	بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی جانیوالی دعا۔
〃	کیا شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
۵۹۱	کیا اس امت میں ہر صدی میں سابقون (سبقت لیجانے والے) پائے جائیں گے؟
۵۹۳	خریدار کو کس وقت تک خرید کردہ چیز کے واپس کرنے کا اختیار ہے؟
۵۹۵	نماز میں کمی بیشی کی صورت میں کیا کیا جائے؟
〃	کیا آپؐ نے سجود سہو سلام پھیرنے کے بعد کئے ہیں؟
۵۹۷	کیا کنواری لڑکی بغیر ولی نکاح کر سکتی ہے؟
〃	کیا بیوہ بھی اسی زمرے میں آتی ہے؟
〃	بیوہ کا معاملہ حاکمِ وقت کے روبرو کس صورت میں پیش کیا جائے گا؟
۵۹۸	جنت کا خزانہ آپؐ نے کس کو قرار دیا ہے؟
۵۹۹	مریض کے پاس تیمارداری کرنے والا کون سی دعا پڑھے؟
〃	کس دعا میں مریض کے لئے حتمی شفاء ہے؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۰۰	حضرت علیؓ کتنی انگوٹھیاں پہنتے تھے؟
۶۰۲	جمعہ کے دن نمازِ فجر میں آپ کون سی سورتیں تلاوت فرماتے تھے؟
۶۰۳	عبداللہ بن مسعودؓ کی منقبت
۶۰۴	کیا ٹیک لگا کر کھانا جائز ہے؟
〃	کس آدمی کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کا گھر تعمیر کیا جائے گا؟
۶۰۶	جھوٹی قسم کا وبال۔
۶۰۷	کیا آپؐ صدقہ کی چیز تناول فرما لیتے تھے؟
〃	کیا آپؐ غیب جانتے تھے؟
۶۰۸	کیا مسلمان پر لعنت بھیجنا قتل کے مترادف ہے؟
۶۰۹	حاصل نہ ہونے والی چیز کے ساتھ بہرہ یاب ہونے کا دعویدار کیسا آدمی ہے؟
۶۱۱	کیا قرعہ اندازی مسنون ہے؟
۶۱۳	قرض خواہ کا قرضہ اس کے گھر پر جا کر ادا کرنے کا اضافی ثواب کتنا ہے؟
〃	کیا ہر نیکی صدقہ ہے؟
۶۱۴	صمد۔ کس سردار کو کہتے ہیں؟
۶۱۵	قرآن کی سب سے پہلے منسوخ ہونے والی آیت کون سی ہے؟
۶۱۶	کیا یکے بعد دیگرے حج و عمرہ گناہوں کی میل دور کر دیتے ہیں؟
۶۱۷	کیا شرک کے ارتکاب سے بچنے والا جنت میں جائے گا؟
۶۱۸	کیا چٹائی پر نماز پڑھنا مسنون ہے؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۱۹	کیا آپؐ نے اپنے رب جلیل کو دیکھا ہے؟
۶۲۰	سورج گرہن کے موقعہ کیا کرنا چاہیئے؟
〃	کیا اجتماعی نماز کا اہتمام کیا جائے؟
〃	کتنی رکعت نماز اور ہر رکعت میں کتنے رکوع و سجود کئے جائیں؟
۶۲۱	کیا ماموں وارث ہے؟
۶۲۲	کیا آپؐ نے یہود سے اُدھار لیا ہے؟
〃	کیا غیر مسلم اہلِ کتاب سے ادھار لیا جا سکتا ہے؟
〃	کیا کسی کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جا سکتی ہے؟
۶۲۳	محرم عورت سے بدکاری کا مرتکب جنت میں جا سکتا ہے؟
۶۲۵	کیا جنتی لوگوں کو نیند آئے گی؟
〃	کیا نیند موت کی بہن ہے؟
〃	کیا جنتی لوگوں پر موت وارد ہو گی؟
〃	کیا رات کو زیادہ سونا قیامت کے روز آدمی کو فقیر کر دے گا؟
۶۲۶	انسانی بدن میں کل کتنے جوڑ ہیں؟
〃	وہ کون سے اعمال ہیں جن کے کرنے سے آدمی آتشِ جہنم سے بچ سکتا ہے؟
۶۲۷	ام المؤمنین حضرت عائشہ کی ایک خواہش۔
〃	کیا خواتین رمی جمار مردوں سے پہلے کر سکتی ہیں؟
۶۲۹	کیا خواتین اپنی شکایات اپنے ہادی و مرشد کے روبرو بیان کر سکتی ہیں؟

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۲۹	اسلام میں خواتین کو اظہار رائے کی آزادی ہے۔
〃	حضرت عمرؓ کا رعب و دبدبہ اور جلالت و عظمت۔
〃	کیا سسر کو اپنے داماد کے گھر بلا اجازت داخل ہونا چاہیئے؟
۶۳۰	سرِ منبر بارانِ رحمت کے لئے آپؐ کی دعا۔
〃	کیا خطیب، خطبہ سے ہٹ کر ضمناً دوسری بات کر سکتا ہے۔
〃	آپؐ کی عوامی مسائل سے دلچسپی۔
〃	کیا نماز کے علاوہ بھی دعا ہے؟
〃	خشک سالی کے وقت کون سی تدبیر اختیار کی جائے۔
۶۳۲	آپؐ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے کون لوگ ہیں؟
۶۳۳	کیا حاکم وقت (خلیفہ) کسی ایسے شخص کو شہر بدر کر سکتا ہے جس کے حسن و جمال پر خواتین شہر کے فریفتہ ہونے کا اندیشہ ہو؟
〃	کیا خلیفہ کو معاشرے کی اخلاقی اقدار کا تحفظ کرنا چاہیئے؟
〃	حضرت عمرؓ کا تدبر و بصیرت۔
〃	کیا حضرت عمرؓ رات کو گشت کیا کرتے تھے؟
〃	مدینہ کا حسین ترین شخص کون تھا؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۳۳	کتنی حرکت نماز کو فاسد نہیں کرتی؟
〃	حالتِ سجدہ میں بچہ گردن پر بیٹھ جائے تو نمازی کیا کرے؟
〃	حضرت حسنؓ کے بارے میں پیشین گوئی۔
۶۳۴	آپؐ کی مرغوب و پسندیدہ سبزی کون سی تھی؟
۶۳۶	ثمنِ جنت کون سا کلمہ ہے؟
〃	کیا بھول کر کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
۶۳۷	روزے دار کا بدلہ کون دے گا؟
〃	روزے دار کے منہ کی بساند اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا حیثیت رکھتی ہے؟
۶۳۸	ظالم کے حق میں بد دعا کرنا کیسا ہے؟
۶۳۹	جاہلیت کی موت مرنے والا کون شخص ہے؟
〃	کیا حاکم وقت کی بیعت توڑی جا سکتی ہے؟
۶۴۲	نمازِ جنازہ میں کتنی صفیں ہوں؟
〃	کتنے لوگوں کی سفارش میت کے حق میں قبول ہوتی ہے؟
۶۴۳	دعا میں ہاتھ کس طرح اٹھائے جائیں؟
〃	کیا بعد از فراغتِ دعا ہاتھ منہ پر پھیرنے مسنون ہیں؟
۶۴۴	کیا آپؐ کا ترکہ تقسیم ہو سکتا ہے؟
〃	آپؐ کے چھوڑے ہوئے مالِ متروکہ کی کیا حیثیت ہے؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۴۵	اہلِ زمین پر رحم کرو عرش بریں کا مالک تم پر رحم کرے گا۔
۶۴۶	لیلۃ القدر کی دعا۔
۶۴۷	جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔
۶۴۸	آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کی ایک دلیل۔
〃	آج اگر حضرت موسیٰؑ ہوتے تو کس کی اتباع کرتے؟
〃	آج آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو نبی ماننا گمراہی ہے۔
۶۴۹	حضرت علیؓ کی ایک معنی خیز، پُرسوز و پُرمغز دعا۔
۶۵۰	کیا آپؐ نے عشاء کی نماز بہت تاخیر سے پڑھائی ہے؟
۶۵۱	کیا بروزِ جمعہ غسل ضروری ہے؟
〃	اسلام نظافت کی تعلیم دیتا ہے۔
۶۵۵	کیا صیامِ وصال کی اجازت ہے؟
۶۵۶	کتنی مرتبہ درود پڑھنے والا غضبِ الٰہی اور اس کی ناراضگی سے مامون رہتا ہے؟
۱۵۷	اللہ تعالیٰ اور حضرت یوسفؑ کے درمیان مکالمہ۔
〃	حضرت یوسفؑ قید خانے کیوں بھیجے گئے؟
〃	کیا ساری امتِ محمدیہ جنت میں جائے گی؟
۶۵۸	کیا اپنے بھائی سے جھگڑنا اور اُسے مذاق کرنا درست ہے؟
۶۵۸	ایفاءِ عہد کی تاکید
۶۵۹	قبر میں داخلہ کے بعد میت کی کیفیت۔
۶۶۱	حضرت علیؓ کو سیدھا چلنے کی وصیت۔
۶۶۲	واقعۂ شقِ صدر کہاں پیش آیا تھا؟
〃	براق کتنا بڑا جانور ہے؟
〃	واقعۂ معراج کی جانب اشارہ۔
〃	کیا آپؐ کا دل نکال کر آبِ زمزم سے دھویا گیا؟
〃	اس صورت میں آپ زندہ کیسے رہے؟
۶۶۳	سحری کا وقت کب تک رہتا ہے؟
۶۶۵	کیا کھڑے ہو کر پانی پینا ممنوع ہے؟
۶۶۸	کیا انبیاء اور شہداء، اولیاء پر رشک کریں گے؟
۶۶۹	وما کان لیعذبھم وانت فیھم کا شانِ نزول کیا ہے؟
۶۷۰	کیا حج کی نیت سے احرام باندھ کر حجِ تمتع کی نیت کی جاسکتی ہے؟
〃	آپؐ سے قربانی کا ثبوت۔
۶۷۲	آپؐ نے کون سا حج کیا ہے؟
〃	وہ صحابی کون ہیں جن کا گھٹنا آنحضورؐ کے گھٹنا سے چھو جاتا تھا؟
۶۷۳	جگر گوشۂ رسول ام کلثومؓ کا نکاح کہاں ہوا؟
〃	ان کا مہر کتنا تھا؟
〃	ام کلثومؓ کی حیات کے بارے میں آپ کی پیشین گوئی۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۷۴	سرکار دو جہاں کی معاشی حالت
〃	گھریلو معاشرت۔
〃	گھر میں کھانا نہ ہوتا تو آپ کیا کرتے تھے؟
۶۷۵	کیا اقامتِ صلوٰۃ کے بعد امام کسی سے بات چیت کر سکتا ہے؟
۶۷۶	کیا آپ پیر اور جمعرات کا زیادہ دھیان رکھتے تھے؟
۶۷۷	گری پڑی چیز کا کیا حکم ہے؟
۶۷۸	قابلِ رشک آدمی کون کون سے ہیں؟
۶۸۰	سحری کھانے میں کیا حکمت ہے؟
۶۸۱	کیا حضرت علیؓ نے حضورؐ کی وفات کے بعد حفظِ قرآن کی قسم کھائی تھی؟
〃	کیا حضرت علیؓ حافظِ قرآن تھے؟
۶۸۲	آپؐ نے حضرت علیؓ کو کون سے کلمات سکھائے تھے۔
۶۸۳	کیا حائضہ، معتکف کا سر دھو سکتی ہے؟
〃	کیا معتکف جسم کا کوئی حصہ مسجد سے باہر نکال سکتا ہے؟
〃	معتکف کس حد تک اپنی اہلیہ سے خدمت لے سکتا ہے؟
〃	آپؐ سر کے بال کس چیز سے صاف فرماتے تھے؟
۶۸۴	لاشرقیہ ولاغربیہ کی تفسیر۔
۶۸۷	مقتول کا سلب (چھینا ہوا مال) کس کو ملنا چاہیئے؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۸۸	آپؐ رمضان کے روزوں کی قضا کس مہینے میں دیتے۔
۶۸۹	کیا نمازی طلوع و غروب سے قبل ایک رکعت پا لینے سے ساری نماز پا لیتا ہے؟
۶۹۱	مدینہ پر حملہ آوروں کے بارہ میں آپؐ کی بددعا۔
〃	کیا مشکل ترین اوقات میں انبیاء نے اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع فرمایا ہے؟
۶۹۲	کیا آپؐ نے سورۂ نجم میں سجدۂ تلاوت کیا ہے؟
〃	اتباعِ سنت کے بارے میں صحابی کا طرزِ عمل۔
〃	منافقین کی شناخت کی ایک اور وجہ۔
۶۹۳	کیا قیامت کے روز مومن رؤیت باری تعالیٰ سے مشرف ہوں گے؟
〃	کیا قیامت کا وجود واقعی ہے؟
〃	اس رؤیت کی نوعیت کیا ہوگی؟
〃	دنیا کی وقعت خالقِ دنیا کے نزدیک کتنی ہے؟
〃	سفر سے واپسی پر آپؐ کا سب سے پہلا عمل کون سا ہے؟
〃	نمازِ چاشت کا ثبوت۔
۶۹۶	کون سی چار چیزیں چار چیزوں سے بے نیاز نہیں رہ سکتیں؟
۶۹۸	انگور کا نام کرم رکھنے سے آپؐ نے کیوں منع فرمایا؟

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۶۹۹	آپؐ کی نظر میں دیوانہ کون ہے ؟
〃	کیا گناہ پر اصرار دیوانگی سے عبارت ہے ؟
۷۰۲	بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے ؟
〃	بروز جمعہ صبح کی نماز میں آپؐ عام طور پر کون سی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے ؟
۷۰۳	بلی یا کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے کتنی مرتبہ اور کس طریق سے دھویا جائے ؟
۷۰۴	کیا مشرک تاجر کو قتل کیا جاسکتا ہے ؟
〃	آپ کی معاشی پیش بندی
〃	اسلام مشرک کا بھی احترام کرتا ہے ؟
۷۰۷	ضحیٰ (چاشت) کی نماز کا درجہ
۷۰۸	شہید کو کن کپڑوں میں دفن کیا جائے ؟
۷۰۹	حالتِ نزع میں کون سا عمل نیکیوں میں اضافہ کا موجب ہے ؟
〃	کیا خلفائے راشدین بسم اللہ الخ جہر کرتے تھے ؟
۷۱۰	کیا آپؐ نے حج قران کیا ہے ؟
۷۱۲	عبداللہ بن عمر کن الفاظ سے قسم کھاتے تھے ؟
۷۱۳	آپؐ پر قصداً جھوٹ بولنے والے کی سزا کیا ہے ؟
۷۱۶	کیا کچھ حصّہ کی تخصیص اور مخصوص وزن کے غلہ کے بدلے زمین کاشت کے لئے دی جاسکتی ہے ؟
〃	کیا حضرت معاذؓ غزوۂ تبوک میں شریک تھے ؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۷۱۶	غزوۂ تبوک کی قیادت کس نے کی تھی ؟
۷۱۷	آپؐ نے قبل نماز عشاء اور بعد ازاں بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کیوں منع فرمائی ؟
۷۱۸	زید بن ثابتؓ نے یہود کی زبان کتنے روز میں سیکھی ؟
〃	یہود کی زبان کے خطوط کا جواب آپؐ کی جانب سے کون سے صحابی دیتے تھے ؟
〃	کیا آپ لکھنا پڑھنا جانتے تھے ؟
〃	عہد رسالت میں خواتین فجر کی نماز کس پوزیشن میں پڑھتی تھیں ؟
〃	کیا خواتین مساجد میں باجماعت نماز پڑھ سکتی ہیں ؟
〃	کیا آپ فجر کی نماز سے اندھیرے ہی میں فارغ ہو جاتے تھے ؟
۷۱۹	کیا شوہر اپنی بیوی سے دبر میں جماع کر سکتا ہے ؟
〃	حدیث "یا اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے" کس کے بارے میں ہے ؟
〃	امیر معاویہؓ کی فضیلت بزبان سردارِ دو جہاں۔
〃	آپؐ کے رحمتِ عالم ہونے کی ایک دلیل۔
۷۲۳	قیامت کے قائم ہونے سے پہلے کتنے دجال و کذاب رسولِ خدا ہونے کا دعویٰ کریں گے ؟
۷۲۴	کیا اذان سن کر بلا عذر مسجد میں نہ آنیوالے کی نماز ہو جاتی ہے ؟

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۷۲۵	کیا بیوہ کو نکاح کے معاملہ میں ولیؑ سے زیادہ اختیار ہے؟
〃	کیا کنواری لڑکی کا سکوت اُس کے اذن کے مترادف ہے؟
〃	کیا کنواری لڑکی کا نکاح اس سے پوچھ کر کیا جائے؟
〃	قرآن فہمی کس طرح پیدا ہو سکتی ہے؟
۷۲۶	جیش العسرہ کی تیاری کے لئے حضرت عثمان نے کتنا چندہ دیا تھا؟
۷۲۷	نمازی کے آگے سے اگر کوئی گزرے تو نمازی کیا کرے؟
〃	اللہ عزوجل کہاں ہے؟
۷۲۸	لا الٰہ الا اللہ پر خاتمہ دخول جنت کی ضمانت ہے؟
۷۲۹	باپ کی رضامندی میں خدا کی رضامندی ہے۔
〃	باپ کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے۔
۷۳۰	جس برتن میں کتا منہ ڈال جائے وہ کتنی مرتبہ دھونے سے پاک ہوتا ہے؟
۷۳۱	جو شخص جمعہ یا کسی دوسری نماز سے ایک رکعت پالے تو کیا اس نے ساری نماز پالی۔
۷۳۲	دو بیش قیمت نعمتیں جن سے لوگ عموماً خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاتے۔
۷۳۳	سنن فجر کی فضیلت۔
〃	جنت میں داخل ہونے سے انکار کرنے والے کون لوگ ہیں؟
۷۳۳	کیا آپؐ کی فرمانبرداری کے بغیر بھی جنت میں داخلہ ممکن ہے؟
۷۳۴	آب زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہی پورا ہوتا ہے۔
〃	کیا آپؐ کبھی حمام میں زائد بال صاف کرنے کی غرض سے داخل ہوئے ہیں۔
〃	بازار میں داخل ہونے کی دعا اور اس کا کثیر اجر و ثواب۔
〃	تکبر سے کپڑا گھسیٹ کر چلنے والا نظر رحمت الٰہی سے محروم رہے گا۔
۷۳۵	کیا غسل جمعہ ضروری ہے؟
〃	آپؐ نے فاطمہؓ کی موجودگی میں علیؓ کی دوسری شادی پر خفگی کا اظہار کیوں کیا؟
〃	کیا دوسری شادی کرنا درست نہیں؟
〃	اولاد سے حضورؐ کی شفقت و محبت۔
۷۳۶	انسان کی بنیادی ضروریات کیا کیا ہیں؟
۷۳۷	شب معراج میں آپؐ نے حضرت موسیٰؑ کو کہاں اور کس حالت میں دیکھا؟
〃	کیا چاندی کی انگوٹھی پہننا شرعاً جائز ہے؟
۷۳۸	سونے کی انگوٹھی کا کیا حکم ہے؟
〃	اتباع رسول کا ایک منظر۔
۷۴۰	کیا آپؐ نے کھانے میں پیاز استعمال فرمایا

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون احادیث
۷۴۰	کیا وفات سے قبل آپؐ نے کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا؟
〃	کیا صلح حدیبیہ میں آپؐ نے اپنے دستخط خود فرمائے تھے؟
۷۴۱	کیا آپؐ نے نماز میں اپنی ریش مبارک کو ہاتھ لگایا ہے؟
〃	کتنا عمل نماز کے فاسد ہونیکا سبب نہیں بنتا؟
۷۴۶	مصوری کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟
〃	مصور کا قیامت کے روز کیسا حشر ہوگا؟
۷۴۷	آمدنی (خراج) ضمانت کا بدلہ ہے۔
۷۴۸	ایک سے دوسرے آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟
〃	آسمانوں اور زمینوں کی تعداد کتنی کتنی ہے؟
〃	تحت الثریٰ سے لے کر عرش بریں سمیت ہر چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔
۷۵۰	غروب آفتاب کے وقت ستر دفعہ سبحان اللہ کا اجر و ثواب۔
۷۵۱	علم نجوم اور اسلام
〃	کیا نجوم سے فال لی جاسکتی ہے؟
۷۵۲	حضورؐ انور کا حلیہ
〃	آپؐ کو نبوت کس عمر میں عطا کی گئی؟
〃	اعلان نبوت کے بعد کتنے برس مکہ میں گذارے اور کتنے برس مدینہ میں؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۷۵۴	قرب قیامت کے وقت علم کس طرح اٹھ جائے گا؟
〃	بغیر علم فتویٰ صادر کرنا جہلا کا کام ہے۔
〃	قرب قیامت کے وقت ریاست و سیادت کیسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی؟
۷۵۵	اپاہج یعنی "لولا" لونڈی سے ارتکاب زنا کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟
۷۵۶	حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت کی جانب اشارہ۔
〃	غریب لوگ کون ہیں؟
〃	دنیا میں کیسے لوگوں کی کثرت رہے گی؟
〃	کیسی نماز کا اجر دوگنا ہے؟
۷۵۹	وفات سے پہلے وہ کون سے اعمال ہیں جو مرنے والے کو سیدھے جنت میں لے جائیں گے؟
۷۶۰	حضورؐ، ابوبکرؓ اور عمرؓ کی عمر کتنے کتنے برس تھی؟
۷۶۱	رمضان کی آمد پر کیا کیا انتظامات کئے جاتے ہیں؟
〃	جنت و دوزخ اور شیاطین کا وجود۔
۷۶۳	ابن عمرؓ کا واقعہ طلاق اور آپؐ کا فیصلہ
	عورت کو طلاق کس حالت میں دی جانی چاہیئے؟
〃	کیا حالت حیض میں دی گئی طلاق قابل رجوع ہے؟
〃	کیا ایسی طلاق شمار ہوگی؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۷۶۳	ہر روز سو مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی فضیلت۔
۷۶۴	جنبی آدمی کھانے یا سونے کا ارادہ کرے تو پہلے وہ کیا کرے؟
۷۶۵	کیا حضرت عائشہ گڑیا سے کھیلتی تھیں؟
〃	شہر انطاکیہ کی خصوصیات کیا ہیں؟
〃	کیا عصائے موسیٰؑ، تورات، تختیوں کے ٹکڑے اور مائدہ سلیمان محفوظ ہیں؟
〃	کس نام و نسب اور جسمی ساخت کا آدمی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا؟
۷۶۶	کیا اختیار طلاق کے ہم معنی ہے؟
〃	امہات المومنین کی فضیلت اور ان کی دور اندیشی۔
۷۶۷	عورت کی ساخت کی ایک مثال۔
〃	اس سے کس حالت میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے؟
۷۶۸	یوم عرفہ کی فضیلت۔
〃	وہ کون سا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ لوگوں کو آگ سے آزادی دیتا ہے؟
۷۶۹	اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔
۷۷۰	وضو میں اعضاءِ وضو کتنی مرتبہ دھوئے جائیں؟
۷۷۱	کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
〃	حیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔
۷۷۲	دو سودا کرنے والوں کو کب تک سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے؟
۷۷۳	شعر سیکھو کہ اس میں حکمت و دانائی کی باتیں اور مفید مثالیں ہوتی ہیں۔
۷۷۵	جس نے خودکشی کی ہو جہنم میں اُسے اسی طرح سزا دیجائے گی۔
〃	بیت الخلاء میں منہ کس طرف کرنا چاہیئے؟
۷۷۶	مکہ کا مؤذن آپؐ نے کس کو مقرر کیا تھا؟
〃	صبح کی اذان میں آپ نے الصلوٰۃ خیر من النوم کے اضافے کا حکم کس صحابیؓ کو دیا تھا؟
۷۷۸	رزقِ فردا کے لئے فکر کرنا گناہ ہے جو فکرمند کے کھاتے میں لکھا جاتا ہے۔
۷۷۹	حج تمتع اور قِران میں صحابہؓ کا اختلافِ رائے۔
〃	حج تمتع اور قران مسنون ہے۔
۷۸۱	امانتداری کے بغیر ایمان نہیں۔
〃	بغیر وضو نماز نہیں ہو سکتی۔
〃	نماز کی دین کے ساتھ کیا مناسبت ہے؟
〃	پابندیٔ نماز کے بغیر بھی کوئی دیندار ہو سکتا ہے؟
۷۸۲	اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر نظرِ رحمت کرنا چاہتا ہے تو اس کے نبی کو قبض کر لیتا ہے تاکہ اسے میرِ سامان اور پیش رو بنائے اور جب کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو نبی کو زندہ رکھتا ہے اور قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	تاکہ نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔
۷۸۳	کیا کوڑے کے ڈھیر پر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہے؟
〃	حضورؐ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔
۷۸۴	جمعہ کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزاد کرتا ہے۔
〃	خالقِ کائنات کی نگاہ میں انتہائی بُرا بندہ کون ہے؟
۷۸۶	اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس عرش پر مستوی ہے۔
〃	ایک آسمان سے دوسرے آسمان اور ایک زمین سے دوسری زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟
〃	عرش معلّٰی کہاں ہے؟
〃	کیا شہری آدمی دیہاتی کا سامان فروخت کرسکتا ہے؟
۷۸۷	آپؐ کی زیرِلب ریش مبارک میں سفید بال کتنے تھے؟
〃	کیا مکہ مکرمہ میں قتل و غارت گری جائز ہے؟
۷۸۸	کیا اذان فرضیتِ نماز کے ساتھ ہی نازل ہوئی ہے؟
۷۸۹	وضو میں ایڑیاں خشک رہ جائیں تو انہیں آگ کا عذاب ہوگا۔
۷۹۰	جنت و دوزخ کا وجود ہے۔
	مخلوقات کے جنتی اور دوزخی ہونے کا فیصلہ کب کیا گیا۔
۷۹۱	آپ ساری رات قیام نہیں کرتے تھے اور نہ رمضان کے علاوہ پورے ماہ کے روزے رکھتے تھے۔
۷۹۳	رات کی نماز یا وظیفہ اگر بامرِ مجبوری رہ جائے تو کیا کیا جائے؟
〃	کیا ہمیشہ استحاضہ کی مریضہ نماز چھوڑ سکتی ہے؟
۷۹۵	نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والے کو عمل پیرا ہونے والے کے مساوی اجر ملے گا۔
۷۹۶	ایک مسلمان جب اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ رحمتِ الٰہی میں چلتا ہے۔
〃	"میں نہیں جانتا" کہنا بھی علم ہے۔
۷۹۷	ایک مومن کو غیرت مند ہونا چاہیئے۔
〃	اصلاحِ معاشرہ کے لئے ایک گُر۔
〃	آپ شعبان میں معمول سے زیادہ روزے رکھتے تھے۔
۷۹۸	انزال ہونے پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔
۸۰۰	مشکوک چیز کو رضائے الٰہی کے لئے چھوڑ دینے سے چھوڑنے والے کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔
۸۰۱	کسی گاؤں یا شہر میں تین آدمی ہوں اور باجماعت نماز نہ پڑھیں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔
۸۰۲	کیا حضرت حج تمتع کے جواز کے قائل تھے؟

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۸۰۲	حالتِ احرام میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟
〃	کیا عورتوں سے شب باشی کی جاسکتی ہے؟
۸۰۳	بلال اذان دوہری اور تکبیر اکہری کہتے تھے۔
۸۰۴	آپؐ کے مرض الموت کے دوران امامتِ نماز حضرت ابوبکرؓ صدیق نے کرائی۔
〃	حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی جانب عملی اشارہ۔
۸۰۵	ایک عورت کے ساتھ اس کی خالہ یا پھوپھی کو نکاح میں جمع نہیں کیا جاسکتا۔
〃	اُمت محمدیہؐ کے لئے ساری زمین پاک قرار دی گئی ہے۔
〃	حضرت عمرؓ کی نظر میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے اور سب سے اچھا قرآن پڑھنے والے صحابہ کون تھے؟
۸۰۶	ایک صحابی کے استفسار پر آپ نے جنت میں داخل کرنے والا کون سا عمل بتایا۔
۸۰۷	جس مسلمان کے تین بچے اس کی زندگی میں فوت ہو جائیں وہ بہت تھوڑی دیر آگ میں رہے گا۔
۸۰۸	زمین کاشتکار کو سونا چاندی کے عوض ٹھیکہ پر دی جاسکتی ہے۔
۸۰۹	آپؐ نے سید المسلمین کا خطاب حضرت علیؓ کو دیا۔
〃	آپؐ خاتم النبیین اور رسول رب العلمین ہیں۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۸۱۰	عائلی زندگی میں ولی کی حیثیت۔
〃	ولی کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا۔
۸۱۱	آپؐ نے صحابہؓ کرام کو پرندوں کے بارے میں بھی معلومات دی تھیں۔
۸۱۲	یوم یقوم الناس لرب العلمین کی وضاحت جو آپ نے فرمائی ہے۔
〃	ہمسایہ شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔
۸۱۳	متعدد بیویوں سے ایک رات میں شب باشی کرنے والے کو ہر مرتبہ غسل جنابت کرنے کی ضرورت نہیں۔
۸۱۵	جب نماز کی اقامت کہی جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔
〃	جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑ دو۔
۸۱۶	آپ نے شام اور یمن کے لئے برکت کی دعا فرمائی ہے۔
۸۱۷	کیا شیخین ابوبکرؓ و عمرؓ حج تمتع کے جواز کے قائل تھے؟
〃	سنتِ رسولؐ کی موجودگی میں صحابہ کی رائے پر عمل نہیں کیا جاسکتا۔
〃	ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی رسول اللہ کی مخالفت نہیں کی۔
〃	حج تمتع کے بارے میں ابنِ عباس کی رائے۔
۸۱۸	مہدی کی آمد کی پیشین گوئی۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۸۱۸	اس دور کے مذہبی، اخلاقی اور معاشی حالات۔
〃	مہدی کا مشن کا کیا ہوگا؟
〃	مہدی کس نسل سے ہوگا؟
۸۲۰	ہر اس فیصلے میں جو اللہ تعالیٰ مومن کے متعلق کرتا ہے بھلائی ہوتی ہے۔
〃	خلفائے راشدین کے حق میں آپؐ کے دعائیہ کلمات۔
۸۲۱	علی الترتیب اول، دوم، سوم اور چہارم خلافت کی جانب ضمنی اشارہ۔
〃	ہجرتِ مدینہ میں آپ کے رفیقِ سفر حضرت ابوبکرؓ تھے۔
〃	خلفاء راشدین کے مناقب بزبانِ رسالتمآبؐ۔
۸۲۳	آپؐ نے طوافِ افاضہ دسویں ذی الحجہ کو کیا۔
〃	اور نمازِ ظہر منیٰ میں ادا فرمائی۔
۸۲۵	آپؐ نے حج افراد کیا ہے۔
۸۲۶	آپؐ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹنے کا معجزہ۔
۸۲۷	سفر میں پوری نماز پڑھنے والا، حضر میں روزہ افطار کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔
۸۲۸	آپؐ نے مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ کی قرأت فرمائی۔
۸۲۹	آپؐ نے مساکین کے زمرہ میں زندہ رہنے اور انہی میں سے اٹھائے جانے کی دعا فرمائی

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۸۲۹	مساکین امراء و اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔
۸۳۰	چور راستہ سے اندرونِ خانہ جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی جائے تو اس کا قصاص نہیں۔
۸۳۱	منیٰ میں آپؐ نے خطبہ دیا اور بالترتیب مسجد کے سامنے اور پیچھے مہاجرین و انصار کو اترنے کا حکم دیا۔
۸۳۳	مونچھیں کترانے، ناخن تراشنے اور جسم کے دیگر زائد بالوں کی صفائی کے لئے زیادہ سے زیادہ چالیس روز کی مدت ہے۔
〃	دورِ جدید کی نوجوان نسل کا گیسو دراز فیشن خلافِ سنت ہے۔
۸۳۴	بھلائی حسین و جمیل اور خوبصورت چہرے والوں کے پاس طلب کرو۔
〃	باوضو ذکرِ الٰہی مستحب و پسندیدہ ہے۔
۸۳۵	قیامت کے روز محب اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔
۸۳۶	طوافِ زیارت اور احرام باندھتے وقت خوشبو کا استعمال جائز ہے۔
〃	عبادت کے لئے خوشبو لگانا سنتِ نبوی ہے۔
۸۳۷	حضرت موسیٰؑ کی جانب یہ وحی ہوئی تھی کہ میرے بعض بندے ایسے ہیں اگر وہ ساری جنت کا سوال کریں تو ساری جنت

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	انہیں دے دوں مگر دنیا طلبی کے موقع پر ایک تسمہ بھی نہ دوں۔
۸۳۷	رات کے وقت تنزیل السجدہ، اقتربت اور تبارک الذی کے پڑھنے کی فضیلت۔
۸۳۸	عورت کی نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت امام میت کے وسط میں کھڑا ہو۔
۸۴۲	آپؐ نے سر اور موزوں پر مسح فرمایا تھا۔
〃	آستینوں والا جبہ پہننا مسنون ہے۔
۸۴۳	کیا عمرہ واجب اور حج کی طرح فرض ہے۔
۸۴۴	مصور کو قیامت کے روز اس کی بنائی تصویر کو زندہ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔
۸۴۵	مطعم بن آدم اہلِ دنیا کے لئے مثال ہے
〃	قیامت میں حضورؐ کی سفارش کن لوگوں کے بارے میں مقبول کی جائے گی؟
۸۴۶	آیت الیوم اکملت لکم دینکم جمعہ کے روز مقامِ عرفات میں نازل ہوئی۔
۸۴۷	ثم افیضوا من حیث افاض الناس کی شانِ نزول۔
〃	حج شانِ امتیازی اور نسلی و نسبی فخر و غرور کا قلع قمع کرتا ہے۔
۸۴۹	پیدل سفرِ حج کرنے کی نذر ماننے والا دورانِ سفر سوار ہو سکتا ہے۔
۸۵۰	دو نقطوں والے اور دم بریدہ سانپ آنکھوں کی بینائی اور حاملہ عورتوں کے حمل ضائع کر دیتے ہیں۔
۸۵۱	مال اس امت کا فتنہ ہے۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۸۵۱	جو شخص قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔
〃	حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح۔
〃	مشتبہات کے ارتکاب سے آدمی حرام کا مرتکب ہو جاتا ہے۔
۸۵۳	جب دعا کے لئے آپؐ ہاتھ اٹھاتے تھے تو منہ پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہیں کرتے تھے۔
〃	ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مسنون ہے۔
۸۵۴	کیا محرم چوہے کو مار سکتا ہے۔
〃	آپ نے چوہے پر لعنت کی ہے۔
〃	دنیا میں انسان کی بہترین کمائی اولاد ہے۔
〃	باپ اپنی اولاد کی کمائی کھا سکتا ہے۔
۸۵۸	روزہ ڈھال ہے۔
〃	ہر نماز کے وقت مسواک مسنون ہے۔
۸۶۱	فقر، قلتِ مال اور ذلتِ آن سے بچنے کے لئے آپؐ کی معنی خیز دعا۔
۸۶۲	جو اپنے بھائی کی غائبانہ امداد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں امداد فرمائے گا۔
۸۶۳	سنگی لگوانے اور لگانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
〃	تشہد اور درود کے علاوہ آپؐ نماز میں اور دعا بھی پڑھا کرتے تھے۔
〃	آپؐ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے تھے۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۸۶۳	آپ نے مسیح دجال کے فتنہ
〃	حیات و ممات کے فتنہ اور عذاب قبر و عذاب جہنم سے پناہ مانگی ہے۔
۸۶۴	فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ سے مراد یمن کے لوگ ہیں۔
۸۶۵	ہمسایہ کی اہمیت۔
۸۶۸	کسب حلال کی تلاش فرض ہے؟
۸۶۹	گروی رکھی ہوئی چیز سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔
〃	آپؐ لوگوں سے لڑنے پر مامور تھے حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔
〃	توحید و رسالت کی شہادت کے بعد لوگوں کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔
۸۷۰	اللہ تعالیٰ کو اصلاح بین الناس بہت پسند ہے۔
۸۷۱	جس نے اللہ کے ولی سے دشمنی رکھی اللہ نے اس کے خلاف اعلانِ جنگ کیا ہے۔
۸۷۲	بندہ سجدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے قریب ترین ہوتا ہے۔
۸۷۳	قیامت کے روز حضورؐ کے ساتھ نسبی تعلق باقی رہے گا۔
۸۷۵	کیا زنا کی سزا کسی صورت میں معاف ہو سکتی ہے؟
۸۷۶	حضرت ابوہریرہؓ کو آپؐ نے کون سی تین وصیتیں فرمائی تھیں۔
۸۷۷	ایک وقت نکاح میں زیادہ سے زیادہ

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	چار عورتوں کو جمع کرنے کی اجازت ہے۔
۸۷۹	سابق انبیاء کے کلام میں سے ہے "جب تجھے شرم نہیں تو جو چاہے کر"
۸۸۰	عبداللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑ کر اسے تشہد سکھایا۔
۸۸۲	بروز جمعہ فجر کی نماز میں آپ سورہ سجدہ اور سورہ دھر تلاوت فرماتے تھے۔
۸۸۴	مسجد خیف (منیٰ) میں آپؐ کا خطاب۔
۸۸۵	چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے والے کو سننے والا یرحمک اللہ کہے۔
۸۸۷	سونے کے ارادے سے بستر پر دراز ہوتے وقت پڑھی جانے والی دعا۔
۸۸۸	نماز عشاء سے قبل اور بعد اونچی آواز سے قرأت کرنے کی ممانعت۔
۸۸۹	زمین پر پیشانی رکھنے کے بعد ریا و تکبر باقی نہیں رہتا۔
〃	توحید کا مقام دل میں ہے۔
۸۹۰	جس کا دین اور اخلاق پسندیدہ ہو اس سے نکاح کر دو۔
۸۹۲	رسولِ خدا سے کی ہوئی بیعت کو توڑا نہیں جاسکتا۔
〃	مدینہ آگ کی بھٹی ہے۔ خبیث چیز کو دور اور خالص کو باقی رکھتی ہے۔
۸۹۳	آپ کی معاشی حالت۔
〃	زیب تن کرنے کے جوڑے آپؐ کے پاس ایک دو ہی ہوتے تھے۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۸۹۳	غسلِ جنابت کرنے کا طریقہ۔
۸۹۴	کیا حالتِ حیض میں دی گئی طلاق معتبر ہے؟
〃	طلاق حالتِ طہر میں دی جانی چاہیے؟
〃	تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکا کر چلنے والے کی سزا۔
۸۹۵	انسان کس چیز کو چھوڑے اور کس کو اختیار کرے؟
۸۹۶	دورانِ سفر صبح کی نماز غلبۂ نیند کی وجہ سے قضا ہو جائے تو طلوعِ آفتاب کے بعد پڑھی جائے۔
۸۹۷	اللہ تعالیٰ کی صفات کو بلا کیف ماننا ضروری ہے۔
〃	جنبی آدمی بغیر غسلِ جنابت محض تیمم کر کے بھی نماز پڑھ سکتا ہے اگر پانی نہ ملے۔
〃	تیمم کرنے کا طریقہ
۸۹۸	باز کا کیا ہوا شکار کھانا جائز ہے؟
〃	حائضہ معتکف کا سر دھو سکتی ہے؟
۸۹۹	سورج گرہن کے وقت امامِ وقت کا عوام کو خطاب کرنا۔
۹۰۱	کون سا ورد خوف زدہ کے لئے امن کا ضامن ہے؟
۹۰۲	تلبیہ کس طرح کہنا چاہیئے؟
〃	قاضی (حج) کا سخت محاسبہ ہوگا۔
۹۰۳	دجال کس رنگ کے گدھے پر سوار ہو گا؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۹۰۳	دجال کے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہونگے۔
۹۰۴	جسمِ انسانی کے کسی حصہ کے ضائع ہونے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔
〃	ابوبکرؓ و عمرؓ سے مومن محبت اور منافق بغض رکھتے ہیں۔
〃	آپؐ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم دیا ہے۔
〃	حضورؐ کی پسندیدہ چیزیں۔
۹۰۵	حدیث سینوں میں کس طرح محفوظ رہ سکتی ہے؟
〃	قرآن کس صورت میں محفوظ ہے؟
۹۰۶	اہلِ مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہلِ شام جحفہ سے اور اہلِ نجد، قرن سے احرام باندھیں۔
۹۰۷	غیبت کا کفارہ۔
۹۰۹	شام کے وقت پڑھی جانے والی دعا جس سے کہ خدا راضی ہوتا ہے۔
۹۱۲	اہلِ فارس علم کو آسمان کے ستارے ثریا سے بھی حاصل کر لیں گے۔
۹۱۳	ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔
۹۱۴	شرک کا مرتکب غیر محفوظ ہوتا ہے۔
۹۱۵	آپؐ پر عمداً جھوٹ بولنے والے کی سزا جہنم ہے۔
۹۱۶	اذان سننے والے کی نماز مسجد کے علاوہ کہیں نہیں ہو سکتی۔
۹۱۷	بروز جمعہ نہا دھو کر صاف ستھرا لباس

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	زیب تن کر کے آنے اور خاموشی سے خطیب کے قریب بیٹھ کر خطبہ سننے والے کے دس دنوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
۹۲۲	ہر ماہ تین روز شہد چاٹنے والا کسی بڑی آفت سے محفوظ رہتا ہے۔
۹۲۳	آپؐ کو لا الٰہ الا اللہ نہ کہنے والوں کے خلاف جنگ جاری رکھنے کا حکم دیا گیا۔
〃	کلمہ توحید کے اقرار کے بعد ہر مسلم کی جان و مال محفوظ ہو جاتا ہے۔
〃	وہ اعمال جن کے سبب گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔
۹۲۴	ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم الایۃ
	حضرت عرباض بن ساریہؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
〃	صاحب علم دین کی زیارت، عیادت اور تحصیل علم کے لئے سفر کیا جا سکتا ہے۔
۹۲۵	حضرت علیؓ کے متعلق آپؐ کی ایک پیشین گوئی
۹۲۶	خدا کی یاد میں مصروف رہنے والے ضرورتمند کو سوال کرنے والوں سے زیادہ دیا جائے گا۔
۹۲۸	میدان ہائے جنگ میں صحابہ کرام کا ٹڈی کو بطور خوراک استعمال کرنا۔
۹۲۹	انفرادی نماز سے نماز باجماعت ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔
۹۳۰	کیا ہر نشہ آور چیز حرام ہے؟
۹۳۵	پھولوں کا تحفہ قبول کر لینا چاہیئے؟

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۹۳۸	حج تمتع کے متعلق حضرت عمرؓ کا فتویٰ۔
〃	صحابہؓ کا مسائل میں اختلاف رائے۔
۹۴۰	عہد رسالت میں فوج کے ساتھ رپورٹر (کاتب) بھی بھیجے جاتے تھے۔
۹۴۱	آپؐ نے عمرہ کے ساتھ حج ادا فرمایا تھا۔
〃	آپؐ قربانی کا جانور ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔
۹۴۲	آپؐ نے حج و عمرہ دونوں کے لئے ایک ساتھ تلبیہ کہا۔
۹۴۳	یوم جمعہ میں مقبولیت دعا کی ایک ساعت۔
۹۴۴	واضعین حدیث قیامت کے روز کس حالت میں لائے جائیں گے۔
〃	بارک اللہ لک و بارک علیک کے الفاظ سے دولہا کو مبارک باد دی جائے۔
	جنات بھی مستحق ثواب و عقاب ہیں۔
〃	اعراف جنت کے ایک مقام کا نام ہے۔
۹۴۹	نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔
۹۵۰	بے خبری میں قتل کرنے والا شخص کون ہے؟
۹۵۲	ولاء کو فروخت یا ہبہ کرنے کی ممانعت
۹۵۴	آپؐ نے حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا ہے۔
۹۵۵	شام کو شیاطین کے نکلنے کے وقت آپؐ نے کن احتیاطی تدابیر کا حکم دیا ہے؟
〃	حمد و ثنا اور درود کے بغیر مانگی گئی دعا قبول نہیں ہوتی۔
۹۵۶	سفر میں اونی کپڑا پہننا سنت اور حضر میں

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	بدعت ہے؟
۹۵۷	عشرہ ذی الحجہ کا عمل صالح کسی اور دن کے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔
〃	جان و مال کے ساتھ جہاد عشرہ ذی الحجہ کے اعمال سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
۹۵۸	قرآن پڑھنے کے بعد مقبولیتِ دُعا کا وقت ہوتا ہے۔
۹۵۹	ایسی چیز کو فروخت کرنا جائز نہیں جو فروخت کنندہ کے پاس موجود نہ ہو۔
۹۶۰	جو شخص سوال کی عادت بناتا ہے۔ وہ فقر کا دروازہ کھولتا ہے۔
۹۶۱	کھنبی از قسمِ "مَنّ" ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔
۹۶۲	آپؐ نمازِ چاشت باقاعدہ پڑھتے تھے۔
〃	حاسد کو حسد کا نقصان بولنے یا عمل کرنے پر ہوتا ہے۔
۹۶۳	آیت فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك الخ کس موقع پر نازل ہوئی ہے؟
〃	اللہ تعالیٰ سے دعا پختہ عزم سے کرنی چاہیئے۔
۹۶۴	سخت گرم زمین پر سجدہ کپڑا بچھا کر کر لیا جائے۔
۹۶۵	میدانِ محشر میں آپ اُس شخص کی شفاعت فرمائیں گے جو اللہ تعالیٰ سے آپ کیلئے وسیلہ مانگے گا۔
۹۶۷	ام المومنین حضرت زینب کا نکاح سات

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	آسمانوں کے اوپر کیا گیا۔
۹۶۸	آپؐ کا اندازِ گفتگو اور اسلوبِ خطاب نہایت عمدہ تھا۔
۹۶۹	آگ سے داغ لگوانا جائز ہے۔
〃	حضرت سعد بن معاذؓ کو آپؐ نے داغ لگوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔
۹۷۰	خواتین سے بیعت کے وقت ان سے مختلف شرائط کا عہد لیا جاتا تھا۔
۹۷۱	ناپسندیدہ خواب دیکھنے والا کسی سے خواب ذکر نہ کرے۔
۹۷۳	شجر کاری کا بہت ثواب ہے۔
۹۷۴	انسانوں کے دل سردیوں میں نرم ہو جاتے ہیں۔
〃	قصداً آپؐ پر جھوٹ بولنے کا انجام جہنم ہے۔
۹۷۵	آپ نے ایک معرکہ میں فرمایا کہ میں عواتک کا بیٹا ہوں۔
۹۷۶	سخی کی عیب جوئی سے باز رہو۔
۹۷۷	رمی جمار کے لئے کنکریاں وادی محسر سے لی جائیں۔
〃	آپؐ نے اپنی اونٹنی کو وادی محسر میں تیز رفتار کیا۔
〃	عہدِ رسالت میں نماز جمعہ اول وقت پر پڑھی جاتی تھی۔
۹۷۸	آپؐ نے اپنی نگرانی میں گھوڑ دوڑ کا اہتمام کیا۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۹۷۹	بچے کو کندھے پر اٹھا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔
۹۸۰	مسلمان غلام کو پروانہ آزادی دینے کا اجر۔
۹۸۲	مردار کا چمڑا کس صورت میں قابلِ استعمال ہے۔
۹۸۴	دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کریں گے؟
۹۸۵	انسان اپنا رزق پورا کھائے بغیر نہیں مرتا۔
〃	رزق وقار سے تلاش کرنا چاہیئے۔
۹۸۶	اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اعلانِ جنگ فرماتے ہیں۔ جو اس کے ولی سے دشمنی کرے۔
۹۸۷	طالبِ خیر خواہی کی خیر خواہی کی جائے۔
۹۸۸	لیلیٰ بنت عجماء کا اپنے غلام کو طلاق دلوانے کا واقعہ۔
۹۹۰	آیت سبح للہ ما فی السموٰت والارض کا شانِ نزول۔
〃	روایتِ حدیث میں راویوں کی احتیاط۔
۹۹۳	نمازِ عصر کے فوت ہونے کا نقصان، مال و دولت اور گھر والوں کی تباہی و ہلاکت جتنا ہے۔
۹۹۴	زمانہ فترت میں مرنے والے بہرے بوڑھے اور احمق کا مسئلہ۔
۹۹۵	آپؐ مال و زر کی تقسیم میں عدل و انصاف فرماتے تھے؟
۹۹۵	آپؐ کے تقسیم مال کے موقع پر ایک شخص کا اعتراض اور اس کے متعلق آپؐ کی پیشین گوئی۔
۹۹۶	نمازِ فجر میں آپؐ عام طور پر سورہ واقعہ جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔
۹۹۷	اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم نہیں فرماتا جو اس کی مخلوق پر رحم نہیں کرتے۔
〃	جنت کی حوریں نیک شوہروں کی متمنی ہیں۔
〃	جنت کی آرائش ماہِ رمضان کے لئے کی جاتی ہے۔
۹۹۸	حضورؐ پاک کثرتِ امت پر فخر کریں گے۔
〃	اُمتِ محمدیہؐ کی تعداد سب امتوں سے زیادہ ہوگی۔
〃	حضرت موسیٰؑ کی چند خصوصیات۔
۹۹۹	آخرت میں نیکی کا بدلہ پانے والے نیک لوگ ہیں۔
〃	تارکِ صلوٰۃ کافر ہے۔
〃	کفر و اسلام کے مابین حدِ فاصل نماز ہے۔
۱۰۰۰	قبر تک میت کے ساتھ اس کا عمل اس کا مال اور اس کے گھر والے جاتے ہیں۔
۱۰۰۱	طوافِ بیت اللہ، اور سعی بین الصفا والمروٰۃ اللہ کی یاد کے لئے ہے۔
۱۰۰۲	امام نماز میں مقتدیوں کا لحاظ رکھے۔
〃	وحی کی آمد سے پہلے آپ کو بالکل سچے خواب آتے تھے۔
〃	خلوت نشینی کی جانب رغبت آپؐ کو سن شعور

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	میں پیدا ہوئی۔
۱۰۰۷	ابن جریج سے اللہ عزوجل تک نماز کی سند۔
〃	حضرت علیؓ کے نزدیک اس امت کے دو افضل صحابی ابوبکر و عمر ہیں۔
۱۰۰۸	نماز کسوف میں رکوع اور سجود کی تفصیل۔
〃	کیا آپؐ نے نمازِ کسوف پڑھائی ہے؟
۱۰۱۰	مسلمانوں کو وصیت تحریری صورت میں تیار رکھنی چاہیئے۔
۱۰۱۳	علمِ دین پڑھانے والے پر زمین و آسمان کی ہر مخلوق رحمت بھیجتی ہے۔
〃	علماء کی فضیلت۔
〃	صحابہؓ نے آپؐ سے بیعت کن باتوں پر عمل کے لئے کی تھی؟
〃	بیعت کی غرض و غایت کیا ہونی چاہیئے؟
۱۰۱۴	قاضی (جج) کی شدید محاسبہ کے وقت آرزو کیا ہوگی؟
۱۰۱۵	گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ مفروضہ نہیں ہے۔
۱۰۱۶	سپہ سالارِ فوج محاصرین کو اپنے حکم پر اتارنے کا مجاز ہے؟
〃	روزہ ڈھال کا کام دیتا ہے۔
۱۰۱۷	عذابِ الٰہی جب نازل ہوتا ہے تو بسا اوقات دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔
۱۰۱۹	بنی اسرائیل کی عورتیں بدی میں مبتلا ہو گئی تھیں۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱۰۱۹	لڑائی میں دھوکا دینا جائز ہے۔
〃	حدود اللہ توڑنے اور رواداری سے کام لینے والوں کی مثال۔
۱۰۲۰	والدہ کو میلوں کندھوں پر اٹھا کر لیجانے سے اس کا حق ادا نہیں ہوتا۔
〃	آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی جناب سے مجسم رحمت بنا کر بھیجا گیا۔
۱۰۲۱	امام سے پہلے سر اٹھانے والے کے لئے وعید۔
۱۰۲۲	وفد کا بڑا آدمی گفتگو کا آغاز کرے۔
۱۰۲۳	باپ کا دیا ہوا صدقہ بیٹے کے لئے لینا جائز ہے۔
〃	اپنے ہاتھ سے سزا یافتہ کے حق میں آپ کی دعا۔
〃	گناہ پر نادم و پشیمان ہونا ہی توبہ ہے؟
〃	سچا سمجھنے والے بھائی کے روبرو جھوٹ بولنا خیانت ہے۔
۱۰۲۴	انسان کی سعادت راضی برضائے الٰہی رہنے میں ہے۔
۱۰۲۶	جو شخص جسمانی طور پر صحت مند ہو اور قلبی طور پر پُرسکون اور ایک روز کی خوراک بھی اس کے پاس موجود ہو تو گویا اسے ساری دنیا مل گئی۔
۱۰۲۸	فتنۂ انکارِ حدیث کی پیشین گوئی حدیث حجت ہے۔
۱۰۲۹	قتات (چغل خور) جنت میں نہیں جائے گا۔

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱۰۲۹	شجرہ طیبہ سے کلمۂ توحید مراد ہے۔
〃	کم عمر صاحب علم و بصیرت نوجوان اصحاب حل و عقد کی مجلس میں لب کشائی کر سکتا ہے۔
〃	دعائے قنوت میں حضرت معاذؓ درود پڑھتے تھے۔
۱۰۳۰	تبلیغ دین کی ترغیب
۱۰۳۱	آپؐ نے ترکہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے۔
۱۰۳۲	مرجئہ اور قدریہ آپؐ کی شفاعت سے محروم ہیں۔
۱۰۳۳	یتیم بچے کے آنسو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر گرتے ہیں۔
۱۰۳۴	تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے کی ممانعت۔
۱۰۳۵	آنحضرت کی مجلس میں صحابہ اس طرح بیٹھتے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔
۱۰۳۸	آنحضرت مدینہ سے نکلے تو آپؐ کے ساتھ دس ہزار صحابہؓ کی فوج تھی...
۱۰۴۰	پھل استعمال کیا کرو اور خصوصاً تربوز کھایا کرو ان میں شیر ینی جنت سے آئی ہے۔
۱۰۴۱	روزہ رکھنے وقت سحری کھایا کرو۔ سحری کھانے میں برکت ہے۔
۱۰۴۴	جنت کے دروازہ "ریان" سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔
۱۰۴۷	آنحضرتؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱۰۴۸	آپؐ نے مرض وفات میں فرمایا اللھم ھل بلغتُ...
۱۰۴۹	للہ محبت کرنے والے دو شخصوں میں سے افضل وہ ہے جو دوسرے سے زیادہ مخلص اور گرم جوش ہو۔
۱۰۵۱	آپؐ کی امت کے لئے ایک حدیث یاد کرنے والے کا ثواب۔
۱۰۵۳	جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔
۱۰۵۶	جنت میں حضرت سعد بن معاذ کے ہاتھ صاف کرنے کے لئے جو رومال ہے وہ ریشم سے بھی نرم تر ہے۔
۱۰۵۷	آپؐ کے سر مبارک میں چند بال سفید تھے جو تیل لگانے سے سیاہ بالوں میں چھپ جاتے ہیں۔
۱۰۵۹	آپؐ بہترین خاندان میں پیدا کئے گئے۔
۱۰۶۱	جس کو اللہ تعالےٰ نے ساٹھ سال عمر عطا کی اس کے تمام عذر دور کر دیئے۔
〃	آپؐ نے آب زمزم کھڑے ہو کر پیا۔
۱۰۶۲	باآواز بلند اذان کہنے کی فضیلت۔
۱۰۶۳	جو شخص ایمان و احتساب سے سرشار ہو کر رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
۱۰۶۴	مہمان نہ کرنے والا اگر تیرے گھر آئے تو تو اس کی مہمانی کر۔
۱۰۶۵	آپ نے امت کے لئے وصال کے روزے

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	رکھنا پسند نہیں فرمایا۔
۱۰۶۷	مسکراہٹ میں دانت ظاہر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔
۱۰۶۸	حضرت علیؓ کے پاس آنحضرتؐ کی جو تحریر تھی اس کی تفصیل۔
۱۰۷۰	ایکبار صبح یا پچھلے پہر فی سبیل اللہ جہاد کا اجر دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔
۱۰۷۲	آپؐ نے کتے کی قیمت اور کنجری کی کمائی سے منع فرمایا۔
۱۰۷۴	رسولِ پاک، حضرت ابوبکر، حضرت عمر نماز میں الحمدللہ رب العلمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔
۱۰۷۵	جو شخص دین میں ایسی بدعت جاری کرے جس کا کوئی ثبوت نہیں وہ مردود ہے۔
۱۰۷۶	میت کو تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا چاہیئے اور آخری مرتبہ پانی میں بیری کے پتے اور کافور بھی شامل کیا جائے۔
۱۰۷۷	سرخ رنگ سے پرہیز کرو۔ یہ شیطان کی محبوب ترین زینت ہے۔
۱۰۷۸	آپ کے خادم انس سے اگر کوئی چیز ٹوٹ جاتی تو آپ کبھی سختی سے نہ پوچھتے کہ یہ کیوں توڑی ہے۔
۱۰۷۹	آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے معجزہ وحی کی صورت میں عطا فرمایا ہے۔
۱۰۸۱	جو شخص تکبر کی بناء پر اپنا کپڑا لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	رحمت نہیں کرے گا۔
۱۰۸۲	ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہے۔
۱۰۸۳	جب تم موذن کو اذان کہتے سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔
۱۰۸۶	آپؐ نے کدو اور قار سے روغن کئے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔
۱۰۸۸	جو تم سے مانگے اس کو کچھ نہ کچھ ضرور دو۔
۱۰۸۹	دن اور رات کے فرشتے فجر اور مغرب کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔
۱۰۹۰	جس کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ رہے گا۔
۱۰۹۱	تمہیں صحرا میں سامان بردار گمشدہ جانور پاکر جتنی خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔
۱۰۹۲	آپؐ حج کے دوران جمرہ پر کنکر مارنے جاتے تو آپؐ کے لئے راستہ صاف کرنے کی غرض سے نہ لوگوں کو مارا جاتا نہ دھکے دیئے جاتے اور نہ کہا جاتا کہ پیچھے ہٹو۔
۱۰۹۳	قیامت کے روز سات اشخاص پر عرش الٰہی سایہ فگن ہوگا۔
〃	ہر نیکی صدقہ ہے اور جب تم میں حیا نہیں رہی تو جو چاہو کرو۔
۱۰۹۴	آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور ہی صدقہ کرو۔

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱۰۹۵	عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری ریشم، شراب نوشی اور باجوں گاجوں کو حلال سمجھیں گے۔
۱۰۹۶	آنحضرتؐ جنابت کے بعد سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے تھے۔
۱۰۹۷	جو شخص آپؐ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا۔
〃	خوش قسمت ہے وہ شخص جس نے حضورؐ کو دیکھا یا حضورؐ کے صحابی کو دیکھا یا تابعی کو دیکھا۔
۱۰۹۸	آپؐ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث۔
۱۰۹۹	اولین وحی کے موقع پر جبرائیل نے آپؐ کو وضو سکھایا۔
۱۱۰۱	حافظِ قرآن کی مثال ان اونٹوں کے مالک کی ہے جن کے زانو بندھے ہوئے ہوں خیال رکھے گا تو قابو میں رہیں گے بصورت دیگر چلے جائیں گے۔
۱۱۰۳	مریض آدمی کو اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگنی چاہیئے۔
۱۱۰۴	تقرب حاصل کرنے کے لئے صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے۔ میری مسجد، بیت الحرام اور مسجد بیت المقدس۔
〃	آپؐ نے اپنے پیچھے بجز سفید خچر، اسلحہ

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	اور کچھ زمین کے کچھ نہ چھوڑا تھا اور ان کو بھی صدقہ کر دیا تھا۔
۱۱۰۵	حیا ایمان کا فعل ہے۔
۱۱۰۶	آنحضورؐ جوتے میں نماز پڑھ لیتے تھے۔
۱۱۱۰	آپؐ نے فرمایا کہ شراب، گندم، جَو، انگور اور شہد سے بنتی ہے اور میں ہر نشہ دینے والی چیز سے منع کرتا ہے۔
۱۱۱۱	جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی۔ یوں سمجھو کہ اُس کا اہل و مال سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا۔
۱۱۱۲	چھپ کر عمل کرنے والا دوا جر کا مستحق ہے۔
۱۱۱۳	آپؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا کے نتیجے میں قبر کے اندر آسانی کر دی۔
۱۱۱۴	آپ جب بھی بیدار ہوتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔
۱۱۱۵	اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی باتیں کرتا ہے۔
۱۱۱۶	قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب ہو گا۔
۱۱۱۹	آپؐ نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔
۱۱۲۰	آپ نے جبلِ حرا سے کہا ٹھہر جاؤ۔ اس وقت تجھ پر یا نبی ہے یا صدیق یا شہید۔
۱۱۲۴	آنحضرت برابر لبیک پکارتے رہے تا آنکہ

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	جمرۂ عقبہ پر کنکر پھینکے۔
۱۱۲۸	آپؐ کی شفاعت کس کیلئے واجب ہوگی ؟
۱۱۲۹	جو شخص دنیا میں جی بھر کر عیش کرتا ہے وہ آخرت میں مرغوب اور دلپذیر نعمتوں سے محروم رہے گا۔
۱۱۳۱	اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت میں ظالمانہ دست اندازی کی پھر آخرت کے مواخذہ سے پہلے اس سے معافی مانگ لی۔
۱۱۳۲	جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس حالت میں کہ اس نے کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔
۱۱۳۳	آنحضرت ہدیہ قبول کرتے تھے مگر صدقہ قبول نہیں کرتے تھے۔
۱۱۳۵	حضرت عائشہ نے احرام باندھتے وقت حضورؐ کو خود خوشبو لگائی تھی۔ اور حلال ہوتے وقت بھی طوافِ بیت اللہ سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔
۱۱۳۷	آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا...
۱۱۴۰	جس نے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ علم چھپایا اللہ تعالیٰ اس کے منہ میں آگ کی لگام دے گا۔
۱۱۴۱	جو عورت خوشبو استعمال کرے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	میں نہ آئے۔
۱۱۴۲	آپؐ نے فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرلیں۔
۱۱۴۴	آپؐ جب اعتکاف بیٹھتے تو اپنا سر مبارک میرے نزدیک کر دیتے اور میں اس میں کنگھا کرتی۔
۱۱۴۵	آپؐ کی نمازِ وتر کی تفصیل۔
۱۱۴۶	کبیرہ گناہوں کی تفصیل۔
۱۱۴۷	کسی شاعر نے سب سے سچی بات یہ کی ہے: الا کل شیئ ماخلا اللہ باالباطل۔
//	جنت مصائب اور تکالیف میں گھری ہوئی ہے اور دوزخ من مانی خواہشات میں چھپی ہوئی ہے۔
۱۱۴۸	تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں گا۔
۱۱۵۲	ھٰذان خصمان اختصموا فی ربھم" سے مراد جنگِ بدر کے فریقین ہیں۔
۱۱۵۷	آپ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مدینہ کے در و دیوار دیکھ کر خوش ہوتے اور اپنی سواری کو تیز تیز ہانکتے۔
۱۱۵۹	ایمان میں زیادہ کامل وہ شخص ہے جو زیادہ بااخلاق ہو۔
۱۱۶۰	وفد عبدالقیس کی آمد کا حال۔
//	حضرت انس کی پھوپھی ربیع نے ایک

Marfat.com

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
	لڑکی کو طمانچہ مار کر اس کا دانت توڑ دیا تو حضورؐ نے اس پر قصاص کا حکم دیا۔
۱۱۶۲	اخلاص سے شہادت طلب کرنے والا شہید نہ بھی ہو تو اسے شہادت کا درجہ مل جاتا ہے۔
۱۱۶۳	مٹی کھانے سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔
۱۱۶۶	فرشتے تین قسم کی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ گھوڑ دوڑ۔ تیر اندازی اور خاوند کا اپنی بیوی سے کھیلنا۔
۱۱۶۷	سفر میں آپؐ کے آگے نیزہ گاڑا جاتا تھا جس کی طرف منہ کر کے آپؐ نماز پڑھتے تھے۔
۱۱۶۸	مدینہ منورہ کو رسولِ پاکؐ نے حرم قرار دیا ہے

نمبر ترجمہ	مضمون احادیث
۱۱۷۰	آیت قُل ھو القادر علیٰ ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم۔۔۔ شیعا میں مذکور حادثہ ابھی وقوع پذیر نہیں ہوا تاہم وہ واقع ہو کر رہے گا۔
۱۱۷۴	جنبی مرد اور حیض میں مبتلا عورت قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھیں۔
۱۱۷۵	اگر حبت میں تم کوئی پرندہ دیکھو گے اور اسے کھانا چاہو گے تو وہ اُسی وقت بھُنا ہوا تمہارے سامنے آکر گرے گا۔
۱۱۷۶	آپؐ سے وسوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔

فہرست

اسمائے حفّاظ اور جن مشاہیر کی تاریخ وفات کتاب میں درج ہے

واضح رہے کہ جن اسماء کے آگے علامت ۔م۔ درج ہے اس سے مراد مترجمین ہیں یعنی وہ حفاظِ حدیث جن کے تراجم تذکرۃ الحفاظ میں موجود ہیں۔ نیز جن اسماء کے آگے حوالہ کے لیے کوئی ترجمہ نمبر نہیں دیا گیا جیسے آبری: محمد بن حسین بن ابراہیم تو اس طرح کے اسماء کو معروف نام کے بجائے اصل نام کی جگہ پر تلاش کریں۔ یعنی آبری کے بجائے محمد بن حسین بن ابراہیم کی ردیف میں دیکھیں۔

اسماء	ترجمہ نمبر
آبری: محمد بن حسین بن ابراہیم	
آبندونی: عبداللہ بن ابراہیم بن یوسف	
آجری: محمد بن حسین بن عبداللہ	
آدم بن ابو ایاس عسقلانی ۔م۔	۴۱۴
ابوالآذان: عمر بن ابراہیم	
آقوش افتخاری مؤلف کے شیخ	۱۱۷۰
آبار: احمد بن علی بن مسلم اور محمد بن عبداللہ بن ابی بکر	
ابان بن یزید عطار ۔م۔	۱۹۵
ابراہیم بن احمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن فارس شیخ قرّاء	۱۱۶۲
. . . . عبدالمحسن حسینی عُرافی مسند اسکندریہ	۱۱۷۵
. . . . محمد بن خلف صالحی ماسح	۱۱۷۰
. . . مروزی فقیہ شافعی	۷۲۲
. . اسحاق آنماصی نیشاپوری ۔م۔	۷۲۰
. . . حربی ۔م۔	۶۰۹
. . اسماعیل عنبری طوسی	۷۰۰
. . اردمہ اصفہانی	۶۵۵
. تیمی: ابراہیم بن یزید بن شریک	
. . جامع تفصی ضریر مقرئ عراق	۱۱۷۲

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابراہیم تیمی جُنید: ابراہیم بن عبداللہ بن جُنید	
. حَرْبی: ابراہیم بن اِسحاق حَرْبی	
. بن ابی حسن بن عمرو فرّاء	۱۱۷۰
. . حسین بن دِیزیل م-	۶۳۳
. . حمّاد بن اسحاق اَزدی عابد	۷۹۳
. . خالد ابوثَوْر الامام ایک امام م-	۵۲۸
. . خلیل اَدَمی مسند	۱۱۴۵
. . داؤد بن ظافر عَسْقلانی شیخ القرّاء	۱۱۶۵
. . دِیزیل: ابراہیم بن حسین	
. . سعد بن ابراہیم م-	۲۳۹
. . سعید جوہری بغدادی م-	۵۳۲
. . شاکر بن عبداللہ، بہاء الدین بن ابی یسر تَنُوخی	۱۳۵۳
. . ابی طالب: ابراہیم بن محمد بن نوح	
. . طہمان م-	۲۰۰
. . عبداللہ انصاری بَلَنْسی مُحدِّث	۱۱۰۲
. . . بن ایوب مَخْزُومی مسند	۸۵۵
. . . جُنید خَتَلی م-	۴۱۰
. . . عیسیٰ قصّار کوفی	۶۵۸
. . . بن مُسلم ابومُسلم کَجّی م-	۶۴۷
. . . هَرَوی م-	۴۹۸
. . . بن یونس الاَرْمَنی ثم الصّالحی	۱۱۶۵
. . عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن مَرْوان دمشقی م-	۷۹۴
. . عبدالصمد ہاشمی ابومُصْعَب کے واسطہ سے مؤطا کے راوی	۸۰۶
. . علی بن احمد بن فضل ابنِ وَاسِطی مسند وقت	۱۱۶۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابراہیم بن علی بن ابو اسحاق، بُجَیمی	۸۵۰
. . . محمد ابن حُبُوبی مسند	۱۱۶۹
. . عنبر اسمر	۱۱۷۰
. . غالی بدوی حِمیَری شیخ قرّاءِ دمشق	۱۱۶۹
. . فلاح بن محمد بن حاتم جُذامی شیخ قرّاءِ دمشق	۱۱۶۸
. . محمد بن احمد بن ہارون ابن کماد سَبتی م۔	۱۱۵۶
. . . . ازہر بن احمد حَیرِ تفلیسی م۔	۱۱۴۲
. . . . حارث ابو اسحاق فِزاری م۔	۲۵۹
. . . . حسن ابن مَتّوَیہ اَصبہانی م۔	۷۳۹
. . . . حسن اَصبہانی یہ دوسرے ہیں جو ہمذان میں فروکش ہو گئے۔	۷۳۹
. . . . حسین بن شنظیر اُموی (احد الصاحبین) م۔	۹۹۲
. . . . حمزہ بن عمارۃ اَصبہانی م۔	۸۷۳
. . . . صالح بن سنان قُرَشی مسند دمشق	۸۶۳
. . . . عبد الغنی ابنِ نَشو دمشقی مُحدِّث	۱۱۶۰
. . محمد بن عبید اللہ ابو مسعود دمشقی م۔	۹۷۷
. . . . شہرزُوری م۔	۸۲۴
. . . . عَرعَرۃ بن برند م۔	۴۴۱
. . . . عرفۃ نَقّطویہ	۷۹۳
. . . . مُؤید ابن حَمّویہ جُوَینی م۔ جُوَینِی	۲۴
. . . . نَبہان ابو اسحاق عَنَوِی رَقّی فقیہ	۱۰۸۱
. . . . نوح (ابنِ ابی طالب) نیشاپوری م۔	۶۶۱
. . . . ہَرّاۃ قُفصی محدث	۱۱۱۸
. . . . ابی یحییٰ اَسلمی م۔	۲۳۳
. . . . یعقوب (مَموس) م۔	۸۱۹

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابراہیم بن محمود بن سالم بن خیر اَرْجی مسند بغداد	۱۱۳۲
. . مُخَلَّد باقرحی مسند	۹۶۵
. . مَعْقِل نَسَفی م-	۷۰۷
. . مُنْذِر حِزامی م-	۴۸۳
. . موسےٰ رازی م-	۴۵۶
. نَخَعی : ابراہیم بن یزید بن قیس	—
. بن نصر سُوْرِینی م-	۴۲۰
. . ھلال کاتب کافر	۹۲۱
. . یزید بن شَرِیک تیمی م-	۶۹
. . یزید بن قیس نَخَعی م-	۷۰
. . یعقوب جَوْزجانی سعدی م-	۵۶۸
. . یوسف ہِنْجانی رازی م-	۷۱۳
. . . ماکیانی بَلْخی م-	۴۶۱
اَبْرَش : محمد بن حرب	
اُبَیّ بن کعب انصاری م-	۶
ابنِ نرسی : محمد بن علی بن میمون	
اَبْیَض بن محمد بن اَبْیَض فِہْری صاحبِ نسائی	۹۱۲
اَبِیوَرْدی : محمد بن احمد بن محمد	
اَثْرَم : احمد بن محمد بن	
ابنِ اَثِیر : علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم	
احمد بن آدم جُرْجانی عُنْدُر	۹۰۴
. . ابراہیم بن احمد بن عَطِیّہ ابوبکر ابنِ حدال	۸۷۹
. . . اسمٰعیل ابوبکر اِسماعیلی م-	۸۹۷
. . . حسین بن شاذان مُحدِّث بغداد	۹۴۸

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن ابراہیم بن خطاب رازی محدث	۱۰۴۵
. . . . زبیر غرناطی م۔	۱۱۶۹
. . . . سباع قراری	۱۱۶۶
. . . . ابوشمس نیشاپوری مقری	۱۰۱۲
. . . . عبدالرحمن واسطی مؤلف کے شیوخ میں سے ہیں	۱۱۷۴
. . . . عمر فاروثی شیخ عراق	۱۱۶۳
. . . . فراس عبقسی مسند حرم (عبدقیس کی طرف منسوب ہیں)	۹۷۳
. . . . قرشی بسری	۶۷۳
. . . . بن کثیر دورقی م۔	۵۲۰
. . . . یزداذ غلام محسن اصبہانی مسند	۹۸۶
احمد . ابو غالب بن شمزی امیر راوی	۱۱۳۳
. . . . محمد بن ینال ترک مسند اصبہان	۱۱۰۳
. . . . مقدسی شیخ شافعیہ	۱۱۶۳
. . . . ازہر ابوالازہر م۔	۵۶۵
. . . . ازہر بن عبدالوہاب سماک مسند	۱۱۱۷
. . . . اسحاق بن ابراہیم بن نبیط بن شریط	۶۶۳
. . . . . نیشاب طیبی	۸۶۳
. . . . اسماعیل طالقانی واعظ بغداد	۱۱۰۲
. . . . بن عبدالقوی بن عزون مسند	۱۱۶۹
. . . . انس بن مالک دمشقی مسند	۶۷۶
. . . . بدیل یامی	۵۴۹
. . . . بقی بن مخلد اندلسی قرطبی	۸۰۵
. . . . محمد بن بکر ہمدانی	۸۱۱
. . . . ابوبکر زہری ابومصعب م۔	۴۹۷
. . . . ابوبکر بن محمد بن حمزہ دمشقی ابن حنبلی طبیب	۱۱۷۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن بندار بن محمد بن مہران ابوزرعہ اِسْتِیرَ آبادی م۔	۹۳۳
. . بَہزاد یَسَرَانی مسند مصر	۸۳۵
. . جعفر بن محمد بن عُبَیدُاللہ ابنِ مُنَادی م۔	۸۲۸
. . . . معبد سِمسار مسند اصبہان	۸۳۵
. . حاتم طَوِیل	۴۴۸
. . حازم ابن ابی غَرَزَہ غِفَاری م۔	۶۱۷
ابو احمد حاکم : محمد بن محمد بن احمد بن اِسحاق	
احمد بن حامد بن احمد بن حمد اَرْتَاحی مِصری مُقْرِئ	۱۱۵۱
. . حسن بن احمد ابوطاہر ابن بَاقِلاَّنی محدث	۱۰۴۴
. . . . . احمد ابوغالب بن ابوعلی ابن البَنَّاء مسند بغداد	۱۰۷۸
. . . . ازہری ابوحامد مسند نیشاپور	۱۰۱۳
. . . . بن جُنَیدَب ترمذی	۵۵۳
. . . . . خیرُون ابوالفضل م۔	۱۰۳۴
. . . . . عبدالجبار صُوفی	۷۰۹
. . حسین بن اسحاق صُوفی صغیر	۷۲۳
. . . . . حسن ابوالطیب مُتنبی شاعر	۸۷۹
. . . . . طَلاَّب بَتَلْہی ثم مُشْغَرانی	۷۹۲
. . . . . عبداللہ بن ابونصر زَرْنی مُسند بغداد	۱۱۳۰
. . . . . علی بن ابراہیم ابوزرعہ رازی صَغِیر م۔	۹۳۰
. . . . . مِصران شیخِ قُرّاءِ نیشاپور	۹۱۳
. . . . . علی بن موسےٰ ابوبکر بَیہقی م۔	۱۰۱۴
. . . . . یحییٰ بدیع ہَمذانی اَدِیب	۹۵۶
. . حفص . عبداللہ سُلَمی	۵۴۹
. . حمدُون بن احمد اَعْمَشی م۔	۷۹۵
. . حمدان بن علی بن سنان رِحبی م۔	۷۶۲

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن حمزہ بن علی ابوالحسین ابنِ مَوازینی مُحدِّثِ دمشق	۱۱۰۳
. . حُمَید ابوالحسن کوفی م-	۴۶۴
. . ابوزُرعہ جُرجانی م-	۴۳۰
. . حنبل امام : احمد بن محمد بن حنبل	
. . خالد بن یزید ابن النجّاب قُرطبی م-	۸۰۲
. . خلیل بن ثابت ابو جعفر بُرجُلانی	۶۵۸
. . ابو خیثمہ : احمد بن زُہیر بن حرب	
ابو احمد زُبیری : محمد بن عبداللہ بن زُبیر	
احمد بن زُہیر بن حرب ابوبکر بن ابی خیثمہ م-	۶۱۹
. . زہد حمال صالحی	۱۱۷۰
. . سعد ابو علی عجلی البدیع ہمذانی فقیہ	۱۰۷۵
. . سعید بن ابراہیم رِیاطی م-	۵۵۶
. . . . صخر دارِمی م-	۵۶۷
. . سلامہ بن عبید اللہ ابوالعباس ابنِ رطبی کرخی	۱۰۷۸
. . سلمان بن حسن نجّاد م-	۸۳۸
. . سلمہ نیشاپوری م-	۶۶۰
. . سلیمان بن احمد صالحی مسند راویِ صحیح	۱۱۷۰
. . . . ایوب ابوبکر عبّادانی	۸۳۳
. . . . . بن ساتم مُفتی اور مسندِ دمشق	۸۶۵
. . . . رُہاوی م-	۵۸۰
. . . . ابوالعُلاء مَعرِّی	۱۰۱۰
. . سنان بن اسد واسطی قطّان م-	۵۳۸
. . ستّار مَروزی م-	۵۸۱
. . شبّویہ : احمد بن محمد بن ثابت	
. . شعیب بن علی بن سنان بن بحر نسائی امام م-	۷۱۹

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن شَیبان رَملی	۵۸۱
. . صالح مصری ابنِ طبَری م-	۵۱۰
. . طاہر بن نجم مَیانجی م-	۸۸۵
. . عبداللہ بن احمد بن اسحاق ابونُعیم اَصبَہانی م-	۹۹۳
. . . . حسین بن حَدِید ابو طالب قاضی مُحدِّث	۱۱۲۷
. . . . حُمید بن رُزیق مسند	۹۵۳
. . . . سابور دَقّاق	۷۶۷
. . . . سُوید بن مَنجُوف	۵۲۶
. . . . صالح عَجلی م-	۵۸۲
. . . . عبدالرحیم ابنِ بَرَقی م-	۵۹۴
. . . . عبدالعزیز یُونینی	۱۱۷۰
. . . . علی آبنُوسی وَکیل مسند	۱۰۸۰
. . . . علی ابوالبرَکات ابنِ طاؤس مُقرِئ دمشق	۱۰۴۶
. . . . محمد ابن یاجی اِشبیلی م-	۹۷۰
. . . . بن ابی بکر المُحِبّ طبری مکّی م-	۱۱۶۳
. . . . ابن نُحّاس اِسکَندرانی	۱۱۵۸
. . . . مُسلم بن قُتَیبہ دَینَوَری	۸۰۲
. . . . نُحاس بغدادی وکیل ابی صَخرَۃ	۸۰۶
. . . . بن نَصر بن ہِلال سُلَمی	۸۲۴
. . . . یونس یَربُوعی م-	۴۰۱
. . عبدالجبار بن احمد ابو سَعد ابنِ طیَوری مُسند بغداد	۱۰۶۶
. . عُطاردی	۶۰۶
. . عبدالحلیم بن عبدالسلام ابنِ تیمیہ م-	۱۱۷۵
. . عبدالرحمٰن بن احمد بن محمد بن موسےٰ شِیرَازی م-	۹۷۵
. . . . ابی بکر بن ابی علی ابوالحسین دَکوانی	۱۰۳۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بَطْرُوجی م۔	۱۰۸۰
. . . . . بن منصور حضرمی اِسکندرانی	۱۱۰۳
. . . وہب بجَلی مصری	۵۷۹
. . عبدالصمد ابوبکر عُوْرجی ہروی راویِ الجامع	۱۰۲۸
. . عبدالغفار بن اُشتہ مسند اصبہان	۱۰۴۵
. . عبدالقادر بن یوسف ابوالحسین مسند	۱۰۴۶
. . عبدالکریم بن غازی اعلاقی مسند	۱۱۶۷
. . عبدالملک بن علی مؤذن م۔	۱۰۲۲
. . . . واقِد م۔	۴۷۴
. . عبدالواحد بن مُرّی زاہد	۱۱۶۴
. . عبدالوارث بن جریر اَسوانی عَسّال	۷۹۷
. . عبدان شیرازی م۔	۹۲۴
. . عَبْدَۃ ضَبّی بصری	۵۵۹
. . عُبَیدبن احمد صفّار رُعَینی	۸۴۵
. . . . اسماعیل صفّار م۔	۸۴۵
. . عثمان بن ثوبان مُقرِیٔ	۸۳۶
. . . . یحییٰ عطشی	۸۶۳
ابواحمد بن عَدی : عبداللہ بن عَدی	
ابواحمد عَسّال : محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان اصبہانی.	
احمد بن علی بن احمد بن لآل شیخِ ہمذان	۹۵۶
. . . ابوبکر دَلّال مسند	۱۰۸۰
. . . بن بُخارِی۔ بُجوزی۔ بجر، ابوالمعالی مسند	۱۰۵۹
. . . بَدران ابوبکر حُلوانی مُقرِیٔ مسند	۱۰۵۲
. . . ثابت ابوبکر خطیب بغدادی م۔	۱۰۱۵
. . . ابی جعفر ابوبَیہقی صاحبِ تصانیف	۱۰۸۳

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن علی بن حسن بن ابی عثمان ابو محمد دقّاق مقرئ	۱۰۲۷
. . . . حسین بن شہریار ابوبکر رازی م۔	۷۸۱
. . . رازی ثم اِسفرائینی ابوبکر	۹۸۸
. . . فقیہ حنفی	۹۰۳
. . . رِفاعی زاہد عراق شیخ رِفاعیہ	۱۰۹۷
. . . بن سعید ابوبکر مَروَزی م۔	۶۸۳
. . . طبّاع غرناطی مقرئ	۱۱۵۹
. . . عمرو سلیمانی بیکندی م۔	۹۶۰
. . . مُثنّٰی ابویعلےٰ موصلی م۔	۷۲۶
. . . محلی ضریر زعیم قرّاء	۱۱۷۱
. . . بن محمد بن ابراہیم بن منجویہ یزدی م۔	۹۸۷
. . . . جارود جارودی م۔	۷۵۳
. . . . قسطلانی زاہد	۱۱۳۷
. . . مُسلَم اَبَاہ م۔	۶۶۲
. . . مَعمَر علوی نقیب مسند	۱۰۹۳
. . . وہب ابن وَقشُ العبد	۱۱۷۳
. . . یحییٰ بن عون اللہ دانی حصار مقرئ اندلس	۱۱۱۸
. . عمر بن ابراہیم قرطبی محدث	۱۱۴۴
. . . احمد بن بکرون خضروانی امام نظامیہ	۱۱۳۳
. . . ابوالاشعث ابوبکر سمرقندی مقرئ بغداد	۱۰۴۴
. . . مُریح فقیہ شافعی م۔	۷۹۸
. . . ابی عمر مقدسی	۱۱۳۶
. . . محمد غازی م۔	۱۰۷۴
. . عمرو بن جابر طحّان م۔	۸۲۳
. . . نبیل ابو عاصم ابوبکر م۔	۶۶۳

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن عمرو بن عبداللہ ابن مَرْح ابو طاہر۔ م۔	۵۱۹
. . . . عبدالخالق بَزّار م۔	۶۷۵
. . . . منصور اِلبیری م۔	۷۹۹
. . عمیر بن یوسف ابن بَوْصاء م۔	۷۸۷
. . عیسیٰ بن عبداللہ سیف الدین م۔	۱۱۴۷
. . ابی غالب بن احمد ابوالعباس ابن طلایہ شیخ بغداد	۱۰۸۸
ابو احمد فرّاء : محمد بن عبدالوہاب بن حَبیب	
احمد بن فرات ابو مسعود رازی م۔	۵۶۴
. . فرج ابو عتبۃ حجازی مسند حمص	۶۰۶
. . . مُقرِئ ضریر	۷۲۳
. . فرج بن احمد لخمی اِشبیلی م۔	۱۱۷۰
. . ابوالفضائل بن ابی مجد ابن دُحَیمی	۱۱۵۸
. . فضل بن عباس بن خُزَیمۃ	۸۶۵
. . ابو لیث : احمد بن نصر بن محمد	
. . مُبارک ابو عمرو مُستملی م۔	۶۶۶
. . محمد بن ابراہیم بلاذری طوسی م۔	۸۶۰
. . . . ثعلبی مُفسّر	۹۹۰
. . . . بن حکیم مدینی	۸۲۳
. . . . رزمان مکنفی راوی	۱۱۵۲
. . . . احمد بن جعفر بن حمدان قدوری شیخ حنفیۃ	۹۸۷
. . . . ابو حامد بن ابو طاہر اِسفرائینی	۹۷۴
. . . . ابوالحسین ابن نائور مسند عراق	۱۰۲۲
. . . . بن حفص ابو عمرو الجیری م۔	۷۸۸
. . . . حمدوہ دزّاز مُقرِئ	۱۰۲۲
. . . . عبداللہ بن حارث اصبہانی اَدیب	۹۹۳

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ ابو سعد نالینی م۔	۹۷۸
. . . . . غالب قطانی م۔	۹۸۰
. . . . . مُتَیم مُسندِ عراق	۹۶۴
. . . . . محمد بن ابراہیم ابو طاہر سلفی م۔	۱۰۸۲
. . . . . حسن بُردانی م۔	۱۰۴۸
. . . . . مُخلّد محدث اندلس	۱۰۷۴
. . . . . موسےٰ بن صِلت اہوازی	۹۶۴
. . . . . مَردویہ صغیر	۱۰۳۶
. . . . . اُجید بن مامَا اصبہانی م۔	۱۰۰۳
. . . . . اسحاق ابوبکر ابنِ سنّی م۔	۷۹۲
. . . . . اسماعیل حمزی ادمی مقرئ	۸۱۲
. . . . . مُہندس مُحدّث مصر	۹۲۳
. . . . . ثابت ابنِ شَبّوبہ م۔	۴۷۵
. . . . . جعد الوشّاء راوی مؤطا	۷۱۸
. . . . . جعفر بحیری نیشاپوری	۹۱۰
. . . . . جعوان شافعی مفتی	۱۱۷۰
. . . . . حجّاج مروزی م۔	۶۵۷
. . . . . حسن ابوبکر ذہبی م۔	۷۹۰
. . . . . بن عساکر تاج الامناء	۱۱۲۱
. . . . . علی ابوسعد ابن بغدادی م۔	۱۰۷۷
. . . . . ابنِ شرقی م۔	۸۰۶
. . . . . حسین ارجانی قاضی شاعر	۱۰۸۳
. . . . . ابن سندی ابوالنوارس صابونی	۸۵۴
. . . . . (البصیر) رازی م۔	۹۵۷
. . . . . بن علی بن رستم کلاباذی م۔	۹۵۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی امام م۔	۴۳۸
. . . . ر بن عصمۃ نسوی م۔	۸۸۴
. . . . زیاد ابن الاعرابی م۔	۸۳۰
. . . . سالم بن ابی مواہب بن صصری	۱۱۷۳
. . . . سری ابوبکر بن ابی دارم م۔	۸۵۲
. . . . سعید بن اسماعیل ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمان م۔	۷۷۸
. . . . ابن عقدہ م۔	۸۲۰
. . . . سلامۃ ستیتی دمشقی ابن طحان	۹۷۹
. . . . طحاوی م۔	۷۹۷
. . . . سنیف دار قزی مسند قراء	۱۰۹۲
. . . . صابر قیسی محدث	۱۱۴۶
. . . . صاعد صاعدی رئیس نیشاپور	۱۰۲۹
. . . . عابد اندلسی م۔	۹۵۱
. . . . عبداللہ بن شیرویہ محدث اصبہان	۱۰۴۵
. . . . . صدقۃ م۔	۷۴۶
. . . . . عباس بن ابی شوارب	۹۷۹
. . . . . عبدالعزیز ابومسعود بجلی م۔	۱۰۱۰
. . . . . ابوبزۃ بزی	۵۶۰
. . . . . قیماز ابن ظاہری م۔	۱۱۶۷
. . . . . لب طلمنکی م۔	۹۹۴
. . . . عبدالعزیز فخر القضاۃ مسند	۱۱۳۲
. . . . عبدالغنی مقدسی	۱۱۴۱
. . . . عبدالقادر حلبی	۱۱۶۵
. . . . عبدوس منزی مسند نیشاپور	۸۳۵
. . . . عثمان نذاری مسند بغداد	۱۰۸۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن محمد بن عروس شیخ مالکیہ	۱۰۵۲
. . . . علی بن زرین باسانی	۷۹۷
. . . . عمر بن عبدالرحمٰن منکندری م۔	۷۸۵
. . . . کنبانی اصبہانی	۸۲۰
. . . . ابوعمرو بن ابوالفراتی رئیس نیشاپور	۱۰۰۸
. . . . عمرو مصعبی م۔	۷۹۳
. . . . عون مقری مکہ	۵۵۹
. . . . عیسیٰ برتی م۔	۶۲۰
. . . . بن جراح ابن نحاس م۔	۹۲۶
. . . . مجاہد	۱۱۷۰
. . . . محمد ابوحامد شجاعی مفتی سرخس	۱۰۲۹
. . . . بن عبیدۃ (احد الصاحبین) م۔	۹۹۱
. . . . ابوالقاسم خلیلی دہقان	۱۰۴۶
. . . . بن زبرقان اصبہانی	۱۱۱۱
. . . . لبان مسند اصبہان	۱۰۹۷
. . . . مختار عباسی ابن خص	۱۰۸۱
. . . . ابوالمظفر قرضی مسند اندلس	۱۱۱۹
. . . . مفرج نباتی ابن رومیہ اندلسی م۔	۱۱۳۸
. . . . موسیٰ بن قاسم بن صلت مجبر مسند بغداد	۹۷۳
. . . . میدانی ابوالفضل صاحب تصانیف	۱۰۶۹
. . . . نوری صوفی	۶۶۱
. . . . بن ہارون خلال م۔	۷۷۸
. . . . ہانی اثرم م۔	۵۹۵
. . . . ہبۃ اللہ ابن شیرازی	۱۱۳۹
. . . . یاسین ہروی م۔	۸۴۶

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نیشاپوری	۸۰۸
. . . . . حمزہ دمشقی	۶۷۳
. . . . . قصّار اصبہانی	۸۵۴
. . . . . یوسف بن دوست علّاف	۹۷۵
. . . محمود بن ابراہیم بن نبھان ابن جوہری م۔	۱۱۵۵
. . مسعود بن عمرو زنبری محدثِ مصر	۸۲۳
. . مظفر بن حسین بن سوسن تمار مسندِ بغداد	۱۰۵۱
. . . ابن نابلسی م۔	۱۳
. . مکی بعلبکی شیعی	۱۱۷۰
. . ملاعب م۔	۶۱۸
. . منصور بن ثابت شیرازی م۔	۹۴۲
. . . سیّار رمادی م۔	۵۸۹
. . . عیسیٰ طوسی م۔	۸۷۴
. . مروزی زاج	۵۱۷
. . منیر بن احمد رفاء طرابلسی شاعر	۱۰۸۸
. . منیع بغوی م۔	۴۹۶
. . مہدی بن رستم اصبہانی م۔	۶۲۱
. . موسیٰ بن عباس بن مجاہد مقرئ عراق	۸۰۵
. . . عیسیٰ جرجانی وکیل م۔	۹۲۰
. . . مردویہ م۔	۹۶۵
. . نصر بن ابراہیم ابوعمرو خفّاف م۔	۶۷۶
. . . زیادقرشی نیشاپوری م۔	۵۵۹
. . . طالب ابوطالب بغدادی م۔	۸۱۳
. . . محمد بن ابی لیث مصری م۔	۹۴۷
. . نضر بن دقوقی م۔	۱۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
احمد بن نصر بن عبدالوہاب نیشاپوری م۔	۶۶۹
. . نعمت بن احمد بن جعفر نابلسی خطیب دمشق	۱۱۵۷
. . نوّال رُصافی	۱۱۷۰
. . ہارون بن احمد بن جعفر بن عات نفزی (لعلہ نُقری راجع البصر) م۔	۱۱۱۸
. . . رَوح بَرْدیجی م۔	۷۴۷
. . ہبۃ اللہ بن احمد عساکر مسند شام	۱۰۷۰
. . . محمد بن صَدَقہ رَجی وتّاس	۱۰۲۷
. . ہشّام بن عمّار دمشقی	۷۶۸
. . یحییٰ بن بَرَکت ابنِ دُبَیْثی بَغدادی مسند	۱۱۱۷
. . . بَلاذری مُؤرِخ	
. . ابن الجَلّاء صُوفی	۷۰۹
. . . بن ذُہیر تُسْتَری م۔	۷۵۹
. . . ہبۃ اللہ بن سِنّی دولتِ تغلبیہ شافعی	۱۱۴۵
. . . یزید ثَعْلب م۔	۶۸۶
. یوسف بن ایوب اَیوبی الملک المحسن بن صلاح الدین	۱۱۳۵
. . . حسن کوَاشی مُفسّر	۱۱۵۹
. . . خالد۔ حَمْدان سُلَمی م۔	۵۹۰
. یونس بن مُسَیّب ضَبّی اَصْبہانی	۵۸۱
. . . احمد بن عبداللہ بن یونس	۵۸۱
ابوالاَحْوص : سلام بن سُلَیم	
ابوالاَحْوص : قاضی عُکْبَراء : محمد بن ہَیثم بن حَمّاد	
ابن الاَخْرَم : محمد بن عباس بن ایوب	
. . : . . یعقوب بن یوسف	
ابن الاَخْضر : عبدالعزیز بن محمود بن مبارک	
ابوادریس خَوْلانی : عائذُاللہ بن عبداللہ	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابوادریس بن عبدالکریم حَدّاد مُقرِئ بغداد	۶۷۵
ادریسی : عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن عبداللہ	
اَرْدِبیلی : حفص بن عمر	
اَرْغیانی : محمد بن مُسَیَّب	
اَزْدِی : محمد بن حسین بن احمد بن عبداللہ - ویزید بن محمد الیاس	
اَزْرق : اسحاق بن یوسف	
اَزہر بن سعد سَمّان م۔	۳۲۵
اُسامہ بن مرشد بن علی بن مَقْلد امیر شاعر	۱۱۰۱
ابو اُسامہ : حمّاد بن اُسامہ	
اسحاق بن ابراہیم بن اسمٰعیل بن عبدالجبار ابو محمد بُستی م۔	۷۲۱
. . . . حبیب بن شہید	۵۱۷
. . . . دَبَری	۶۰۹
. . . . بن سَنین غَسّانی	۷۰۵
. . . . شاذان فارِسی	۵۹۱
. . . . کافجرَہ - ابن ابی اسرائیل م۔	۴۹۹
. . . . محمد بن جَمیل	۷۵۹
. . . . عبدالرحمٰن قَرّاب م۔	۹۹۵
. . . . بَحْری جُرجانی م۔	۸۴۷
. . . . مُخَلّد ابن رَاہُوْیہ م۔	۴۴۰
. . . . موسیٰ وَرْدُولی م۔	۵۸۵
. . . . نصر ابو یعقوب بُشتی م۔	۷۲۱
. . . . ہاشم اَذْرَبی زاہد محدث دمشق	۸۳۶
. . . . یزید فَرَادِیسی	۴۴۸
. . . . یونس مَنْجَنیقی ناسخ مُسند مصر	۸۵۵
. . . . حمد بن غانم عَنْزی قوال	۱۱۳۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
اسحاق اَزرق : اسحاق بن یوسف	
اسحاق بن ابی اسرائیل : اسحاق بن ابراہیم بن کاسجر	
. . بہلول م۔	۵۳۵
. . حسن حربی	۶۶۶
ابواسحاق بن حمزہ : ابراہیم بن محمد بن حمزہ	
اسحاق بن راہویہ : اسحاق بن ابراہیم بن مخلد	
ابواسحاق سبیعی : عمرو بن عبداللہ	
اسحاق بن سلیمان قبیصی رازی م۔	۳۴۴
. . سیار نصیبینی	۶۵۹
ابواسحاق شیبانی : سلیمان بن فیروز	
. . فزاری : ابراہیم بن محمد بن حارث	
اسحاق کوسج : اسحاق بن منصور	
اسحاق بن محمد بن ابراہیم نوحی حنفی مسند سمرقند	۱۰۶۹
. . نہرجوری عارف	۸۰۸
. . منصور بن بہرام کوسج م۔	۵۴۲
. . موسیٰ خطمی م۔	۵۲۹
. . بن ابی عمران نیشاپوری	۷۲۲
. . یوسف اَزرق	۲۹۹
ابن اسحاق : محمد بن اسحاق بن یسار	
اِسحاقی : صاعد بن سیار	
اسد بن موسیٰ اُموی م۔	۴۰۳
اَسدآبادی : زبیر بن عبدالواحد	
اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی ہمدانی م۔	۲۰۱
ابن ابی اسرائیل : اسحاق بن ابراہیم بن کاسجر	
اسعد بن محمود بن خلف عجلی اصبہانی شافعی	۱۱۱۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
اسعد بن مُظفّر بن اسعد حمزہ بن قَلاسی رئیسِ دمشقی	۱۱۷۱
اسعد بن ابی نصر میہنی مِن کبار شافعیہ	۱۰۷۸
اِسعردی : عُبید بن محمد بن عباس	
اسلم بن سہل واسطی بحشل م۔	۶۸۴
. . عبدالعزیز بن ہاشم اُموی اَندلسی	۷۹۲
اسلم مولی عمر بن خطاب م۔	۲۴
اسمٰعیل بن ابراہیم بن احمد شیبانی مُوصلی	۱۱۳۳
. . . . سالم بن رکاب ابن خبّاز	۱۱۷۶
. . . . مَعمر ابو مَعمر ہذلی قطیعی م۔	۴۸۴
. . . . مُتمّم ابن عُلیّۃ م۔	۳۰۳
. . . . ابی الیَسر تنوخی دمشقی محدث	۱۱۷۱
. . احمد حِیری ضریر مفسر	۹۹۳
. . بن عبدالملک ابو سعد بن ابی صالح مؤذن	۱۰۷۴
. . . . علی آمدی ابن تیمی محدث	۱۱۶۰
. . اسحاق بن اسمٰعیل قاضی م۔	۶۵۲
. . ابی اویس م۔	۴۱۵
ابو اسمٰعیل تِرمذی : محمد بن اسمٰعیل بن یوسف	
اسمٰعیل تیمی : اسمٰعیل بن محمد بن فضل	
اسمٰعیل بن ابی کثیر : اسمٰعیل بن جعفر بن ابی کثیر	
. . محمد بن احمد بن حاجب کشانی	۹۵۳
. . . . ابو بکر کورانی زاہد	۱۱۵۷
. . . . فضل بن علی تیمی م۔	۱۰۷۵
. . . . . محمد بن مُسیّب شعرانی	۸۶۵
. . تمّی بن اسمٰعیل بن عیلے بن عوف مالکی	۱۰۹۵
. . موسےٰ فزاری کوفی ابنِ بنتِ سُدّی	۵۵۹

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
اسمٰعیل بن جعفر بن ابی کثیر م۔	۲۳۷
الحسن بن ہشام الصرصری من ثقات بغداد	۹۸۱
ابی خالد م۔	۱۴۸
سلیمان بن ایداش ابن السلار الحنفی مسند	۱۱۵۳
اسمٰعیل بن صارم بن علی الکنانی الخیاط شانق نفسہ	۱۱۴۶
العباس الوراق البغدادی	۷۹۳، ۸۰۴
عبداللہ بن حماد الصالحی مسند	۱۱۷۲
عبدالمحسن ابن الانماطی م۔	۱۱۲۸
عمرو بن مسعود العبدی سمویہ م۔	۵۹۱
عبدالرحمٰن بن احمد بن اسماعیل ابو عثمان الصابونی	۱۰۱۰
ابو عثمان الصائدی	۱۰۷۹
عبدالقوی بن عزون الانصاری مسند	۱۱۶۴
علی بن الحسین بن زنجویہ ابو سعد السمان م۔	۱۰۰۷
ابن الطبال الازجی مسند العراق	۱۱۶۹
غلام ابن المنی شیخ حنابلہ	۱۱۲۱
عمر بن کثیر المفسر	۱۱۷۶
عمرو بن راشد الحداد مقرئ مصر	۹۹۴
البجلی مسند اصبہان	۴۴۸
عیاش حمصی م۔	۲۴۰
الفضل بن الاخشید السراج مسند اصبہان	۱۰۷۲

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
اسماعیل بن نصر اللہ بن تاج الامناء ابن عساکر مسند	۱۱۷۴
یحییٰ ابو ابراہیم مُزنی صاحبِ شافعی	۸۷۹
یعقوب بن ابراہیم ابن جَرّاب بغدادی	۸۳۳
اِسماعیلی : احمد بن ابراہیم بن اسماعیل ابوبکر	
ابو الاسود دُؤَلی ظالم بن عَمرو	۹۵
اَسْوَد بن عامر شاذَان م۔	۳۶۳
اَسْوَد بن یزید بن قَیس م۔	۲۹
ابن ابی اَسْوَد : عبداللہ بن محمد بن حُمَید	
اُسَید بن عاصم اَصْبَہانی	۵۹۷
اَشَجّ : عبداللہ بن سعید	
اَشْجَعی : عُبَیداللہ بن عبدالرحمٰن	
اَشْعَث بن عبدالملک حُمْرانی م۔	۱۲۹
اَصْبَغ بن فَرَج م۔	۴۶۶
اَصَمّ : محمد بن یعقوب بن یوسف بن مَعْقِل بن سِنان	
اُصَیلی : عبداللہ بن ابراہیم بن محمد	
ابن اَعْرابی : احمد بن محمد بن زیاد	
اعرج : عبدالرحمٰن بن ہُرمز	
اَعْمَش : حَمْد بن نصر بن احمد۔ وسلیمان بن مِہران	
اَعْمَشی : احمد بن حَمْدون بن احمد	
اَعْیَق : محمد بن ابی عِتاب	
اغَرّ بن کرم ابن اِشکاف حَرْبی مسند	۱۱۴۲
اَقْصائی صالِحی کبیر الاُمَراء	۱۱۷۱
اَلْبیری : احمد بن عمرو بن منصور	
ام عتب تجنی الوہبانیۃ	
ابو اُمَیّہ طَرَسُوسی : محمد بن ابراہیم بن مُسلم	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابن الآنباری : محمد بن قاسم بن بشار	۶۷۳
انس بن سلم دمشقی	۳۰۴
انس بن عیاض ابوضمرہ م۔	۲۳
انس بن مالک انصاری م۔	
الانصاری : محمد بن عبداللہ بن مثنّی	
اَنماطی : ابراہیم محمد اسحاق نیشاپوری	
. : عبدالوہاب بن مبارک بن احمد	
ابن الاَنماطی : اسماعیل بن عبداللہ بن عبدالمحسن	۱۱۷۰
اَوزاعی : عبدالرحمٰن بن عمرو	۱۱۷
ایوب بن ابی بکر ابن سنحاس حنفی مدرس	۱۴
. . ابی تمیمہ سختیانی م۔	۵۵۱
ابوایوب (خالد بن زید) انصاری	
ایوب بن محمد بن زیاد رَقّی وَزّان	
الباجی : عبداللہ بن محمد بن علی بن ثَہرئیہ - وابنہ احمد	
. : سلیمان بن خلف بن سعید ابوالولید	۵۹۱
الباغَندی : محمد بن محمد بن سلیمان	
الباقِداری : محمد بن ابوغالب بن احمد بن مَرزوق	
الباقر : محمد بن علی بن حسین	
البُجَیری : عمرو بن محمد بن بُجَیر	
بحر بن نصر خَولانی	۱۷۲
البحرانی : عباس بن یزید - ومحمد بن مُعَمّر	
البحری : اسحاق بن ابراہیم بن محمد جرجانی	
بُحشل : اسلم بن سہل واسطی	
بُحَیر بن سعد م۔	
البحیری : محمد بن احمد بن محمد بن جعفر	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
البخاری : محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن بَرْدِزبہ	
بَدَل بن محبر م۔	۳۸۱
. . معمر ابوالخیر تبریزی محدث رحال	۱۱۳۷
البدیع الہمذانی : احمد بن حسین بن یحییٰ	
البرتی : احمد بن محمد بن علے	
برداعش : محمد بن برکت بن حکم	
البردانی : احمد بن محمد بن احمد بن محمد	
ابوبردۃ بن ابوموسےٰ اشعری م۔	۸۶
البردیجی : احمد بن ہارون بن روح	
البردعی : سعید بن عمرو	
البرزالی : محمد بن یوسف بن محمد ذکی وابنہ قاسم علم	
البرقانی : احمد بن محمد بن احمد بن غالب	
ابن البرقی : محمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم۔ واخوہ (اور اس کا بھائی) احمد	
برکات بن ظافر بن عساکر ابوالیمن وجیہ الدین انصاری محدث مصر	۱۱۳۵
ابزار : احمد بن عمرو بن عبدالخالق	
البستی : اسحاق بن ابراہیم بن اسماعیل ۔ ومحمد بن حبان	
البشتی : اسحاق بن ابراہیم بن نصر	
بشر بن احمد اسفرائینی	۹۰۳
. . حارث حافی	۴۴۸
بشر بن سری م۔	۳۴۵
بشر بن عمر زہرانی م۔	۳۱۹
. . محمد بن محمد بن یاسین نیشاپوری قاضی	۹۱۴
. مفضل م۔	۲۸۶
. . موسےٰ م۔	۶۳۶
ابن بشکوال : خلف بن عبدالملک بن مسعود	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
بَصْلہ : محمد بن محمد بن عُبَید اللہ جُرجانی	
البَصیر : احمد بن محمد بن حسین رازی ضریر	
البَطْرَوجی : احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد	
البَغَوی : حسین بن مسعود ۔ وعبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز وعلی بن عبدالعزیز	
بُقاء بن عمر بن حَمّاد اَزْجی دَقّاق مسند	۱۱۱۰
بَقِی بن مَخْلَد م۔	۶۵۶
بَقِیَّہ بن ولید م۔	۲۶۹
بُکار بن قُتَیْبَہ قاضی مصر	۵۹۷
ابوبکر بن احمد بن یعقوب : محمد بن احمد بن یعقوب	
. . ابی دارم : احمد بن محمد بن سَرّی بن یحییٰ	
. . ابی الدُّرّ رشید مکینی دمشقی شیخ القُرّاء	۱۱۶۰
. الرازی : احمد بن علی بن حسین بن شہریار	
بکر بن سہل دِمیاطی	۷۰۱
ابوبکر بن شاذان مُقْرِئ بغداد	۹۷۳
ابوبکر الشافعی : محمد بن عبداللہ بن ابراہیم	
. بن ابی شَیْبَہ : عبداللہ بن محمد بن ابراہیم	
. الصدیق رضی اللہ عنہ م۔	۱
. بن عبداللہ بن عِمْران خطیب بیت الآباد	۱۱۷۰
. . عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام	۵۳
. . ابی عَتّاب : محمد بن ابوعَتّاب	
. ابن العَرَبی : محمد بن عبداللہ بن محمد اِشبیلی	
. بن عَیّاش م۔	۲۵۰
. . مالک بن سیف ۔ عبداللہ بن مالک بن عبداللہ	
بِکْر بن محمد بن حمدان اَصَیْرفی	۸۳۳
. . . . علی زَرَنْجَری	۱۰۵۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
بکر بن مضر م۔	۲۲۶
ابوبکر بن ابی الہیثم عبدالصمد سروزی	۱۰۱۳
ابوبکرۃ ثقفی رضی اللہ عنہ	۱۴
البکری : حسن بن محمد بن محمد	
ابن بکیر : حسین بن احمد بن عبداللہ	
البلاذری : احمد بن محمد بن ابراہیم طوسی	۱۱۷۰
بلال المغیثی امیر حسام الدین طواشی	۷۶۸
بنان بن محمد حمال زاہد مصری	
بندار : محمد بن بشار	۳۲۴
بہز بن اسد عمی	
البوشنجی : محمد بن ابراہیم بن سعید	
البیہقی : احمد بن حسین بن علی بن موسے	
تاج الامناء : احمد بن محمد بن حسن بن عساکر	
التبوذکی : موسے بن اسماعیل	
تجنی وہبانیت مسندۃ	۱۱۰۷
التجیبی : محمد بن عبدالرحمن بن علی بن محمد	
الترمذی : احمد بن حسن بن جنید ب، ومحمد بن عیسی بن سورہ	
الترمذی الحکیم : محمد بن علی بن حسن بن بشر	
التستری : احمد بن یحیے بن زہیر	
ابوتغلب بن احمد بن ابوتغلب فاروثی تاجر بدمشق	۱۱۶۷
ابوالتقی : ہشام بن عبدالملک	
تمام بن ابی بکر ابوطالب سروری مسند	۱۱۴۵
. . غالب ابن تیانی شیخ اللغہ بالاندلس	۹۹۸
. . محمد بن عبداللہ بن جعفر رازی ثم دمشقی	۹۶۹
تمشام : محمد بن غالب	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
تمیم بن احمد ابوالقاسم بُندَنیجی ثم اَزجی مُفید بغداد	۱۰۹۸
تمیم بن محمد بن طَرخان ابوعبدالرحمٰن طوسی م۔	۶۹۶
ابوتوبۃ : ربیع بن نافع	
ابن توبۃ : ولید بن ابان	
تورَان شاہ ابن سلطان صلاح الدین	۱۱۴۵
ابنِ تیمیۃ : احمد بن عبدالحلیم	
ثابت بن اسلم بَنانی م۔	۱۱۰
ثابت بن حَزم سَرقُسطی م۔	۸۳۹
ثابت بن مُشرَف ابوسعد بَناء اَزجی مسند	۱۱۲۷
ثَعلب : احمد بن یحییٰ بن یزید	
الثعلبی المفسر : احمد بن محمد بن ابراہیم	
ثور بن یزید شامی م۔	۱۷۱
ابوثور : ابراہیم بن خالد	
الثوری : سُفیان بن سعید	
جابر بن زید ابوالشعثاء م۔	۶۷
جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حَرام رضی اللہ عنہما	۲۱
الجافظ : عَمرو بن بحر	
ابن الجارُود : عبداللہ بن علی بن جارُود	
الجارُودی : احمد بن علی بن محمد بن جارُود ، وغیرہ	۱۱۵۴
جامع بن اسماعیل بن غانم طوسی	
ابن الجبّاب : احمد بن خالد بن یزید	۹۲۱
جبریل بن محمد ہمذانی مسند	۳۲
جُبَیر بن نُفَیر حَضرمی م۔	۱۹۱
ابن جُریج : عبدالملک بن عبدالعزیز	
جَریر بن حازِم م۔	

اسماء	ترجمہ نمبر
جَرِیر بن عبدالحمید م۔	۲۵۷
الجَرِیری: سعید بن ایاس	
جَزَرۃ: صالح بن محمد	
ابن الجِعَابی: محمد بن عمر بن محمد بن سلم	۷۵۴
جعفر بن احمد بن سِنَان وَاسِطِی م۔	
. . . . عاصم دمشقی	۷۲۳
. . . . نصر حَصِیری نَیْشَاپوری م۔	
ابوجعفر الباقر: محمد بن علی بن حسین	۱۶۶
جعفر بن بُرقان م۔	۲۲۷
. . سُلَیمان م۔	۱۰۹۲
. . عبداللہ بن دَامِغانی	۹۴۸
. . . . فنا کی	۱۱۳۶
. . علی بن ہبۃ اللہ ہَمَذانی مُقْرِی مسند بدمشق	۹۵۳
. . فضل بن جعفر وزیر ابن حَنْزَابہ	
قُدَامۃ کاتب صاحب تصانیف[1]	
جعفک: جعفر بن محمد بن موسیٰ	
جعفر بن محمد بن حسن فِرْیابی م۔	۷۱۴
. . . . سَبا: جعفر بن احمد بن سِنَان یہی صحیح ہے جیسا کہ پہلے گزرا ہے	
. . . . شاکِر بغدادی	۶۵۸
. . . . عبدالرحیم حُسَینی شافعی مصری	۱۱۶۷
. . . . ابوعثمان طَیَالِسی م۔	۶۵۳
. . . . علی بن حسین (الصَادِق) م۔	۱۶۲

[1] مشہور یہ ہے کہ قدامہ صاحب تصانیف سے مراد قُدَامہ بن جعفر بن قُدامہ ہے اس کی وفات بعد میں ہوئی ہے جس قدامہ کا یہ ترجمہ دیا گیا ہے اس کے لئے معجم الادباء مؤلفہ یاقوت کی طرف مراجعت کی جائے۔

اسماء	ترجمہ نمبر
جعفر بن محمد بن معتز مُستَغفری م۔	۹۹۶
. . . . مکی : ابن ابی طالب قُرطُبی لغوی	۱۰۷۵
. . . . موسیٰ : جَعفرک م۔	۷۵۲
. . . . نصیر غُلدی	۸۳۸
. . یحییٰ بن ابراہیم ، ابن حَکّاک م۔	۱۰۳۸
ابنِ جَعوان : محمد بن محمد بن عَبّاس بن ابی بکر	
جَمّاہِر بن محمد بن احمد اَزدی	۷۶۷
ابو الجَمّاہِر : محمد بن عثمان تَنوخی	
الجوزجانی : ابراہیم بن یعقوب	
الجوزقانی : حسین بن ابراہیم بن حسین بن جعفر	
ابن الجوزی : عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی	
ابن جَوصاء : احمد بن عُمیر بن یوسف	
الجوینی : موسےٰ بن سَہل	
ابن الجوہری : احمد بن محمود بن ابراہیم	
جُوَیریہ بن اَسماء م۔	۲۱۷
الجوینی : موسےٰ بن عباس	
الجیانی : حسین بن محمد بن احمد غسّانی	
ابو حاتم : محمد بن ادریس رازی و محمد بن حِبّان بُستی	
ابن ابی حاتم : عبد الرحمن بن محمد بن ادریس	۸۲۸
حاجب بن احمد طوسی مسند نیشاپوری	
ابن الحاجب : عمر بن محمد بن منصور	
الحارث بن ابی اُسامہ محمد بن داہر م۔	۶۴۶
. . مسکین م۔	۵۳۰
الحارثی : مسعود بن احمد بن مسعود	
ابو حازم : سَلَمہ بن دِینار تمار ۔ و عمر بن احمد عَبدَوی	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابن ابی حازم ، عبدالعزیز	
الحازمی : محمد بن موسےٰ بن عثمان	
حاشد بن اسماعیل م۔	۵۸۸
حاطب بن عبدالکریم بن ابوعلی حارثی مزنی	۱۱۳۹
الحاکم : ابو احمد محمد بن محمد بن احمد بن اسحاق ، ومحمد بن عبداللہ بن محمد ابن حمدویہ	
حامد بن احمد بن محمد بن احمد ابو احمد زیدی م۔	۸۷۶
ابو حامد بن محمد حرّانی مؤذن مسجد جرّاح	۱۱۷۰
حامد بن یحییٰ ابن ہانیٔ م۔	۴۹۲
الحبّال : ابراہیم بن سعید بن عبداللہ بن نعمان	
حبّان بن ہلال	۳۵۸
ابن حبّان : محمد بن حبّان	
حبیب بن ابی ثابت م۔	۱۰۰
. . شہید م۔	۱۶۰
ابن حبیش : عبدالرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ بن یوسف	
حجّاج بن ارطاۃ	۱۸۱
. . شاعر : حجّاج بن یوسف	
. . محمد مقیصی اغدر م۔	۳۲۹
. . منہال	۴۰۵
. . یوسف ابن شاعر	۵۶۹
الحجّاجی : محمد بن محمد بن یعقوب بن اسماعیل	
ابن الحدّاد اصبہانی : عبید اللہ بن حسن بن احمد	
. . مصری : محمد بن احمد بن محمد بن جعفر۔ واحمد بن ابراہیم ابن احمد	
ابو حذیفہ موسےٰ بن مسعود نہدی م۔	۳۸۸
ابن حرارۃ : محمد بن احمد بن علی بن اسد	
حرب بن اسماعیل کرمانی م۔	۶۳۸

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
حرملۃ بن یحییٰ م۔	۵۰۰
حرمی بن ابو العلاء مکی	۸۱۵
الحرمی: محمد بن حسن بن محمد ابو سعد مکی	۱۷۵
حریز بن عثمان رحبی م۔	۱۰۱۳
ابن حزم: علی بن احمد بن حزم	۸۶۳
حسان بن سعید ابو علی مخزومی مدینی	۹۸۰
. ابو القاسم بن حسان مہدوی طبیب	۱۰۹۳
. محمد ابو الولید نیشاپوری م۔	۱۱۷۰
الحسکانی: عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن محمد	۸۹۸
الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان ابو علی مسند عراق	۱۰۲۶
. . . حسن بن احمد ابو العلاء ہمذانی عطار م۔	۹۱۲
. . . رازی رومی حنفی قاضی	۱۰۲۹
. . . بن صالح ابو محمد سبیعی م۔	۱۰۴۷
. . . ابن البناء حنبلی عالم بغداد	۹۶۱
. . . بن عبد الغفار ابو علی فارسی نحوی	۹۵۱
. . . . عبد الواحد بن ابی بکر بن ابی الحدید سلمی دمشقی	۹۵۴
. . . . محمد بن قاسم ابو محمد سمرقندی م۔	۹۸۱
. . . . محمد بن لیث شیرازی م۔	۶۶
. . . مخلدی محدث نیشاپور	۹۷۸
. . اسماعیل ضراب محدث	۷۵۹
. بصری: حسن بن ابو الحسن	
. بن حامد بغدادی وراق شیخ حنابلہ	
. . ابی الحسن بصری م۔	
. . حسین بن رامین استرآبادی قاضی	
. . . . علی ابو علی صواف مقری	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
الحسن بن حسین ابن ابی ہریرۃ نقیہ شافعی	۸۳۳
. خلف بن سنۃ قزوینی مقرئ اسکندریہ	۱۰۵۹
. ربیع بورانی م-	۴۶۷
. رشیق عسکری مصری م-	۹۰۳
. سالم بن علی بن سلام دمشقی	۱۱۳۹
. سعد بن ادریس کتامی قرطبی م-	۸۴۰
. سعید مطوعی مقرئ باصطخر	۸۹۷
. سفیان بن عامر شیبانی نسوی م-	۷۲۴
. سلیمان قبیطۃ م-	۵۹۶
. سہل مجوز	۶۶۲
. شجاع بلخی م-	۵۶۱
. شہاب عکبری حنبلی	۹۸۷
. صاحب بن حمید شاشی م-	۷۷۳
. صافی ابو نزار ملک الخاۃ	۱۰۹۲
. احمد صالح بن حی م-	۲۰۳
. صباح بزار م-	۴۸۹
. طیب شجاعی بلخی م-	۷۲۶
. عبداللہ بن عبدالغنی مقدسی محدث	۱۱۵۱
. عبدالرحمٰن بن خلاد رامہرمزی م-	۸۷۰
. عرفہ بن یزید ابو علی عبدی	۵۱۷
. علی بن ابراہیم اہوازی مقرئ شام	۱۰۰۸
. . . احمد بن سلیمان بغدادی سند اصبہان	۹۵۷
. . . ابی بکر بن یونس دمشقی سند	۱۱۶۸
. . . حسن بن شواش مقرئ سند بدمشق	۹۹۹
. . . علی دقاق شیخ صوفیہ - نیشاپوری	۹۷۴

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
الحسن بن علی بن زکریا عَدَوی احد الضُّعفاء	۷۹۳
. . . . شَبِیب مَعْمَری م۔	۶۸۷
. . . . صَقَر کاتب مُقْرِئ بغداد	۹۹۴
. . . . عَنّان عَامِری	۵۹۷
. . . . عمر بَصْری ابن غُلام زُہْری م۔	۹۵۲
. . . . عیسیٰ لَحْمی ابنِ صَیْرَفی م۔	۱۱۷۰، ۱۱۷۶
. . . . محمد جَوْہری مسند الآفاق ببغداد	۱۰۱۲
. . . . محمد خَلّال حُلْوانی م۔	۵۳۹
. . . . وَحْشی م۔	۱۰۲۵
. . . . مرتضیٰ علوی مسند	۱۱۵۳
. . . . مُنْتَصر فَاسِی کتبی مسندِ اسکندریۃ	۱۱۵۲
. . . . نصر طُوسی م۔	۷۸۰
. . . . یوسف بن ہُوْد اِتّحاوی	۱۱۷۰
ابوالحسن قَطّان ؛ علی بن ابراہیم بن سَلَمہ	
الحسن بن مبارک ابوعلی بغدادی حنفی	۱۱۳۳
. . محمد بن ابراہیم بُونَارتی م۔	۱۰۷۸
. . . . اسحاق ابوعلی بَاقَرْحی	۱۰۶۱
. . . . حسن بن خَلّال م۔	۹۹۹
. . . . صَبّاح زَعْفَرانی م۔	۵۴۳
. . . . علی دَرَنْدی م۔	۱۰۱۷
. . . . ابوعلی دَارَکی	۸۱۵
. . . . بن عَنبر وَشّاء بَغْدادی	۷۵۷
. . . . محمد بن محمد بن محمد بن عمر وک بَکْری محتسب م۔	۱۱۴۷
. . . . نَضْر بن ابی ہُرَیْرہ	۷۹۷
. . مسعود ابوعلی ابن الوزیر دمشقی محدث	۱۰۸۱

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
الحسن بن موسےٰ اَشیب م۔	۳۶۴
. . ہبۃ اللہ بن محفوظ ابوالمواہب ابن صِصری م۔	۱۱۰۴
. . یحییٰ بن صبّاح مخزومی مسندِ دمشق	۱۱۵۴
الحسین. ابراہیم بن حسین اِزبلی لُغوی دمشق	۱۱۴۴
. . . . . بن جعفر جوزقانی م۔	۱۰۸۵
. . احمد بن حجّاج شاعرِ عراق صاحب الجون	۹۵۳
. . . . خانویہ	۹۰۳
. . . . عبداللہ بن بکیر صیرفی بغدادی م۔	۹۴۹
. . ادریس بن مبارک ہزوی م۔	۷۱۶
. . اسماعیل بن محمد مُحاملی م۔	۸۰۸
. . حسن بن محمد بن حلیم حلیمی م۔	۹۵۸
. . . . . مخزومی عفصائری مسندِ بغداد	۹۶۹
. . . ابومُعین رازی م۔	۶۳۱
. . . مقدسی نزیل بغداد	۱۰۷۷
. . داؤد : سُنید	
. . ذکوان مُعلّم	۱۰۷۰
ابوالحسین رازی : محمد بن عبداللہ بن جعفر بن عبداللہ	
الحسین بن سعید بن شَنیف دارقزی	۱۱۲۱
. . صالح بن خیران فقیہ شافعی	۷۸۷
. . صفوان بزدعی راویہ ابن ابی الدُنیا	۸۲۲
ابوالحسین بن ابی عبداللہ بن حمزہ زاہدِ کلب	۱۰۸۸
. . عبداللہ بن سینا فیلسوف	۹۸۷
. . . . محمد بن ابی کامل عبسی محدث طرابلس	۹۶۹
. . عبدالملک اصبہانی خلّال ادیب	۱۰۷۴
. . علی طبری مکی محدث مفتی	۱۰۳۷

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابوالحسین بن علی طنابجیری محدث بغداد	۹۹۹
. . . بن ابی القاسم لامشی من کبار الحنفیہ	۱۰۷۱
الحسین بن عبداللہ بن محمد صیمری حنفی محدث	۹۹۸
. . . . . بن یحییٰ حُسینک م۔	۹۰۹
. . . . . ولید حُبُقفی م۔	۳۳۶
. . . . . یزید ابوعلی حافظ نیشاپوری م۔	۸۶۹
. . . قاسم کوکبی	۸۱۲
حُسینک : حسین بن علی بن محمد	
الحسین بن محمد بن احمد غسانی جیانی	۱۰۴۹
. . . . . بن محمد بن حسین ماسرجسی م۔	۹۰۰
. . . . . حاتم (عُبید العجل) م۔	۶۹۲
. . . . . حسین ابن سراج بغدادی	۱۰۴۴
. . . . . بن عبداللہ بن فنجویہ دینوری محدث	۹۶۹
. . . . . زیاد قُبانی م۔	۷۰۲
. . . . . طلاب قرشی مسند دمشق	۱۰۲۲
. . . . . عبدالرحمٰن بن فہم م۔	۷۰۱
. . . . . عبدالوہاب دبّاس بارع مُقرِئ شاعر	۱۰۷۲
. . . . . عُبید عسکری دقّاق بغدادی	۹۱۰
. . . . . عثمان دمشقی قاضی مصر	۸۱۲
. . . . . علی زعفرانی اصبہانی	۹۰۱
. . . . . ابو طالب زینبی	۱۰۵۶
. . . . . فیرہ بن حیون (ابن سُکرہ) اندلسی	۱۰۵۹
. . . . . محمد ابوعلی رُوذباری طوسی مسند	۹۸۱
. . . . . ابومعشر ابوعروبہ حرانی م۔	۷۷۰
. . . . . مروزی م۔	۴۰۹

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
الحسین بن محمد بن مُصعَب سِنجی م	۷۹۱
. . مَسعُود بَغوی م۔	۱۰۶۲
حسین المُعَلِّم : حسین بن ذکوان	۸۲۵
الحسین بن یحییٰ بن عیاش قَطّان فَتُوتی	
الحسینی : محمد بن محمد بن زید بن علی	
ابن الحِصْری : نصر بن محمد بن علی	
الحُصَیْری : جعفر بن احمد بن نَصر	
حُصَین بن عبدالرحمٰن م۔	۱۳۷
ابوحَفص ابن زَیّات : عمر بن محمد بن علی بن یحییٰ	۳۶۲
حَفص بن عبداللہ سُلَمی نَیْشَاپوری م۔	۸۲۹
حَفص بن عمر اَزدی بَیلی م۔	۴۰۸
. . . بن حارث خَوْضی م۔	۴۱۰
. . . ابوعمر ضَرِیر م۔	۵۶۴
. . عَمرو رَبّالی	۲۷۹
. . غِیَاث م۔	۵۸۹
ابوحَفص نَیْشَاپوری شیخ صوفیہ	
الحَکّاک : جعفر بن یحییٰ بن ابراہیم	
الحَکَم بن عُتَیْبَہ م۔	۱۰۲
الحَکَم بن موسےٰ قَنطری م۔	۴۸۷
الحَکَم بن نافع اَبُوالیَمان م۔	۴۱۸
الحَکِیم تِرمذی : محمد بن علی بن بِشر	
الحُلوانی : حسن بن علی بن محمد خَلّال	
الحَلِیمی : حسین بن حسن بن محمد بن حلیم	
حَمّاد بن اُسامہ ابواُسامہ م۔	۳۰۱
. . زید بن دِرہم م۔	۲۱۳

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
حمّاد بن سلمۃ بن دینار م۔	۱۹۷
. . عمّار قرطبی زاہد	۹۹۶
حمد بن احمد بن حسن ابوالفضل اصبہانی مقرئ	۱۰۳۱
. . عمر ابونصر زجاج محدّث ہمذان	۹۶۸
. . محمد بن ابراہیم بن خطّاب ابوسلیمان خطّابی م۔	۹۵۰
. . نصر بن احمد بن محمد بن معروف اعمش ہمذانی م۔	۱۰۵۶
حمدان : محمد بن علی بن عبداللہ بن مہران	
ابن حمدان : محمد بن احمد بن علی بن حمدان	
حمدویہ بن خطّاب بن ابراہیم ابومعشر ضریر بخاری م۔	۶۹۴
ابوحمزہ سکّری : محمد بن میمون	
حمزہ بن عباس بن علی ابومحمد علوی اصبہانی مسند	۱۰۶۷
. . عبدالعزیز ابویعلی مہلبی مسند نیشاپور	۹۷۴
. . عمر بن عتیق ابوالقاسم غزالی مسند	۱۱۴۲
. . قاسم ہاشمی	۸۲۷
. . محمد بن عباس ابواحمد عتبی دہستانی	۸۶۵
. . . . علی عبّاس ابوالقاسم مصری م۔	۸۸۶
. . یوسف سہمی م۔	۹۹۰
ابن حمّویہ : عبداللہ بن احمد بن حمّویہ	
حمید بن ابی حمید تیرویہ الطویل م۔	۱۴۶
. . ربیع خزّار کوفی	
. . زنجویہ م۔	۵۷۰
. . عبدالرحمٰن رواسی م۔	۲۶۸
الحمیدی : عبداللہ بن زبیر۔ ومحمد بن فتوح	
حنبل بن اسحاق بن حنبل شیبانی م۔	۶۲۴
ابن حنزابہ : جعفر بن فضل بن جعفر	

اسماء	ترجمہ نمبر
حنظلہ بن ابوسفیان عبدالرحمٰن بن صفوان جمحی م۔	۱۷۴
الحوزی : حمیس بن علی	
الحوضی : حفص بن عمر بن حارث	
ابن حوط اللہ : عبداللہ بن سلیمان بن داؤد	
الحیری : احمد بن حمدان بن علی بن سنان	
حیکان : یحییٰ ابن محمد بن یحییٰ	
ابن حیوٗن : محمد بن ابراہیم بن حیون	
حیوٗۃ بن شریح بن ابی زرعۃ تجیبی مصری	۱۸۰
. . . . یزید ابوالعباس حمصی م۔	۴۳۲
. . قیس بن رحال زاہد حران	۱۰۹۵
. . محمد بن یحییٰ بن موسےٰ	
خارجہ بن زید بن ثابت م۔	۸۲
ابن خاضبۃ : محمد بن احمد بن عبدالباقی بن منصور	
خالد بن حارث م۔	۲۸۵
. . سعد اندلسی م۔	۸۷۷
. . عبداللہ مزنی طحان م۔	۲۴۶
. . مخلد قطوانی م۔	۴۱۱
. . معدان م۔	۸۴
. . مہران الحذاء م۔	۱۴۳
. . یوسف بن سعد ابوالبقاء دمشقی م۔	۱۱۴۸
خبث : یحییٰ بن موسےٰ بن عبدربہ	۱۱۴۸
الختلی : ابراہیم بن عبداللہ۔ وعبدالرحمٰن بن احمد	
خدیجہ بنت عمر بن احمد بن ابوجرادہ	۱۱۶۹
. . محمد بن محمود ابن مسرتی	۱۱۷۰
. . یوسف بن غنیمہ بغدادیہ کاتبہ	۱۱۷۰

اسماء	ترجمہ نمبر
ابن خراش : عبدالرحمٰن بن یوسف	۱۰۸۱
الخُرَیبی : عبداللہ بن داؤد	۱۰۹۰
ابن خُزیمہ : محمد بن اسحاق بن خُزیمہ	۱۱۶۱
الخشنی : محمد بن عبدالسلام بن ثعلبۃ	۱۰۹۷
الخشوعی : عبداللہ بن برکات	
خُشَیش بن اَحرم	
الخضر بن حسین بن عبدان ابوالقاسم دمشقی مسند	۱۰۵۷
. . شبل بن عبد ابوالبرکات حارثی شافعی	۳۷۷
. . عبداللہ بن عمر بن علی بن حموئیہ مؤرخ	۴۹۵
. . ہبۃ اللہ بن احمد بن طاؤس ابوطالب	۱۰۹۷
الخطابی : حمد بن محمد بن ابراہیم	۹۵۵
الخطیب : احمد بن علی بن ثابت	۹۷۶
خطیب بیت الآبار : داؤد بن عمر وغیرہ	۴۴۲
ابن خطیب القرافہ : عثمان بن علی	
الخفاف : احمد بن نصر بن ابراہیم - وذکریا بن داؤد	
الخلال : احمد بن محمد بن ہارون - وحسن بن علی بن محمد - وحسن بن محمد بن محمد	
خلف بن ابراہیم ابن سُخاس مُقرِئ قرطبہ	
خلف بن تمیم م-	
. . سالم م-	
. . عبدالملک بن بشکوال م-	
. . قاسم بن سہل ابن دباغ اندلسی م-	
. . محمد بن علی بن حمدون واسطی م-	
ابن خلکان : محمد بن اسماعیل بن محمد	
خلیفہ بن خیاط م-	
ابوخلیفہ : فضل بن حباب	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
خَلیل بن احمد سِجزی قاضی حنفی	۹۱۴
. . . بن علی ابو طاہر صَرصَری دمشقی	۱۱۳۵
. . عبداللہ ابو یَعلےٰ خَلیلی م۔	۱۰۰۸
الخَلیل بن کَیکَلدی صَلاحُ الدِّین علائی م۔	۱۱۷۶
ابن خَلیل : یوسف بن خَلیل	
خَمیس بن علی حَوزی	۱۰۶۵
خَیاط السنہ : زکریا بن یحییٰ ابن اَیاس	
خَیثَمہ بن سلیمان طَرابُلسی م۔	۸۳۴
ابو خَیثَمہ : زُہَیر بن حَرب ۔ وزُہَیر بن معاویہ	
ابن ابی خَیثَمہ : احمد بن زُہَیر بن حَرب	
خَیرُ النَّساج	۸۰۲
ابو الخَیر : مَرثد بن عبداللہ ۔ وعبدالرحیم بن محمد اصبہانی	
ابن خَیر : محمد بن خَیر بن عمر	
ابن خَیرُون : احمد بن حسن بن احمد	
الدَّارَقُطنی : علی بن عمر بن احمد بن مَہدی	
الدَّارمی : عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن فضل ۔ وعثمان بن سعید بن خالد	
ابن ابی دَارم : احمد بن محمد بن مُرّی	
الدّانی : عثمان بن سعید بن عثمان	
داؤد بن ابراہیم (ابن داؤد) بن یزید (ابن رَوزبا)	۷۵۹
ابو داؤد حَرّانی : سلیمان بن سیف	
داؤد بن حسین بَیہقی	۶۶۴
ابو داؤد سِجِستانی : سلیمان بن اَشعَث	
داؤد بن سُلیمان بن حَوط اللہ	۱۱۲۳
ابو داؤد طَیالسی : سُلیمان بن داؤد	
داؤد بن علی اصبہانی اِمامُ الظّاہِریہ م۔	۵۹۷

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
داؤد بن عمر بن یوسف مقدسی خطیب بیت الآبار	۱۱۴۴
. . عمرو ضبی م۔	۴۶۵
. . محمد بن ماشاذۃ اصبہانی مسند	۱۱۱۶
. . ابی ہند م۔	۱۴۰
. . یحییٰ بن یمان عجلی	۳۵۶
ابن ابی داؤد : عبداللہ بن سلیمان بن اشعث	
ابن دباغ : خلف بن قاسم۔ ویوسف بن عبدالعزیز	
ابن دبیثی : محمد بن سعید بن یحییٰ بن علی	
دحیم : عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن عمرو	
ابن دحیہ : عمر بن حسن بن علی بن محمد	
الدربندی : حسن بن محمد بن علی بلخی	
ابوالدرداء عویمر بن زید رضی اللہ عنہ م۔	۱۱
ام الدرداء ہجیمہ م۔	۳۷
الدستوائی : ہشام بن سنبر	
دعلج بن احمد سجزی م۔	۸۵۰
دعوان بن علی بن حماد مقرئ عراق	۱۰۸۰
الدعولی : محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد سرخسی	
الدقاق اصبہانی : محمد بن عبدالواحد بن محمد	
ابن دقیق العید : محمد بن علی بن وہب بن مطیع	
الدمیانی : عبدالمؤمن بن خلف بن ابی الحسن	
ابوالدنیا : عثمان بن خطاب	
ابن ابی الدنیا : عبداللہ بن محمد بن عبید	
دنبل بن علی بن کارۃ ابوالحسن حریمی حنبلی	۱۰۹۳
الدورقی : احمد بن ابراہیم بن کثیر۔ واخوہ (اور اس کا بھائی) یعقوب	
الدوری : عباس بن محمد بن حاتم	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
الدولابی : محمد بن صباح و محمد بن احمد بن حماد بن سعید	۱۱۱۱
ابن ویزیل : ابراہیم بن حسین کسائی	۸
الدینوری : عبداللہ بن مسلم۔ وعبداللہ بن محمد بن وہب ذاکرین کامل ابوالقاسم خناف مسند	۹۹۷
ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ م۔	
ابوذر عبد بن احمد ہروی م۔	
الذہبی : احمد بن محمد بن حسن بن ابوحمزہ بلخی	
ابن ابی ذہل : محمد بن عباس بن احمد بن عصم	
الذہلی : محمد بن یحییٰ بن عبداللہ بن خالد	۵۵۹
ذوالنون مصری	
ابن ابی ذئب : محمد بن عبدالرحمٰن	
ابورافع صائغ نفیع بن رافع م۔	۶۴
ابن راہویہ : اسحاق بن ابراہیم بن مخلد	
رامہرمزی : حسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد	
الرباطی : احمد بن سعید بن ابراہیم	
ربعی بن حراش م۔	۶۵
الربعی : علی بن حسن بن علی میمون	
الربیع بن خثیم م۔	۴۱
ابوالربیع زہرانی سلیمان بن داؤد م۔	۴۸۰
ابوالربیع بن سالم : سلیمان بن موسےٰ بن سالم	
الربیع بن سلیمان بن عبدالجبار مرادی صاحب الشافعی	۶۱۱
الربیع بن نافع ابوتوبہ م۔	۴۸۵
ربیعۃ بن حسن ابوبزار حضرمی م۔	۱۱۲۰
ربیعۃ الرأی بن ابی عبدالرحمٰن م۔	۱۵۳
رجاء بن حیوہ م۔	۱۰۳

اسماء	ترجمہ نمبر
رجاء بن مرجی م۔	۵۶۲
ابو رجاء عطاردی عمران بن ملحان م۔	۵۷
ابو الرجال بن مری زاہد	۱۱۶۳
الرخامی : فضل بن یعقوب	
رزق اللہ بن عبد الوہاب تمیمی رئیس حنابلہ	۱۰۳۴
رزین بن معاویہ عبدری مؤلف جامع الصحاح	۱۰۷۵
الرسعنی : عبد الرزاق بن رزق اللہ	
الرشاطی : عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن علی بن احمد	
رشید عطار : یحییٰ بن علی بن عبد اللہ بن علی	
رشید بن کامل بن رشید حرشی محدث ادیب	۱۱۷۴
رعاب : عیسیٰ بن عبد اللہ بن سنان	
الرعینی : عیسیٰ بن سلیمان بن عبد اللہ مالقی	
ابن اخی رفیع : عبد اللہ بن محمد بن حسن بن عبد اللہ	
الرقاشی : محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الملک	
الرقی : محمد بن یوسف بن یعقوب	
الرکاب : مسعود بن ناصر بن عبد اللہ	
الرمادی : احمد بن منصور بن سیار	
ابن رمیح : احمد بن محمد بن رمیح	
الرہاوی : احمد بن سلیمان - وعبد القادر بن عبد اللہ	
روح بن عبادۃ قیسی م۔	۳۳۷
. . قاسم م۔	۱۸۲
. . محمد ابو زرعہ رازی اصغر م۔	۹۳۱
ابن رومیہ : احمد بن محمد بن مفرج نباتی اشبیلی	
الرویانی : محمد بن ہارون	
الزاغولی : محمد بن حسین بن محمد بن حسین بن علی بن یعقوب	

اسماء	ترجمہ نمبر
الزاغونی : علی بن عبید اللہ	۹۵۱
زاہر بن احمد سرخسی	۱۱۱۸
رستم ابو شجاع بغدادی محدث مکہ	۲۰۲
زائدۃ بن قدامہ ثقفی م۔	
ابن زبر : محمد بن عبداللہ بن احمد بن ربیعہ	
الزبیدی : محمد بن ولید	
الزبیر بن بکار م۔	۵۴۶
الزبیر بن عبداللہ عبدالواحد اسدآبادی م۔	۸۶۷
ابو زبیر مکی : محمد بن مسلم بن تدرس	
ابن الزبیر غرناطی : احمد بن ابراہیم بن زبیر	
زربن حبیش م۔	۴۰
ابو زرعۃ استرآبادی : احمد بن بندار بن محمد	
ابو زرعہ حبرجانی : احمد بن حمید	
ابو زرعہ دمشقی : عبدالرحمن بن عمرو۔ ومحمد بن عبداللہ بن عبداللہ	
ابو زرعہ رازی : عبداللہ بن عبدالکریم۔ واحمد بن حسین بن علی۔ ورفوح بن محمد	
ابو زرعہ کشی : محمد بن یوسف بن محمد بن جنید	
ابو زرعہ یمنی : محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن بندار	
الزعفرانی : حسن بن محمد بن صباح۔ وحسین بن محمد بن علی اصبہانی	
زکریا بن احمد بن یحییٰ بن موسےٰ خشنی بلخی	۸۰۸
داؤد بن بکر خفاف م۔	۶۹۷
عدی م۔	۳۹۶
یحییٰ بن الیاس سجستانی خیاط السنۃ م۔	۶۷۳
عبدالرحمن ساجی م۔	۲۲۷
الزکی برزانی : محمد بن یوسف بن محمد	
زکی بن حسن بن عمر بیلقانی مسند متکلمین	۱۱۶۲

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان م۔	۱۲۱
ابن ابی الزیاد: عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ذکوان	
الزنجانی: سعد بن علی بن محمد بن علی بن حسین	
الزنجی: مسلم بن خالد	
الزہرانی: بشر بن عمر۔ وابوالربیع	
الزہراوی: عمر بن عبیداللہ ذہلی قرطبی	
زہرۃ بنت محمد بن احمد بن ماضر مسندۂ بغداد	۱۱۳۶
ابن غلام زہری: حسن بن علی بن عمر زہری	
زہیر بن حرب ابوخیثمہ م۔	۴۴۳
. . عمر بن زہیر فقیہ حنبلی	۱۱۶۰
. . محمد بن علی البہاء شاعر	۱۱۴۴
. . . . قمیر م۔	۵۷۲
. . معاویہ بن حدیج جعفی م۔	۲۱۹
زیاد بن ایوب طوسی دلویہ	۵۲۳
. . سعد م۔	۱۸۹
زید بن اخزم م۔	۵۵۸
. . اسلم م۔	۱۱۸
. . ابی انیسہ م۔	۱۳۱
. . ثابت انصاری رضی اللہ عنہ م۔	۱۵
زید بن حباب م۔	۳۳۸
. . حسن ابوالیمن کندی مقرئ نحوی مسندِ شام	۱۱۲۶
. . وہب جہنی م۔	۵۸
الزبیدی: حامد بن احمد۔ وعلی بن احمد بن محمد بن عمر	
زینب بنت سلیمان بن ابراہیم اشعریہ مسندۂ مصر	۱۱۶۶
. . عمر بن کندی دمشقیہ مسندۃ بعلبک	۱۱۷۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
السّاجی : زکریا بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن	
ابنِ سَاعی : علی بن اُنجَب بن غَزّان	
سالم بن عبداللہ بن عمر م۔	۷۷
السِّجزی : محمد بن محمد بن عبداللہ بن ابوسَہل	
السُّبَیعی ابو اسحاق : عَمرو بن عبداللہ۔ وحسن بن احمد بن صالح	
السَّرّاج : محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مِہران	
ابن السُّرج : احمد بن عَمرو بن عبداللہ	
سِرّی بن مُغَلّس سقطی	۵۶۷
ابن سُرَیج : احمد بن عمر بن سُرَیج	
سعد بن ابراہیم (بن عبدالرحمٰن بن عَوف) م۔	۱۲۴
. . ایاس ابوعَمرو شَیبانی م۔	۶۲
ابوسعد ابنِ بغدادی : احمد بن محمد بن حسن بن علی	
. السّمّان : اسماعیل بن علی بن حسین بن زَنجویہ	
سعد بن علی بن محمد بن علی بن حسین زَنجانی م۔	۱۰۲۶
. . . . مُوَفّق ابوالحسن ہَروی مُسند	۱۰۸۳
. . مالک بن سِنان ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ م۔	۲۲
. . . . وہَب۔ ابن ابی وَقّاص رضی اللہ عنہ م۔	۹
ابوسعد مَالِینی : احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ	
سعد بن مسلم بن مکّی بن علان دمشقی	۱۱۳۷
ابوسعد ہَروی : یحییٰ بن منصور	
ابنِ سعد : عبداللہ بن احمد بن سعد۔ ومحمد بن سعد کاتب الواقِدی	
سعداللہ بن نصر ابن دَجاجی واعظ مُقرِئ	۱۰۹۱
سَعدان بن نصر مخزومی	۵۸۹
السَّعدی : ابراہیم بن یعقوب۔ وعبداللہ بن محمود	
السعید بن اَیاس جُرَیری م۔	۱۵۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمانؒ : احمد بن محمد بن سعید بن اسماعیل	
سعید بن جُبَیرؒ م۔	۷۳
. . حسین مَاَمرنی راوی صحیح مسلم بمصر	۱۰۸۲
. . حکم بن محمد بن ابو مریم م۔	۳۹۲
ابوسعید خُدْرِی : سعد بن مالک بن سِنَان	
سعید بن ابی سعید مُقْبری م۔	۱۰۱
. . سلیمان وَاسِطی م۔	۳۹۹
. . عامر ضَبّی م۔	۳۳۹
. . عبدالعزیز دمشقی م۔	۲۰۵
سعید بن عثمان بن سعید بن سَکَنؒ م۔	۸۹۰
. . ابی عَرُوبہ م۔	۱۷۶
. . عُفَیر : سعید بن کَثِیر بن عُفَیر	
. . عَمرو بَرْذَعی م۔	۷۴۲
. . قاسم بن عُلاء ابو عَمرو بَرْذَعی م۔	۸۸۹
. . کثیر بن عُفَیر م۔	۴۳۵
. . مبارک ابو محمد بن دِثَار بغدادی نحوی	۱۰۹۳
. . محمد اخو زُبَیر حافظ بغدادی	۷۹۷
سعید بن محمد بن محمد بن محمد بن عُطَاف سند مؤدب بغداد	۱۱۱۶
. . محمد بن یاسین ابو منصور سَفَار سند	۱۱۳۵
. . مُسَیَّب م۔	۳۸
. . مِسْطَر بَاخَرْزی محدث شیخ خراسان	۱۱۵۱
. . منصور م۔	۴۲۲
. . نُصَیر بغدادی م۔	۴۹۳
. . یعقوب طَالَقَانی م۔	۴۷۰
ابوسعید بن یُونس : عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
سفیان بن سعید ثوری م۔	۱۹۸
سفیان بن عاص بن احمد بن عاص زیل قرطبہ مسند	۱۰۷۰
. . عیینہ ہلالی م۔	۲۴۹
ابن سقاء اسفرائینی : محمد بن علی بن حسین	
. . واسطی : عبداللہ بن محمد بن عثمان	
. سکرۃ : حسین بن محمد بن فیرہ بن حیون	
السکری : علی بن موسے	
ابن السکن : سعید بن عثمان بن سعید	
سلام بن سلیم م۔	۲۳۶
سلطان بن ابراہیم بن مسلم ابوالفتح مقدسی شیخ شافعیہ	۱۲۶۹
السلفی : احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم	
ابن سلم : علی بن حسن بن سلم	
سلمان بن ناصر ابوالقاسم انصاری نیشاپوری	۱۰۵۶
سلمہ بن دینار ابو حازم تمار م۔	۱۱۹
سلمہ بن شبیب م۔	۵۶۳
ابوسلمہ بن عبدالرحمن م۔	۵۲
سلیمان بن ابراہیم بن محمد ابومسعود اصبہانی نلنجی م۔	۱۰۳۱
. . احمد بن ایوب بن مطیر طبرانی م۔	۸۷۵
. . احمد بن علی ابوالربیع ابن مغربل شارعی مقری	۱۱۳۶
. . اشعث ابوداؤد سجستانی م۔	۶۱۵
. . ایوب صاحب بصری م۔	۴۷۱
. . بلال م	۲۲۰
. . حرب واسطی م۔	۳۹۳
. . حیان ابوخالد احمر م۔	۲۸۵
. . خلف باجی م۔	۱۰۲۷

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
سلیمان بن خلیل بن ابراہیم ابُوالرَّبیع عَسْقَلانی شیخ حرم	۱۱۵۲
. . داؤد شَاذَکُونی م۔	۵۰۳
. . داؤد بن جارود ابو داؤد طِیَالسی م۔	۳۴۰
. . سَیْف ابو داؤد حَرَانی م۔	۶۱۶
. . طرخان تَیمی م۔	۱۴۵
. . عبدالرحمٰن دمشقی م۔	۴۴۴
. . عبدالکریم انصاری مُحَدِّث مُقْرِئ	۱۱۳۹
. . فیروز ابو اسحاق شَیْبانی م۔	۱۴۷
. . محمد بن علی مؤصلی مسند	۱۱۱۷
. . مَعْبد سِنْجی مَرْوزی	۵۱۷
. . مُغیرۃ م۔	۲۰۶
. . مِہران اعمش م۔	۱۴۹
. . موسےٰ بن سالم بن حَسّان کلاعی اَندلسی م۔	۱۱۳۵
. . یزید ابو داؤد فامی محدث قَزْوین	۸۲۹
. . یَسار م۔	۸۱
السُّلَیمانی : احمد بن علی بن عَمْرو بَیکَنْدی	
السَّمَرْقندی : حسن بن احمد بن محمد بن قاسم	
ابن سَمَرْقَندی : عبداللہ بن احمد بن عمر	
ابن سِمسار : محمد بن موسےٰ بن حسین	
السَّمْعانی : محمد بن مَنْصور بن محمد بن عبدالجبّار	
ابن سَمْعانی : عبدالکریم بن محمد بن منصور	
ابن سَمَکُویہ : محمد بن احمد بن عبداللہ بن سَمَکُویہ	
السَّمَنّانی : عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یونس	
سَمُویہ : اسماعیل بن عبداللہ بن مسعود عَبَدی	
ابن سُمَیْع : محمود بن ابراہیم بن محمد بن علی	

اسماء	ترجمہ نمبر
سنجر دوادارِی علم الدین مُقدّمُ الجیوش مسند	۱۱۷۰
السِنجی : حسین بن محمد بن مُصعب	۴۶۸
سُنَید بن داؤد م-	۱۰۷۱
ابن سِنّی : احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم	۱۰۴۵
سَہل بن ابراہیم مسجدی شِیعی مسندِ نیشاپور	۳۹۸
سَہل بن بِشر اِسفرائینی مُحدّث دمشق	۴۵۹
. . بُکّار دارمی م-	۷۰۵
. . زَنجکہ رازی م-	۴۶۰
. . عبداللہ تُستَری	۱۲۸
. . عثمان عَسکری م-	
سُہیل بن ابی صالح (ذکوان) م-	۴۶۲
السُہیلی : عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد بن اَصبَغ	۳۶
السُوَیدی : ابراہیم بن نصر مُطوّعی	
سُوَید بن سعید حَدثانی م-	
سُوَید بن غفلۃ م-	
ابن سیدِ النّاس : محمد بن احمد بن عبداللہ۔ وحفیدہ محمد بن محمد	
سیف الدین ابنِ مِحب : احمد بن علی بن عبداللہ	
الشّاذکونی : سلیمان بن داؤد	
الشّاشی : ہَیثم کُلیب	۹۵۰
شافع بن محمد ابن الحافظ ابوعَوانہ اِسفرائینی	
الشّافعی : محمد بن ادریس۔ ومحمد بن عبداللہ بن ابراہیم	
ابوشامۃ : عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن ابراہیم	
ابن شاہین : عمر بن احمد بن عثمان بن احمد	
شَبّاب : خلیفہ بن خیّاط	۳۵۱
شَبّاب بن سَوّار م-	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
شُجاع بن فارس ذُہلی م۔	۱۰۵۲
. . محمد بن سیدہم ابوالحسن مُدلجی مُقرِئ مصر	۱۱۱۱
. . مُعالی ابوالقاسم قضاعی مُسند	۱۱۱۰
. . ولید بن قیس ابوبکر	۳۱۲
ابن الشَّرقی : احمد بن محمد بن حسن ابوحامد	
شُریح بن حارث م۔	۴۴
. . ہانئ م۔	۴۵
شریک بن عبداللہ نخعی م۔	۲۱۸
شُعبان بن ابی بکر بن عمر اِربلی زاہد	۱۱۷۴
شُعبہ بن حجّاج م۔	۱۸۷
الشعبی : عامر بن شُراحیل	
ابوالشَّعثاء : جابر بن یزید	
الشَّعرانی : فضل بن محمد بن مُسیَّب	
شُعلۃ المُقرِئ : محمد بن احمد بن احمد بن حسین	
شُعیب بن ایوب صَرِیفینی واسطی	۵۸۰
. . ابوحمزہ	۲۰۷
. . عبداللہ بن مِنہال مُسندِ مصر	۹۹۷
. . مُحرِز بصری	۴۴۸
ابنِ شَغبۃ : عبدالملک بن علی بن خَلَف	
شَقیق بن سَلمہ ابووائل م۔	۴۶
شکر : محمد بن مُنذر	
الشِّنتریني : عبداللہ بن احمد بن سلیمان بن سعید	
ابن شِہاب زُہری : محمد بن مسلم بن عبیداللہ	۱۱۶۹
شِہاب بن علی مُحسنی مسند	
الشَّہرزُوری : ابراہیم بن محمد بن عبید ابن ابی جُہینۃ	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
شَیبان بن عبدالرحمٰن م۔	۲۰۴
شَیبان بن فَرُّوخ م۔	۴۴۹
ابوالشَّیخ : عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حَیّان	
الشِّیرازی : احمد بن عبدالرحمٰن بن خَلّاد وغیرہ	
شِیرُوَیہ بن شَہرَدار بن شِیرُوَیہ بن فَنَاخُسْرَۃ (دیلمی) م۔	۱۰۶۳
ابن شِیرُوَیہ : عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن	
ابن صَابُونی : محمد بن علی بن محمود بن احمد	
الصاحب : اسماعیل بن عَبّاد وزیر	۹۲۳
الصَّاحِبان : احمد بن محمد بن محمد بن عُبَیدۃ۔ وابراہیم بن محمد بن حسین	
صاعِد بن سَیار بن محمد اسحاقی اَلدَّھقان ہَرَوی م۔	۱۰۷۰
. . محمد اُستَوائی فقیہ حنفی	۹۹۶
صاعِقہ : محمد بن عبدالرحیم بن ابی زُہَیر	
الصَّاغَانی : محمد بن اسحاق	
صالح بن احمد بن محمد بن حنبل	۶۵۵
. . . . . ابوالفضل تَمِیمی ہَمَذانی م۔	۹۲۱
. . زیاد ابوشعیب سُنوسِی مُقرِئ الجزیرہ	۵۸۰
ابوصالح سَمّان ذَکوان م۔	۷۸
. . عابد دمشقی	۸۰۸
. . کاتب لَیث : عبداللہ بن صالح	
صالح بن کَیسان م۔	۱۴۲
. . محمد بن عَمرو بن حَبِیب (جَزَرَۃ) م۔	۶۶۴
ابوصالح المؤذن : احمد بن عبدالملک بن علی	
صَدَقہ بن فضل مَروزی م۔	۵۱۳
. . محمد دُلم قُرَشی دمشقی	۹۶۸
ابن صدقہ : احمد بن محمد عبداللہ بن صدقہ	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
الصَّیرفینی : ابراہیم بن محمد بن ازہر بن احمد	۱
ابن صَصری : حسن بن ہبۃ اللہ بن محفوظ	۱۲۰
صفوان بن سُلیم م-	۴۸
محرز م-	۱۱۷۰
صفیۃ بنت عبدالرحمٰن بن عمرو منادی	
الصَّکوکی: محمد بن زکریا بن حسین	
ابن الصلاح : عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان	
الصُّموری : محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد	
الضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل م-	۳۶۰
ابن ضریس : محمد بن ایوب بن یحییٰ	
ضمرۃ بن ربیعۃ م-	۳۴۲
ابوضمرہ : انس بن عیاض	
الضیاء مقدسی : محمد بن عبدالواحد بن احمد	
ابوطالب بغدادی : احمد بن نصر بن طالب	
ابوطالب بن عجمی : عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم	
طاہر بن احمد بن بابشاذ جوہری نحوی مصر	۱۰۱۲
علی سلیطی نیشاپوری۔ عبدالصمد م-	۱۰۴۳
طاہر بن عبدالمنعم بن غلبون مقرئ مصر	۹۵۷
طاہر بن مفوز بن احمد بن مفوز شاطبی م-	۱۰۴۲
ابن طاہر : محمد بن طاہر	
طاؤس بن کیسان م-	۷۹
الطاؤسی : واسمہ عراقی بن محمد بن عراقی	۱۱۱۰
ابن طباع : محمد بن عیسیٰ بن نجیح	
الطبرانی : سلیمان بن احمد بن ایوب	
الطحاوی : احمد بن محمد بن سلامۃ	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
طرّاد بن محمد ابو الفوارس زَینبی مُسندِ وقت	۱۰۴۵
الطَرسوسی : محمد بن عیسےٰ بن یزید ۔ وابو اُمیّۃ	
طریف بن عبداللہ مُوصلی مولیٰ بنی ہاشم	۸۵۵
الطَلَمَنکی : احمد بن محمد بن عبداللہ بن لُبّ	
الطُوسی : حسن بن علی بن نصر ۔ ونصر بن محمد بن احمد	
ابن طَیلسان : قاسم بن احمد بن محمد بن سُلیمان	
ظافر بن طاہر بن شَحم مُطَہّر اِسکندرانی مسند	۱۱۳۹
ابنِ ظاہری : احمد بن محمد بن عبداللہ بن قیماز	
عابد : احمد بن محمد بن عابد	
عَمّات : احمد بن ہارون بن احمد بن جَعفر	
عارم : محمد بن فضل سَدُوسی	
عاصم بن سُلیمان اَحوَل م۔	۱۴۴
عاصم بن علی بن عاصم م۔	۳۹۷
ابو عاصم النَبیل : ضحّاک بن مَخلَد	
ابنِ ابی عاصم : احمد بن عَمرو بن ضحاک	
ابو العَالیہ رِیاحی رُفَیع بن مِہران م۔	۵۰
عامر بن شَرَاحیل الشعبی م۔	۷۶
ابو عامر عَبدَری : محمد بن سعدون بن مُرجّی	
عائذ اللہ بن عبداللہ ابو ادریس خَولانی م۔	۳۹
عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا م۔	۱۳
عَبّاد بن عَبّاد مُہَلّبی م۔	۲۴۷
عَبّاد بن علی بن مَزیُوق سِیرِینی نقاب	۷۵۸
. . عَقّام م۔	۲۴۸
. . یعقوب رَوَاجِنی	۵۶۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
العَبّاس بن احمد بن محمد بن عیسےٰ بِرتی ابو خُبَیب	۷۵۷
ابو العَبّاس حِجَار	۸۱۱
ابن خَطِیب محمد بن احمد صاحب سِبْتہ	۱۱۳۶
عباس بن عبد اللہ تُرْقُفی	۵۹۱
العباس بن عبد العظیم عَنْبَری م۔	۵۴۱
عباس بن عمر بن عَبدان بَعْلی فقیہ حَنْبلی	۱۱۷۲
(بن فرج) ابو الفَضل رَیاشی	۵۱۷
عباس بن محمد بن حاتم دُوْری م۔	۶۰۳
عباس بن یزید بَحرانی م۔	۵۱۸
عَبْثر بن قاسم م۔	۲۴۵
(عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب) ابو محمد بن مَاسِی بغدادی	۸۹۶
محمد اُصَیلی اَندلسی م۔	۹۵۴
یوسف آبَنْدُونی م۔	۸۹۴
ابی الخَوَارزمی م۔	۶۷۷
عبد اللہ بن احمد ابو بکر قفّال مَرْوَزی	۹۷۹
بن ابی بکر مَقْدِسی مُحَدِّث حافظ	۱۱۴۵
ابو جعفر واسِطی مُقْرِئ عراق	۱۱۱۱
بن جَوْلہ اَبْہَری مُسند اِصبہان	۹۷۳
حَمُوْیہ سَرَخسی رَاوِیٔ بخاری	۹۱۳
سَعْد حَاجِی نَیْشَاپوری م۔	۸۷۱
سلیمان بن سعید بن یَرْبُوع شَنْتَرِینی م۔	۱۰۷۱
عمر بن ابی اَشْعث ابنِ سَمَرْقَندی م۔	۱۰۶۵
کَعْبی بَلْخی شیخ مُعْتَزِلہ	۷۹۲
بن مُحِبّ مَقْدِسی حَنْبلی م۔	
محمد بن حَنْبل م۔	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبداللہ بن احمد بن محمد ابوالفضل طوسی مسندِ وقت	۱۰۹۷
. . . . . بن مُعَتَّس بغدادی ظاہری	۸۰۵
. . . . ابی میسرہ ابویحییٰ محدث مکہ	۶۵۸
. . . . موسےٰ بن زیاد۔ عبدان جوالیقی م۔	۷۰۹
. . . ادریس اودی م۔	۲۶۲
. . اسحاق بن ابراہیم بن عبدالعزیز بغوی	۸۵۴
. . . . شبان مالکی	۸۹۷
. . ایوب مخرمی	۵۸۹
عبداللہ بن برکات بن ابراہیم ابنِ خشوعی مسند	۱۱۴۵
. . بریدہ بن حصیب اسلمی م۔	۹۵
. . بکر بن حبیب سہمی م۔	۳۲۷
(. . ثوب) ابومسلم خولانی م۔	۲۵
. . جعفر بن احمد بن فارس اصبہانی	۸۳۵
. . . . دُرُستویہ	۸۶۵
. . . . وِرَدْ	۸۵۰
. . حبیب بن ربیعہ ابوعبدالرحمٰن سلمی	۴۳
. . . . ابنِ قُرطبی مالقی م۔	۱۱۲۲
. . (. . محمد بن حسن) ابوالقاسم ابنِ خلاّل مسند	۱۰۲۲
. . حسین بن جلاّب فقیہ مالکی	۹۱۴
. . داؤد خربتی م۔	۳۲۰
. . . ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی م۔	۷۶۸
. . دینار م۔	۱۱۱
. . رجاء عدانی م۔	۴۰۶
. . زُہیر حمیدی م۔	۴۱۹
. . زید ابوقلابہ جرمی م۔	۸۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبداللہ بن ابی زید قیروانی	۹۵۱
. . زیدان بجلی کوفی	۷۶۷
. . سعید بن حصین ابو سعید اشج م۔	۵۱۷
. . سلام رضی اللہ عنہ م۔	۱۲
. . سلیمان بن داؤد ابن حوط اللہ اندلسی م۔	۱۱۲۳
. . شبیب ربعی م۔	۶۳۹
. . شریح ابو اللیث شیبانی م۔	۶۱۲
. . صالح بن محمد بن مسلم کاتب لیث م۔	۳۸۹
. . . . مسلم عجلی م۔	۳۹۰
. . عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما م۔	۱۸
. . عبدالرحمن بن احمد بن صابر دمشقی مسند	۱۰۸۲
. . . . فضل بن بہرام دارمی	۵۵۲
. . عبدالظاہر جذامی کاتب	۱۱۶۵
. . عبدالغنی بن عبدالواحد ابو موسے مقدسی م۔	۱۱۳۱
. . عبید اللہ بن ابی ملیکہ م۔	۹۴
. . عتاب بن احمد زفتی مسند دمشق	۷۸۷
. . عثمان بن جبلہ عبدان مروزی م۔	۴۰۲
. . عدی ابو احمد جرجانی م۔	۸۹۳
. . عروۃ ہروی م۔	۷۷۹
. . عطیہ دمشقی مفسر	۴۴۸
. . علی بن عبداللہ بن علی بن احمد رشاطی م۔	۱۰۸۴
. . . . جارود م۔	۷۸۶
. . زکریا ابو الفضل دقاق مسند بغداد	۱۰۳۱
. . سویدۃ تکریتی محدث	۱۱۰۱
. . کیارکز کی محدث لغوی نقیب السبع	۱۱۷۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبداللہ بن عمر بن احمد ابو سعید صفّار نیشاپوری مسند	۱۱۱۰
. . . . . بن عَلَک م۔	۸۸۲
. . . . ابی بکر ابن نحال بغدادی مسند	۱۱۴۱
. . . خطّاب رضی اللہ عنہما م۔	۱۷
. . . علی بن حمویہ جوینی شیخ الشیوخ بدمشق	۱۱۳۹
. . ابی عمر بن قدامہ مقدسی حنبلی	۱۱۴۱
. . عمرو بن ابی حجّاج ابو معمر منقری مقعد م۔	۵۰۹
. . عاص رضی اللہ عنہما م۔	۱۹
. عمران عابدی مکی	۵۵۹
. عون بن ارطبان م۔	۱۵۲
. غالب بن تمام ہمدانی عالم المغرب بسبتہ	۹۹۷
. غانم بن علی شیخ القدس	۱۱۷۱
. لہیعہ م۔	۲۲۴
. مالک بن عبداللہ بن یوسف بن یوسف) ابو بکر ابن مالک ابن یوسف	۷۲۶
. مبارک مروزی امام م۔	۲۶۰
عبداللہ بن مبارک بن ہبۃ اللہ ابن الطویل دار قزی مسند	۱۰۹۸
. . محمد بن ابراہیم ابو بکر بن ابی شیبۃ م۔	۴۳۹
. . . اسماء ضبعی م۔	۵۰۴
. . . ابی بکر بن خلیل م۔	۱۱۷۶
. . . جبّارہ مروادی مفتیٔ حنابلہ	۱۱۷۰
. . . جعفر قزوینی	۷۸۲
. . . حسن ابن خطیب شافعی قاضی مصر	۸۳۸
. . . حسن بن عبداللہ قرطبی (ابن اخی رفیع الصائغ) م۔	۸۵۹
عبداللہ بن محمد بن حمید ابن ابی الأسود م۔	۵۰۸
. . . جعفر بن حیان ابو شیخ اصبہانی	۸۹۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبداللہ بن محمد بن زیاد بن واصل نیشاپوری م۔	۸۰۵
سعید بن محارب اصطخری	۹۲۲
سیار فرہیانی م۔	۷۲۹
عبداللہ ابن الاکفانی رئیس القضاۃ ببغداد	۹۷۳
بن جعفر مسندی م۔	۵۰۷
مجلی رملی شافعی قاضی	۱۱۲۶
یونس سمنانی م۔	۷۳۱
عبدالرحمن بن بشیر دمیر م۔	۷۲۵
ابن لبان تیمی اصبہانی	۱۰۰۸
عبدالعزیز بغوی م۔	۷۳۸
عبدالکریم) ابوالقاسم ابن اخی ابی زرعہ رازی	۷۸۷
عبدالمؤمن تجیبی قرطبی	۹۴۳
عثمان ابن السقاء واسطی م۔	۹۰۶
ابی عصرون من کبار شافعیہ	۱۱۰۳
عطاء اذرعی شیخ حنفیہ	۱۱۶۰
علی بلنجی م۔	۷۱۰
علی بن حماد ابن عاقولی مفتی عراق من کبار الشافعیہ	۱۱۷۵
علی بن شریعہ باجی م۔	۹۳۸
عبداللہ حجری م۔	۱۱۱۱
محمد ہروی شیخ الاسلام انصاری م۔	۱۰۲۸
نفیل ابو جعفر نفیلی م۔	۴۴۷
محمد بن فورک قتاب	۹۰۳
ابی محمد بن ولید بغدادی محدث	۱۱۴۱
مرجانی واعظ شیخ الوقت بتونس	۱۱۷۰
مسلم اسفرائینی م۔	۷۸۴

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبداللہ بن محمد بن ناجیہ م۔	۷۱۷
. . . . ہارون قرطبی مسندِ المغرب	۱۱۶۸
. . . . ہبۃ اللہ بن محمد ابو محمد ابن زرسی مسند	۱۰۹۳
. . . . وہب دینوری م۔	۷۵۶
. . . . یعقوب حارثی بخاری	۸۲۲
. . . . یوسف بن نصر ابن الفرضی مؤرخ اندلس م۔	۹۸۱
. . . . یونس سمنانی محدث جوال	۷۲۳
. . محمود سعدی مروزی م۔	۷۳۲
. . مخیر یزید م۔	۶۳
. . مرزوق ہروی م۔	۱۰۵۴
. . مسعود رضی اللہ عنہ م۔	۵
. . مسلم بن قتیبہ دینوری	۶۵۶و۶۵۷
. . مسلمۃ قعنبی م۔	۳۸۲
. . مظاہر م۔	۸۵۵
. . منصور بن علی لخمی مقری	۱۱۶۵
. . میسر م۔	۳۱۱
. . ہاشم طوسی	۵۵۲
. . وہب مصری م۔	۲۸۳
. . یحییٰ بن ابی بکر بن یوسف غسانی الجزائری محدث	۱۱۷۲
. . . . عبدالجبار مکری مسند بغداد	۹۷۹
. . یزید ابو عبدالرحمن مقری م۔	۳۶۱
. . یوسف اصبہانی مسند خراسان	۹۶۴
. . . . تنیسی م۔	۴۰۷
. . جرجانی محدث ابو محمد	۱۰۴۴
یونس فیزی قرطبی صاحب بقی	۸۰۸

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی م۔	۴۷۸
. . عبدالاعلیٰ م۔	۲۷۷
. . مسہر م۔	۳۷۹
عبدالاول بن عیسیٰ ابوالوقت سجزی مسند زمانہ	۱۰۸۹
عبدالباقی بن قانع م۔	۸۵۱
. . محمد بن احمد طحان مسند بغداد	۹۹۶
. . . . غالب ازجی عطار مسند بغداد	۱۰۲۶
. . یوسف ابوتراب مراغی	۱۰۴۶
ابن عبدالبر : یوسف بن عبداللہ بن محمد	۱۰۷۵
عبدالجبار بن احمد بن محمد بن عبدالجبار بن توبہ عکبری	۹۶۶
. . عبداللہ بن ابی جراح راوی ترمذی	۱۰۹۰
عبدالجلیل بن ابی سعد معدل مسند ہراۃ	۱۱۲۱
. . ابی غالب بن منذویہ مسند بدمشق	۱۰۸۹
. . محمد بن عبدالواحد ابومسعود کوتاہ م۔	۱۱۴۲
عبدالحق بن خلف بن عبدالحق دمشقی حنبلی	۱۱۰۷
. . عبدالخالق یوسفی محدث	۱۱۰۰
. . عبدالرحمن اشبیلی م۔	۱۰۸۰
. . غالب بن عبدالرحمن بن عطیہ غرناطی مفسر	۱۰۲۰
. . محمد بن ہارون مالکی	۱۱۶۸
عبدالحمید بن احمد بن خولان البناء مسند	۶۷۵
. . عبدالعزیز ابوخازم قاضی بغداد	۱۰۸۸
عبدالخالق بن احمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف مفید بغداد	۱۰۹۱
. . اسعد ابومحمد دمشقی محدث	۱۱۳۶
. . اسماعیل بن حسن تنیسی فقیہ	۱۱۶۷
. . عبدالسلام قاضی بن شیوخ مؤلف	

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالخالق بن عبدالصمد ابوالمعالی ابن الیدن مسند بغداد	۱۰۷۶
. . (عمدۂ الشریف) ابوجعفر بن ابی موسےٰ شیخ حنابلہ	۱۰۲۲
. . فیروز ابوالمظفر ہمذانی واعظ	۱۱۰۲
عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن عمرو بن میمون (دحیم بن الیتیم) م۔	۴۹۴
. . احمد بن حسن بن بندار مقرئ	۱۰۱۲
. . . . عباد ثقفی عبدوس م۔	۷۶۹
عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ بن محمد ختلی م۔	۸۴۱
. . . . عبدالقادر ابو طاہر یوسفی بغدادی	۱۰۵۷
. . . . عمر بن ابی بکر بن تنکر صالحی فقیہ حنبلی	۱۱۷۵
. . . . یونس بن عبدالاعلےٰ ابو سعید م۔	۸۶۵
. . اسحاق ابوالقاسم زجاجی نحوی	۸۲۲
. . اسماعیل بن ابراہیم بن عثمان ابو شامہ م۔	۱۱۵۷
. . حسن بن سعد قرطبی مقرئ اندلس	۱۰۰۸
. . سالم بن یحییٰ دمشقی حنبلی	۱۱۵۲
ابو عبدالرحمٰن سلمی تابعی: عبداللہ بن حبیب	
. . . التصوف: محمد بن حسین بن محمد بن موسےٰ	
عبدالرحمٰن بن ابی شریح انصاری مسند ہرات	۹۵۴
. . عبداللہ بن احمد بن اتبغ ابوالقاسم سہیلی م۔	۱۰۹۹
. . عبداللہ بن ابی الحسن ابن منتیر مقرئ	۱۱۷۰
. . عبداللہ بن ذکوان (ابن ابی الزناد) م۔	۲۳۴
. . عبداللہ بن راشد ابو المیمون بجلی	۸۶۵
. . عبداللہ بن عبدالرحمٰن بحیری مسند نیشاپور	۱۰۷۷
. . عبداللہ بن عتبہ مسعودی م۔	۱۸۸
. . عبدالجبار خامی م۔	۱۰۸۶
. عبدالحمید بن اسماعیل صفراوی مالکی	۱۱۳۶
عبدالدائم بن احمد بن ربیع الصالحی	۱۱۷۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم ابو طالب ابن عجمی مسند	۱۱۴۵
. عبدالعزیز بن محمد بن ابی العجائز ابو الفہم مسند	۱۰۸۲
. . عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی	۱۱۴۱
. . عبدالمؤمن حنبلی جرجانی م۔	۷۵۸
. . عبدالوہاب بن ابی زید ابن المعزم مسند ہمذان	۱۱۱۸
. . عتیق بن خلف صقلی مقرئ	۱۰۶۱
. . علی بن احمد زہری مسند اندلس	۱۱۲۶
. . . . محمد ابو الفرج ابن جوزی م۔	۱۰۹۸
. . عمر بن شجانہ محدث حرّان	۱۱۴۱
. . . . صومع الدیر قانونی	۱۱۷۰
. . . . عبدالرحمٰن دمشقی نساج مسند	۱۱۳۶
. . . . نصر شیبانی مسند دمشق	۹۶۵
. . عمرو بن عبداللہ ابو زرعہ دمشقی م۔	۶۵۱
. . . . محمد اوزاعی امام م۔	۱۷۷
. . عمران قراد م۔	۳۲۲
. . عنم م۔	۳۰
. . قاسم (بن خالد صاحب مالک) م۔	۳۴۶
. . . . ابن رواس مسند دمشق	۶۸۰
. . . . بن محمد بن ابی بکر الصدیق م۔	۱۱۲
. . ابی کیلے م۔	۴۲
. . محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ شمس الدین ابن ابی عمر حنبلی	۱۱۷۲
. . . . . بالویہ المزکی	۹۶۵
. . . . ادریس۔ ابن ابی حاتم م۔	۸۱۲
. . . . اسحاق ابن مندہ م۔	۱۰۲۳
. . . . حسین البجیار مسند بمصر	۱۰۹۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد محاربی م-	۲۹۱
" . . . سلم رازی م-	۷۱۱
. . . . عبداللہ بن بندار بن شبانہ مسند ہمذان	۹۸۰
. . . . السراج نیشاپوری مسند	۹۸۶
. . . . عبداللہ بن مہران م-	۹۱۰
. . . . عبدالواحد ابن رزیق القزاز مسند	۱۰۷۵
. . . . عبیداللہ ابن حبیش اندلسی م-	۱۱۰۱
. . . . عتاب قرطبی مسند	۱۰۷۰
. . . . علی اسیدی مؤرخ قیروان	۱۱۷۰
. . . . عیسےٰ بن فطیس قرطبی م-	۹۷۲
. . . . غالب ابن الشرائط قرطبی مقری	۱۱۰۴
. . . . الفخر بعلبکی م-	۱۱۷۶
. . . . قزمان ابو مروان مسند قرطبہ	۱۰۹۱
. . . . ابی الکرم ابن ملاح الشط مسند	۱۰۹۸
. . . . محمد ابو سعد ادریسی م-	۹۷۳
. . . . یحییٰ بن یاسر جوبری مسند دمشق	۹۸۰
. مصنف بن عبداللہ فاشری مقری	۱۱۵۲
. مروان ابو المطرف قنازعی عالم اندلس	۹۶۸
. مقرب ابو القاسم کندی محدث اسکندریہ	۱۱۴۱
. مہدی م-	۳۱۳
. نجم بن عبدالوہاب ناصح حنبلی	۱۱۳۵
. ہرمز الاعرج م-	۸۹
. یزید بن جابر دمشقی م-	۱۷۸
. یوسف بن سعید بن حسن مسناسی م-	۷۰۵
عبدالرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری م-	۱۰۱۹

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالرحیم بن سُلیمان مَروزی م۔	۲۷۱
. . عبدالکریم بن ہَوازن ابونصر قُشَیری	۱۰۵۹
. . عبدالملک مَقدِسی مسند	۱۱۵۹
. . عمر بن عثمان شَیبانی مُفتی	۱۱۷۰
. . محمد بن احمد بن حَمدان ابوالخیر اِصبَہانی م۔	۱۰۹۲
عبدالرحیم بن محمد ابن العَماد محمد بن یونس مَوصلی شافِعی م۔	۱۱۵۸
عبدالرزاق بن احمد بن محمد بن ابی المَعالی ابن الفُوطی م۔	۱۱۷۳
. . رِزق اللہ رُسعنی م۔	۱۱۵۲
. . عبدالقادر جیلی م۔	۱۱۱۶
. . عمر بن شَمّہ اِصبَہانی مسند	۱۰۱۴
. . نَصر بن مُسلم نَجّار دِمشقی مسند	۱۰۹۵
. . ہَمّام صَنعانی	۳۵۷
عبدالسلام بن حَرب م۔	۲۵۶
. . عبداللہ بن احمد ابوالفَضل ذاہِری مسند	۱۱۳۰
(عَفیف الدین) عبدالسلام بن محمد بن مَزروع محدث	۱۱۶۷
عبدالسلام بن محمد ابویوسف قَزوینی مُعتَزلی	۱۰۳۴
عبدالصمد بن احمد بن ابی الجُنَیش بَغدادی حنبلی مُقرِئ	۱۱۶۲
. . . سِلَیطی : طاہر بن احمد	
. . ابو مَہشل عَنبَری اِصبَہانی مسند	۱۰۶۷
. . داؤد بن محمد غِفاری مِصری	۱۱۳۳
. . سعید کِندی مُحدِّث حِمص وقاضیہا	۸۰۵
. . عبدالرحمٰن بن ابی رَجاء بَلوی مُقرِئ	۱۱۲۷
. . عبدالوارث م۔	۳۲۸
. . علی طَیِّتی	۸۳۵
عبدالعزیز بن احمد حَلوانی مِن کِبار حنفیہ	۱۰۱۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالعزیز بن احمد خرّازی الظاہری	۹۵۳
(ابوبکر) عبدالعزیز بن احمد بن عمر بن سالم بن محمد بن باقا مسند	۱۱۵۳
عبدالعزیز بن احمد بن محمد کتانی م۔	۱۰۲۴
. . جعفر خرقی بغدادی	۹۱۰
. . بن محمد بن خواستی الفارسی مقرئ	۹۶۸
. . ابی حازم سلمہ بن دینار م۔	۲۵۳
. . عبداللہ دارکی فقیہ شافعی	۹۱۰
. . بن ابی سلمہ ماجشون م۔	۲۰۸
. . عبدالرحمن بن ہلال ازدی	۱۱۷۰
. . عبدالصمد العمی م۔	۲۵۵
. . عبدالملک بن شفیع مربی مقرئ اندلس	۱۰۵۹
. . عبدالمنعم حارثی مسند	۱۱۷۱
. . عبدالواحد جیلی قاضی رفیع لدمشق	۱۱۴۴
. . عبدالوہاب بن بیان الکفرطابی زاہد	۱۰۲۶
. . (علی) ابوالقاسم انماطی ابن بنت السکری مسند بغداد	۹۱۳
. . بن محمد بن فرج ابن الامام مقرئ مصر	۱۱۷۴
. . محمد بن احمد بن ہبۃ اللہ ابن عدیم قاضی حماۃ	۲۵۴
. . . درا وردی م۔	۱۱۷۰
. . . بن عبدالحق بن خلف المعدل	۱۱۴۶
. . . عبدالمحسن شیخ الشیوخ بحماۃ	۱۰۱۸
. . . تخشی م۔	۱۱۱۵
. . محمود بن مبارک ابن الاخضر م۔	۱۱۷۰
عبدالعزیز بن محی الدین ابن الزکی قاضی	۱۱۱۷
. . معالی بن غنیمہ ابن منینا مسند	۶۶۶
. . معاویۃ ابوخالد قرشی	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالعظیم بن عبدالقوی مُنذری م۔	۱۱۴۴
عبدالغافر بن اسماعیل الفارسی ثم نیشاپوری م۔	۱۰۷۳
. . سلاّمہ حِمصی	۸۰۸
. . محمد شیرازی تاجر مسند خُراسان	۱۰۶۴
عبدالغفار بن شجاع تُرکمانی مُحلّی شُروطی	۱۱۳۳
عبدالغنی بن رِفاعہ لَخمی مِصری	۵۵۲
. . سعید اَزدی م۔	۹۶۴
. . سلیمان بن بُنین قبّانی المسندُ الکبیر	۱۱۵۲
. . عبدالواحد مَقدِسی م۔	۱۱۱۲
عبدالقادر بن عبداللہ رُہاوی م۔	۱۱۱۷
. . عبدالقاہر ناصح الدین حَنبلی فقیہ حرّان	۱۱۳۵
. . محمد بن حسن ابن البَغدادی مصری فقیہ شافعی	۱۱۳۵
. . . عبدالقادر ابوطالب بَغدادی مسند	۱۰۶۱
عبدالقاہر بن طاہر ابو مَنصور بَغدادی مُفتی	۹۹۴
. . محمد جُرجانی شیخ العَربیہ	۱۰۲۶
عبدالقدوس بن حَجّاج خَولانی ابو مُغیرہ م۔	۳۸۵
عبدالکریم بن محمد بن منصور سَمعانی ابو سعد م۔	۱۰۹۰
. . خلَف بن نبہان انصاری خطیب زَملکا	۱۱۳۶
. . عبدالصّمد بن محمد ابنِ خَرستانی خطیب دمشق	۱۱۴۶
. . عبدالنور حَلبی م۔	۱۱۷۶
. . مالک جَذری م۔	۱۳۲
. . محمد بن موسیٰ المِیغی فقیہ حنفی	۹۱۴
. . ہَیثم دَیرِ عاقولی م۔	۶۲۶
عبداللّطیف بن عبدالمُنعِم ابن صیقل حرّانی مسند بمصر	۱۱۷۱
. . عبدالوہاب طَبری بَغدادی مُؤذن	۱۱۳۳

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالمجید بن عبدالہادی بن یوسف بن قدامہ سند	۱۱۴۵
. ابی الفرج رُوذراوری لغوی	۱۱۶۴
عبدالمحسن بن حمود بن محسن تنوخی ادیب	۱۱۴۱
. محمد بن علی شیحی محدث مفید	۱۰۴۴
عبدالملک بن حبیب اندلسی م۔	۵۵۴
. سراج بن عبداللہ ابو مروان قرطبی لغوی	۱۰۴۴
. ابی سلیمان عزمی م۔	۱۰۵۱
. عبداللہ بن ابی سہل ابوالفتح کروخی محدث	۱۰۸۸
. عبدالحق ابوالوفاء ابن حنبلی	۱۱۴۱
. عبدالحمید میمونی م۔	۶۲۷
. عبدالعزیز بن جریج م۔	۱۶۴
. ابی عثمان خرکوشی زاہد نیشاپور	۹۷۵
. علی بن خلف ابن شعبہ م۔	۱۰۳۰
. عمرو عقدی قیسی م۔	۳۳۳
. عمیر م۔	۱۲۳
. محمد بن عبداللہ بن بشران ابوالقاسم مسند عراق	۹۹۳
عبدالملک بن محمد بن عبداللہ ابو قلابہ رقاشی م۔	۶۰۴
. . . عدی ابو نعیم جرجانی م۔	۸۰۳
عبدالمنعم (بن عبدالکریم بن ہوازن ابن) قشیری مسند	۱۰۷۴
. غلبون مقرئ مصر	۹۵۱
. محمد بن محمد بن حمزہ بن ابی المضاء حموی	۱۱۴۱
. یحییٰ بن خلف ابو الطیب ابن خلوف عزناطی مقرئ	۱۱۰۴
عبدالمومن بن خلف بن ابی حسن شرف الدین دمیاطی م۔	۱۱۶۶
. . . طفیل ابو یعلی نسفی م۔	۸۳۷
عبدالہادی بن عبدالکریم بن علی قیسی مصری مسند	۱۱۵۸

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالہادی بن محمد بن عبداللہ ابو عروبہ مسند سجستان	۱۰۹۰
ابن عبدالہادی : محمد بن احمد بن عبدالہادی	
عبدالواحد بن احمد یلیخی ہروی مسند مرو	۱۰۱۳
عبدالواحد بن حسین ابن بازری مسند	۱۰۹۰
. . حسین الضبعی شیخ شافعیہ	
. . زیاد م۔	۲۴۴
. . عبدالرحمن بن عبدالواحد بن ہلال دمشقی	۱۱۴۲
. . علوان بن عقیل مسند ببغداد	۱۰۴۵
. . علی بن برہان عکبری نحوی متکلم	۱۰۱۶
. . . محمد بن فہد علاف مسند	۱۰۳۱
. محمد بن احمد بن مسرور م۔	۹۳۹
. محمد بن احمد بن ہیثم ابو طاہر اصبہانی ذہبی دشتج	۱۲۶۹
. . . عبداللہ بن مہدی الفارسی مسند وقت	۹۶۵
. . علی ابو الفرج شیرازی حنبلی واعظ	۱۰۳۱
. فرار ابو نزار حمال مسند ببغداد	۱۱۳۵
. واصل ابو عبیدہ حداد م۔	۲۹۲
عبدالوارث بن سعید تنوری م۔	۲۴۳
. عبدالصمد بن عبدالوارث	۵۲۶
عبدالولی بن علی سماتی	۱۱۷۰
عبدالوہاب بن جعفر میدانی محدث	۹۸۶
. خلف بن بدر علامی قاضی (ابن بنت الاعز)	۹۸۶
. شاہ بن احمد شاذیاخی مسند	۱۰۷۵
. ظافر بن علی بن فتوح ابن رواح محدث اسکندریہ	۱۱۳۲
. عبداللہ بن عمران الجبان مزی شروطی محدث دمشق	۹۸۰
. عبدالحکم بن نافع وراق م۔	۵۴۴

اسماء	ترجمہ نمبر
عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی م۔	۳۰۰
. . عطاء م۔	۳۲۱
. . علی بن عتیق شروطی محدث والد کریمۃ	۱۱۰۲
. . مبارک اناطی م۔	۱۰۷۶
عبد بن حمید بن نصر م۔	۵۵۱
عبدان اہوازی جوالیقی : عبداللہ بن احمد بن موسے	
. بن عثمان مروزی : عبداللہ بن عثمان بن جبلہ	
. . محمد بن یحییٰ مروزی م۔	۷۰۸
عبدۃ بن سلیمان کلابی	۲۹۰
. . عبداللہ صفار	۵۶۴
عبدوس بن احمد ثقفی : عبدالرحمٰن	
. . محمد بن مالک : عبیداللہ	
ابن عبدوس : محمد بن عبدوس بن کامل	
عبیداللہ بن احمد بن عمر مقدسی علاف	۱۱۷۰
. . . . معروف بغدادی قاضی	۹۱۳
. . ابی جعفر مصری م۔	۱۲۵
. . حسن بن احمد ابو نعیم ابن حداد اصبہانی م۔	۱۰۶۸
. . . ابوالحسن کرخی فقیہ حنفی	۸۲۲
. . سعید برذعی جزری قاضی	۹۵۰
. . . بن حاتم ابو نصر سجزی م۔	۱۰۰۵
. . . یحییٰ ابو قدامہ سرخسی م۔	۵۱۵
. عبداللہ بن احمد حسکانی م۔	۱۰۳۲
. . . . عتبہ م۔	۷۵
. . . محمد بن احمد ابو سعد ابن حسکویہ	۱۰۳۲
. . . . نجا ابن شاتیل وتاس مسند عراق	۱۰۹۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عُبَیدُاللہ بن عبدالرحمٰن اَشجَعی م۔	۲۸۹
. . سُکّری بغدادی	۷۹۳
. . عَوفی مُسندِ عِراق	۹۱۳
. . عبدالصمد ابن مُعتَمِدی باللہ	۷۹۳
. . عبدالکریم ابوزُرعہ رازی م۔	۵۷۹
عُبَیدُاللہ بن عمر بن حَفص عَدَوی م۔	۱۵۴
.. . . مَیسرۃ قَوارِیری م۔	۴۴۵
. . عَمرو رَقّی م۔	۳۲۷
. . قُضَا ابو قُدَید م۔	۵۵۵
. . محمد ابن حَبابۃ مسند بغداد	۹۵۱
. . . سِقطی ابوالقاسم مُسندِ حَرَم	۹۷۴
. . . فامی ابوالفضل نیشاپوری	۹۵۰
. . . بن مالک۔ عَبدُوس م۔	۶۹۵
. . محمد بن ابی مُسلم فَرضی مُقرِی شیخ عِراق	۹۷۴
. . مَعاذ بن مَعاذ عَنبَری م۔	۵۰۵
. . موسےٰ عَبَسی م۔	۳۴۳
. . وَاصِل بُخاری م۔	۶۲۸
ابن عُبَیدُاللہ : عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ	
عُبَیدُالعَجَل : حُسَین بن محمد بن حاتم	
عُبَید بن عُمَیر لَیثی م۔	۲۸
. . عَنّام کوفی مُحدِّث	۶۸۰
. . محمد بن عَبّاس بن محمد اِسعَردی م۔	۱۱۶۵
. . قُشَیری نیشاپوری	۱۰۵۶
ابوعُبَید : قاسم بن سَلّام	
ابن عُبَید : علی بن محمد بن عُبَید	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عبیدۃ بن حمید م۔	۲۸۸
ابوعبیدۃ حدّاد: عبدالواحد بن واصل	
. بن ابی سفر	۵۶۴
عبیدۃ بن عمرو سلمانی م۔	۲۷
ابوعبیدۃ۔ معمر بن مثنّی م۔	۳۶۷
عتیق بن ابوالفضل سلمانی	۱۱۴۱
. . موسےٰ بن ہارون ازدی حافظ مصری مسند	۹۱۴
عثمان بن احمد بزجی مسند اصبہان	۹۷۴
عثمان بن احمد بن سمّاک دقّاق	۸۳۶
. . بلبان متاتلی م۔	۱۱۷۶
. . جنّی ابوالفتح امام العربیہ	۹۵۴
. . خرزاد: عثمان بن عبداللہ بن محمد	
. . خطّاب ابوالدنیا اشنج	۸۱۲
. . سعید بن خالد دارمی م۔	۶۴۸
. . . عثمان بن سعید بن عمر ابوعمرو دانی قرطبی م۔	۱۰۰۶
. . ابی شیبہ: عثمان بن محمد بن ابراہیم	
. . عبدالرحمٰن بن عثمان ابوعمرو ابن صلاح م۔	۱۱۴۱
. . عفّان رضی اللہ عنہ م۔	۳
. . علی بن عبدالواحد ابن خطیب قزافۃ	۱۱۴۴
. . عمر م۔	۳۷۶
ابوعثمان مازنی نحوی	۵۶۳
عثمان بن محمد بن ابراہیم۔ ابن ابی شیبہ م۔	۴۵۰
. . . احمد سمرقندی	۸۳۳
. . . عبیداللہ ابوعمرو مخمی مزکی مسند نیشاپور	۱۰۲۸
. . . عثمان توزری	۱۱۷۶
. . عبداللہ بن محمد بن خرزاد م۔	۶۸۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عثمان بن محمد بن منصور ابی شامی ابن حاجب	۱۱۶۰
یوسف بن دوست مُسند بغداد	۹۸۷
مکی بن عثمان بن ابراہیم شاذِعی واعظ	۱۱۵۱
ابوعثمان نہدی عبدالرحمٰن بن مُلّ م۔	۵۶
عثمان بن ہبۃ اللہ بن عبدالرحمٰن بن مکی زُہری مُسند وقتہ بالاسکندریہ	
عثمان بن ہیثم عبدی م۔	۳۷۱
العجلی: احمد بن عبداللہ بن صالح	
ابن عدی: عبداللہ	
ابوالعرب: محمد بن احمد بن تمیم	
ابن العربی: محمد بن عبداللہ بن محمد	
ابوعروبہ حرانی: حسین بن محمد بن ابی معشر	۵۱
عروۃ بن زبیر م۔	
العزّ النسابہ: محمد بن احمد بن محمد بن حسن	
عساکر بن علی بن اسماعیل ابوالجیوش مُقرئ مصر	۱۰۹۵
ابن عساکر: علی بن حسن بن ہبۃ اللہ	
العسکری: علی بن سعد بن عبداللہ	
عشیر بن علی بن احمد ابوالقبائل جبلی ثم مصری	۱۱۰۱
عطاء بن ابی رباح م۔	۹۰
عطاء بن یسار م۔	۸۰
عطیہ بن سعید بن محمد المغربی م۔	۹۸۹
ابن عطیہ: عبداللہ بن عطیہ۔ وغالب بن عبدالرحمٰن	
عفان بن مسلم	۳۷۸
عتبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ	۲۰
ابن عقدہ: احمد بن محمد بن سعید	
عقیل بن خالد ایلی	۱۵۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
العُقَیلی : محمد بن عمرو بن موسےٰ	
عِکرِمَۃ مولا ابن عبّاس م۔	۸۷
العَلاء بن عبدالرحمٰن م۔	۱۲۲
ابو العَلاء ہَمَذانی : حسن بن احمد بن حسن بن احمد	
العَلّانی : خلیل بن کیکلدی	
عَلقَمہ بن قیس نخعی م۔	۲۴
. . وقّاص م۔	۳۵
ابن عَلَک : عمر بن احمد بن علی بن عَلَک ۔ وابنہ عبداللہ	
علی بن ابراہیم بن داؤد ابن عَطّار صاحب نوَاوی م۔	۱۱۷۶
. . . . سَلْمہ بن بَحر قزوینی ابوالحسن قطّان م۔	۸۳۳
. . . . یحییٰ ابن خَطیب عَقربا	۱۱۷۰
. . احمد بن ابی بکر بن حُنَین کنّانی مُسندِ مغرب	۱۰۹۳
. . . . حسن بن محمد بن مُعَیم نُعَیمی م۔	۱۰۰۱
. . . . سعید بن حزم م۔	۱۰۱۶
. . . . سلیمان ۔ عَلّان ۔ نَبیقل مُحدّثِ مصر	۸۱۵
. . . . صالح قزوینی مُقرِئ	۹۱۳
. . . . عبداللہ بن خیرۃ مُقرِئ خطیب بلَنسیہ	۱۱۳۵
. . احمد بن عَبدُالدائم۔	۱۱۷۰
. . . . عَسکر قَصیری صالحی حمّال	۱۱۷۳
. . . . علی بن ہبل المُہذّب الطبیب مُسند	۱۱۲۱
. . . . عمر بن حَفص ابن حمّامی مُقرِئ	۹۷۹
. . . . عمر سَرخسی م۔	۹۸۴
. . . . محمد ابن البصری بُندار مسند عراق	۱۰۲۷
. . . . بن بَیان ابوالقاسم زرّار مُسندِ عراق	۱۰۶۴
. . . . شریف زیدی م۔	۱۱۰۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
علی بن احمد بن یوسف ابوالحسن ہکّاری مُلقّب شیخ الاسلام	۱۰۳۱
. . اسحاق بن زاطیا مخزومی مُسند	۷۰۹
. . . مادرائی	۸۲۵
. . اسماعیل بن ابراہیم مُحلّی مُسند	۱۱۵۴
. . . . ابی بِشر ابوالحسن اشعری	۸۰۵
. . . . سیّدہ مُرسی	۱۰۱۴
. . . . طلحہ حنبلی مسند	۱۱۵۲
. . اشکاب : علی بن حسین بن ابراہیم بن حُر	۱۱۶۱
. . انجب بن عثمان بن عبداللہ ابن ساعی	۴۸۲
. . بجر بن مری قطّان م-	۱۱۳۶
. . ابوبکر بن روزبہ قلانسی بغدادی مِن کبار المسندین	۱۱۱۱
. . جعد م-	۴۰۰
. . حُجر سعدی م-	۴۵۷
. . حرب طائی	۵۸۹
. . حسّان حدیلی	۹۴۸
. . حسن بن احمد بن رشید بزّاز بغدادی مُسند	۱۱۵۴
. . . افطس م-	۵۴۸
. . بن حسن ابن نائح کلابی فقیہ دمشق	۱۰۹۰
. . خلعی مسند مصر صاحب خلیعات	۱۰۴۶
. . بن خلف بن قُدید	۷۸۰
. . . سلم م-	۷۸۹
. . شقیق م-	۳۷۰
. . علّان حرّانی مؤرخ الجزیرہ م-	۸۸۰
. . قُریش ابوالحسن مُسند ببغداد	۱۰۳۰
. . علی بن میمون رمعی م-	۹۹۸

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابن عساکر م۔	۱۰۹۴
. . (حسین بن ابراہیم بن حرّ) ابن اُشکاب	۵۸۰
. . . . احمد بن حسن فلکی م۔	۱۰۰۹
. . . . بُندار ازدی قاضی	۹۲۳
. . . . جُنید رازی م۔	۶۹۱
. . . . حربُویہ ابوعبید قاضی	۷۹۳
(. . . . علی) بن ایوب ابوالحسن مسند بغداد	۱۰۴۶
علی بن حسین بن علی بن ابی طالب زین العابدین م۔	۷۱
. . . . منصور ابوالحسن ابن مُقیر ازجی	۱۱۴۱
. . . . محمد ابوالقاسم بن ابی طالب زینبی قاضی	۱۰۸۱
. . . مسعودی مؤرخ	۸۳۳
. . . ابن مَوازینی ابوالحسن مسند دمشق	۱۰۵۹
. . . بن موسےٰ الشریف المرتضےٰ	۹۹۸
. . حمشاذ م۔	۸۲۳
. . حُمید ابن صبّاغ شیخ السّعید	۱۱۱۷
. . خشرم مروزی	۵۱۷
. . خلف بن بطّال قرطبی شارح بخاری	۱۰۱۰
ابوعلی رَوذباری متصوّف	۸۰۲
علی بن زید بن جُدعان م۔	۱۳۳
. . . . علی بن مُفرّج جُذامی	۱۱۴۲
. . سالم بن ابی بکر یَعقوبی مسند	۱۱۳۲
. . سَرّاج حرّانی م۔	۷۵۷
. . سعد بن عبداللہ عسکری م۔	۷۵۰
. . سعید بن بشیر بن مہران رازی م۔	۷۵۱
. . سلیمان بن احمد مُرادی قرطبی محدّث حلب	۱۰۸۳

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
علی بن سلیمان نحوی اَخفش صغیر	۷۸۲
. . شجاع بن سالم عباسی شیخ القرّاء بمصر	۱۱۵۲
. . شعیب سمسار	۵۶۸
. . ابی طالب رضی اللہ عنہ م۔	۴
. . طلحۃ بصری مُقرِئ بِبغداد	۹۹۷
. . عاصم بن صُہیب م۔	۲۹۷
. . عبّاس بن ولید نجلی مقانعی مُسند کوفہ	۷۵۹
. . عبداللہ بن جعفر بن بخیح ابن مدینی م۔	۴۳۶
. . . . حسن بن جہضم مؤلف بہجۃ الاسرار	۹۶۹
. . . . عبدالجبار ابوالحسن شاذلی زاہد	۱۱۴۴
. . . . بشر مُحدّث واسط	۸۰۵
. . . . ابی مِسَر مَعافِری مسند اِسکندریہ	۷۶۷
. . عبدالحمید غفاری	۱۱۶۰
. عبدالرحمٰن بن احمد بن محمد بن ہبۃ اللہ ابن شیرازی	۱۱۶۸
. . . . عبدالمنعم نابلسی من شیوخ المؤلف	۱۱۵۳
. . . . علی ابن جوزی مسند	۸۶۵
. . . . عیسےٰ بن ماتی مُسند کوفہ	۱۱۶۵
. . . . محمد حنبلی مُسند	۱۰۸۲
. . عبدالرحیم بن حسین عسّار نحوی	۱۰۸۰
. . عبدالسّید بن محمد ابن صبّاغ بغدادی مسند	۱۱۳۶
. . عبدالصمد بن محمد ابن رَمّاح مِصری نحوی	۶۴۹
. . عبدالعزیز بغوی م۔	۹۵۴
. . . . جُرجانی قاضی اَدِیب	۱۰۳۴
. . عبدالغنی ابوالحسن فِہری حُصَری شاعر مُقرِئ المغرب	۱۱۷۱
. . عبدالکافی بن عبدالملک ربعی م۔	

اسماء	ترجمہ نمبر
علی بن عبد الکافی بن علی سُبکی م-	۱۱۷۶
. . عبد الملک بن ہشم نیشاپوری	۹۲۲
. . عبید اللہ بن نصر ابو الحسن ابن زاغونی حنبلی	۱۰۷۸
. . عساکر بن سرور خشاب دمشقی مسند	۱۰۸۹
. . علی بن اسعد بن بیار بغدادی واعظ بدمشق	۱۱۶۲
. . . . عبید اللہ الامیر ابو منصور ابن سکینہ بغدادی	۱۰۷۴
. . عمر بن احمد بن مہدی دارقطنی م-	۹۲۵
. . عیاش حِمصی م-	۳۸۳
. . عیسے بن جراح الوزیر محدث	۸۲۵
. . عیسے رمانی نحوی	۹۲۲
. . فضل ستوری سامری	۸۳۳
. . فضل بن طاہر بن نصر بلخی . م-	۸۴۲
. . مبارک بن باسویہ واسطی مقرئ	۱۱۵۴
. . متیوی مالکی فقیہ مغرب	۱۱۵۵
. بن محمد بن ابراہیم حنائی محدث دمشق	۹۸۷
(. . . . احمد بن عبد اللہ) فقیہ یونینی	۱۱۷۶
علی بن محمد بن احمد بن لؤلؤ ثقفی وراق محدث بغداد	۹۱۲
. . . . . میلہ انصاری فرضی	۹۸۰
. . . . اسحاق طنافسی م-	۴۵۱
. . . . اسماعیل انطاکی شافعی شیخ قراء اندلس	۹۱۲
. . . . جعفر بن مکارم ابو الحسن بن ابی الفرج ابن کبہ	۱۱۳۵
. . . ابو الحسن مشکاتی راوی تاریخ صغیر	۱۰۷۹
. . . حشنی ترکی م-	۱۱۷۶
. . . بن خلف مکاسری قابسی	۹۸۲
. . . . زبیر قرشی محدث کوفہ	۸۳۸
. . . . علی بن خزفہ صیدلانی مسند واسط	۹۶۴

اسما	ترجمہ نمبر
علی بن محمد بن زکی شافعی قاضی	۱۰۹۱
. . . . عبدالصمد علم الدین سخاوی مقرئ	۱۱۴۱
. . . . عبدالملک ابوالحسن ابن قطان م-	۱۱۳۰
. . . . عبید بغدادی م-	۸۱۶
. . . . عقبہ شیبانی	۸۳۴
. . . . علی بن خروف اشبیلی نحوی	۱۱۱۸
. . . . . هذیل بلنسی شیخ القراء	۱۰۹۱
. . . . . یعقوب ابادی بغدادی	۹۶۹
. . . . کاس فقیہ حنفی نخعی	۸۰۵
. . . . محمد ابوالحسن اخضر انباری	۱۰۳۱
. . . . بن عبدالکریم عزالدین ابن اثیر	۱۱۲۴
. . . . . علی ابن بالسی محدث دمشق	۱۱۴۶
. . . . . محمد بن وضاح حنبلی مفتی بغداد	۱۱۵۸
. . . . مہرویہ قزوینی	۸۲۷
. . . . ہارون حمیری صاحب ابی کریب	۸۰۴
. . . . یبقی اندلسی	۱۱۵۳
. . . . یتال محبری	۹۳۷
. . محمود بن قرقین	۱۱۲۵
. . مسعود بن نفیس موصلی م-	۱۱۷۶
. . مسلم طوسی	۵۶۷
. . مسہر	۲۸۰
. . مطر بن زبح انجی بقلی م-	۱۱۷۰
. . مظفر بن ابراہیم کندی دمشقی م-	۱۱۷۶
. . المظفر بن قاسم شیبی محدث	۱۱۴۴
. . منذر طریفی	۵۷۸
. . مفضل مقدسی اسکندرانی م-	۱۱۱۹

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
علی بن مُنَیّر بن احمد خلّال مصری مُسند	۹۹۹
. . مَہدی ابوالحسن ہِلالی طَبیب مُسند بِدِمَشق	۱۰۹۰
. . مولےٰ ابوسَعد سُکّری نَیشاپوری م۔	۱۱۲۱
. . نَصر بن علی بن نَصر جہضمی	۵۶۰
ابوعلی نَیشاپوری : حسین بن علی بن یزید	
علی بن ہِبَۃُ اللہ ابن مَاکُولا	۱۰۳۳
. . . بن محمد ابوتمام بن ابی الفخار ہاشمی مسند	۱۱۴۲
. . ہِلّال ابن بَوّاب امام الخطّاطین	۹۶۸
. . وَہب بن مَطیع ابن دَقیقُ العِید شیخ الصعید	۱۱۶۴
. . یعقوب بن ابی زَہران العَمّاد مُوصلی شیخ القُرّاء	۱۱۷۲
ابن عُلَیّہ : اسماعیل بن ابراہیم بن مِقسَم	۵۸۴
ابن عُلَیّہ عَمّادیہ : منصور بن سُلَیم بن منصور	
عَمّار بن دَہجاء اِسترآبادی م۔	۷۴۴
ابن عَمّار : محمد بن عبداللہ بن عَمّار	
عمر بن ابراہیم ابوالآذان بَغدادی م۔	۱۱۷۰
. . . بن حسین ابن عُقَیمی ادیب	۹۴۳
. . . کَتّانی	۹۷۹
. . احمد بن ابراہیم ابوحازم عَبدُوی م۔	۱۱۷۰
. . . عَبدُ الدّائم	۹۲۳
. . . عثمان بن احمد ابنِ شاہِین م۔	۹۷۹
. . . . مکبری مسند	۸۲۶
. . . علی بن عَلَک م۔	۱۰۸۹
. . . منصور بن صَفّار نَیشاپوری	
. . اَسعَد ابن مَنّا تنوخی قاضی	۷۵۸
. . اسماعیل بن ابی غَیلان	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عمر بن ایوب سقطی بغدادی م-	۷۲۳
بشران سکری	۹۰۷
البصری : عمر بن جعفر بن عبداللہ	۱۱۰۷
بن ابی بکر زرنجری شیخ حنفیہ	۱۱۷۱
بندار بن عمر التنفیسی شافعی اصولی	۸۸۷
جعفر بن عبداللہ بن ابی سری بصری ورّاق م-	۸۲۹
حسن بن علی اشنانی بغدادی	۱۱۳۶
بن محمد ابو الخطاب ابن دحیہ م-	۱۱۷۶
عمر بن حبیب	۸۲۵
حسین خرقی فقیہ حنبلی	
ابو عمر وحفصی : حفص بن عمر بن حارث	۲
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ م-	
ابو عمر زاہد : محمد بن عبدالواحد بن ابی ہاشم	
عمر بن سہل قرمیسینی م-	۸۴۸
شبۃ نمیری م-	۵۳۳
ابو عمر ضریر : حفص بن عمر	
عمر بن ظفر ابو حفص مغازلی ملقن مسند بغداد	۱۰۸۰
عمر بن عبداللہ بن عمر بن عوض مقدسی حنبلی قاضی	۱۱۶۷
ابو عمر بن عبدالبر : یوسف بن عبداللہ بن محمد	
عمر بن عبدالبصیر سہمی قوصی زاہد من شیوخ المؤلف	۱۱۷۴
عبدالرحمن قزوینی شافعی قاضی	۱۱۷۰
عبدالعزیز بن مروان م-	۱۰۴
عبدالکریم دمشقانی م-	۱۰۵۰
عبدالمجید ابو حفص میانشی محدث	۱۰۹۵
عبید اللہ ذہلی زہراوی قرطبی م-	۱۰۱۲

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عمر بن عرّاک حضرمی مُقرئ مصر	۹۵۰
. . علی بن احمد بن لیث ابو مسلم بخاری م۔	۱۰۵۰
" . . . حسین ابو سعد محمودی بلخی مسند	۱۰۸۶
. . . . خضر ابو الحسن قرشی م۔	۱۱۰۷
. . . . عطاء مقدمی م۔	۲۷۲
. . . . عمر ابو علی حربی واعظ مسند	۱۰۹۸
ابو عمر بن عیاذ : یوسف بن عبد اللہ بن سعید	
. غلام ثعلب : محمد بن عبد الواحد بن ابی ہاشم	
عمر بن کرم حمامی دینوری مسند وقت ببغداد	۱۱۳۳
. . محمد بن بجیر بجیری م۔	۷۳۳
. . . . ابی سعد ابن ابی عصرون دمشقی مسند	۱۱۷۲
. . . . عبد اللہ سہروردی شیخ الشیوخ	۱۱۵۴
. . . . ابو شجاع بسطامی محدث مشرق	۱۰۹۰
. . . . علوان اسدی قاضی	۱۱۲۵
. . . . علی بن یحییٰ ابو حفص ابن زبات م۔	۹۱۷
. . . . عمر بن خواجا امام مسند	۱۱۶۸
. . . . منصور ابن حاجب م۔	۱۱۵۳
. . منصور بزاز محدث بخاری	۱۱۱۹
. . ابی نصر بن عوۃ التاجر	۱۱۴۴
. . ہارون بلخی م۔	۳۲۳
. . یعقوب بن عثمان ذہبی اربلی صوفی	۱۱۶۰
عمرو بن بحر جاحظ	۵۶۰
. . حارث مصری	۱۷۹
ابو عمرو بیری : احمد بن محمد بن احمد بن حفص	
. خفاف : احمد بن نصر بن ابراہیم	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
عَمرو بن دِینار مکی م۔	۹۸
ابو عَمرو شَیبانی : سَعد بن اِیاس	
عَمرو بن عاصِم کِلابی م۔	۳۹۱
عَمرو بن عبد اللہ ابو اِسحاق سَبیعی م۔	۹۹
. . . بن دُرہم مُطوّعی مُسند نیشاپور	۸۲۵
. . عثمان بن سعد بن کَثیر حِمصی م۔	۵۲۴
. . علی بن بَحر قَلّاس م۔	۵۰۲
عَمرو بن عَون م۔	۴۲۴
. . محمد بن بُکَیر بن شابور ناقِد م۔	۴۵۲
. . مُرّۃ مُرادِی م۔	۱۰۵
ابو عَمرو مُستملی : احمد بن مبارک	
عَمرو بن مَیمون م۔	۵۵
عِمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ م۔	۱۴
. . موسےٰ بن مُجاشع سَختیانی جُرجانی م۔	۷۶۳
ابو عَوانہ وَضّاح بن عبد اللہ یَشکُری م۔	۲۲۳
ابو عَوانہ اِسفرائینی : یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم	
عَوف بن ابی جَمیلہ اَعرابی م۔	۱۲۷
ابن عَون : عبد اللہ بن عَون بن اِرطبان	
عِیاض بن موسےٰ یَحصُبی سَبتی م۔	۱۰۱۳
عیسیٰ بن احمد عَسقلانی مُحدّثِ بَلخ	
. . بَرَکت بن وَالی صالِحی مُؤدِب	۱۱۷۰
. . سلیمان بن عبد اللہ رُعَینی مالِقی	۱۱۵۴
. . شاذان قَطّان م۔	۵۸۳
. . شُعَیب سِجزی وَالِدُ ابی الوَقت	۱۰۵۶
. عبد اللہ بن سِنان طَیالِسی (رُعاب) م۔	۶۳۴

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
علی بن عبدالعزیز بن علی ابوالقاسم لخمی مُقرِئ اِسکندریہ	۱۱۳۳
علی بن علی وزیر محدّث	۹۵۳
. . یحییٰ بن احمد سِجزی م۔	۱۱۶۷،۱۱۷۶
یونس بن ابی اِسحاق سُبیعی م۔	۲۶۱
عَینُ الشّمس بِنت احمد بن ابی فرج اِصبہانیہ	۱۱۲۱
ابن عُیینہ : سفیان	
الغازی : محمد بن ابراہیم بن شعیب۔ و احمد بن عمر بن محمد	
غالب بن عبدالرحمٰن بن غالب بن تمام ابن عَطیہ اَندلسی م۔	۱۰۶۹
غانم بن خالد بن عبدالواحد تاجر مسند اِصبہان	۱۰۷۶
. . محمد بن عُبیداللہ بُرجی مسند اِصبہان	۱۰۵۷
ابن ابی غَزوہ : احمد بن حازم	
ابن اخت غَزّال : محمد بن علی بن داؤد	
الغَزّال : محمد بن عبدالرحمٰن بن سَہل	
ابوغسّان مَدَنی : محمد بن مُطَرِّب	
. . غَہدِی : مالک بن اسماعیل	
الغَسّانی : حسین بن محمد بن احمد جَیّانی	
الغِطریفی : محمد بن احمد بن حسین بن قاسم	
غلام ثَعلب : محمد بن عبدالواحد بن ابی ہاشم	
غلام ابن : اسماعیل بن علی	
ابوالغنائم نَرسی : محمد بن علی بن میمون	
غُنجار : محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان	
غُندر : محمد بن جعفر ہُذَلی وآخرون	
فاطمہ بنت ابراہیم بن محمود بن جوہر البعلبکیہ مسندہ	۱۱۷۴
. . فَتحِ الخیر مُسندۂ مصر	۱۱۱۰
. . سلیمان بن عبدالکریم اَنصاریہ مسندہ	۱۱۶۹

اسماء	ترجمہ نمبر
فاطمہ بنت عبداللہ بن احمد اُمُّ الخیر جَوْزَ دانیہ خاتمۂ اصحاب ابن زَیدہ	۱۰۷۲
العَامِی : عبدالرحمٰن بن عَبدُالجَبَّار	
ابوالفَتْح ابن مَنْصُور : عبدالواحد بن محمد بن احمد	
ابوالفُتْیان : عمر بن عبدالکریم	
ابن الفَخَّار : محمد بن ابراہیم بن خَلَف	
ابن ابی فُدَیک : محمد بن اسماعیل بن مسلم	
الفَرَّاء : یحییٰ بن زیاد	
ابن الفُرَات : محمد بن عَبَّاس بن احمد	
فُرَج زَنْجَانی مُتَصوف	۱۰۱۴
ابن فَرَج : احمد بن فَرَج بن احمد اِشْبِیلی	
الفُرَضِی : محمود بن ابی بکر بُخَارِی	
ابن الفَرَضِی : عبداللہ بن محمد بن یوسف	
الفَرَہیانی : عبداللہ بن محمد بن سَیَّار	
الفِرَیابی : محمد بن یوسف ۔ وجَعْفر بن محمد بن حسن	
الفَسَوی : یعقوب بن سُفْیان	
الفَضْل بن احمد بن محمد جُرْجانی ثم نَیْشَاپوری	۱۰۳۴
. . حُبَاب ابوخَلیفہ جُمَحِی م۔	۶۹۰
. . حسین بن ابراہیم ابن بَارْنِیَاسِی مُسْنِد دمشق	۱۰۹۵
. . دُکَین ابونُعَیم المُلَائی م۔	۳۶۹
. . سَہل اَعْرَج بَغْدادی م۔	۵۷۴
. . . بن بِشْر ابوالمَعَالی اَثِیر اِلْفَرَائِضی مسند بدمشق	۱۰۸۸
. . عَبَّاس رَازِی (فُلْک الصَّائغ) م۔	۶۲۳
. . محمد بن احمد اَبِیوَرْدی عَطَّار مُسْنِد نَیْشَاپور	۱۰۶۹
. . . مُسَیَّب شَعْرَانی بَیْہقی م۔	۶۵۴
. . موسےٰ سِیْنَانی م۔	۲۷۸

اسماء	ترجمہ نمبر
الفضل بن یحییٰ ابو عاصم فُضَیلی ہَروی	۱۰۲۶
. . یعقوب رَخامی م۔	۵۸۶
فضلک الصائغ : فضل بن عباس رازی	
الفضیل بن عیاض م۔	۲۳۲
الفلاس : عمرو بن علی بن بحر بن کنیز	
ابن فطیس : محمد بن فطیس ۔ وعبدالرحمٰن بن محمد بن عیسے	
الفلکی : علی بن حسین بن احمد بن حسن	
فلیح بن سلیمان م۔	۲۰۹
ابو الفہم بن احمد سُلَمی مسند	۱۱۶۳
ابن ابی الفوارس : محمد بن احمد بن محمد بن فارس	
ابن الفوطی : عبدالرزاق بن احمد بن محمد	
ابو القاسم : علی بن محمد بن خلف	
القاسم بن احمد بن ابی السداد شیخ القرا بدمشق	۱۱۵۲
. . . . محمد بن سلیمان ابن طیلسان م۔	۱۱۳۹
قاسم بن اسماعیل ابو عبید محاربی	۸۰۴
. . اصبغ بن محمد بن یوسف اندلسی م۔	۸۳۱
القاسم بن ابی بکر بن غنیمہ اربلی راوی صحیح	۱۱۵۹
. . جعفر بن عبدالواحد قاضی ابو عمر ہاشمی مسند بصرہ	۹۶۹
. . زکریا بن یحییٰ مُطَرِّز م۔	۷۳۰
. . سلّام ابو عبید م۔	۴۲۳
. . علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر م۔	۱۱۱۰
. . . محمد جزری منشی مقامات	۱۰۶۱
. . فضل ثقفی مسند اصبہان	۱۰۴۴
. . فیرۃ بن خلف شاطبی شیخ القراء	۱۱۰۲
. . لیث بن مسرور رسعنی نزیل تنیس	۸۵۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق م۔	۸۸
محمد بن قاسم بیانی	۶۷۱
ابن قتیبہ دینوری : عبد اللہ بن مسلم	
ابن قتیبہ عسقلانی : محمد بن حسن بن قتیبہ	
القباب : عبد اللہ بن محمد بن محمد بن فورک	
القراب : اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عبد الرحمن	
قراقلین ابن سعد ابو الاعز بغدادی مسند	۱۰۷۲
قراد ابو نوح : عبد الرحمن بن غزوان	
قرطمہ : محمد بن علی بغدادی	
قرہ بن خالد م۔	۱۹۰
ابو قریش : محمد بن جمعۃ	
القصاب : محمد بن علی بن محمد کرجی ابو احمد	
ابن القطان فاسی : علی بن محمد بن عبد الملک	
ابو قلابہ جرمی : عبد اللہ بن زید	
ابو قلابہ رقاشی : عبد الملک بن محمد	
قمر بن ہلال بن بطاح قطیعی	۱۱۳۹
قنبل مکی مکری : محمد بن عبد الرحمن قنبل	
القواریری : عبید اللہ بن عمر بن میسرہ	
قیس بن ابی حازم احمسی م۔	۴۹
قیس بن ربیع م۔	۲۱۱
قیس بن محمد ابو عاصم سویقتی اصبہانی	۱۰۹۰
ابو کامل : مظفر بن مدرک	
الکتانی : محمد بن ابراہیم بن محمد۔ وعبد العزیز بن احمد	
کثیر بن مرۃ حضرمی م۔	۳۱

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابن کثیرؒ : اسماعیل بن عمر	
الکدیمی : محمد بن یونس	
ابوالکرم بن عبدالمنعم بن قاسم ارزقاحی مسند	۱۱۴۵
ابوکریب : محمد بن قلاء	
کریمہ بنت عبدالوہاب بن علی بن خضر ابنۂ فضل مسندۂ شام	۱۱۴۲
کعب احبار بن ماتع حمیری	۳۳
کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ	۱۴
الکلاباذی : احمد بن محمد بن حسن بن علی بن رستم	
ابن الکماد : ابراہیم بن محمد بن احمد بن ہارون	
کھمس بن حسن م۔	۱۶۹
کوتاہ : عبدالجلیل بن محمد	
الکوسج : اسحاق بن منصور	
کوکبری بن علی ترکمانی المظفر صاحب اربل	۱۱۵۳
کیلکجہ : محمد بن صالح اتماطی بغدادی	
لاحق بن ابی فضل حرمی حنوفی ابن حصین کے ذریعہ مسند کے راوی	۱۱۱۰
اللاردی : محمد بن عتیق بن علی	
اللالکائی : ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور	
ابن لہیعہ : عبداللہ بن لہیعہ	
لیث بن سعد فہمی امام م۔	۲۱۰
ابن ابی لیلیٰ : عبدالرحمن وابنہ محمد	
الماشون : عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلم	
ابن ماجہ : محمد بن یزید	
المایرقی : حسین بن محمد بن احمد بن محمد	
ابن ماکولا : علی بن ہبۃ اللہ	
مالک بن اسماعیل ابوغسان نہدی م۔	۴۰۴

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
مالک بن انس اِمام م۔	۴۱۲
مالک بن اوس بن حَدَثان نَصری م۔	۶۱
. . عبدالرحمٰن بن علی بن مُرحَّل مَالِقی ادیبِ سَبتہ	۱۱۷۰
. . مِغْوَل م۔	۱۸۶
المَالِینی : احمدبن محمدبن احمدبن عبداللہ	
ابن مَاکَا : احمدبن محمدبن اُخَید	
المُبارک بن احمدبن ذریق ابوالفتح حدّاد مُسند واسط	۱۰۸۹
. . حسن ابوالکرم شَہرَزُوری مُقرِئ عِراق	۱۰۷۹
. . حسین اَبُوالخیر غَسّال ادیب مُقرِی بغداد	۱۰۶۴
. . علی بن خُضَیر ابوطالب صَیرَفی بِبَغداد	۱۰۹۰
مُبَارک بن فُضَالہ م۔	۱۹۳
المبارک بن کامل بن ابی غالب ظَفَرِیُ خَبّاف مفیدِ بغداد	۱۰۸۱
. . مُبارک بن صَدقہ ابوالفَضل سِمسَار مسند	۱۰۹۰
. . یحییٰ ابن طَبّاخ شیخِ شافِعیہ بمصر	۱۱۶۴
ابن المبارک : عبداللہ	
المُتوکّل عبّاسی	۵۶۳
ابن مَتّوَیہ : ابراہیم بن محمدبن حسن	
مجاہدبن جبَر م۔	۸۳
المُحَاربی : عبدالرحمٰن بن محمدبن زیاد	
مُحاسن بن عبدالملک بن علی تَنُوخی حَمَوی مُفتی حنابلہ	۱۱۴۱
ابوالمحاسن : حسین بن علی بن حِضَر	
المُحَامِلی : حسین بن اسماعیل ۔ وقاسم بن اسماعیل	
المُحِبّ طَبَری : احمدبن محمدبن عبداللہ بن محمد	۱۰۶۴
محفوظ بن احمد کَلوَذانی اَزَجی، حنبلی	۱۱۶۳
. . مَعتُوق العِز ابن بُرُوری مُؤرخ	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن آبان بلخی م۔	۵۱۴
. . ابراہیم بن ترجم بن حازم مصری راوی	۱۱۶۵
. . . . ثابت کبیر انی واعظ مصر	۱۰۹۰
. . . . حارث تیمی م۔	۱۰۸
. . . . حیون اندلسی م۔	۷۷۴
. . . دیبلی مکی	۸۰۲
. . . بن سعید یوشنجی م۔ (اصل میں یوشنجی ہے)	۶۷۸
. . . . شعیب غازی م۔	۷۶۱
. . . . عبداللہ بن بندار ابوزرعہ یمنی م۔	۹۲۹
. . . . عبدالرحمن بن جرج تلمسانی محدث اسکندریہ	۱۱۴۴
. . . . عبدالواحد مقدسی حنبلی	۱۱۶۲
. . . . ابی عدی م۔	۳۰۵
. . . . علی انصاری بابشرقی مسند	۱۱۴۶
. . . . بن عاصم ابن مقری م۔	۹۱۳
. . . . عطار م۔	۱۰۲۰
. . . . غنائم مہندس م۔	۱۱۷۶
. . . . محمد الوانی دمشقی م۔	۱۱۷۶
. . . . بن ولید کتانی م۔	۷۷۷
. . . . یحیی مزکی نیشاپوری محدث	۹۹۰
. . . . مسلم اربلی مسند	۱۱۳۶
. . . . ابوامیہ طرسوسی م۔	۶۰۵
. . . . منذر نیشاپوری ثم مکی م۔	۷۷۵
. . . ابن مواز فقیہ مالکی	۶۹۹
. . احمد بن ابراہیم ابن اسماعیل ابونصر اسماعیلی	۹۷۳
. . . . سلیمان ابواحمد عسال م۔	۸۵۴
. . ابراہیم بن خلف بن فخار م۔	۱۱۰۲

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن احمد بن احمد بن حسین مؤصلی مُقرِئ - شُعلہ	۱۱۴۴
. . . . . حمّاد بغدادی اَثرم	۸۲۸
. . . . . رُشد ابوالوَلید قُرطُبی شیخ مالکیہ	۱۰۷۰
. . . . . ابن صَرما دقّاق بغدادی مسند	۱۰۷۶
. . . . . اَزہر بن طلحہ اَزہری لُغوی	۹۰۳
. . . . . بَراء عَبدی	۶۷۸
. . . . . تمیم ابوالعرب م۔	۸۵۶
. . . . . جعفر مُزکّی مسند نیشاپور	۹۹۶
. . . . . ابی جعفر طبَسی مؤلف بُستانُ العارفین	۱۰۲۹
. . . . . حسن ابوعبداللہ طَرائفی مُسند	۱۰۸۰
. . . . . حسین شاشی فقیہ شافعی	۱۰۵۲
. . . . . بن قاسم غِطرِیفی م۔	۹۱۲
. . . . . حمّاد بن سعید ابی بِشر دَولابی م۔	۷۶۰
. . . . . سُفیان کوفی م۔	۹۲۲
. . . . . خلف بن حجّاج تجیبی قُرطبی مُحدّث	۱۰۷۳
. . . . . راشِد بن مَعدان	۸۰۰
. . . . . زُہیر بن حرب (ابن ابی خَیثمہ) م۔	۷۴۱
. . . . . ابوزید مَروَزی فقیہ شافعی	۸۹۷
. . . . . سلامہ مُوصلی صالِحی قصّاص	۱۱۷۶
. . . . . شکرویہ ابومنصور مسند اصبہان	۱۰۲۹
. . . . . شنبوذی مُقرِئ عراق	۹۵۰
. . . . . بن عبداللہ بن رَدّا ابوالخیر اصبہانی	۱۰۲۹
. . . . . عُبیداللہ حفصی صاحب الکشمیہنی	۱۰۲۰
. . . . . عبداللہ بن سَکویہ م۔	۱۰۳۷
. . . . . عیسےٰ یُونینی م۔	۱۱۴۵

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ ابن سَیِّدُ النَّاس م۔	۱۱۵۱
. . . . عبدالباقی ابنِ خاضبۃ م۔	۱۰۴۴
. . . . عبدُالہادی م۔	۱۱۷۶
. . . . عبدالوہاب حَدِیثی اِسفرائینی م۔	۹۷۴
. . . . عثمان بن ابی الحدید شکلی مُسند دِمشق	۹۷۳
. . . . علی بَغدادی مُسندُ زمانہ	۹۵۷
. . . . بن اَسعد ابن حَرّارۃ بَرزَعی م۔	۹۱۱
. . . . ابی جعفر قُرطُبی مُحدِّث	۱۱۴۲
. . . . حامد ابو نصر کُرکانجی مُقرِی ہَرَوی	۱۰۳۰
. . . . حَمدان ابو طاہر خُراسانی م۔	۱۰۰۰
. . . . مُصلح اِصبہانی فقیہ	۱۱۰۲
. . . . عمر بن حسین ابن قَطِیعی محدث مُؤرخ مسندِ عراق	۱۱۳۵
. . . . عَمرو لُؤلُوی صاحِبِ ابی داؤد	۸۲۳
. . . . ابی العَوّام رِیاحی مسند	۶۵۶
. . . . ابی عَوَن نَسَوی	۷۶۷
. . . . بن مَحبُوب مَحبُوبی	۸۳۵
. . . . محمد اَبیوَرْدی ادیب ابو المُظفّر	۱۰۵۲
. . . . بن احمد بن حَسنُون ابو الحسین نَرسی مُسند بَغداد	۱۰۱۶
. . . . علی بن احمد بن رَزقُویہ	۹۶۶
. . . . جَارُود ابو الفضل جَارُودِی ہَرَوی م۔	۹۶۸
. . . . جَعفر ابنِ حَدّاد مِصری م۔	۸۶۶
. . . . ابو عَمرو بُجَیرِی م۔	۹۸۵
. . . . حسن ابو بکر ابنِ مَاجَہ مُسندِ اِصبہان	۱۰۲۸
. . . . حسن بن عَسَاکر العِزّ النَّسَابہ	۱۱۴۱
. . . . محمد بن سُلیمان عُثمَانی م۔	۹۶۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن احمد بن محمد بن صاعد صاعدی نیشاپوری	۱۰۷۸
. . . . . عبد الجبار بن توبہ ابو الحسن اسدی عکبری مسند	۱۰۷۵
. . . . . عمار ابو الفضل حارودی م۔	۸۱۵
. . . . . فارس ابو الفتح ابن ابی الفوارس م۔	۹۶۷
. . . . . مقفل میدانی نیشاپوری	۸۲۸
. . . . . یحیی ابن مفرج قرطبی م۔	۹۴۱
. . . . . یعقوب مفید م۔	۹۱۵
. . . . ابی موسے ہاشمی الشریف ابو علی حنبلی	۹۸۷
. . . . نصر ترمذی فقیہ شافعی	۶۶۱
. . . . نصر ابو جعفر صیدلانی مسند وقت باصبہان	۱۱۱۶
. . . . ابی نصر ابن دباہی بن شیوخ المؤلف	۱۱۷۴
. . . . نصر ابن بنت معاویہ بن عمرو	۶۷۸
. . . . نعمت ابن مقدسی مفتی	۱۱۷۲
. . . . ہارون ابن الجندی غسانی محدث دمشق	۹۷۹
. . . . یحیی بن ہبۃ اللہ بن سنی الدولۃ دمشقی قاضی	۱۱۵۹
. . . . یعقوب بن شیبۃ سدوسی	۸۱۱
. . ادریس بن عباس الشافعی امام م۔	۳۵۴
. . ادریس بن منذ ابو حاتم رازی م۔	۵۹۲
. . ابو الولید شامی	۷۶۷
. . اسحاق بن ابراہیم بن مہران سراج م۔	۷۳۵
. . . ایوب صبغی مسند نیشاپور	۸۷۹
. . . حرب ابو عبد اللہ بن ابی یعقوب م۔	۴۳۳
. . . خزیمہ م۔	۷۳۴
. . صاغانی م۔	۵۹۸
. . بن محمد الصدر قونوی اتحادی	۱۱۷۱

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ ابن مَنْدَہ	۹۵۹
. . . یَسار مُطَّلبی م۔	۱۶۷
. . اسد ابو عبداللہ خُوشی م۔	۴۶۹
. . . مَدِینی اِصبَہانی	۶۶۴
. . اَسعَد بن محمد ابو منصور طُوسی شَیخِ شِیراز	۱۰۹۴
. . اَسلم بن اَسلم طُوسی م۔	۵۵۰
. . اسماعیل بن ابراہیم بن مُغیرۃ بن مردزبہ البخاری امام (اصل میں مردزبہ ہے) م۔	۵۷۸
. . . احمد مَقدِسی حَنبلی مُسند	۱۱۴۴
. . . اَشقَر صیرفی مسند اِصبَہان	۱۰۵۹
. . . الحَسّانی	۵۶۴
. . . بن سالم صائِغ	۶۵۶
. . . عَبّاس وَرّاق مُحَدِّثِ بغداد	۹۱۴
. . . محمد بن خَلَفُون م۔	۱۱۲۵
. . . مُسلم بن ابی قُدَیک م۔	۳۳۰
. . . مِہران اِسماعیلی نَیشاپوری م۔	۷۰۳
. . . یوسف ابو اِسماعیل تِرمذی م۔	۶۲۹
. . اَشکاب : محمد بن حسین بن ابراہیم بن حرّ	
. . ایوب تاؤنی حَنَفی مُقرِئ	۱۱۶۶
. . . بن یحییٰ بن ضریس رازی م۔	۶۶۵
. . بَرَکات بن ہِلال سَعیدی نحوی مُسند مصر	۱۰۷۰
. . بَرَکت بن حَکَم یحصبی بَرَدانی م۔	۸۱۰
. . بَشّار بُندار م۔	۵۲۶
. . بِشر زَنبری	۸۲۰
. . . عَبدی م۔	۳۰۲
. . ابی بکر بن خَلیل بن ابراہیم مُفتی مکہ	۱۱۶۷

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن بکر بن داسہ تمار	۸۳۵
. . ابی بکر بن ابی السعادات دبّاس حنبلی	۱۱۳۲
. . . . . علی بن عطاء بن مُقدّم مُقدّمی م۔	۴۷۹
. . . . محمد بن سلیمان عامری دمشقی	۱۱۷۲
. . جابر بن حمّاد ابو عبداللہ مروزی م۔	۶۶۷
. . جریر طبری م۔	۷۲۸
. جعفر بن احمد بن حمید بن مامون لبنی مقری	۱۱۰۴
. . . حسین وراق (غندر) م۔	۹۰۴
. . . . دران بغدادی (غندر)	۹۰۴
. . . . رمیل مسند مصر	۹۴۳
. . . سامری خرائطی مصنف المکارم المساوی	۸۱۲
. . . بن عباس (غندر)	۹۰۴
. . . . عبدالرحمن (غندر)	۹۰۴
. . . ابو علی (غندر)	۹۰۴
. . . فامی (غندر)	۹۰۴
. . . مطیری صیرفی	۸۲۷
. . . هذلی غندر م۔	۲۸۱
. . جمعہ بن خلف ابو قریش قحطانی م۔	۷۶۷
. . جمیع ابو المعالی قرشی فقیہ شافعی	۱۰۷۹
. . جہم سمری مسند بغداد	۵۹۲
. حاتم بن بزیع بصری ثم بغدادی	۴۶۳
. . . . سلیمان زنّی	۴۶۳
. . . . میمون قطیعی سمین م۔	۴۶۳
. . . . نعیم مصیصی	۴۶۳
. . . . یونس مصیصی	۴۶۳

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن حارث بن اسد قیروانی م۔	۹۳۴
. . حازم بن حامد مقدسی حنبلی	۱۱۶۸
. . حامد خال ولد السنی محدث	۶۷۶
. . حبان بستی م۔	۸۷۹
. . حرب ابرش م۔	۲۸۷
. . . نشائی	۵۵۲
ابو محمد حریری صوفی	۷۸۰
محمد بن حسان ابو جعفر ازرق بغدادی	۵۱۷
. . حسن اصفہبذ اصبہانی تاجر	۱۱۱۱
. . . بن حسین ابو جعفر حیدلانی مسند اصبہان	۱۰۹۲
. . . . نیشاپوری م۔	۸۵۳
. . . . حفص اشنانی کوفی قاضی	۷۸۲
. . . زبیدی اندلسی لغوی	۹۱۶
. . . بن درید	۷۹۷
. . . سالم بن سلام دمشقی محدث	۱۱۵۳
. . . ابی عبد اللہ تعال مسند ببغداد	۱۱۵۱
. . . علی بن اسماعیل تدمری قاضی	۱۱۷۰
. . . قتیبہ عسقلانی م۔	۷۶۵
. . . محمد حرمی م۔	۱۰۴۵
. . . بن زیاد نقاش بغدادی م۔	۸۷۲
. . . محمد اباذی نیشاپوری	۸۲۸
. . . بن یوسف الفاسی مقرئ بحلب	۱۱۴۴
. . . مظفر ابو علی حاتمی ادیب	۹۵۰
. . . مقسم عطار مقرئ	۸۷۹
. . حسین بن ابراہیم آبرکی	۸۹۹
. . حسین بن موسے شریف رضی	۹۷۴

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن حسین بن ابراہیم حُرّ بن اَشکاب اخو علی م۔	۵۹۹
. . . . احمد ابوالفتح اَزدی م۔	۹۰۸
. . . . بَلخی	۹۳۵
. . . . ابو اکتریک سَعدی حِمصی ثم طَرَابلسی	۷۹۳
. . . . حَدّادی قاضی مسند مَرو	۹۵۰
. . . . بن حسن قَطّان مسند نیشاپور	۰
. . . . ابی حُنین	۵۹۳
. . . . رَزین عامری حَموی قاضی	۱۱۵۹
. . . . عبداللہ ابوبکر آجُرّی م۔	۸۸۸
. . . . بن رَواحہ ابوالبرکات حَموی	۱۱۳۹
. . . . محمد بن حسین بن علی زَاغُونی م۔	۱۰۹۶
. . . . خَلَف قاضی ابویَعلےٰ ابن فَرّاء	۱۰۱۴
. . . . محمد ابوطاہر حَنائی مسند شام	۱۰۶۴
. . . . بن سوے ابوعبدالرحمن سُلَمی نیشاپوری م۔	۹۶۳
. . . . مَزرفی مسند مُقرِئ بغداد	۱۰۶۸
. . . . بن مُکرَّم بَغدادی م۔	۷۳۶
. . . . ہَیثَم ابومنصور لُقَوّمی مسند قَزوِین	۱۰۳۰
. . حَمّاد طہرانی م۔	۶۳۵
. . حَمدون بن خالد بن یَزید نیشاپوری م۔	۷۹۶
. . حَمدویہ بن سَہل مَروزی فارِی م۔	۸۴۳
. . حَیّان بَغوی اَبوالاَحوص	۴۴۸
. . حُمَید بن حَیّان رازی م۔	۵۰۶
. . حَیدرۃ بن مُفَوِّز شاطبی	۱۰۶۰
. . خازم ابومُعاویہ ضَرِیر م۔	۲۷۴
. . خُرَیم عُقَیلی	۷۶۸

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن خضر بن ابراہیم ابوبکر محوّلی مقرئ بغداد	۱۰۷۶
. . حنیف متصوف	۸۹۷
. . خلف بن مزربان	۷۵۸
. . . وکیع قاضی	۷۰۹
. . خیر بن عمر اشبیلی م-	۱۱۰۸
. . داؤد بن سلیمان نیشاپوری م-	۸۶۸
. . . علی ظاہری	۶۸۰
. . رافع قشیری نیشاپوری م-	۵۲۵
. . زبان بن حبیب حضرمی	۸۱۵
. . زکریا بن حسین صکوکی نسفی م-	۸۸۳
. . زکریا غلابی	۶۶۲
. . زہیر بن احنطل ابوبکر الشافعی مفتی نساء	۹۸۶
. . ابی زید بن حمدکرانی اصبہانی مسند	۱۰۹۸
. . سحنون قرطبی	۵۸۹
. . سری ابوبکر بن سراج نحوی	۷۶۸
. . ابی سری : محمد بن متوکل	
. . سعد بن رفیع کاتب واقدی م-	۴۳۱
. . سعدون بن مرجیٰ ابو عامر عبدری	۱۰۷۲
. . سعید بن احمد بن سعید ابن زرقون اشبیلی مسند	۱۱۰۴
. . . اسمر محدث	۱۱۷۰
. . . بن ابی البقاء ابن خازن صوفی مسند بغداد	۱۱۴۱
. . . عبدالرحمن قشیری مؤرخ رقہ م-	۸۲۵
. . . نبہان ابوعلی کرجی کاتب	۱۰۵۷
. . . یحییٰ بن علی بن حجاج ابن کدیشی م-	۱۱۳۴
. . سلام بیکندی م-	۴۲۸

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن سلامہ بن جعفر قضاعی قاضی جامع الشہاب	۱۰۱۲
سلمہ حرّانی م۔	۲۹۶
سلیمان بن حارث باغندی	۷۰۵
. . حمائل بن غانم مقدسی مدرس عصرونیہ	۱۱۷۰
. . ابو سہل صعلوکی	۸۹۶
. . بن ابی العز حنفی مفتی	۱۱۷۰
. . . فارس دلال نیشاپوری	۷۸۰
. . . محمد شاطبی شیخ اسکندریہ	۱۱۷۰
. . سنان قزاز	۶۰۳
. . سنجر م۔	۶۰۲
. . سیرین م۔	۷۴
. شجاع ابن ثلجی	۶۵۵
. شداد ابو یعلی سمعی	۶۲۶
. شعیب بن شابور م۔	۲۹۵
. صابر موذن مسند بخارا	
. صافی نقاش	۱۱۱۰
. صالح بغدادی کیلجہ م۔	۶۳۲
. بن دریج عکبری	۷۲۶
. صباح دولابی م۔	۴۴۸
. طاہر بن علی مقدسی م۔	۱۰۵۳
. طغج اخشید صاحب مصر	۸۲۵
. طیب ابوبکر باقلانی	۹۸۱
. عاصم ثقفی اصبہانی	۵۳۳
. عباس (بن احمد) بن ایوب ابن اخرم م۔	۷۴۸
. عباس بن احمد بن عصمۃ ابن ابی ذہل م۔	۹۴۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن عباس بن احمد بن محمد بن فرات م۔	۹۴۶
. . . مؤدب	۶۶۲
. . . بن نجیح	۸۳۳
. . عبداللہ بن ابراہیم ابوبکر شافعی م۔	۸۴۹
. . . . بن عیسے تیجی مسند	۱۱۵۱
. . . . احمد ابن زبر م۔	۹۲۷
. . . . ابوعبداللہ صفار اصفہانی	۸۲۹
. . . . بن یطیل مرسی فقیہ اندلس	۹۹۸
. . . . باکویہ شیرازی متصوف	۹۸۷
. . . . ابوبکر قضاعی بلنسی آبار م۔	۱۱۵۱
. . . . تومرت	۱۰۷۲
. . . . جعفر بن عبداللہ ابوالحسین رازی	۸۶۴
. . . . حسن ابن سکرہ بغدادی شاعر	۹۲۱
. . . . حسین ناصحی حنفی قاضی نیشاپور	۱۰۳۰
. . . . زبیر ابواحمد زبیری م۔	۳۴۷
. . . . سعید بن عائذ قرطبی مسند اندلس	۹۹۹
محمد بن عبداللہ بن سلیمان حضرمی مطین م۔	۶۸۲
. . . صیرفی فقیہ شافعی	۸۰۸
. . . . عبداللہ بن ابی دجانہ ابوزرعہ دمشقی صغیر م۔	۹۳۲
. . . . . مالک طائی اندلسی نحوی بدمشق	۱۱۷۱
. . . عبدالحکم م۔	۵۶۶
. . . عبدالرحیم ابن برقی م۔	۵۹۳
. . . عبدالسلام تکحول بیروتی م۔	۸۰۱
. . . عبدالعزیز بن شاذان ابومسعود بجلی م۔	۱۰۱۰
. . . عمار موصلی م۔	۵۱۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن عبداللہ بن عمرویہ ابن علم الصفار	۸۵۴، ۸۶۳
. . . عیسےٰ بن ابی زمنین سری شیخ قرطبہ	۹۵۷
. . . مبارک مخرمی م۔	۵۳۷
. . . مثنیٰ انصاری م۔	۳۶۶
. . . محمد بن حمدویہ الحاکم نیشاپوری م۔	۹۶۲
. . . زکریا جوزقی م۔	۹۴۵
. . . صالح ابہری	۹۱۰
. . . عبداللہ ابن عربی م۔	۱۰۸۱
. . . عبدالملک بن مسلم رقاشی م۔	۴۷۲
. . . ابن اخی میمی دقاق بغدادی	۹۴۳
. . . بن نمیر م۔	۴۴۶
. . . یحییٰ بن جدا شبیلی مقری فقیہ حافظ	۱۱۰۴
. . . یزید مقری	۵۷۸
. عبدالباقی بن احمد ابوالفتح بطی مسند بغداد	۱۰۹۱
. . . محمد ابوبکر قاضی سرستان مسندِ دنیا	۱۰۷۵
. عبدالرحمٰن بن سابور ابوالعباس دعولی م۔	۷۰۷
. . . سامہ م۔	۱۱۶۹، ۱۱۷۶
. . . السامی ہروی م۔	۷۱۸
. . . بن سہل غزال م۔	۹۰۵
. . . عبداللہ بن حباب مالکی	۱۱۴۱
. . . عثمان بن قاسم بن ابی نصر مقری اندلس	۱۰۰۸
. . . علی تجیبی م۔	۱۱۲۱
. . . قنبل مکی مقری	۶۷۸
. . . بن ابی لیلےٰ م۔	۱۶۵
. . . محمد ابوطالب کنجرودی مسند	۱۰۸۸
. . . العجوز کتامی سبتی عالم المالکیۃ	۱۰۲۷

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد ابوالفتح کُشمیہنی مسند	۱۰۸۸
. . . . . مَسعُودی صُوفی بِدِمَشق	۱۱۰۱
. . . . مُغیرۃ بن حارث بن ابی ذِئب م-	۱۸۵
. . عبدالرحیم بن ابی زُہَیر صَاعِقہ م-	۵۷۵
. . عبدالسلام بن احمد اَنصاری مسند	۱۰۴۸
. . . . بَشّار نَیشَاپوری وَرّاق	۲۷۲
. . . . ثَعلبہ خُشَنی قُرطُبی م-	۳۷۲
. . عبدالغنی بن ابی بکر اِبن نُقطہ م-	۱۱۳۳
. . . . عبدالکافی ابن خَرَستانی ذَہبی	۱۱۷۰
. . . . عبدالواحد مَقدِسی م-	۱۱۲۶
. . عبدالقوی مَقدِسی حَنبلی نَحوی	۱۱۷۰
. . عبدالکریم بن احمد شَہرَستانی صاحبُ المِلَلُ والنِحَلُ	۱۰۸۸
. . . . عبدالقوی مُنذِری مسند بمصر	۱۱۷۰
. . عبدالمحسن ابن دُوَالِیبی اَزجی مسندِ عراق	۱۱۷۵
. . عبدالملک بن اَیمن بن فَرَج قُرطُبی م-	۸۱۷
. . . . زَنجُوَیہ غَزّال م-	۵۷۶
. . . . عیسیٰ بن دُرباس مِصری شَافِعی	۱۱۵۱
. . . . الفَاروق زَاہد	۱۰۹۱
. . . . محمد ابوالحسن کُرجی فَقِیہ شَافِعی	۱۰۷۴
. . . . مَروَان دِینَوَری وَاسِطی	۶۵۵
. . عبدالمُنعِم بن عَمّار بن ہَابِل حَرّانی دِمَشقی	۱۱۵۸
. . . . عمر ابن القَوّاس دِمَشقی مسند	۱۱۷۲
. . عبدالہَادِی بن یوسف مُسند	۱۱۴۵
. . عبدالواحد بن ابراہیم بن مُفَرّج غَافِقی اَندلُسی مَلَاحی م-	۱۱۲۷
. . . . احمد ضِیَاء مَقدِسی م-	۱۱۲۹

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن عبدالواحد زبیری مکی مسند اندلس	۹۹۷
. . . ابوسعد صائغ اصبہانی حافظ	۱۰۹۵
. . . بن ابی سعد مدینی راوی	۱۱۵۴
. . . محمد دقاق اصبہانی م۔	۱۰۶۱
. . . ابی ہاشم ابوعمر غلام ثعلب م۔	۸۴۴
. . عبدوس بن کامل سلمی م۔	۷۰۴
. . عبدالوہاب بن حبیب فرّاء م۔	۶۲۲
. . ابوعلی جبائی معتزلی	۷۲۳
. . ابوحنیفہ خطیبی اصبہانی مسند	۱۰۹۴
. . ابوالفتح ابن تعاویذی شاعر	۱۱۰۱
. . عبید بن ابوامیہ طنافسی م۔	۳۱۵
. . ابی عتاب ابوبکر اعین م۔	۵۷۳
. . عتیق بن علی لاردی غرناطی م۔	۱۱۴۳
. . ابن ابی کدیہ قیروانی مقری	۱۰۵۶
. . عثمان ابوالجماہر تنوخی م۔	۴۱۲
. . بن ابی الحسن ابن حریری حنفی قاضی بمصر	۱۱۷۵
. . زیرک قومسانی عالم ہمذان	۱۰۲۶
. . کرامہ	۵۷۸
. . عثمان بن محمد بن ابی شیبہ م۔	۶۸۱
. . عجلان م۔	۱۶۱
. . ابی عدی : محمد بن ابراہیم بن ابی عدی	
. . عزیز ایلی	۵۹۱
. . عقیل بن ازہر بلخی م۔	۷۸۳
. . علاء ابوکریب م۔	۵۱۲
. . علی بن ابراہیم بن مصعب تاجر مسند اصبہان	۹۸۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن علی بن احمد بن رُستم مَادِرَائی	۸۳۳
. . . . . فضل ابن واسطی صالحی	۱۱۷۰
. . . اَدْفوی مُفسّر	۹۵۰
. . . بن حسن بن بشر الحکیم تِرمذی م۔	۶۶۸
. . . . حسن نقّاش تنیسی م۔	۹۰۲
. . . . حسین بن علی بن شاذان ابن السقّاء اِسفرائینی م۔	۹۳۵
. . . . . ابی طالب (الباقر) م۔	۱۰۹
. . . . حمزہ بن فارس ابوالفرج ابن قُدَیطی مسند	۱۱۲۸
. . . . داؤد ابن اُختِ غزّال م۔	۶۷۹
. . . . ابن دَایَہ ابوغالب صاحب ابنِ مَسلمہ	۱۰۸۱
. . . . دُحَیم شیبانی	۸۵۰
. . . . ابی صالح بَغوی دَبّاس رَاوِی	۱۰۳۴
. . . علی بن صائغ مُحدّثِ مکّہ	۶۷۸
. . . بن صَدَقہ حرّانی تاجر مسند	۱۱۰۱
. . . . طُرخان بَلخی م۔	۷۱۵
. . . . طیّب ابوالحسین بصری مُتکلّم	۹۹۸
. . . علی بن عبداللہ بن محمد بن دُحَیم صُوری سَاحلی	۱۰۰۲
. . . . . مِہران حمدان م۔	۶۱۴
. . . . علی ابوالغنائم ابن دَجاجی مُسند بغداد	۱۰۱۳
. . . . عمرو نقّاش اصبہانی م۔	۹۷۱
. . . . قُرطمہ بغدادی م۔	۷۴۵
. . . کراجکی شیخ اِمامیہ	۱۰۱۰
. . . . مُبارک ابن حلاّ صِلی سَفّار	۱۱۱۷
. . . . محمد عُمیری مُسندِ عراق	۱۰۴۴
. . . . . کرجی ابواحمد قصّاب م۔	۸۹۱

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن علی کراجکی محمد بن محمد بن طیب ابن جلابی محدث واسط	۱۰۸۰
. . . . . نابلسی عماد ابو المعالی مسند	۱۱۷۴
. . . . . نیشاپوری خبازی مقری خراسان	۱۰۱۰
. . . محمد نیشاپوری خشاب محدث نیشاپور	۱۰۱۶
. . . بن محمود بن احمد ابو حامد ابن صابونی م۔	۱۱۵۹
. . . . ابو منصور کراعی مسند مرو	۱۰۷۲
. . . . مخلد بن جعفر اصبہانی	۷۲۶
. . . . میمون ابو الغنائم ابن نرسی م۔	۱۰۶۴
. . . . ہبۃ اللہ بن عبد السلام ابو الفتح کاتب ببغداد	۱۰۷۹
. . . وہب بن مطیع ابن دقیق العید م۔	۱۱۶۸
. عماد بن محمد بن حسین حرانی تاجر مسند	۱۱۵۴
. ابی بکر عمر بن احمد بن عمر ابو موسے مدینی م۔	۱۰۹۵
. عمر بن ابی بکر ابن خلال بغدادی مسند	۱۱۵۳
. . . بکیر مسند ببغداد	۹۹۶
. . . . حفص بوذر جیری	۸۰۸
. . . . عبد الکریم حمیری ابن مالکی دمشقی	۱۱۴۱
. . . . محمد بن سلم ابن جعابی م۔	۸۸۱
. . . . ابی مذعور	۵۶۴
. . . . واقد واقدی م۔	۳۳۴
. . . . یوسف بن یحیے مقدسی	۱۱۵۷
. . عمرو بن بختری رزاز	۸۲۹
. . . . حنان حمصی	۵۱۷
. . . . موجہ ابو الموجہ فزاری	۶۴۳
. . . . موسیٰ عقیلی م۔	۸۱۴
. . عمیرہ جرجانی م۔	۵۵۷

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن عوف بن سفیان حمصی م۔	۶۰۶
محمد بن عیاش تمیمی جوہری	۱۱۶۳
. . عیسیٰ بن احمد بن عبید اللہ قزوینی م۔	۸۵۸
. . عیسیٰ تمیمی مقبری رئ	۵۶۷
. . . بن حسن تمیمی بغدادی علاف مسند حلب	۸۳۶
. . . . حبان مدائنی	۶۲۷
. . . . سورۃ ترمذی (والاشہر بکسر المیم) م۔	۶۵۸
. . . . لبانہ لخمی شاعر اندلس	۱۰۵۲
. . . . تخریج ابن طباع م۔	۴۱۷
. . . . یزید طرسوسی م۔	۶۲۵
. . غالب تمتام م۔	۶۴۲
. . ابی غالب بن احمد باقداری	۱۱۱۳
. . . . شعرانہ اصبہانی صاحب ابی الوقت	۱۱۵۴
. . الفتح بعلبکی م۔	۱۱۷۶
. . فتوح بن عبد اللہ حمیدی م۔	۱۰۴۱
. . فخر بعلبکی	۱۱۷۰
. . فضل سدوسی عارم م۔	۴۱۶
. . بن عباس لبنجی واعظ سمرقند	۴۹۲
. . فضیل بن غزوان م۔	۲۹۴
. . فطیس بن واصل اندلسی م۔	۷۹۲
. . فیض بن محمد غسانی دمشقی	۷۸۱
. . قاسم (بن محمد) بن بشار ابن انباری م۔	۸۲۱
. . قاسم بن محمد بن قاسم بن محمد بن سیار بیانی م۔	۸۲۲
. . . مظفر ابوبکر ابن شہرزوری موصلی	۱۰۷۶
شمس الدین محمد بن قایماز دمشقی مقری	۱۱۶۸

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن کرّام رئیس کرّامیہ	۵۵۲
. . مُبارک صُوری م۔	۳۸۶
. . بن عبدالرحمٰن ابو الرضا بن ابی الفتح کِندی حَربی	۱۱۳۰
. مُتوکّل عَسقلانی م۔	۴۸۶
. مُثنّی عَنزی ابو موسیٰ الزّمن م۔	۵۲۷
. . محمد بن احمد بن اسحاق ابو احمد حاکم م۔	۹۱۴
. . . . . رُوزبہان مسند	۹۸۶
. . . . . سیّدہ ابو سعد مُطرّز مسند اِصبہان	۱۰۵۱
. . محمد بن ابی بکر ابو الفتح اَبیوَردی م۔	۱۱۶۴
. . . بہرام دِمشقی شافعی قاضی	۱۱۶۶
. . . . حامد عمّاد کاتب	۱۰۹۸
. . . . الحسن ابو الفضل ابن سبّاک مسند	۱۱۳۷
. . . . حسین بن نُباتہ مصری م۔	۱۱۷۶
. . . . الحسین ابو حازم بن ابی یعلےٰ بن فرّاء	۱۰۷۸
. . . . حسین بن عبدک کنجی مُحدّث بالقدس	۱۱۷۲
. . . . رجاء بن سِندی اِسفرائینی م۔	۷۰۶
. . . . زید حُسینی م۔	۱۰۳۵
. . . . سلیمان باغندی م۔	۷۳۷
. . . . طرخان فارابی فیلسوف	۸۲۹
. . . . عبّاس بن ابی بکر بن جعوان م۔	۱۱۷۲
. . . . عبداللہ ازدی مُحدّث ہرات	۹۶۵
. . . . بن حمزہ ابن حمّال مُسند بُخارا	۸۳۵
. . . . ابی سہل سُنجی م۔	۱۰۸۸
. . . عبدالرحمٰن بن عبدالملک غرناطی مُحدّث اِسکندریہ	۱۴۲
. . . عُبیداللہ جُرجانی ۔ بصلہ م۔	۹۱۹

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن محمد بن عمر مجد ابن صفّار اِسفرائینی مُحدِّث بدِمشق	۱۱۳۲
. . . ابوالغنائم ابنِ مُہتدی باللہ	۱۰۶۷
. . . بن فضل بن جُبَیش خطیب	۱۱۷۰
. . . قزوینی ثم حلبی	۱۱۴۵
. . . بن محمد بن احمد ابن سیّدالناس یعمُری م۔	۱۱۷۶
. . . . . حبّاب ابوالمعالی نحّاس مُسند بغداد	۱۰۹۰
. . . . . ہبۃُ اللہ ابونصر ابن شیرازی مُسند شام	۱۱۷۳
. . . . محمش زیادی مُسند نیشاپور	۹۶۵
. . . . ابی المعالی ابن مُقرّون مُقرِئ عِراق	۱۰۹۸
. . . . . الوثّابی اِصبہانی	۱۱۵۴
. . . . معمر ابن طبرزذ مُفید بغداد	۱۰۸۰
. . . . ابی المفاخر مأمُونی مُقرِئ بمِصر	۱۱۳۶
. . . . نُعمان ابن المُعلّم مُفید آمامی	۹۶۸
. . . . ہارون ابن کمال حلی شیخ القراء	۱۰۹۸
. . . . یعقوب حجّاجی م۔	۸۹۵
. . . . یوسف ابوالنصر طوسی م۔	۸۶۱
. . محمود بن حسن بن ہبۃُ اللہ بن مُحاسن ابن نجّار م۔	۱۱۴۰
. . مُخلّد بن حفص بغدادی م۔	۸۱۱
. . مرزوق ابوالحسن زعفرانی بغدادی مُحدِّث	۱۰۶۷
. . مسعود اسدی مُحدِّث قزوین	۷۰۹
. . . بن ایوب حلبی مُحدِّث حمص	۱۱۶۶
. . . یوسف ابن عجمی م۔	۵۴۰
. مُسلم بن تدرُّس ابوزُبیر مکّی م۔	۱۱۳
. . . عُبیداللہ بن عبداللہ ابنِ شہاب زُہری م۔	۹۷
. . . مالک (بن مرزوع زینی) قاضی القُضاۃ م۔	۱۱۷۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن مُسلم بن وَرَاۃ رَازِی م۔	۶۰۰
. مُسَیَّب اَرْغِیَانی م۔	۷۸۲
. مُطَرِّف ابو غسّان مَدَنی م۔	۲۲۹
. . مُظَفَّر بَغْدادی م۔	۹۱۶
. . . ابو بکر حَمَوِی قَاضِی	۱۰۳۴
. مُظَفر بن قَایماز سِقْطی	۱۱۷۰
. مَعالی بن غُنَیمہ ابو بکر ابن حَلاوی شَیخ حَنابلہ	۱۱۱۹
. مَعْمَر بَحْرَانی م۔	۵۸۷
. . بن فَاخِر مسند اِصْبَہان	۱۱۱۶
. مُفَضَّل بن سَلَمہ بن عَاصِم ضَبّی	۷۵۷
. مُکَرَّم بن علی اَنصاری مِصری مُنشی	۱۱۷۴
. مَکّی بن ابی الذِکر زَقام مُسند مِصر	۱۱۷۰
. . . ابی رَجاء حَنبلی مُحَدِّث اِصْبَہان	۱۱۲۱
. . . عثمان اَزْدی مُسند مِصر	۱۰۱۹
. . کُشَمِیہَنی	۹۵۱
. مُنذِر شَکَرَ م۔	۷۴۹
. مَنصور جَوّاز	۵۲۶
. . بن محمد سَمْعانی م۔	۱۰۶۸
. مُنکَدِر تَیمی م۔	۱۱۴
. مِنْہَال ضَریر م۔	۴۵۴
. مِنْہَال عَطّار بَصری	۴۵۴
. مِہران جَمّال م۔	۴۵۵
. مُہَلَّب حَرّانی (عُنْدُر)	۹۰۴
. موسیٰ بن حسین ابن سِمسار م۔	۹۱۸
. . . عبداللہ ابو الحسین بن ابی عِمران صَفّار مُسند مَرْو	۱۰۲۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن موسےٰ بن عثمان حازمی م-	۱۱۰۶
. . مَوْہُوب ابن البَنّاء صُوفی	۱۱۱۷
. . مَیمُون ابو حمزہ سُکّری م-	۲۱۴
. . ناصر بن محمد سلامی م-	۱۰۷۹
. . نَصر بن صَغِیر بن خالد قَیسوانی شاعر	۱۰۸۸
. . . مَروزی م-	۶۷۴
. . نَصر اللہ بن عَنین شاعر	۱۱۵۳
. . نُصَیر مَدینی مُسند اِصبہان	۷۲۵
. . نَضر ابن سَلمہ جارُودی م-	۶۹۳
. . نَضر ابن نُحّاس مُوصلی	۹۱۶
. . نُوح جُفدَی سابُوری م-	۸۰۹
. . ہارون بن حُمَید ابن مَجدَر بَغدادی	۷۸۰
. . . رُویانی م-	۷۵۵
. . ہاشم بن عبدالقادر بن عَقیل عَبّاسی	۱۱۷۰
. . ہِبَتُ اللہ بن محمد بن ہِبَتُ اللہ بن مُسَیل العَمّاد ابنِ شِیرازی دِمَشقی خطّاط	۱۱۷۲
. . ہِبَتُ اللہ بن وَرّاق ضَریر نَحوی بَغداد	۱۰۲۲
. . ہَیثَم بن حَمّاد اَبُوالاَحوص قاضی عُکبرا م-	۶۳۰
. . وَزِیر واسِطی	۵۱۷
. . وَشّاح زَینبی مُسند	۱۰۱۳
. . وَضّاح بن یُزَیع اَندلسی م-	۶۷۰
. . وَلید ابوبکر طَرطُوشی فِہری شیخ مالکیہ	۱۰۷۰
. . وَلید زُبَیدی م-	۱۵۷
. . یَبقی بن زَرب قُرطُبی	۹۱۳
. . یحییٰ بن ابراہیم بن محمد ابوبکر بن ابی زکریا مُزَکّی محدثِ نَیشاپور	۱۰۲۷

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن یحییٰ بن ابی حزم قطعی	۵۶۷
. . . صولی	۸۲۷
. . . بن عبداللہ بن خالد بن فارس ذہلی م-	۵۴۹
. . . . عبدالرحمٰن اشعری قاضی غرناطہ	۱۱۶۰
. . . . عبدالکریم ازدی	۵۲۶
. . . . ابی عمر عدنی م-	۵۱۶
. . . . عمر بن علی بن حرب طائی موصلی	۸۲۲
. . . . محمد بن سعد	۱۱۷۶
. . . مروزی	۶۸۳
. . . بن مندہ م-	۷۴۰
. . . . منذر قزاز	۶۶۲
. . . . ابی منصور تلمیذ غزالی	۱۰۷۹، ۱۰۸۸
. . . . موسیٰ حیویہ م-	۵۷۷
. . یزید بن ماجہ قزوینی م-	۶۵۹
. . یزید مبرد	۶۰۹
. بیقوب بن ابی دثنہ مسند عراق	۱۱۵۹
. . . . یوسف بن معقل بن سنان ابوالعباس اصم	۸۳۵
. . . . یوسف بن یعقوب ابن اخرم م-	۸۳۶
. یوسف بن بشر ہروی م-	۸۱۸
. . . . بہاء الدین ابن برزال	۱۱۷۰
. . . کنجی محدث فضولی	۱۱۴۵
. . . بن محمد جنید ابوزرعہ کشی م-	۹۲۸
. . . . زکی برزالی م-	۱۱۳۷
. . . . مطر فریری	۷۸۷
. . . مقدسی حنبلی شاہد	۱۱۷۰

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
محمد بن یوسف بن موسےٰ ابن مُسَدِّی م۔	۱۱۴۹
. . . . نَصر بن اَحمر سُلطان بِالاَندلس	۱۱۷۲
. . . . وَاقِد فَرِیابی م۔	۳۷۲
. . . . یعقوب رَقّی مُفید مُؤرخ م۔	۹۴۴
. . . یعقوب ابو عمر قاضی	۷۸۷
. . یونس کُدَیمی م۔	۶۴۵
محمود بن ابراہیم بن سُفیان بن مَندۃ اِصبہانی	۱۱۵۴
. . . . محمد بن عیسےٰ بن سُمَیع م۔	۶۴۰
. . . احمد بن عَبدُالسَّیِّد ابن حَصری بُخاری شیخ حَنفیہ بِدِمَشق	۱۱۳۷
. . . . علی ابوالفتح مَحمُودی ابنِ صابُونی زَاہِد	۱۰۹۵
. . ابی بکر ابوالعَلاء فَرضی بُخاری م۔	۱۱۷۶
محمود بن ابی بکر بن محمد بن حامد صُفی اُرغوی مُحدِّث لُغوی مُتصوّف م۔	۱۱۷۳،۱۱۷۶
. . زَنکی ابن آقسنقر الملک العادل	۱۰۹۳
. . سَعادہ ابوالقاسم ہِلالی سلماسی مُسند آذربیجان	۱۰۶۴
. . عُبَیداللہ بن احمد زَنجانی زَاہِد بِدِمَشق	۱۱۶۱
. . عمر عُکبری	۹۶۸
. . عمر بن محمد جَارُاللہ زِمَخشری	۱۱۷۶
. . غَیلان م۔	۴۸۸
. . فَرَج اِصبہانی زاہد	۶۶۶
. . فضل بن محمود ابونصر صَبّاغ اِصبہانی م۔	۱۰۷۸
. . محمد وَاسِطی	۷۲۶
مُخَلَّد بن جعفر بَاقَرحی	۸۹۶
مُرتضےٰ بن ابی الجُود حَاتِم بن مُسلم حَارثی مِصری مُسند	۱۱۳۵
مِرشَد بن عبداللہ یَزدی ابوالخیر م۔	۶۸
المُرجّی بن حسن بن علی بن ہِبَۃُاللہ بن سَقیر تاج مُقرِی مُسند	۱۱۴۴

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
ابن مَرْدَوَیہ: احمد بن موسےٰ ۔ وحفیدہ احمد بن محمد	۱۰۶۷
مُرشد بن یحییٰ بن قاسم ابوصادِق مَدِینی مُسند مِصر	۶۰
مُرّۃ الطَّیِّب بن شُرَاحیل م۔	۲۷۶
مَرْوَان بن شُجَاع جزری م۔	۳۳۵
. . محمد طاطَری م۔	۲۷۵
. . مُعَاویہ فَزَاری م۔	
ابن مَرْوان: ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک	
المَرْوَزی: احمد بن محمد بن حَجَّاج	
المِزّی: یوسف بن عبدالرحمٰن بن یوسف	
المُسْتَضِئ عَبَّاسی	۱۱۰۷
المُسْتَظْہر عَبَّاسی	۱۰۵۶
المُسْتَعْصِم عَبَّاسی	۱۱۴۴
المُسْتَغْفِری: جَعْفر بن محمد بن مُعْتَز	
مُسَدَّد بن مَسَرْہَد م۔	۴۲۶
ابن مُسَدّی: محمد بن یوسف بن موسےٰ	
ابن مَسْرُور: عبدالواحد بن محمد بن احمد	
مَسْرُوق بن اَجْدَع ہَمْدانی م۔	۲۶
مِسْعَر بن کِدَام م۔	۱۸۳
مَسْعُود بن احمد بن مَسْعُود حَارِثی م۔	۱۱۷۴
ابومَسْعُود اِصْبَہانی مِلَنْجی: سلیمان بن ابراہیم	
. . بَجَلی: احمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز	
مَسْعُود بن حسن بن قاسم بن فَضْل ابوالفَرَج ثَقَفی اِصْبَہانی مُسند	۱۰۹۰
ابومَسْعُود دِمَشْقی: ابراہیم بن محمد بن عُبَید	
ابومَسْعُود رَازِی: احمد بن فُرَات	
مَسْعُود بن علی سِجِسْتَانی م۔	۱۰۰۴

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
مَسعُود بن علی بن نادر بَغدادی مُحدِّث	۱۱۰۴
. . محمد بن غانم ابو المحاسن ہَروی مُسند ادیب	۱۰۸۹
. . محمد بن مَسعُود نَیشاپوری شافِعی	۱۰۹۷
. . ناصر رِکاب سِجزی م-	۱۰۴۰
المَسعُودی : عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عُتبہ	
مُسلم بن ابراہیم فَراہیدی م-	۳۹۴
. . حَجّاج م-	۶۱۳
. . خالد زَنجی م-	۲۴۱
ابو مُسلِم خَوْلانی : عبد اللہ بن ثَوب	
. کَجّی : ابراہیم بن عبد اللہ بن مُسلم	
المُسلِم بن محمد بن مسلم بن عَلّان ابو الغَنائم قَیسی مُسند دمشق	۱۱۵۹
مِسمار بن عمر بن عُوَیش ابو بکر نَیّار مَقرِی مُسند مُوصل	۱۱۲۷
المُسنَدی : عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن جَعفر	
ابو مِسہَر : عَبدُ الأعلیٰ بن مِسہَر	
ابو مُصعَب : احمد بن ابی بکر زُہری	
المُصعَبی : احمد بن محمد بن عَمرو بن مُصعَب	
مُطَرِّف بن عبد اللہ بن شِخّیر م-	۵۴
مُطیَین : محمد بن عبد اللہ بن سُلَیمان	
ابن مُظاہِر : عبد اللہ بن مُظاہِر	
مُظفّر بن عبد الکریم بن نَجم ابن حَنبَلی	
. . عبد الملک بن عَتیق قُوی فِہری مُسند	۱۱۶۴
. . مُدرِک ابو کامِل م-	۱۱۳۲
مَعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہ م-	۳۴۸
. . مَعاذ عَنبَری م-	۸
. . ہِشّام دَستوائی م-	۳۰۶
	۳۰۷

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
المعافی بن اسماعیل بن ابی ستان موصلی مسند	۱۱۵۳
. . زکریا شہروانی	۹۴۳
. . عمران م-	۲۶۷
ابوالمعالی بن خلدون مسند واعظ بدمشق	۱۱۰۷
معاویہ بن حدیج	۱۴
. . سلام م-	۲۳۰
. . صالح م-	
ابومعاویہ حزیر : محمد بن حازم	
المعتصم عباسی	۴۴۸
المعتضد عباسی	۷۰۱
معتمر بن سلیمان تیمی م-	۳۵۱
ابن مغدان : محمد بن احمد بن راشد	
معمر بن سوید م-	۵۹
ابومعشر بخاری : حمدویہ بن خطاب	
. سندی : یحیٰی بن عبدالرحمن	
ابن معطی : یحیٰی بن عبدالمعطی	
معلی بن اسد م-	۴۷۳
معلی بن منصور م-	۳۷۴
معمر بن احمد بن محمد بن احمد ابومنصور لبنانی اصبہانی	۱۰۴۴
. . . . . زیاد متصوف	۹۸۶
. . راشد بصری م-	۱۸۴
. . عبدالواحد بن رجاء ابن فاخر م-	۱۰۹۱
ابومعمر منقری مقعد : عبداللہ بن عمرو بن ابی حجاج	
. مذلی ہروی قطیعی : اسماعیل بن ابراہیم بن معمر	
المعمری : حسن بن علی بن شبیب	۱۰۶۴
المعالی بن ابوبکر الکیانی	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
مَعن بن عیسےٰ قزّاز م۔	۳۱۴
ابن مَعین : یحییٰ بن مَعین	
ابو مَعین رازی : حسین بن حسن	
مُغیرۃ بن مِقسم م۔	۱۳۶
ابو مُغیرۃ : عبدالقدّوس بن حجّاج	
ابن مُفرّج : محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ	
مُفضّل بن علی بن عبدالواحد ابوالعزّ قُرشی مُحدّث	۱۱۴۱
المُفضّل بن فضالہ م۔	۲۳۸
المُفضّل بن محمد بن ابراہیم جُندی	۷۵۷
ابن مُفوّز : طاہر بن مُفوّز ۔ و محمد بن حیدرۃ	
المُفید : محمد بن احمد بن محمد بن یعقوب ۔ محمد بن محمد بن نُعمان	
مُقاتِل بن حبّان م۔	۱۶۸
المُقتدی : محمد بن ابی بکر بن علی	
المُقبِری : سعید بن ابی سعید	
المُقرِئ : عبداللہ بن یزید ابو عبدالرحمٰن	
ابن المُقرِئ : محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم	
ابن المُقیر : علی بن حسین بن علی بن منصور	
مُکرّم بن احمد بن مُکرّم قاضی	۸۳۳
مَکحول بن ابی مُسلم م۔	۹۶
المَکرُوتی : محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام	
ابن مُکرّم : محمد بن حسین بن مُکرّم	
مَکّی بن ابراہیم م۔	۳۵۹
. . عبدُالسّلام مُرَیسی م۔	۱۰۴۶
. . عَبدان تمیمی مُحدّثِ نیشاپور	۸۰۶
. . محمد بن عمر تمیمی مُحدّثِ دمشق	۹۸۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
مکی بن منصور بن محمد بن علان کرجی مسند عجم	۱۰۴۵
مکین الدین بن عبدالعظیم ابن حصنی مصری محدث	۱۱۶۱
الملاحی : محمد بن عبدالواحد بن ابراہیم بن مفرج	
ابن ابی ملیکہ : عبداللہ بن عبیداللہ	
ممشاد دینوری متصوف	۶۷۶
ممویس : ابراہیم بن محمد بن یعقوب دینوری	
ابن المنادی : احمد بن جعفر بن محمد بن عبیداللہ	
منتخب بن ابی العز بن رشید ہمذانی نحوی بدمشق	۱۱۴۱
ابن مندہ : محمد بن یحییٰ ۔ وحفیدہ محمد بن اسحاق اور اس کا بیٹا وابن ہذا عبدالرحمن ابن محمد ۔ وابن ابنہ الآخر یحییٰ بن عبدالوہاب بن محمد	
ابن المنذر : محمد بن ابراہیم بن منذر	
المنذری : عبدالعظیم بن عبدالقوی	
منصور بن احمد بن محمد ابو غالب ابن مراتی ابن معوج	۱۱۴۱
. . زاذان م۔	۱۳۴
. . سلمہ خزاعی ابوسلمہ م۔	۳۴۹
. . سلیم بن منصور ۔ ابن عمادیہ م۔	۱۱۰۷
. قباری شیخ اسکندریہ	۱۱۴۶
. بن محمد بن عبدالجبار ابوالمظفر سمعانی فقیہ خراسان	۱۰۴۴
. . معتمر م۔	۱۳۵
منیر بن احمد بن حسن بن منیر خشاب مسند مصر	۹۶۶
ابن منینا : عبدالعزیز بن معالی	
مہدی بن میمون م۔	۲۳۱
ابن مہدی : عبدالرحمن بن مہدی	
. مہران : عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ بن مہران	
المہلبی : عبدالرحمن بن عبدالمؤمن	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
مہیار بن مرزویہ دیلمی کاتب شاعر	۹۸۷
ابوالمواہب ابن صصری : حسن بن ہبۃ اللہ	
المؤتمن بن احمد بن علی بن حسین ساجی م-	۱۰۵۵
ابوالموجہ : محمد بن عمرو بن موجہ	
المؤذن : احمد بن عبدالملک بن علی	
موسےٰ بن ابراہیم شقراوی حنبلی م-	۷۶،۱۱۶۸
. . اسحاق بن موسیٰ خطمی م-	۶۸۸
. . اسماعیل تبوذکی م-	۳۹۵
ابوموسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ م-	۱۰
موسےٰ بن ابی تلید ابوعمران شاطبی مسند	۱۰۶۷
. . جریر رقی مقری نحوی	۷۵۹
ابوموسےٰ ابن حافظ : عبداللہ بن عبدالغنی	
موسےٰ بن داؤد ضبی م-	۳۷۵
. . سعید بن ہبۃ اللہ ابوالقاسم ابن صیقل مسند	۱۱۱۷
. . سہل جوینی م-	۷۶۴
. . سہیل بن کثیر وشاء	۶۲۶
موسےٰ بن عامر بن عمارۃ بن خریم مری دمشقی	۵۵۲
. . عباس جوینی م-	۸۰۴
. . عبید اللہ خاقانی مقری	۸۰۶
. . عقبہ م-	۱۴۱
. . عمران ابوالمظفر انصاری مسند نیشاپور	۱۰۳۱
. . عیسےٰ بن ابی حاج فاسی نزیل قیروان	۹۹۳
. . قریش م-	۶۴۱
ابوموسےٰ مدینی : محمد بن عمر بن احمد بن عمر	
موسےٰ بن ہارون حمال م-	۶۸۹

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
مُؤمّل بن احمد بن محمد شَیبانی بزّاز مُسند مصر۔	۹۵۳
. . حسن بن عِیسٰے ماسَرجِسی	۷۹۲
مَوہُوب بن احمد ابو منصور جَوالیقی لُغوی	۱۰۷۷
مَیمُون بن اسحاق صاحب عُطارُدی	۸۵۰
. . مِہران م۔	۹۱
المَیمُونی : عبدالملک بن عبدالحمید	
النّابُلسی : یوسف بن حسن بن بَدر	
ابنِ نَاجِیَہ : عبداللہ بن محمد بن نَاجِیَہ	
نَافِع بن عمر جُمَحی م۔	۲۱۶
نَافِع مولیٰ ابن عمر عَدَوی م۔	۹۲
ابنِ نُباتَہ : محمد بن محمد بن حسن	
النَّبَاتی : احمد بن محمد بن مُفَرّج	
النَّجّار : احمد بن سلیمان بن حسن	
ابن النَّجّار : محمد بن محمود بن حسن بن ہِبَۃُ اللہ	
نَجُیبَہ بن یحییٰ ابوالحسن رُعَینی اِشبِیلی مُقرِئ مَغرب	۱۱۱۱
نَجِیب بن مَیمُون ابوسَہل وَاسِطی مسند ہَرات	۱۰۳۴
نَجِیح بن عبدالرحمٰن ابو مِعشَر سِندی م۔	۲۲۱
ابن النُّحّاس مِصری : احمد بن محمد بن عِیسٰے بن جَرّاح	
النَّخشَبی : عبدالعزیز بن محمد بن محمد بن عَاصم	
النَّخَعی : ابراہیم بن یَزِید	
النَّرسی : محمد بن علی بن مَیمُون	
النَّسائی : احمد بن شعیب بن بَحر	۱۰۶۴
نَصر بن احمد بن ابراہیم ابوالفتح حنفی زاہد مسند	۱۰۸۸
نَصر بن احمد بن مُقاتل ابوالقاسِم سُوسِی مُسند دِمَشق	۶۹۸
. . . . نَصر کِندی ۔ نَصرک م۔	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
نَصَر بن حسن ابواللیث سِکِشی محدث	۱۰۳۱
ابونَصر بُخَزی : عبیداللہ بن سعید بن ہاشم	
نَصَر بن عبدالرزاق بن عبدالقادر جیلی	۱۱۳۶
. . عبدالعزیز شیرازی مُقرئ مصر	۱۰۱۹
. . عبدالمُنعِم بن خَوَاری دِمشقی حنفی	۱۱۶۰
. . علی بن نَصر جَہضَمی م-	۵۳۶
نَصرَک : نَصر بن احمد بن نَصر	
نَصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عَطّار طُوسی م-	۹۴۸
. . . ابواللَّیث سَمَرقَندی حنفی	۱۱۱۴
. . . بن علی ابن حُصَری بَغدادی نَزِیل مَکّہ م-	۱۱۱۴
نصراللہ بن عبدالرحمٰن بن مَکارم ابوالفَتح اَنصاری مُسنِد دِمَشق	۱۱۳۶
. . ابی العِزّ ابن شُقِشقَہ مُحَدِّث	۱۱۴۴
. . محمد بن عبدالقوی ابوالفَتح مِصّیصی مسندِ شام	۱۰۸۰
النَصِیر طُوسی فیلسُوف	۱۱۷۱
نَضر بن شُمَیل م-	۲۹۳
ابوالنَضر : ہاشم بن قاسم - ومحمد بن محمد بن یوسف طُوسی	
النُعمان بن ثابت ابوحَنیفہ کُوفی اِمام م-	۱۶۳
نُعَیم بن حَمّاد مَروزی م-	۴۲۴
ابونُعَیم اِصبَہانی : احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق	
ابونُعَیم بن عَدِی : عبدالملک بن محمد بن عَدِی	
ابونُعَیم مَلائی : فضَیل بن دُکَین	
النَعیمی : علی بن احمد بن حسن بن محمد بن نَعیم	
النُفَیطی : عبداللہ بن محمد بن علی بن نُفَیس	
النَقّاش اِصبَہانی : محمد بن علی بن عَمرو	
بَغدادی : محمد بن حسن بن محمد بن زِیاد	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
النقاش مصری نیلیسی : محمد بن علی بن حسن	
ابن نقطہ : محمد بن عبد الغنی بن ابی بکر	
نوشتکین بن عبد اللہ رضوانی بغدادی مسند	۱۰۸۶
النواوی : النواوی : یحیی بن شرف بن مری	
ہارون بن سعید ایلی	۵۶۷
. . عبد اللہ حمال م۔	۴۹۱
. . علی مروق مقری	۷۲۵
. . مولی اخفش مقری دمشق	۶۷۸
ابو ہاشم بن ابی علی جبائی معتزلی	۷۹۷
ہاشم بن قاسم ابو النصر م۔	۳۵۰
ابن ہبل : علی بن محمد بن علی	
ہبۃ اللہ بن احمد ابو محمد ابن الکغانی محدث دمشق	۱۰۷۲
. . حسن بن منصور طبری لالکائی م۔	۹۸۶
. . . . ہلال ابو القاسم دقاق مسند عراق	۱۰۹۰
. . حسین بن شبیک ابو القاسم حاسب مسند بغداد	۱۰۸۸
. . سلامہ بغدادی صاحب قاسم منسوخ	۹۶۵
. . عبد الرزاق بن محمد ابو الحسن انصاری مسند	۱۰۴۵
. . عبد الوارث بن علی شیرازی م۔	۱۰۳۹
. . علی ابو السعادات ابن شجری نحوی بغداد	۱۰۸۰
. . عمر بن حسن بن کمال حلاج مسند	۱۱۳۵
. . فرج ابو بکر ابن اخی طویل محدث ہمذان	۱۰۸۰
. . قاسم بن عطاء ابو سعد عجرانی نیشاپوری مسند	۱۰۷۲
. . محمد بن علی ابو رجاء شیرازی م۔	۱۰۱۱
. . یحیی ابو جعفر ابن بوقی شیخ واسط	۱۰۹۴
ہبۃ الرحمن بن عبد الواحد بن ابی القاسم قشیری مسند خراسان	۱۰۸۶

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
النُجَیمی : ابراہیم بن علی	۴۷۶
ہُدَیہ بن خالد م۔	۱۱۷۰
. بنت عبدالحمید بن محمد بن سَعد	
ابوہُرَیرۃ رضی اللہ عنہ م۔	۱۶
ہشّام بن احمد بن خالد ابو الولید ذُوالنُّون وَقشی	۱۰۴۴
. . حسّان م۔	۱۵۸
. . سَعد م۔	۱۹۶
. . سَنبر وَستُوائی م۔	۱۰۸
. . عبدالملک ابوالتقی یَزَنی م۔	۵۴۷
. . . ابوالولید طَیالسی م۔	۳۸۰
. . عبیداللہ رَازِی م۔	۳۸۷
. . عُروۃ بن زُبَیر م۔	۱۳۸
. . علی بِیرانی	۶۶۶
. . عَمّار م۔	۴۵۸
. . محمد بن سَائب ابنِ کَلبی م۔	۳۲۶
. . یوسف صَنعَانی م۔	۳۳۱
ہُشَیم بن بَشیر م۔	۲۳۵
الہَیثم بن زیاد م۔	۲۶۳
ہِلَال بن عَلاء بن ہِلَال بن عمر رَقّی م۔	۶۳۷
. . محمد بن جعفر حَفّار	۹۶۹
. . . محمد بن ہِلَال رَائی	۹۱۶
ہَمّام بن یحییٰ م۔	۱۹۴
ہنّاد بن سَری بن مُصعَب دَارمی م۔	۵۲۲
. . . یحییٰ بن سَری بن مُصعَب	۸۱۱
الہَیثم بن جَمیل م۔	۳۵۵

اسماء	ترجمہ نمبر
الہیثم بن حمید م	۲۶۴
. . خارجہ م	۴۸۱
. . خلف دوری م	۷۶۶
. . کلیب شاشی م	۸۲۷
ابن وارۃ : محمد بن مسلم بن وارۃ	
الواقدی : محمد بن عمر بن واقد	
ابو وائل : شقیق بن سلمہ	
الوحاظی : یحییٰ بن صالح	
الوخشی : حسن بن علی بن محمد بن احمد	
وزقاء بن عمر بن کلیب یشکری م	۲۱۵
الوزدولی : اسحاق بن ابراہیم بن موسیٰ	
الوضاح بن عبداللہ ابو عوانہ م	۲۲۳
وکیع بن جراح رواسی م	۲۸۴
الولید بن ابان بن توبہ اصبہانی م	۷۷۶
الولید بن بکر بن محلد اندلسی م	۹۸۳
ابوالولید طیالسی : ہشام بن عبدالملک	
الولید بن مسلم دمشقی م	۲۸۲
ابوالولید نیشاپوری : حسان بن محمد بن احمد بن ہارون	
وہب بن جریر بن حازم م	۳۱۸
. . میسرۃ اندلسی م	۸۵۷
. . منبہ م	۹۳
وہبان بن محفوظ جزری موذن مسند مصر	۱۱۷۰
وہیب بن خالد م	۲۲۲
یاسمین بنت سالم بن علی ابن بیطار مسندۃ	۱۱۳۵
ابن یاسین : احمد بن محمد بن یاسین	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
یاقوت ابوالدر رومی تاجر مند	۱۰۸۱
یحییٰ بن آدم م۔	۳۵۱
. . ابراہیم ابوزکریا سلماسی واعظ	۱۰۷۹
. . بن محمد بن یحییٰ ابوزکریا مزکی نیشاپور	۹۶۹
. . احمد بن ابراہیم ابوجعفر ابن حمیری شیخ اندلس	۱۱۲۱
. . عبدالعزیز ابن صواف جذامی مالکی مقری	۱۱۶۶
یحییٰ بن اسحاق سلیحینی م۔	۳۷۳
. . ایوب غافقی م۔	۲۱۲
. . بشر حریری	۴۴۱
. . ابی بکیر کرمانی م۔	۳۸۴
. . ابی بکر یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر	
. . جعفر بن اعین م	۵۰۱
. . . زبرقان	۶۵۷
. . . عبداللہ ابن دامغانی حنفی صوفی	۱۱۵۳
. . حکیم مقوم م۔	۵۳۱
. . حمزۃ م۔	۲۶۶
. . زکریا بن ابی زائدۃ م۔	۲۵۱
. . . یحییٰ اعرج م۔	۷۴۳
. . زیاد فراء م۔	۳۶۸
. . سعید بن ابان اموی م۔	۳۰۸
. . . فروخ قطان	۲۸۰
. . . قیس انصاری م۔	۱۳۰
. . سلیم طائفی م۔	۳۰۹
. . شرف بن مری بن محی الدین نووی م۔	۷۰، ۱۱۶۲
. . صالح وحاظی م۔	۴۱۳

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
یحییٰ بن ضریس م۔	۳۳۲
. . عبداللہ بن بکیر م۔	۴۲۵
. . عبدالرحمٰن ابن حنبلی مسند ابن ناصح مسند	۱۱۷۱
. . عبدالحمید حمانی م۔	۴۲۸
. . عبدالمعطی بن عبدالنور زواوی نحوی	۱۱۳۰
. . عبدالوہاب بن محمد بن اسحاق ابن مندۃ م۔	۱۰۵
. . علی بن عبداللہ بن علی بن مفرج رشید الدین عطار م۔	۱۱۴۶
. . . محمد بن سعید ابن قلانسی رئیس	۱۱۷۴
. . ابی کثیر یمامی م۔	۱۱۵
. . مالک بن عائذ اندلسی م۔	۹۳۶
. . محمد بن صاعد م۔	۷۷۱
. . . عبدالصمد بن عدل مقدسی فقیہ	۱۱۶۷
. . عنبری نیشاپوری	۸۳۶
. . بن محمد بن ابراہیم بن سراقہ شاطبی محدث بمصر	۱۱۴۴
. . . یحییٰ ذہلی ۔ حیکان م۔	۶۴۴
. . محمود بن سعد ثقفی اصبہانی مسند	۱۱۰۱
. . معاذ رازی واعظ	۵۴۹
. . معین م۔	۴۳۷
. . منصور ابو سعد ہروی م۔	۷۱۲
. . موسےٰ بن عبدربہ ۔ خت م۔	۴۹۰
. . یاقوت بن فراش مجاور مسند	۱۱۱۷
. . یحییٰ ہیثمی نیشاپوری م۔	۴۲۱
. . یعمر م۔	۷۳
. . یمان م۔	۲۶۵
. . یوسف بن یحییٰ صرصری ۔ سید شعراء وقتہ	۱۱۴۵

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
الیَزْدی : احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم	
یزید بن ابراہیم تستُری م۔	۱۹۲
ابو یَزید بسطامی	۵۸۰
یَزید بن ابی حَبیب م۔	۱۱۶
. . زُرَیع م۔	۲۴۲
. . عَبْدُ رَبّہ جُرْجُسی م۔	۴۲۹
. . محمد بن اَیاس اَزْدی مُوْصِلی م۔	۸۶۳
. . . . عَبْدُ الصَّمَد دِمَشقی	۶۵۶
. . ہَاد م۔	۱۲۶
. . ہَارُون م۔	۲۹۸
. . ہُشَیْم	۶۶۶
یعقوب بن ابراہیم اَنصاری ابو یوسف قاضی م۔	۲۸۳
. . . بن سَعْد زُہْری م۔	۳۱۷
. . . بن کَثِیر دَوْرَقی م۔	۵۲۰
. . احمد ابن صَابُونی م۔	۱۱۷۶
. . . نَیْشَاپوری مُسْنِد	۱۰۲۰
. . اسحاق بن ابراہیم بن یَزِید ابو عَوَانَہ اِسفرَائینی م۔	۷۷۲
. . حُمَیْد بن کَاسِب م۔	۴۷۷
. . سُفْیان بن جُوَان فَسَوِی م۔	۶۰۷
. . شَیْبَۃ م۔	۶۰۱
. . عبد الرحمٰن جَصَّاص بَغْدادی	۸۱۱
. . محمد بن علی شَیْبانی ابن مُجَاوِر	۱۱۴۱
. . یوسف بن دَخِیل تَکی تَلْمِیذ عُقَیْلی	۹۵۰
یَعْلَی بن عُبَید بن ابی اُمَیَّہ طَنَافِسی م۔	۳۱۶
ابو یَعْلَی مَوْصِلی : احمد بن علی بن مُثَنّی	

اسماء	ترجمہ نمبر
یَعِیش بن علی بن یَعِیش اَسدی حلبی نحوی	۱۱۴۱
ابوالیمان : حکم بن نافع	
ابن بَیّال : علی بن محمد بن بَیّال	۱۱۰۳
یوسف بن احمد بن اِبراہیم شیرازی م۔	۱۱۶۹
. . . . علیے مشہدی	۹۷۳
. . . . کیج فقیہ شافعی	۱۰۷۵
. . ایوب ہمذانی متصوف نزیلِ مرو	۹۰۴
. . بشیر ہروی	۱۱۵۸
. . حسن بن بدر نابلسی م۔	۸۵۵
. . حسین رازی محدث متصوف	۱۱۳۲
. . خلیل بن عبداللہ اِمام رحّال م۔	۱۰۸۱
. . دوناس فندلاوی زاہد	۱۱۵۴
. . رافع بن تمیم بن شداد قاضی	۶۰۸
. . سعید بن مسلم مصیصی م۔	۱۱۰۹
. . عبداللہ بن سعید ابوعمر بن عیاذ اندلسی م۔	۱۰۱۳
. . . . محمد بن عبدالبر ابوعمر نمری قرطبی م۔	۱۱۶۷
. . . . عطاء اذرعی عدل	۱۱۴۴
. عبدالرحمٰن محی الدین بن ابی فرج ابنِ جوزی	۱۱۷۶
. . بن یوسف ابوالحجاج مزی م۔	۱۰۸۷
. عبدالعزیز بن یوسف بن عمر ابنِ دباغ اندلسی م۔	۱۱۳۹
. عبدالمعطی غسّانی	۹۳۳
. عمر بن مسرور قواس	۱۱۵۷
. . یوسف بن خطیب بیت الآبار	۹۱۰
. قاسم منیاحی	۱۱۵۱
. محمد بن غازی بن سلطان صلاح الدین	

Marfat.com

اسماء	ترجمہ نمبر
یوسف بن مُظفّر بن احمد ابنِ قاضی حَرّان	۱۱۷۵
. . مکتوم بن احمد قیسی	۱۱۵۷
. . موسےٰ قطّان رازی	۵۶۷
. . ابی نصر شقاری امیر الحاج	۱۱۷۰
. . یزید قراطیسی	۷۰۱
. . یعقوب بن اسماعیل قاضی م۔	۶۸۰
. . . ابوالمظفّر ذہبی اربلی	۱۱۴۶
الیونارتی : حسن بن محمد بن ابراہیم بن احمد	
یونس بن بکیر م۔	۳۱۰
. . حبیب اصبہانی	۵۹۱
. . خلیل آدمی	۱۱۳۲
. . عبداللہ بن محمد بن مُغیث ابنِ صفّار قرطبی	۹۹۴
. . عبدالاعلیٰ صدفی م۔	۵۴۵
. . عبید م۔	۱۳۹
. . محمد بن محمد فارقی دمشقی خطیب	۱۱۳۰
. . . مُغیث بن یونس بن عبداللہ قرطبی محدّث اندلس	۱۰۷۴
. . مؤدّب م۔	۳۵۳
. . یزید ایلی م۔	۱۵۶
. . یوسف بن مساعد شیخ یونسیہ	۱۱۲۷
ابن یونس : عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس	
الیونینی : محمد بن احمد بن عبداللہ بن عیسےٰ وابنہ علی	

Marfat.com

فہرست مطبوعات عربی

نام کتاب			قیمت تاجرانہ	عام
1 ۔ المغنی فی ضبط اسماء الرجال	الشیخ محمد طاہر ہندی	غلاف	6.00	8.00
2 ۔ تقریب التہذیب	لابن حجر العسقلانی	مجلد	42.00	56.00
3 ۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن (جزءین)	الشیخ معین الدین	مجلد واحد	135.00	180.00
4 ۔ بلوغ المرام مع تعلیقات عربی (ٹائپ پر)	لابن حجر العسقلانی	غلاف	22.50	30.00
5 ۔ مختصر الفتاوی المصریۃ	محمد بن علی الحنبلی	مجلد	56.25	75.00
6 ۔ کلمات القرآن	محمد حسنین مخلوف	غلاف	15.75	21.00
		مجلد	18.75	25.00
7 ۔ مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب جزءین	لابن ہشام	مجلد واحد	75.00	100.00
8 ۔ کتاب الفوائد	لابن القیم	غلاف	18.75	25.00
9 ۔ شرح المعلقات السبع	لمولانا محمد اسمٰعیل	غلاف	27.00	36.00
10۔ العلل المتناہیۃ	لابن جوزی الجزءالاول	مجلد	67.50	90.00
11۔ ایقاظ ہمم اولی الابصار	صالح بن محمد الفلانی	غلاف	15.00	20.00

فہرست مطبوعات اردو

نام کتاب			قیمت تاجرانہ	عام
1 ۔ ایمان اور زندگی (مترجم)	عبدالحمید صدیقی مرحوم	غلاف	9.00	12.00
2 ۔ انسانیت کی تعمیر نو اور اسلام	عبدالحمید صدیقی مرحوم	مجلد	15.00	20.00
3 ۔ امام ابن تیمیہ	ڈاکٹر غلام جیلانی برق	مجلد	18.75	25.00
4 ۔ رسول اکرم ﷺ کی نماز	مولانا محمد اسمعیل مرحوم	غلاف	9.00	12.00
5 ۔ فقہاء سبعہ	مولانا حافظ محمد اسحق	غلاف	9.00	12.00
6 ۔ رمضان المبارک ، مقصد ، خصوصیات ، نتائج و ثمرات	مولانا عبدالغفار حسن	غلاف	2.00	2.50
7 ۔ عمدۃ الاحکام (مترجم)	الشیخ عبدالغنی رح مقدسی	غلاف	13.50	18.00
12۔ دستور المتقی	مولانا محمد یونس قریشی	غلاف	18.00	24.00
8 ۔ فتاوی مولانا محمد اسمعیل مرحوم		زیر طبع		
9 ۔ حجیت حدیث	مولانا محمد اسمٰعیل رح		16.88	22.50
10۔ تذکرۃ الحفاظ (اردو ترجمہ)	حافظ ذہبی	چار اجزا	150.00	200.00
11۔ تقاریر بخاری	حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی	زیر طبع		

نوٹ : مبلغ دو ہزار روپے (بعد وضع کمیشن) کی کتب یا کسی ایک کتاب کے پچاس نسخے خریدنے پر کمیشن 33% دیا جاتا ہے ۔

ادارہ کی گذشتہ مطبوعہ فہرست منسوخ سمجھی جائے ۔

اسلامک پبلشنگ ہاؤس (دارنشر الکتب الاسلامیہ)

۲ ۔ شیش محل روڈ ۔ لاہور

Marfat.com

اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور کی ایک عظیم پیشکش

فتح الباری (عربی)

الگ الگ جلدیں بھی دستیاب ہیں۔

بشرح صحیح الامام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ

- حافظ ابن حجر العسقلانی کی محدثانہ تحقیق کا عظیم شہکار۔
- فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے اس اڈیشن کی تصحیح کی۔
- الاستاذ محمد فواد عبدالباقی نے متن صحیح کے ابواب کی نمبرنگ کی ہے۔
- مقدمہ سمیت ۱۴ جلدوں میں نہایت آب و تاب کے ساتھ

شائع ہو گئی ہے

کاغذ طباعت اور تجلید کے اعتبار سے ایک لاجواب اور یگانہ ایڈیشن

ہدیہ مکمل سیٹ /۱۵۰۰ روپے ہے مگر عام اشاعت کے پیش نظر صرف /۱۲۵ روپے میں پیش خدمت ہے

لاہور میں اسلامی کتب (عربی، اردو، انگریزی) کا سب سے بڑا ادارہ

شوروم: اسلامک پبلشنگ ہاؤس

۲۔ شیش محل روڈ (متصل بھاٹی چوک) لاہور۔

Marfat.com

مادرِ علمی لاہور میں

صحت مند، ادبی اور معیاری اسلامی کتب کا سب سے بڑا ادارہ

عربی کے نادر و نایاب کتب

اردو کا عظیم سرمایۂ علم و دانش

انگریزی کا بہترین لٹریچر

اور

نوادراتِ خطاطی و مصوری

تشریف لائیے

اور

اپنے ذوق کی کتب کا انتخاب فرمائیے

شوروم

اسلامک پبلشنگ ہاؤس

۲- شیش محل روڈ (متصل اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی چوک) لاہور

Marfat.com

إنما الأعمال بالنيات وإنما لكل امرئ ما نوى

الحديث

تذكرة الحفاظ

تاليف

امام ابوعبداللہ شمس الدین محمد الذہبی

اردو ترجمہ

شیخ الحدیث حافظ محمد اسحاق ظہ

تقدیم وتہذیب

منیر احمد السلفی

اسلامک پبلشنگ ہاؤس

لاہور، پاکستان

Marfat.com